سرچشمۂ حکمت

ترجمہ

غُررالحکم ودُررالکلم

مؤلف: آیت اللہ عبد الواحد آمدیؒ

مترجم: مولانا غلام رضا ناصر نجفی

ترتیب و تنظیم: ریاض احمد

سرچشمہ حکمت

ترجمہ

غُررالحکم ودُررالکلم

امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے مختصر کلمات کا مجموعہ

مؤلّف: آیت اللہ عبدالواحد آمدیؒ

مترجم: مولانا غلام رضا ناصر نجفی

ترتیب و تنظیم: ریاض احمد

تاریخ اشاعت

جمعہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۴۱ ہجری

(15 -05 -2020)

riaz.ahmad514@gmail.com

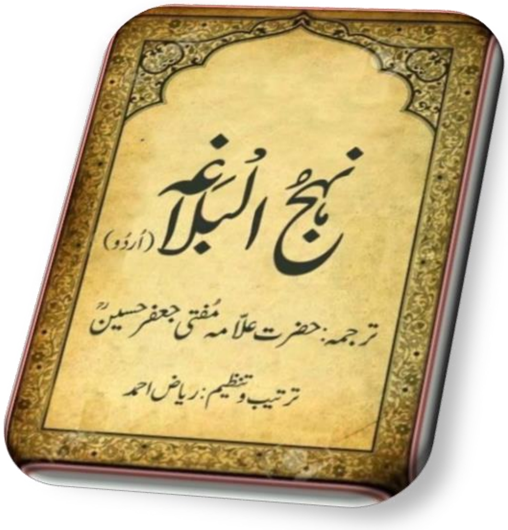

مقدمہ

جناب امیرؑ کو خداوند عالم نے بڑی پہلودار شخصیت عطا فرمائی تھی کہ یہ کہنے میں کسی قسم کے مبالغے کا شائبہ تک نہیں کہ آج تک عالم بشریت کو بالعموم اور دنیا اسلام کو بالخصوص ایسی رنگا رنگ شخصیت نصیب نہیں ہوئی اور نہ ہو گی۔ کیونکہ جن عوامل میں آپ کی شخصیت کی تشکیل ہوئی وہ عوامل اب کہاں اور وہ حالات جنہوں نے اس شخصیت کا پرچم کھولا وہ حالات ناپید ہیں۔ انسانی شخصیت کی تشکیل کے دو بڑے عوامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ وراثت جو آباؤاجداد سے ہوئی ہے اور دوسرے وہ تربیت جو معاشرہ کسی شخص کو دیتا ہے۔ جناب امیرؑ کے آباؤاجداد کے بارے میں تو یہ ہی کہنا کافی ہے کہ جو آبائی وراثت جناب سرور کائنات کو نصیب ہوئی وہی ان کے حصے میں آئی۔ جہاں تک تربیت کا تعلق ہے وہ ابتدائی چند ایک برس میں حضرت ابوطالبؑ نے فرمائی اور پھر کم عمری ہی میں ان کی شخصیت کی نوک پلک سرکار رسالت مابؐ نے درست فرمائی۔ یہ خصوصیت ایسی تھی کہ حضرت علیؑ کے علاوہ کسی اور پروانہ رسالتؐ کو نصیب نہ ہوئی۔ ان کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں۔ میدان جنگ کے وہ ایسے شہسوار ہیں کہ جن کے مقابلے میں بڑے سے بڑا لڑنے والا بھی ٹھہر نہ سکا۔ جہاں تک بزم کا تعلق ہے، جس طرح انہوں نے جانفشانی اور ضمیم قلب سے سرکار دوجہاںؐ کی خدمت اور وفاداری کا حق ادا کیا وہ اور کہیں نظر نہیں آتی۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بہت بہادر اور جنگ جو ہے تو وہ محفل یاراں میں بھی اپنی جنگجویانہ صفات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر جناب امیرؑ ایک بے مثال جنگجو ہوتے ہوئے بزم دوستاں میں ریشم کی طرح نرم نظر آتے ہیں۔ خوش گفتاری ان پر قربان ہوتی ہے، حسن مزاح ان پر صدقے واری جاتی ہے۔ بڑے ان کی دوستی پر فخر کرتے ہیں اور چھوٹے ان کے پاؤں کی خاک کو چشم بینا کا سرمہ بناتے ہیں۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص جنگ آزما بھی ہے اور اس کے ساتھ خوش گفتار بھی، لیکن علم سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ مگر حضرت علیؑ کے علم کی کیفیت سرکار رسالت مابؐ کے الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے کہ علیؑ شہر علم کا دروازہ ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک شخص عالم تو بہت ہے، لیکن قوت اظہار سے بے بہرہ اور فصاحت و بلاغت سے ناآشنا ہے۔ یہ خوبیاں بھی جناب امیرؑ کی ذات میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں کہ ان کے علم ان کی قوت اظہار، ان کی فصاحت و بلاغت کے چرچے نہ صرف اپنے زمانے تک رہے بلکہ جہاں جہاں ان کے خیالات کی چوٹ پڑ سکی وہاں لوگوں میں انہیں خراج تحسین ہی پیش کیا ان کی خوش کلامی، فصاحت و بلاغت، ان کی قوت بیاں اور اسلوب کا لوہا مانا۔ جب علیؑ بارگاہ ایزدی میں کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی دعائیں سن کر فرشتے جھوم اٹھتے ہیں۔ جب منبر پر جلوہ گر ہوتے ہیں تو سلونی کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور کسی دور میں کسی کو یہ جرات نہ ہو سکی کہ ان کے اس دعوے کی تکذیب کرے۔ بزم یاراں میں بیٹھ کر ان کے لبوں سے جو موتی جھڑتے ہیں ان میں فلسفے کا رنگ بھی ہے۔ حکمت و دانائی کا آہنگ بھی، تجربات حیات کی جھلک بھی اور روح کی پرواز کا انداز بھی۔

ایران کے ایک جید عالم اور جناب امیرؑ کے مدح خواں حضرت آیت اللہ عبدالواحد آمدیؒ پانچویں صدی ہجری کے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے جناب امیرؑ کی زبان گوہر بار سے خلعت الفاظ کی شکل میں آنے والے ان مختصر کلمات کو یکجا کیا جو بکھرے پڑے تھے اور اس کا نام "غرر الحکم و درر الکلم" رکھا جن کو پڑھنے کے بعد ناطقہ سر بہ گریباں اور خامہ انگشت بدنداں نظر آتا ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شاگرد عظیم نے دنیا عقل کو دانائی و حکمت کے لیے آبدار موتی فراہم کیے ہیں۔ پروفیسر سید سجاد رضوی

فہرست

فصل	صفحہ نمبر	فصل	صفحہ نمبر	فصل	صفحہ نمبر
فصل نمبر1	5	فصل نمبر16	241	فصل نمبر31	314
فصل نمبر2	120	فصل نمبر17	244	فصل نمبر32	316
فصل نمبر3	137	فصل نمبر18	258	فصل نمبر33	319
فصل نمبر4	144	فصل نمبر19	267	فصل نمبر34	321
فصل نمبر5	147	فصل نمبر20	269	فصل نمبر35	323
فصل نمبر6	157	فصل نمبر21	271	فصل نمبر36	329
فصل نمبر7	161	فصل نمبر22	274	فصل نمبر37	332
فصل نمبر8	164	فصل نمبر23	283	فصل نمبر38	336
فصل نمبر9	194	فصل نمبر24	286	فصل نمبر39	338
فصل نمبر10	224	فصل نمبر25	288	فصل نمبر40	344
فصل نمبر11	229	فصل نمبر26	290	فصل نمبر41	345
فصل نمبر12	230	فصل نمبر27	296	فصل نمبر42	349
فصل نمبر13	232	فصل نمبر28	299	فصل نمبر43	352
فصل نمبر14	234	فصل نمبر29	304	فصل نمبر44	353
فصل نمبر15	237	فصل نمبر30	309	فصل نمبر45	358

فصل 1

فصل	حرف الالف	حکمت
1	پابندی دین انسان کو (بُرائی اور مصائب سے) بچاتی ہے۔	1
1	دنیا (کا لالچ) انسان کو آفتوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کی مدد نہیں کرتا۔	2
1	دین سے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔	3
1	دنیا سے ذلت حاصل ہوتی ہے۔	4
1	دنیا مقررہ وقت تک رہے گی اسے دوام نہیں۔	5
1	آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔	6
1	علم انسان کا مددگار ہے۔	7
1	حکمت و دانائی حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔	8
1	عدل و انصاف ہر ایک کے لیے پسندیدہ ہے۔	9
1	ظلم راستہ سے بھٹکانے والا اور رنجیدہ کرنے والا ہے۔	10
1	صدق و راستی (مصائب دنیا و آخرت سے نجات کا ایک) اچھا وسیلہ ہے۔	11
1	معاف اور درگزر کرنا (ایک اعلیٰ) فضیلت ہے۔	12
1	سخاوت و بخشش ایک عمدہ خصلت ہے۔	13
1	شرافت بڑائی اور کمالات کا سبب ہے۔	14
1	دُور اندیشی گرانبہا سرمایہ ہے۔	15
1	سُستی اور کاہلی وقت کو برباد کرتی ہیں۔	16
1	وعدہ کو پورا کرنا بزرگی ہے۔	17
1	خالص دوستی و مہربانی ایک اچھا رشتہ ہے۔	18

19	تواضع اور فروتنی سے آدمی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔	1
20	نخوت و تکبّر سے انسان ذلیل اور کم مرتبہ ہو جاتا ہے۔	1
21	حکمت و دانائی انسان کی محافظ ہے۔	1
22	پاک دامنی انسان کے لیے ایک عمدہ نعمت ہے۔	1
23	بخشش ایک فضیلت ہے۔	1
24	وفائے عہد نجابت اور بخشش ہے۔	1
25	عقل زینت ہے۔	1
26	حماقت و بیوقوفی عیب ہے۔	1
27	صدق و سچائی امانت ہے۔	1
28	دروغ گوئی اور جھوٹ خیانت ہے۔	1
29	انصاف راحت و آسودگی ہے۔	1
30	ظلم و شرارت بے حیائی ہے۔	1
31	جود و بخشش سرداری کا سبب ہے۔	1
32	سلطنت و بادشاہی (رعایا کی) خبر گیری ہے۔	1
33	امانت داری ایمان ہے۔	1
34	کشادہ روئی ایک نیکی ہے۔	1
35	سخی اور جوان مرد کشادہ روئی سے پیش آتا ہے۔	1
36	کمینہ کنجوس اور زبان دراز ہوتا ہے۔	1
37	غور و فکر کرنے سے انسان کو حق اور کامیابی کی راہیں نظر آتی ہیں۔	1
38	سچائی نجات دیتی ہے۔	1

1	جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔	39
1	قناعت سے انسان کا دل غنی اور بے نیاز ہو جاتا ہے۔	40
1	تونگری اور مال و دولت سرکش بناتی ہے۔	41
1	ناداری و محتاجی (یادِ خدا) بھلا دیتی ہے۔	42
1	دنیا پرستی گمراہی اور یادِ خدا سے غافل کرتی ہے۔	43
1	خواہشات نفس بُرائی پر اُبھارتی اور فتنہ انگیزی کرتی ہیں۔	44
1	لذات دنیا انسان کو غافل کر دیتی ہیں۔	45
1	نفسانی خواہشات انسان کو ہلاک کرتی ہیں۔	46
1	حسد انسان کو مضمحل کر دیتا ہے۔	47
1	کینہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔	48
1	یقین عبادت ہے۔	49
1	پارسائی اور نیکی لوگوں کی سرداری ہے۔	50
1	سپاس گزاری اور شکر کرنا نعمت کی زیادتی کا سبب ہے۔	51
1	غور و فکر عبادت ہے۔	52
1	پاکدامنی و پارسائی خواہشات دنیا پر لات مارنے سے حاصل ہوتی ہے۔	53
1	کام کاج تجربہ سے درست ہوتے ہیں۔	54
1	کردار و رفتار معلومات اور آگاہی سے اچھا ہوتا ہے۔	55
1	علم کا دارومدار فہم و فراست پر ہے۔	56
1	فہم و فراست ذہن کی تیزی سے ہے۔	57
1	زیرکی اور ذہن کی تیزی بصیرت سے ہے۔	58

1	تدبیر و چارہ گار دور اندیشی سے ہے۔	59
1	سوچ اور دُور اندیشی فکر سے ہے۔	60
1	کامیابی و ظفر مندی ہوشیاری سے ہے۔	61
1	احتیاط و دُور اندیشی تجربوں سے ہے۔	62
1	مقام و منزلت تکالیف برداشت کرنے سے ملتی ہے۔	63
1	اجر و ثواب محنت و مشقت سے ملتا ہے۔	64
1	خود بینی اور تکبر کا انجام ہلاکت ہے۔	65
1	ریاکاری شرک کے برابر ہے۔	66
1	جہالت و نادانی موت ہے۔	67
1	سُستی اور کاہلی سے مقصد فوت ہو جاتا ہے۔	68
1	خواہشاتِ نفسانی سراسر مصیبت ہیں۔	69
1	لذات نفسانی مقاصد زندگی کو تباہ کرنے والی ہیں۔	70
1	دل کی تمنائیں پراگندہ خیالات ہیں۔	71
1	لوگوں سے ناامیدی آزادی ہے۔	72
1	حرص و لالچ نقصان دہ ہے۔	73
1	انصاف کرنے والا بزرگ ہوتا ہے۔	74
1	ظلم کرنے والا کمینہ و ذلیل ہوتا ہے۔	75
1	نیکی کرنا لوگوں کو غلام بنانا ہے۔	76
1	نیکی کے بدلے نیکی کرنا احسان سے آزادی ہے۔	77
1	صبر و اطمینان تمام امور کی بنیاد ہیں۔	78

79	بے قراری ہلاکت ہے۔	1
80	دوستی و محبت برکت ہے۔	1
81	بُردباری نیکی اور خوب صورتی ہے۔	1
82	سخاوت و بخشش نیک عادت ہے۔	1
83	تکبر و خود پسندی بیوقوفی و کمینگی ہے۔	1
84	سفاہت و کم عقلی حماقت ہے۔	1
85	علم و دانش بے بہا خزانہ ہے۔	1
86	عبادتِ خداوندی بہت بڑی کامیابی ہے۔	1
87	قناعت عزت و آبرو کا ذریعہ ہے۔	1
88	دین کی پابندی خوشی کا سبب اور سرمایہ ہے۔	1
89	یقین روشنی ہے۔	1
90	خدا پر ایمان رکھنا دوزخ و بُرائیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔	1
91	کفر و نافرمانی ذلت و پشیمانی ہے۔	1
92	تقدیر خدا پر راضی رہنا تونگری و دولت مندی ہے۔	1
93	تقدیر خداوندی پر ناخوشی موجب رنج و الم ہے۔	1
94	ذات خداوندی پر بھروسہ انسان کے لیے کافی ہے۔	1
95	توفیق خداوندی اللہ کی عنایت و مہربانی ہے۔	1
96	خلوصِ نیت و پاکیزگی انتہاء کمال ہے۔	1
97	خوف خدا نجات کا ذریعہ ہے۔	1
98	مقصد کا پالینا آرام و آسائش کا سبب ہے۔	1

99	فقر و ناداری غم واندوہ ہے۔	1
100	قرض بندگی ہے۔	1
101	قرض کی ادائیگی آزادی ہے۔	1
102	سچائی وراستی ایک بزرگ فضیلت ہے۔	1
103	جھوٹ کمینگی اور ذلت کا سبب ہے۔	1
104	نیکی ایک ذاتی کمال ہے۔	1
105	دوستی ومحبت ایک رشتہ ہے۔	1
106	خاموشی انسان کے لیے ہیبت ووقار ہے۔	1
107	یاوہ گوئی آدمی کے لیے ننگ وعار ہے۔	1
108	تکلیف واذیت طعن وتشنیع ہے۔	1
109	جھگڑنا بدفالی اور بدبختی ہے۔	1
110	غور وفکر کا انجام ہدایت وکامیابی ہے۔	1
111	غفلت کا نتیجہ محرومی ہے۔	1
112	پرہیز گاری محرمات سے دُور رہنے سے حاصل ہوتی ہے۔	1
113	شک وغیر یقینی نفس کی بے چینی ہے۔	1
114	خداتعالیٰ کی فرمانبرداری نجات بخشی ہے۔	1
115	نافرمانئ خدا ہلاک کرتی ہے۔	1
116	بزدلی ایک آفت ہے۔	1
117	ناتوانی ظاہر کرنا کم عقلی ہے۔	1
118	سیدھی راہ کو تلاش کرنے والا آخر اسے پا ہی لیتا ہے۔	1

1	جو غلطی میں پڑا ناکام رہا۔	119
1	سچائی کامیابی ہے۔	120
1	جھوٹ رسوائی ہے۔	121
1	علم ودانش باعث عزت ہے۔	122
1	اطاعتِ خداوندی سب آفات سے بچاتی ہے۔	123
1	صبر وشکیبائی رفعت وبلندی ہے۔	124
1	بے قراری سوائے نقصان کے کچھ بھی نہیں۔	125
1	شجاعت وبہادری زینتِ مرد ہے۔	126
1	بزدلی عیب ہے۔	127
1	ٹھیک کام کرنا سلامتی ہے۔	128
1	غلطی ملامت وبد بختی ہے۔	129
1	جلدی میں ندامت ہے۔	130
1	رزق پہلے سے تقسیم ہو چکا ہے۔	131
1	حریص محروم وناکام رہتا ہے۔	132
1	بخیل کی مذمت کی جاتی ہے۔	133
1	حاسد مبتلائے غم رہتا ہے۔	134
1	ظالم ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔	135
1	ظلم بہت بُرا عیب ہے۔	136
1	نافرمانیٔ خدا ہلاکت کا باعث ہے۔	137
1	ہوشیار ومحتاط جاگنے والا ہے۔	138

1	غافل مست خواب انسان کی طرح ہے۔	139
1	محرومی (یہ ہے کہ خدا کی طرف سے نیکی کی توفیق نہ ہو) ذلت ورسوائی ہے۔	140
1	مال کا جمع کرنا غم واندوہ ہے۔	141
1	انسان کی آرزوئیں خیانت پر اُبھاتی ہیں۔	142
1	بیداری اور چوکسی روشنی ہے۔	143
1	غفلت وبے خبری اپنے آپ کو دھوکہ دینا ہے۔	144
1	دھوکہ دینا کمینی اور گھٹیا حرکت ہے۔	145
1	دھوکہ دہی بد بختی اور کمینگی ہے۔	146
1	بخل کا انجام فقر وتنگ دستی ہے۔	147
1	خیانت بے وفائی اور دھوکہ ہے۔	148
1	عقائد میں شک کفر ہے (ضروریات دین پر یقین نہ رکھنا کفر ہے)	149
1	نیکی کرنا محبت کا سبب ہے۔	150
1	بخل گالی دینے پر ابھارتا ہے۔	151
1	عقل وخردمندی نزدیکی وقربت کا ذریعہ ہے۔	152
1	بے وقوفی وبے عقلی دوری کا وسیلہ ہے۔	153
1	ایثار (اپنی حاجت سے پہلے دوسروں کی حاجت پوری کرنا) بہت بڑی فضیلت ہے۔	154
1	ذخیرہ اندوزی (کہ جب مہنگا ہو گا تو فروخت کروں گا) بدترین صفت ہے۔	155
1	امانت دوسروں کے راز محفوظ رکھنا نگہبانی ہے۔	156
1	کسی کا بھید ظاہر کرنا خیانت ہے۔	157
1	تقیہ (مشکوک چیزوں سے بچنا) دین داری ودیانت ہے۔	158

159	پرہیز گاری سے عزت ہے۔	1
160	بد کرداری سے ذلت ہے۔	1
161	احتیاط وہوشیار رہنا ایک پسندیدہ فعل ہے۔	1
162	ناتوانی وکوتاہی تضیع اوقات ہے۔	1
163	پرہیز گاری بُرائی کی ڈھال ہے۔	1
164	لالچ وطمع باعث رنج ووبال ہے۔	1
165	تجارت میں نفع ونقصان دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔	1
166	بدکار کھلم کھلا بے حیائی وگناہ کرتا ہے۔	1
167	علم ودانش ایک کامل رہبر ہے۔	1
168	قابلِ صحبت بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔	1
169	شرم وحیا ایک اچھی صفت ہے۔	1
170	لالچ وطمع غلامی وبندگی ہے۔	1
171	لوگوں سے ناامیدی آزادی ہے۔	1
172	بُردباری سے مقصد بر آری ہوتی ہے۔	1
173	اطاعت وبندگی احکامِ خدا تعالیٰ ماننے میں ہے۔	1
174	عاجزی وفروتنی (مالدار لوگوں کے سامنے) ضعف اور سستی ہے۔	1
175	خاموشی نجات وجاں بخشی کا سبب ہے۔	1
176	کام ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں۔	1
177	نیکی کرنا گویا کہ قرضہ دینا ہے۔	1
178	شکر خداوندی خلق خدا پر واجب ہے۔	1

179	زیرکی ودانائی سے (کامیابی کی) راہ ملتی ہے۔	1
180	بے سمجھی وکم عقلی سے گمراہی آتی ہے۔	1
181	لالچ وطمع فقیری ومحتاجی ہے۔	1
182	خدا کے ساتھ شرک کرنا کفر ہے۔	1
183	بے موقع ومحل حیا محرومی کا سبب ہے۔	1
184	غلط کاری ندامت کا باعث ہے۔	1
185	زہدوترکِ دنیا (دنیا سے دُوری) ہی تونگری ودولت مندی ہے۔	1
186	خواہشاتِ نفسانی کی پیروی بچگانہ کام ہے۔	1
187	حلم وبُردباری بہت بڑا قبیلہ ہے۔	1
188	نادانی وبے حوصلگی بڑا جُرم ہے۔	1
189	آرزوئیں انسان کو دھوکے دیتی ہیں۔	1
190	موت پچھاڑ دیتی ہے۔	1
191	دنیا نقصان دینے والی ہے۔	1
192	آخرت مسرت بخش اور راحت پہنچانے والی ہے۔	1
193	آرزو فریب ودھوکا دے رہی ہے۔	1
194	زندگانی چلی جاتی ہے۔	1
195	کوچ کا وقت قریب ہے۔	1
196	علم ودانش تجھے نجات دینے والا ہے۔	1
197	جہالت تجھے ہلاک کرنے والی ہے۔	1
198	موت دنیاوی فکروں سے چھڑانے والی ہے۔	1

1	تندرستی صحت ہے۔	199
1	موت وقیامت نزدیک ہیں۔	200
1	منافق ہمیشہ شک میں رہتا ہے۔	201
1	دوسروں سے مدد لینا احتیاط وہوشیاری ہے۔	202
1	لوگوں سے نیکی کرنا غنیمت ہے۔	203
1	عدل برابری ومیانہ روی کا نام ہے۔	204
1	قناعت پارسائی ہے۔	205
1	اپنے کام خدا کے سپرد کرنے والا ہر مصیبت سے بچا رہتا ہے۔	206
1	آرام ڈھونڈنے والا ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔	207
1	اجل مصائبِ دنیا کے لیے ڈھال ہے۔	208
1	توفیق رحمتِ خداوندی ہے۔	209
1	علم بزرگواری ہے۔(ایک بزرگ صفت)	210
1	جہالت گمراہی ہے۔	211
1	مواقع کبھی کبھی ہاتھ آتے ہیں۔	212
1	ادائیگی فرض میں کوتاہی تکلیف کا سبب ہے۔	213
1	ہیبت کی وجہ سے انسان اپنا مطلب نہیں پاسکتا۔	214
1	سچائی رفعتِ مرتبہ کا ذریعہ ہے۔	215
1	صبر مصائب کو دُور کرتا ہے۔	216
1	ناتوانی وپست ہمتی تباہی ہے۔	217
1	سُستی وکاہلی عیب ہے۔	218

219	خاموشی عزت کا باعث ہے۔	1
220	قناعت نعمت ہے۔	1
221	خود کو حوادث سے محفوظ سمجھنا اپنے آپ سے فریب ہے۔	1
222	خوف خدا رکھنا گویا کہ دُوسروں کو مدد گار بنانا ہے۔	1
223	عبرت حاصل کرنا عقلمندی ہے۔	1
224	بیداری سے بصیرت حاصل ہوتی ہے۔	1
225	ڈرانا بھی عذر خواہی ہے۔	1
226	گناہوں سے ندامت بھی گناہوں سے معافی مانگنا ہے۔	1
227	اعترافِ جرم بھی ایک طرح کی معذرت ہے۔	1
228	انکارِ گناہ اصرارِ جرم ہے۔	1
229	زیادہ باتیں کرنے سے سننے والے اکتا جاتے ہیں۔	1
230	مشورہ باعثِ تقویت ہے۔	1
231	مال کا بروزِ قیامت حساب ہو گا۔	1
232	ظلم و ستم کاری باعثِ عذاب ہے۔	1
233	خواہشات تباہ کن ہیں۔	1
234	علم و دانش سببِ زندگی اور زندہ دلی ہے۔	1
235	ایمان آتشِ جہنم سے نجات کا باعث ہے۔	1
236	ناامیدی باعث تسلّی خاطر ہے۔	1
237	تقویٰ و پرہیز گاری بُرائی سے بچنے میں ہے۔	1
238	گمان شک میں داخل ہے۔	1

1	طمع ذلیل کر دیتا ہے۔	239
1	پرہیز گاری سے عزت حاصل ہوتی ہے۔	240
1	نیکی کرنے والا مدد پاتا ہے۔	241
1	بُرائی کرنے والا خوار رہتا ہے۔	242
1	فریب دینے والا شیطان ہے۔	243
1	اطمینان سے کام کرنا دُوراندیشی ہے۔	244
1	فرصت کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔	245
1	نیکی سے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔	246
1	بخشش سے بزرگواری ملتی ہے۔	247
1	غفلت و بے خبری گمراہی ہے۔	248
1	غرور جہالت ہے۔	249
1	امیدیں خیانت کرنے والی ہیں۔	250
1	جاہل و نادان سرگرادن و حیران رہتا ہے۔	251
1	آرزو دھوکا ہے۔	252
1	خدا کی نافرمانی ہلاک کرتی ہے۔	253
1	دنیا کی حرص کا انجام بڑا نقصان پہنچاتا ہے۔	254
1	ظلم و ستم کا انجام بُرا ہے۔	255
1	جسمانی لذات انسان کے لیے آفات ہیں۔	256
1	علم و دانش سے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔	257
1	جہالت و نادانی گمراہی ہے۔	258

1	حرص انسان کو ذلیل کرنے والا ہے۔	259
1	دانائی شفا بخش ہے۔	260
1	حماقت بد بختی ہے۔	261
1	صدقہ و خیرات ایک محفوظ خزانہ ہے۔	262
1	اخلاص عظیم کامیابی ہے۔	263
1	سچائی نجات دیتی ہے۔	264
1	جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔	265
1	بے گناہ بے باک اور مستحق عزت ہوتا ہے۔	266
1	صدقہ آفات سے بچاتا ہے۔	267
1	دین سراپا نور ہے۔	268
1	یقین سراسر شادمانی وخوشی ہے۔	269
1	صبر کا نتیجہ ظفریابی ہے۔	270
1	جلد بازی کا ثمرہ خطرات میں پڑنا ہے۔	271
1	گمراہی بد ترین چیز ہے۔	272
1	بوقتِ ضرورت بات نہ کرسکنا عاجزی ہے۔	273
1	عدل وانصاف نیکیوں کی بنیاد ہے۔	274
1	ظلم وناانصافی ہلاکت ہے۔	275
1	علم ودانش ایک مضبوط قلعہ ہے۔	276
1	قناعت باعثِ عزّت ہے۔	277
1	نیکی کرنا ایک محفوظ خزانہ ہے۔	278

1	بے خبر انسان مزے میں مست رہتا ہے۔	279
1	سرداری کے فرائض جب ادا نہ کیے جائیں تو ہلاکت کا سبب ہے۔	280
1	خواہشاتِ نفسانی سب ہلاکت ہیں۔	281
1	شکر گزاری حصولِ نعمت کا سبب ہے۔	282
1	ناشکری و کفرانِ نعمت تاوان کا سبب ہے۔	283
1	عقلیں خدا تعالیٰ کی بخششیں ہیں۔	284
1	آداب عمدہ کردار سیکھنے سے متعلق ہیں۔	285
1	دنیا اتفاق سے ملتی ہے استحقاق سے نہیں۔	286
1	آخرت کے مراتب حاصل کرنے کے لیے استحقاق و اہلیت ضروری ہے۔	287
1	مومن کی عزت اس کے عمل کے مطابق ہو گی۔	288
1	انسان کی زینت عقل سے ہے۔	289
1	انسان کا مرتبہ اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے۔	290
1	انسان کے کام اس کے دل کے مطابق ہوتے ہیں۔	291
1	انسان اپنے ایمان سے مرتبہ پائے گا۔	292
1	علم کا فائدہ عمل سے ہے۔	293
1	دنیا امیدوں پر قائم ہے۔	294
1	خندہ پیشانی ایک قسم کی نیکی ہے۔	295
1	ترش روئی ننگ و گناہ اور عیب ہے۔	296
1	نادانی و جہل وبال ہے۔	297
1	توفیق ایزدی خوش نصیبی ہے۔	298

299	مالِ حرام باعث ذِلّت ہے۔	1
300	موت سے تمام کام چھوٹ جاتے ہیں۔	1
301	حریص مصیبت میں رہتا ہے۔	1
302	جمع شدہ مال فنا ہونے والا ہے۔	1
303	مال ایک آنی جانی چیز ہے۔	1
304	دنیا فانی ہے۔	1
305	استقامت (سیدھی راہ میں چلنے) میں سلامتی ہے۔	1
306	بُرائی میں شرمندگی ہے۔	1
307	عدل سببِ زندگانی ہے۔	1
308	ظلم موت ہے۔	1
309	عدل انسان کی فضیلت ہے۔	1
310	سچائی زبان کی امانت ہے۔	1
311	بے صبری زمانے کی مددگار ہو جاتی ہے۔	1
312	ذخیرہ اندوزی محرومی کو پکارنا ہے۔	1
313	صبر ایمان کی بنیاد ہے۔	1
314	سخاوت انسان کی زینت ہے۔	1
315	درگزر کرنا اعلیٰ ترین نیکی ہے۔	1
316	فقر ایمان کی زینت ہے۔	1
317	دل زبان کا خزانچی ہے۔	1
318	زبان دل کی ترجمان ہے۔	1

1	انصاف بزرگی کی علامت ہے۔	319
1	سچائی انصاف کا ساتھی ہے۔	320
1	خواہشات عقل کی دشمن ہیں۔	321
1	لہو ولعب جہالت کا نتیجہ ہے۔	322
1	ظلم انصاف کی ضد ہے۔	323
1	وقار و سنجیدگی عقل کا زیور ہے۔	324
1	وفا اور سچائی دونوں جڑواں بھائی ہیں۔	325
1	عقل حق کی پیغام رساں ہے۔	326
1	توفیقِ خیر رحمتِ خدا کی کنجی ہے۔	327
1	بے موقع شرم رزق میں کمی کرتی ہے۔	328
1	سچائی حق کی زبان ہے۔	329
1	باطل سچائی کی ضد اور حق کا دشمن ہے۔	330
1	بُردباری اخلاق کی زینت ہے۔	331
1	خیانت جھوٹ کا بھائی ہے۔	332
1	حرص رنج کی سواری ہے۔	333
1	آرزو مصیبت کی کنجی ہے۔	334
1	کامیابی گناہگار کی شفیع ہے۔	335
1	گونگا ہونا جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔	336
1	علم کمالات کی زینت ہے۔	337
1	مؤدّب ہونا بہترینِ خصلت ہے۔	338

1	محبت انتہائی قریبی رشتہ ہے۔	339
1	صدقہ عمدہ ترین تقربِ الٰہی ہے۔	340
1	لوگوں کو جس چیز کی خبر نہ ہو اس کے مخالف ہوتے ہیں۔	341
1	لوگ جب تک آپس میں حفظِ مراتب رکھیں گے بہتری ہو گی۔	342
1	وعدہ کو پورا کرنا بزرگوں کی صفت ہے۔	343
1	بے وفائی اور عہد شکنی کمینوں کی خصلت ہے۔	344
1	اعمال نیت کا پھل ہیں۔	345
1	صدقہ اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔	346
1	نرمی کامیابی کی کنجی ہے۔	347
1	توفیق خیر نیکی کے لیے رہنما ہے۔	348
1	خندہ پیشانی سے پیش آنا پہلی نیکی ہے۔	349
1	طمع ولالچ اوّل درجہ کی بُرائی ہے۔	350
1	تحریر انسان کی نیت کو ظاہر کرتی ہے۔	351
1	عملِ انسانی اس کے ارادہ کا پتہ دیتا ہے۔	352
1	وقار و سنجیدگی علم وبُردباری کا نتیجہ ہے۔	353
1	تواضع وفروتنی علم ودانش کا ثمرہ ہے۔	354
1	عدوانصاف عمدہ ترین حکم ہے۔	355
1	سچائی بہترین قول ہے۔	356
1	خلوص نیت بہترین عمل ہے۔	357
1	کنجوسی عیب کا سبب ہے۔	358

359	سخاوت دوستی کا بیج ڈالتی ہے۔	1
360	لالچ کھلم کھلا محتاجی ہے۔	1
361	ناامیدی سے بے پروائی حاصل ہوتی ہے۔	1
362	تکبر بلند مرتبہ کو پست درجہ بناتا ہے۔	1
363	تواضع کم مرتبہ کو بلند درجہ بناتا ہے۔	1
364	نرمی بھلائی اور درستی کی کنجی ہے۔	1
365	کم عقلی و بیوقوفی گالی گلوچ کی چابی ہے۔	1
366	خواہشاتِ نفس عقلوں کی آفت ہے۔	1
367	ہمدردانہ خفگی سے دوستی زندہ ہوتی ہے۔	1
368	تحفہ تحائف دینے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔	1
369	موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔	1
370	دنیا ایک ڈھلتا سایہ ہے۔	1
371	موت آخرت کا دروازہ ہے۔	1
372	نیکیوں سے آراستہ ہونا مردانگی ہے۔	1
373	وعظ و نصیحت سے دل زندہ ہوتے ہیں۔	1
374	یادِ خدا دربارِ محبوب کی حاضری ہے۔	1
375	دین تمام پسندیدہ اشیاء سے بڑھ چڑھ کر ہے۔	1
376	عقل نامانوس دوست ہے۔	1
377	خواہشِ نفس ایسا دشمن ہے جس کی انسان پیروی کرتا ہے۔	1
378	عقل مند اپنی مثل کی طرف میلان کرتا ہے۔	1

379	جاہل اپنے جیسے کی طرف جھکتا ہے۔	1
380	سلامتی تنہائی میں ہے۔	1
381	آسائش ورحمت خواہشات کے چھوڑنے میں ہے۔	1
382	بخشش سے عزت حاصل ہوتی ہے۔	1
383	انسان نیکی کا غلام ہے۔	1
384	صبر وشکیبائی حوادثات کی ڈھال ہے۔	1
385	شکوہ وہیبت نقصان سے متصل ہے۔	1
386	صاحبِ کمال دنیا میں (بہت کم) نایاب ہے۔	1
387	حسد بہت بُرا مرض ہے۔	1
388	بخشش عزت کی محافظ ہے۔	1
389	میانہ روی مال کو بڑھاتی ہے۔	1
390	فضول خرچی بہت سے مال کو بھی فنا کر دیتی ہے۔	1
391	زمانے کے ہر پل میں آفتیں چھپی ہوتی ہیں۔	1
392	عمر کو ہر لحظہ فنا کر رہا ہے۔	1
393	سچے کو عزت وجلال نصیب ہوتا ہے۔	1
394	جھوٹا آدمی ذلیل وخوار ہوتا ہے۔	1
395	شرم وحیا ہر نیکی کی کلید ہے۔	1
396	بے حیائی بُرائی کی علامت ہے۔	1
397	استغفار گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔	1
398	گناہ پر ڈٹے رہنا بدکاروں کی عادت ہے۔	1

1	زمانے کی ساعتیں عمر کو تاراج کر رہی ہیں۔	399
1	شکم پُری زیر کی کو روکتی ہے۔	400
1	شک بد گمانی کا سبب ہے۔	401
1	صبر فاقہ مستی کی ڈھال ہے۔	402
1	غرور و خود پسندی حماقت کی چوٹی ہے۔	403
1	(بے موقع) حیا کے ساتھ محرومی لازمی ہے۔	404
1	یقین ایمان کی نشانی ہے۔	405
1	حرص محتاجی کی علامت ہے۔	406
1	حرص بُرائی کا سبب ہے۔	407
1	راستی و صداقت تقویٰ کی زندگی ہے۔	408
1	رازداری کا انحصار بھید کے پوشیدہ رکھنے میں ہے۔	409
1	انصاف شہادت کی جان ہے۔	410
1	عادت پر غلبہ حاصل کرنا کمال فضیلت ہے۔	411
1	معافی سے کامیابی ہوتی ہے۔	412
1	جھگڑا بُرائی کا بیج ہے۔	413
1	عزت کی موت ذِلّت کی زندگی سے بہتر ہے۔	414
1	ذلت ورسوائی سے موت بہتر ہے۔	415
1	تھوڑے مال پر قناعت کرو اور ذلت قبول نہ کرو۔	416
1	جوانمردی قناعت وبُردباری اور زینتِ اعمال ہے۔	417
1	تجربے کبھی ختم نہیں ہوتے۔	418

1	حریص کبھی سیر نہیں ہوتا۔	419
1	آنکھ دل کی نگہبان ہے۔	420
1	غم واندوہ بدن کو لاغر کرتا ہے۔	421
1	آنکھ دل کی پیغام رساں ہے۔	422
1	غور وفکر سے عقل کی روشنی بڑھتی ہے۔	423
1	بیماری بدن کے لیے ایک قید ہے۔	424
1	فتنہ و گناہ غم پیدا کرتا ہے۔	425
1	حسد روح کی قید ہے۔	426
1	چغل خور کو دلی تکلیف پہنچتی ہے۔	427
1	غم نفس کا مرض ہے۔	428
1	جھگڑا آدمی کی عقل کے لیے عیب ہے۔	429
1	مال حوادث میں ضائع ہو جاتا ہے۔	430
1	مال وارث کے لیے تسلی کا باعث ہے۔	431
1	زمانے سے تجربات حاصل ہوتے ہیں۔	432
1	سفارش کرنے والا طلب گار کا بازو ہے۔	433
1	عذاب سے پہلے حساب ہو گا۔	434
1	حساب کے بعد ثواب ملے گا۔	435
1	نافرمانی نعمت کو دُور کرتی ہے۔	436
1	ظلم کینے اور دشمنی کا سبب ہے۔	437
1	دوستی انتہائی قریبی رشتہ ہے۔	438

1	شکر نعمات کی زیادتی کا سبب ہے۔	439
1	عدل وانصاف فیصلوں کی زندگی ہے۔	440
1	سچائی کلام کی روح ہے۔	441
1	انصاف بہترین گواہی ہے۔	442
1	سخاوت بہترین عادت ہے۔	443
1	اخلاص عبادت کا پھل ہے۔	444
1	یقین اعلیٰ ترین پرہیز گاری ہے۔	445
1	محتاجی سے قبر بہتر ہے۔	446
1	ریاکاری بُرائی کا بیج ہے۔	447
1	مانگنے میں ضد کرنا محرومی کا سبب ہے۔	448
1	تونگری ومال جمع کرنا غم وفکر کا سرچشمہ ہے۔	449
1	دنیا نقصان اور خسارے کا بازار ہے۔	450
1	بہشت امن کا گھر ہے۔	451
1	یقین ایمان کا ستون ہے۔	452
1	ایثار بہترین احسان ہے۔	453
1	مصائب اجروثواب کی کنجی ہے۔	454
1	دنیا شر اور بُرائی کی کھیتی ہے۔	455
1	تدبیر سوچ کا نتیجہ ہے۔	456
1	دنیا عبرت پکڑنے والوں کی نظر میں ہنسی اور کھیل ہے۔	457
1	عقل تمام امور کی اصلاح کرنے والی ہے۔	458

1	آنکھیں دلوں کی دیدبان اور پیش رو ہیں۔	459
1	جھگڑا تمام بُرائیوں کا گھر ہے۔	460
1	سینہ بدن کا محافظ ہے۔	461
1	عمل صالح مومن کی نشانی ہے۔	462
1	دنیا مصائب کا گھر ہے۔	463
1	راضی برضا رہنے سے غم دُور ہو جاتے ہیں۔	464
1	صبر یقین کا نتیجہ ہے۔	465
1	زہد دین کا پھل ہے۔	466
1	غلام جب تک قناعت اختیار کرے آزاد واصیل ہے۔	467
1	آزاد واصیل جب تک لالچ میں رہے غلام ہے۔	468
1	خود بینی وغرور جہالت کا سر ہے۔	469
1	تواضع وفروتنی بزرگی وشرافت کا سر نامہ ہے۔	470
1	عاجزی اپنے آپ کو ضائع کرنے کا سبب ہے۔	471
1	جنت مطیع وفرماں بردار بندوں کا صلہ ہے۔	472
1	زبان ایک سرکش گھوڑا ہے۔	473
1	بُرائی اپنے سوار کو منہ کے بل گراتی ہے۔	474
1	تیرا بھائی وہ ہے جو مصیبت میں تیرا ساتھ دے۔	475
1	خیانت سرکشوں اور بدکاروں کی عادت ہے۔	476
1	کینہ رکھنا حاسدوں کی عادت ہے۔	477
1	انسان اَن جانی چیز کا دُشمن ہوتا ہے۔	478

479	انسان جس کو جانتا ہے اس سے دوستی رکھتا ہے۔	1
480	جھگڑا جھگڑالو کو منہ کے بل گراتا ہے۔	1
481	بخل بخیل کو عیب لگاتا ہے۔	1
482	خردمند و دانا کبھی دھوکا نہیں کھاتا۔	1
483	جاہل و نادان اپنی نادانی و جہالت سے باز نہیں آتا۔	1
484	ظلم کا انجام انتہائی بدترین ہے۔	1
485	حرص دوستی مذمت کا سبب ہے۔	1
486	عذر خواہی معافی اور عذر قبول کرنے کا سبب ہے۔	1
487	خود پسندی خطاؤں اور کوتاہیوں کا باعث ہے۔	1
488	احتیاط و سکون مدد پانے کا سبب ہے۔	1
489	لوگوں سے سخت گیری آتشِ جہنم میں داخل ہونے کا باعث ہے۔	1
490	لمبی امیدیں رکھنا احمقوں کی عادت ہے۔	1
491	سُستی بے وقوفوں کی خصلت ہے۔	1
492	دنیا سنگ دلوں کا گھر ہے۔	1
493	جنت خوش نصیبوں کا مقام ہے۔	1
494	دنیا آخرت کا پل اور گزر گاہ ہے۔	1
495	لالچ موجودہ ذلت ہے۔	1
496	دنیا عقل مندوں کی طلاق یافتہ ہے۔	1
497	دنیا گندے اور ناپاک لوگوں کی محبوبہ ہے۔	1
498	کسی کے دادو دہش سے مایوسی میں عزت ہے۔	1

1	لوگوں سے سوال اور ان کے مال و دولت کا لالچ ذلت و رسوائی ہے۔	499
1	لالچ میں ذلت ہے۔	500
1	شریف انسان کبھی لوگوں کے دھوکے میں آجاتا ہے۔	501
1	اکثر افراد ابن الوقت ہوتے ہیں۔ (جیسا وقت ہو ویسا کام کرتے ہیں)	502
1	عقل مند انسان اپنی لذات کا دشمن ہوتا ہے۔	503
1	جاہل و نادان اپنی خواہشات کا غلام ہوتا ہے۔	504
1	جمع کیا ہوا مال حوادثِ زمانہ سے غارت ہو جاتا ہے۔	505
1	مال و دولت ورثاء کی تسلی کا سبب ہے۔	506
1	خاموشی بُردباری کی علامت ہے۔	507
1	فہم و فراست علم کی نشانی ہے۔	508
1	دنیا سے خوش ہونا انتہائی نادانی و حماقت ہے۔	509
1	فانی گھر پر مغرور ہونا پرلے درجہ کی بے وقوفی ہے۔	510
1	دینِ اسلام واضح ترین سیدھا راستہ ہے۔	511
1	ایمان کے راستے انتہائی واضح اور کھلے ہیں۔	512
1	صدق و راستی دین و دیانت کا لباس ہے۔	513
1	زہد یقین کا ثمرہ ہے۔	514
1	تونگری معمولی انسان کو سردار بنا دیتی ہے۔	515
1	مال کمزور انسان کو بھی طاقت ور بنا دیتا ہے۔	516
1	حیا نیچی نظر رکھنے کا نام ہے۔	517
1	پاکیزگی و نظافت عین دانائی ہے۔	518

1	بخیل آدمی اپنے وارثوں کے لیے مال جمع کرتا ہے۔	519
1	ذخیرہ اندوز اپنی نعمت سے محروم رہتا ہے۔	520
1	خندہ پیشانی سے پیش آنا پہلی نیکی ہے۔	521
1	کشادہ روئی سے رہنا آزاد آدمی کی عادت ہے۔	522
1	شکر گزاری نعمات کا قلعہ ہے۔	523
1	شرم وحیا کامل ترین شرافت ہے۔	524
1	نعمتوں کی زکوٰۃ لوگوں سے نیکی کرنا ہے۔	525
1	احتیاط و بیداریٔ مغز نہایت مضبوط روش ہے۔	526
1	غفلت و بے خبری موذی ترین دشمن ہے۔	527
1	عقل و خرد فہم و فراست کا ذریعہ ہے۔	528
1	بخل باعثِ مذمت ہے۔	529
1	عقل مضبوط و مستحکم بنیاد ہے۔	530
1	پرہیز گاری بہترین لباس ہے۔	531
1	بہشت ان لوگوں کا انجام ہے جو نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔	532
1	دوزخ ایسے افراد کا ٹھکانہ ہے جو نیک کاموں میں کوتاہی کرتے ہیں۔	533
1	عقل افضل ترین امید ہے۔	534
1	جہالت سخت ایذا رساں دشمن ہے۔	535
1	علم بہترین شرافت ہے۔	536
1	عمل نیک کامل ترین خلیفہ و جانشین ہے۔	537
1	نفاق شرک کا بھائی ہے۔	538

1	غیبت بدترین بہتان و جھوٹ ہے۔	539
1	جہالت سے پاؤں پھسلتا ہے۔	540
1	ظلم و ستم سے نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں۔	541
1	زہد دین کی بنیاد ہے۔	542
1	سچائی و راستی یقین کا لباس ہے۔	543
1	دین انتہائی مضبوط ستون ہے۔	544
1	پرہیز گاری بہترین زادِ راہ ہے۔	545
1	اطاعت و فرماں برداری انتہائی مضبوط سامان ہے۔	546
1	توکل بر خدا بہترین ستون ہے۔	547
1	پرہیز گاری بہترین ساتھی ہے۔	548
1	اجل مضبوط قلعہ ہے۔	549
1	عقل سوچ اور فکر کی اصلاح کرتی ہے۔	550
1	عدل و انصاف مخلوقِ خدا کی اصلاح کرتا ہے۔	551
1	عذر پیش کرنا عقل مندی کی دلیل ہے۔	552
1	بُردباری فضیلت کا سرنامہ ہے۔	553
1	معافی بزرگوں کی نشانی ہے۔	554
1	حماقت و نادانی انتہائی ضرر رساں ساتھی ہے۔	555
1	بُرائی انتہائی بُرا دروازہ ہے۔	556
1	عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان (فضولیات سے) بند رکھے۔	557
1	اطاعتِ خداوندی زیرک و دانا لوگوں کے لیے مالِ غنیمت ہے۔	558

1	علماء لوگوں کے حاکم ہیں۔	559
1	انسان مال کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔	560
1	مال وہی ہے جو انسان کے کام آئے۔	561
1	سخاوت و بخشش شرافتِ طبع کا نتیجہ ہیں۔	562
1	احسان جتلانا نیکی کو برباد کرنا ہے۔	563
1	بے گناہ پر الزام تراشی پہلی قطع رحمی ہے۔	564
1	زندگانی کبھی تلخ اور کبھی شیریں ہوتی ہے۔	565
1	دنیا دھوکہ دیتی اور نقصان پہنچاتی ہے اور گزر جاتی ہے۔	566
1	میانہ روی سے تھوڑا مال بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔	567
1	فضول خرچی سے زیادہ مال بھی ختم ہو جاتا ہے۔	568
1	زہد یقین کی بنیاد ہے۔	569
1	سچائی دین کا سر اور اصل ہے۔	570
1	برائی سننے والا کہنے والے کا شریک ہے۔	571
1	کشادہ روئی پہلی عطا و بخشش ہے۔	572
1	در گزر کرنا تمام بزرگیوں کا تاج ہے۔	573
1	نیکی کرنا بہترین غنیمت ہے۔	574
1	تواضع آدمی کی فضیلت و بزرگی کو چار چاند لگاتی ہے۔	575
1	تکبر و بڑائی کمینہ پن ظاہر کرتی ہے۔	576
1	جو شخص بلا اور سختی کے سامنے ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈالتا ہے۔	577
1	جو کھلم کھلا نافرمانی کرے وہ اعلانیہ بُرائی کرتا ہے۔	578

1	زبان عقل کی ترجمان ہے۔	579
1	پاکیزگی و نظافت پہلی بزرگی و دانائی ہے۔	580
1	مہمان نوازی مردانگی کی اصل و بنیاد ہے۔	581
1	پاک دامنی افضل ترین جوانمردی ہے۔	582
1	کینہ غضب اور ناخوشی کا سبب ہے۔	583
1	بُرائی ہلاکت کا سرنامہ ہے۔	584
1	خیانت و قصور کرنا قطع تعلق کا قاصد ہے۔	585
1	صبر کرنے سے بے قراری و مصیبت کم ہو جاتی ہے۔	586
1	آداب خوب صورت لباس یا زیور ہیں۔	587
1	زندگی چند گنے ہوئے سانس ہیں۔	588
1	علم عقل کا چراغ ہے۔	589
1	درستی مضبوط ترین فعل ہے۔	590
1	معرفت دل کا نور ہے۔	591
1	بخت و توفیق اللہ تعالیٰ کا لطف و شکر ہے۔	592
1	توحید الٰہی نفس کی زندگانی ہے۔	593
1	ذکرِ الٰہی محبتِ خداوندی کی کلید ہے۔	594
1	معرفتِ الٰہی سے اس کی مقدس بارگاہ میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔	595
1	شریعت نفس کو سنوارنے والی ہے۔	596
1	توکل دانش و حکمت کا قلعہ ہے۔	597
1	توفیقِ الٰہی اور سازگاری بخت سب سے عمدہ اور اوّلین نعمت ہے۔	598

1	خاموشی فکر کا باغ ہے۔	599
1	دل میں کینہ رکھنا بُرائی کا بیج ہے۔	600
1	حق گوئی کاٹنے والی تلوار ہے۔	601
1	باطل فریب اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔	602
1	زہد ایک فائدہ مند تجارت ہے۔	603
1	نیک کردار اور پرہیز گاری عمدہ ترین عمل ہے۔	604
1	جھوٹ رسوا کرنے والا عیب ہے۔	605
1	ایمان ایسا سفارشی ہے جسے ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔	606
1	لوگوں سے نیک سلوک کرنا اچھا عمل ہے۔	607
1	خود پسندی و تکبُّر نادانی و حماقت کا سرنامہ ہے۔	608
1	قناعت فاقہ کشی کی مددگار ہے(یعنی قناعت سے فاقہ مستی کی تکلیف محسول نہیں ہوتی)	609
1	حسد تمام عیوب کا سر ہے۔	610
1	تکبُّر بدترین عیب ہے۔	611
1	ظلم بھائی چارہ کو بگاڑتا ہے۔	612
1	ایفائے عہد صفائی باطن و محبت کا عنوان ہے۔	613
1	حق سے روگردانی کرنے والا اور غدّار برابر ہیں۔	614
1	میانہ روی آدھی کمائی ہے۔	615
1	چارہ جوئی اور سوچ آدھا مددگار ہے۔	616
1	پاک دامنی بہترین خصلت ہے۔	617
1	بخشش و عطا تمام خوبیوں کی کان ہے۔	618

1	کمینگی اور بخل تمام بُرائیوں کی اصل اور بنیاد ہے۔	619
1	انصاف شریف وبزرگ لوگوں کی عادت ہے۔	620
1	شرم وحیاپاک دامنی کی رفیق ہے۔	621
1	دلاوری وشجاعت موجودہ عزت ہے۔	622
1	بزدلی وبددلی کھلم کھلا ذِلّت ہے۔	623
1	مال بدکار لوگوں کا پیشوا ہے۔	624
1	بدکاری کفار کی عادت ہے۔	625
1	مال خواہشاتِ نفسانی کامادہ اور اصل ہے۔	626
1	دنیا آفتوں اور بلاؤں کا گھر ہے۔	627
1	مال آرزوؤں کو مضبوط کرتا ہے۔	628
1	موت امیدوں کی جڑ کاٹتی ہے۔	629
1	عاقل انسان کمال طلب کرتا ہے۔	630
1	جاہل ونادان مال تلاش کرتا ہے۔	631
1	خواہش پرستی ایک طرح کا اندھاپن ہے۔	632
1	ایذا رسانی دشمنی کا باعث ہے۔	633
1	مصیبت آسانی وخوشحالی کی ہمرکاب ہے۔	634
1	خواہشاتِ نفسانی شیطان کے جال اور پھندے ہیں۔	635
1	عدل وانصاف بادشاہ کی بزرگی اور فضیلت ہے۔	636
1	عفو درگزر کرنا افضل ترین احسان ہے۔	637
1	کسی کو مال دینا گویا اس کے پاؤں جمانا ہے۔	638

1	دیدۂ عبرت سے دیکھنا اپنے حق میں ایک خیر خواہ واعظ کا کام دیتا ہے۔	639
1	اطاعت ایک فائدہ مند تجارت ہے۔	640
1	حق بہترین راستہ ہے۔	641
1	علم بہترین راہنما ہے۔	642
1	خوف خداوندی روشن ضمیر اور نیک بختوں کی عادت ہے۔	643
1	پرہیز گاری متقیوں کا لباس ہے۔	644
1	کنجوس اپنے آپ پر بھی مال خرچ نہیں کرتے۔	645
1	شریف و سخی نفس اور دل کو دولت سے باز رکھتے ہیں۔	646
1	مومن لوگ باعتبار عقل بزرگ ترین انسان ہیں۔	647
1	یقین عقل مندوں کی چادر ہے۔	648
1	اخلاص وصفائے باطن بہترین لوگوں کی علامت ہے۔	649
1	جہالت آخرت کو برباد کرتی ہے۔	650
1	خودپسندی نعمتوں کی زیادتی کو روکتی ہے۔	651
1	گھمنڈ انتہائی نقصان پہنچانے والا ساتھی ہے۔	652
1	حرص وخواہش پرستی ایک پوشیدہ بیماری ہے۔	653
1	یادِ خداوندی نور وہدایت ہے۔	654
1	خدا کو بھول جانا تاریکی و گمراہی ہے۔	655
1	توکل بہترین عمل ہے۔	656
1	خدا پر بھروسہ کرنا انتہائی قوی امید ہے۔	657
1	ایثار نیک بندوں کی روش ہے۔	658

659	ذخیرہ اندوزی بدکاروں کی عادت ہے۔	1
660	ایمان حسد سے بیزار رہتا ہے۔	1
661	غم بدن کو کمزور کر دیتا ہے۔	1
662	ظالم عذاب کا منتظر ہے۔	1
663	مظلوم ثواب کا امیدوار ہے۔	1
664	تقویٰ پاکیزہ ترین کھیتی ہے۔	1
665	خیر خواہی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔	1
666	دھوکہ دہی اور فریب کاری سے عیب اور بُرائی حاصل ہوتی ہے۔	1
667	اطاعت و فرماں برداری روشن ضمیر دانشمندوں کا مقصود ہے۔	1
668	خدا تعالیٰ کی نافرمانی ناپاک اور گندے لوگوں کا مقصد ہے۔	1
669	اطاعت نہایت مضبوط قلعہ ہے۔	1
670	قناعت ہمیشہ باقی رہنے والی عزت ہے۔	1
671	علم بزرگ ترین خزانہ ہے۔	1
672	اخلاص اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہے۔	1
673	گناہ فاجر لوگوں کی گمراہی ہے۔	1
674	مکر و فریب سرکش اور بُرے لوگوں کی خصلت ہے۔	1
675	قناعت کرنے والا لوگوں کے ہاتھوں سے محفوظ رہتا ہے۔	1
676	لالچی انسان حرص و طمع کا غلام بنا رہتا ہے۔	1
677	حرص بدبختوں کی علامت ہے۔	1
678	قناعت پرہیزگاروں کی نشانی ہے۔	1

1	دنیا سے رشتہ جوڑنے والا خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کرتا ہے۔	679
1	امیدوں پر مغرور انسان دھوکے میں پڑا رہتا ہے۔	680
1	دنیاوی امیدیں بیوقوفوں کا سرمایہ ہیں۔	681
1	طویل آرزوئیں احمقوں کا فریب ہیں۔	682
1	آرزوئیں موت کو قریب کرتی ہیں۔	683
1	لالچ آدمیوں کو ذلیل کرتی ہے۔	684
1	خندہ روئی پہلی سخاوت ہے۔	685
1	ٹال مٹول اور حیلہ سازی جان کے لیے عذاب ہے۔	686
1	ناامیدی دل کو راحب دینے والی ہے۔	687
1	موت آرزو کو رسوا کرتی ہے۔	688
1	اجل امید کو قطع کرتی ہے۔	689
1	تمنائیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔	690
1	نادان وجاہل نادانی سے باز نہیں آتا۔	691
1	زندہ انسان مطمئن نہیں ہوتا۔	692
1	کینہ یا مال میں خیانت نیکیوں کو ضائع کر دیتی ہے۔	693
1	عہد شکنی گناہوں کو بڑھاتی ہے۔	694
1	مکروفریب کمینوں کی عادت ہے۔	695
1	بُرائی گناہوں کو اکھٹا کرنے والی ہے۔	696
1	بخل ہر طرح کی بُرائیوں کو جمع کرنے والا ہے۔	697
1	دوستی لوگوں سے خود پیدا کردہ رشتہ ہے۔	698

1	فکر راست روی کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔	699
1	دوستی ایک نزدیک ترین رشتہ ہے۔	700
1	در گزر کرنا عمدہ ترین عادت ہے۔	701
1	شکم پُوری (جس سے بد ہضمی پیدا ہو) حکمت کو بگاڑتی ہے۔	702
1	پیٹ بھر کر کھانا ذہن کی تیزی کو روکتا ہے۔	703
1	بے تابی و بے قراری مصیبت بڑھاتی ہے۔	704
1	صبر و شکیبائی تکلیف کو گھٹاتی اور دُور کرتی ہے۔	705
1	ناتوانی و عاجزی بدترین سواری ہے۔	706
1	کشادہ روئی آزاد لوگوں کی رَوِش ہے۔	707
1	عقل و خرد تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔	708
1	جہالت و نادانی تمام بُرائیوں کی کان ہے۔	709
1	سیر شکم ہونا پرہیز گاری کو برباد کرتا ہے۔	710
1	حرص سب سے پہلا لالچی ہے۔	711
1	خلوت و تنہائی عبادت گزاروں کے لیے آرام و آسائش کا سبب ہے۔	712
1	زہد مخلصین کی عادت ہے۔	713
1	شوقِ الٰہی کمال یقین رکھنے والوں کی صِفت ہے۔	714
1	خوفِ خدا اہلِ معرفت کی چادر ہے۔	715
1	فکر پرہیز گاروں کی زینت و تفریح گاہ ہے۔	716
1	بیداری مشتاقانِ خدا کا باغ ہے۔	717
1	اخلاص مقربین خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔	718

1	خدا ترسی مومنین کا لباس ہے۔	719
1	گریہ زاری خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی عادت ہے۔	720
1	ذِکر عاشقانِ خدا کی لذّت ہے۔	721
1	خواہش پرستی عقلوں کی آفت ہے۔	722
1	خود نمائی سخت غلطی ہے۔	723
1	عقل تجربات کی محافظ ہے۔	724
1	دوست انتہائی قریبی رشتہ دار ہے۔	725
1	انسان اپنے راز کی خود بہتر حفاظت کر سکتا ہے۔	726
1	حریص انسان ایسی چیزوں کے لیے تکلیف اٹھاتا ہے جو اسے نقصان پہنچانے والی ہوں۔	727
1	عقل مند اپنے آپ کو پست کرتا ہے تو اسے بلندی حاصل ہوتی ہے۔	728
1	جاہل و نادان اپنے آپ کو بڑھاتا ہے تو اسے ذلّت و رسوائی پہنچتی ہے۔	729
1	صبر و شکیبائی ایمان کا ثمرہ ہے۔	730
1	احسان جتلانا نیکی کو بگاڑتا ہے۔	731
1	سچائی و راستی نجات و بزرگی ہے۔	732
1	جھوٹ و دروغ گوئی ذلت و خیانت ہے۔	733
1	خاموشی و قار و سلامتی ہے۔	734
1	عدل و انصاف کامیابی و بزرگی ہے۔	735
1	عدل و انصاف اعلیٰ ترین بے نیازی ہے۔	736
1	بے وقوفی تکلیف دہ نادانی ہے۔	737
1	علم و دانش بزرگ ترین سرمایہ ہے۔	738

1	نادانی و جہالت بیماری و اذیت ہے۔	739
1	قناعت عزت و تونگری ہے۔	740
1	حرص ذلت مجسم اور رنج و تکلیف ہے۔	741
1	بخیل انسان دنیا میں محتاج رہتا ہے۔	742
1	علم و دانش بزرگ ترین سرمایہ ہے۔	743
1	دنیا بد بختوں کی آرزو ہے۔	744
1	آخرت سعادت مندوں کی کامیابی ہے۔	745
1	بادشاہ دین کے محافظ ہیں۔	746
1	خدا پر توکل تب ہوتا ہے جب یقین محکم ہو۔	747
1	شک دین کو بگاڑتا ہے۔	748
1	عدل و انصاف رعایا کی بقا کا باعث ہے۔	749
1	شریعت مخلوقِ خدا کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔	750
1	فوجیں اور لشکر رعایا کے قلعے ہیں۔	751
1	عادت طبیعتِ ثانیہ ہوتی ہے۔	752
1	انصاف بادشاہ کی بزرگی و فضیلت ہے۔	753
1	غم و آلام دلوں کی بیماری ہے۔	754
1	جھوٹ و وعدہ خلافی جھگڑے کا سبب ہے۔	755
1	خط اور تحریر ہاتھ کی زبان ہے۔	756
1	فکر راست روی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔	757
1	گھڑیوں اور پہروں کا گزرنا زندگیاں چھینتا ہے۔	758

759	اموات آرزوؤں کو کاٹتی ہے۔	1
760	ظلم نعمتیں دُور کرتا ہے۔	1
761	سرکشی عذاب لاتی ہے۔	1
762	عاجزی کا ثمرہ ہلاکت ہے۔	1
763	شریف انسان اچھائی کا مظاہرہ کرتا ہے۔	1
764	مومن دانا اور عقل مند ہوتا ہے۔	1
765	کافر نادان اور بدکار ہوتا ہے۔	1
766	حق انتہائی زبردست مددگار ہے۔	1
767	جھوٹ کمزور ترین معاون ہے۔	1
768	توفیق خداوندی عقل کی مدد و معاون ہے۔	1
769	ذلّت جہالت کی مددگار ہے۔	1
770	حلم و بُردباری مصائب سے بچاؤ کے لیے ایک حجاب ہے۔	1
771	پرہیزگاری گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔	1
772	تقویٰ تمام نیکیوں کی بنیاد ہے۔	1
773	شک ایمان کو برباد کرتا ہے۔	1
774	حرص یقین کو بگاڑتی ہے۔	1
775	شک جہالت کا پھل ہے۔	1
776	خودپسندی عقل کو برباد کرتی ہے۔	1
777	دین کی منزلِ مقصود اخلاص ہے۔	1
778	اللہ سبحانہٗ کی مرضی پر راضی رہنا یقین کا ثمرہ ہے۔	1

1	پاکدامنی عقل مندوں کی روش ہے۔	779
1	حرص کی زیادتی گندے اور ناپاک لوگوں کی عادت ہے۔	780
1	علم و دانش اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہے۔	781
1	اطاعتِ خداوندی سب سے زیادہ باقی رہنے والی عزت ہے۔	782
1	عقل مند وہ ہے جس کی آرزوئیں کم ہوں۔	783
1	شریف وہ ہے جس کی عادات بزرگ اور پسندیدہ ہوں۔	784
1	نفاق بُری عادت ہے۔	785
1	کشادہ روئی سے دوستوں کے ساتھ انس و محبت پیدا ہوتی ہے۔	786
1	نفاق شرک کا بھائی ہے۔	787
1	خیانت بہتان و جھوٹ کی بہن ہے۔	788
1	نفاق کفر کا جڑواں بھائی ہے۔	789
1	نفاق و دھوکہ دہی بدترین مکر ہے۔	790
1	نفاق ایمان کو تباہ کر دیتا ہے۔	791
1	جھوٹ انسان کو عیب لگاتا ہے۔	792
1	نرمی بزرگی کا عنوان و سرنامہ ہے۔	793
1	لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا فضیلت کی بنیاد ہے۔	794
1	حق انتہائی واضح راستہ ہے۔	795
1	سچائی سب سے اچھا رہنما ہے۔	796
1	جھوٹ پستی و ذلت و رسوائی کا سبب ہے۔	797
1	احسان جتانا نیکی کو برباد کر تا ہے۔	798

799	زہد نیکی کی کنجی ہے۔	1
800	پرہیز گاری کامیابی کا چراغ ہے۔	1
801	سب سے بڑا اخلاق تقویٰ ہے۔	1
802	بُردباری دوستی کی زینت ہے۔	1
803	پرہیز گاری وپارسائی بہترین ساتھی ہے۔	1
804	تقویٰ وپرہیز گاری ایک مضبوط قلعہ ہے۔	1
805	لالچ ہمیشہ کی غلامی ہے۔	1
806	مایوسی ایک نئی اور عمدہ آزادی ہے۔	1
807	صبر بلا کے مقابلے کے لیے عمدہ سامان ہے۔	1
808	شکر نعمتوں کی زینت ہے۔	1
809	قناعت رضامندی کا سرنامہ ہے۔	1
810	صبر کامیابی کا ضامن ہے۔	1
811	صبر مدد ونُصرت کا عنوان ہے۔	1
812	صبر مصائب کے دُور کرنے کے لیے انتہائی مضبوط ذریعہ ہے۔	1
813	صبر دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے۔	1
814	صبر فقر وفاقہ دُور کرنے کا بہترین ہتھیار ہے۔	1
815	صبر تکلیف دُور کرنے کے لیے مضبوط سامان ہے۔	1
816	صبر تمام امور میں معاون ومددگار ہے۔	1
817	صبر بہترین توشہ اور پناہ گاہ ہے۔	1
818	سخاوت وبخشش بہترین سرداری ہے۔	1

1	فروتنی وانکساری علم کا ثمرہ ہے۔	819
1	غصہ پی جانا بُردباری کا ثمرہ ہے۔	820
1	حلم وبُردباری قیادت کی بنیاد ہے۔	821
1	بُردباری سیاست کی زینت ہے۔	822
1	معاف ودرگزر کرنا قدرت وتوانائی کی زینت ہے۔	823
1	عدل وانصاف حکومت کے انتظام کا سبب ہے۔	824
1	عفودرگزر بزرگی کا سبب ہے۔	825
1	مال خرچ کرنا تعریف کا باعث ہے۔	826
1	سخاوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خُلق ہے۔	827
1	دُعا اولیاء اللہ کا ہتھیار ہے۔	828
1	سخاوت سے مہر ومحبت ملتی ہے۔	829
1	بخل کا نتیجہ بغض ودشمنی ہے۔	830
1	بخیل ہمیشہ ذلیل رہتا ہے۔	831
1	حاسد ہمیشہ بیمار ہے۔	832
1	احسان انسان کو غلام بنالیتا ہے۔	833
1	احسان جتلانا احسان کو برباد کرتا ہے۔	834
1	سنجیدگی ووقار عقل کا عنوان ہے۔	835
1	وقار بزرگی کی دلیل ہے۔	836
1	بے وقوفی بداخلاقی ہے۔	837
1	نادانی بدترین عادت ہے۔	838

1	بے وقوفی زندگانی کو خراب کرتی ہے۔	839
1	طعن وتشنیع سے خیانت پیدا ہوتی ہے۔	840
1	آہستہ روی سے کام کرنے والا کامیابی کا مستحق ہوتا ہے۔	841
1	نافرمانی خدا قبولیتِ دُعا میں رکاوٹ ہے۔	842
1	مخلص انسان قبولت دُعا کے لائق وسزاوار ہے۔	843
1	ظلم وستم دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہے۔	844
1	سرکشی باعثِ ہلاکت ہے۔	845
1	تقویٰ وپرہیز گاری آخرت کے لیے زادِراہ ہے۔	846
1	لطف ومہربانی پختہ کاری کا عنوان ہے۔	847
1	یمن وبرکت نرمی طبع کے رفیق ہیں۔	848
1	نجات سچائی کے ساتھ ہے۔	849
1	حرص غضب پر اُبھارتی ہے۔	850
1	جھگڑا ہلاکت کا سرنامہ ہے۔	851
1	سخت گیری اخلاق کو تباہ کرتی ہے۔	852
1	نرمی رزق جاری کرتی ہے۔	853
1	ظلم تمام رذیل خصلتوں سے بُری خصلت ہے۔	854
1	انصاف تمام عمدہ صفات سے افضل صفت ہے۔	855
1	عدل وانصاف مخلوق کا بقا کا سبب ہے۔	856
1	ظلم رعیت کی ہلاکت کا موجب ہے۔	857
1	غضب وغصہ طیش کی سواری ہے۔	858

1	حسد زندگی کو مکدر اور تنگ کر دیتا ہے۔	859
1	غفلت نقصان دہ دشمن ہے۔	860
1	گناہ پر اصرار کرنا بدترین رائے ہے۔	861
1	علم بہترین حمایت و سرمایہ ہے۔	862
1	عقل عمدہ ترین زینت ہے۔	863
1	عقل گناہوں سے بچاؤ کا سبب ہے۔	864
1	جہالت و نادانی دھوکا و فریب کا باعث ہے۔	865
1	عقل علم و دانش کی سواری ہے۔	866
1	علم بُردباری کی سواری ہے	867
1	علم تمام خوبیوں کی بنیاد ہے۔	868
1	جہالت تمام بُرائیوں کی جڑ ہے۔	869
1	جہالت (نادانی) نہایت بُری بیماری ہے۔	870
1	شہوت پرستی سخت ضرر رساں دشمن ہے۔	871
1	پرہیزگاری انتہائی مستحکم بنیاد ہے۔	872
1	صبر نہایت مضبوط لباس ہے۔	873
1	عقل و خرد شمشیر قاطع ہے۔	874
1	سچائی باطل کو چیر پھاڑنے والا حق ہے۔	875
1	یقین شک کو دُور کرتا ہے۔	876
1	بدگمانی موجب شرک ہے۔	877
1	علم عقل کا سرنامہ ہے۔	878

1	معرفت بزرگی کی دلیل ہے۔	879
1	علم معرفتِ الٰہی کو پیدا کرنے والا ہے۔	880
1	نظافت وپاکیزگی پاکدامنی کی علامت ہے۔	881
1	علم فکرو مدد دیتا ہے۔	882
1	بُردباری مرتبہ بڑھاتی ہے۔	883
1	نادانی وحماقت بُرائی کو کھینچتی ہے۔	884
1	یادِ خدا سینہ کی کشادگی کا سبب ہے۔	885
1	عقل وخرد تمام امور کے لیے اسلحہ ہتھیار ہے۔	886
1	علم بہترین رہنما ہے۔	887
1	حیا بہترین خلق ہے۔	888
1	شک وبدگمانی میں مبتلا رہنے والا ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔	889
1	لالچی ہمیشہ ذلیل وخوار ہے۔	890
1	علم بُردباری کی طرف لے جانے والا ہے۔	891
1	بُردباری علم کا پھل ہے۔	892
1	یقین سے زُہد پیدا ہوتا ہے۔	893
1	خیر خواہی محبت پیدا کرتی ہے۔	894
1	مروّت وعدہ پورا کرنے کا نام ہے۔	895
1	علم بہترین رہنما ہے۔	896
1	سچائی بات بتانے کا عمدہ ترین طریقہ ہے۔	897
1	نادانی آخرت کو برباد کرتی ہے۔	898

1	خود پسندی ترقی کو روکتی ہے۔	899
1	ایمان سب سے اعلیٰ مقصد ہے۔	900
1	اخلاص سب سے بزرگ مرتبہ ہے۔	901
1	یقین دین کا سر ہے۔	902
1	اخلاص یقین کا ثمرہ ہے۔	903
1	غم واندوہ مومنین کی نشانی اور شعار ہے۔	904
1	شوق عارفوں کا حصّہ ہے۔	905
1	یقین بہترین عبادت ہے۔	906
1	نیکی کرنا سب سے اچھی سرداری ہے۔	907
1	توفیق سعادت ونیک بختی کی بنیاد ہے۔	908
1	اخلاص پر ہی عبادت کا انحصار ہے۔	909
1	اخلاص ایمان کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔	910
1	ایثار اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔	911
1	یقین عقل مندوں کی چادر ہے۔	912
1	عدل نہایت مستحکم بنیاد ہے۔	913
1	کفرانِ نعمت سلبِ نعمت کا سبب ہے۔	914
1	ظلم قوت واقتدار کو زائل کر دیتا ہے۔	915
1	نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔	916
1	ایمان کفر کو مٹا دیتا ہے۔	917
1	بہت لالچ عیب اور ہلاکت کا سبب ہے۔	918

1	حرص ذِلّت وشقاوت کا سبب ہے۔	919
1	زہد ایک فائدہ مند تجارت ہے۔	920
1	لوگوں سے نیک سلوک اچھا عمل ہے۔	921
1	زہد امیدوں کو کم کرنا ہے۔	922
1	ایمان اخلاصِ عمل کا نام ہے۔	923
1	امیدوں سے موت بھول جاتی ہے۔	924
1	ظلم کا انجام ہلاکت ہے۔	925
1	شہوات زہر قاتل ہیں۔	926
1	مواقع کا کھو جانا دل کو جلانے والی حسرت ہے۔	927
1	فکر سے حکمت پیدا ہوتی ہے۔	928
1	عبرت پکڑنے سے عصمت وپاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔	929
1	گناہ پر اصرار بہت بڑا گناہ ہے۔	930
1	سرکشی کی سزا جلد مل جاتی ہے۔	931
1	ایثار نیک بندوں کی عادت ہے۔	932
1	ذخیرہ اندوزی بدکاروں کی عادت ہے۔	933
1	حاسد کبھی آسودہ خاطر نہیں ہوتا۔	934
1	حریص کسی سے راضی نہیں ہوتا۔	935
1	حاسد کو کسی سے محبت نہیں ہوتی۔	936
1	جھگڑالو کی کوئی رائے نہیں۔	937
1	خائن سے کبھی وفا نہیں۔	938

1	تکبر عین حماقت ہے۔	939
1	فضول خرچی دیوالیہ پن کی علامت ہے۔	940
1	نجات ایمان کی رفیق ہے۔	941
1	بزرگی وفضیلت نیکی کی ساتھی ہے۔	942
1	احسان جتلانا کمینگی ہے۔	943
1	گناہوں پر پشیمانی گناہوں کو مٹادیتی ہے۔	944
1	نیکی پر اترانے سے نیکی برباد ہو جاتی ہے۔	945
1	دنیا احمقوں کی جنت ہے۔	946
1	غفلت بے وقوفوں کی عادت ہے۔	947
1	گناہوں پر اصرار تباہی کا پیش خیمہ ہے۔	948
1	غیبت منافق کی پہچان ہے۔	949
1	چغل خوری بے دین کی عادت ہے۔	950
1	صلح علم وبُردباری کا ثمرہ ہے۔	951
1	نرمی طبع صلح کی طرف پہنچاتی ہے۔	952
1	تھوڑا سا بھوکا رہنا انتہائی فائدہ مند دوا ہے۔	953
1	شکم پُری سے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔	954
1	استغفار گناہوں کی دوا ہے۔	955
1	سخاوت پردہ پوشی ہے۔	956
1	کرم وسخاوت افضل ترین عادات ہیں۔	957
1	ایثار اعلیٰ درجہ کی سخاوت ہے۔	958

1	اخلاص ایمان کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔	959
1	ایثار بہترین احسان ہے۔	960
1	نیکی کبھی فنا نہیں ہوتی۔	961
1	بُرائی پر بدکار کو سزا اور رُسوائی ملتی ہے۔	962
1	اعمال نیتوں کا پھل ہیں۔	963
1	دنیا عقلوں کے پھسلنے کی جگہ ہے۔	964
1	شہوات نادانوں کو اپنا غلام بنالیتی ہے۔	965
1	انصاف حکومت کی زینت ہے۔	966
1	معافی ودر گزر قوت واقتدار کی زکوٰۃ ہے۔	967
1	وعظ وخیر خواہی شفا دینے والی نصیحت ہے۔	968
1	غور وفکر صاف آئینہ ہے۔	969
1	جلد بازی کامیابی سے مانع ہے۔	970
1	خدا تعالیٰ کی نافرمانی قبولیت دُعا کو روکتی ہے۔	971
1	جھگڑا بُرائی کا بیج ہے۔	972
1	جہالت ونادانی تمام امور کو بگاڑنے والی ہے۔	973
1	ناامیدی آرام دینے والی آزادی ہے۔	974
1	بُردباری نرم اور اچھی عادت ہے۔	975
1	قناعت سے رہنا پرلطف زندگی ہے۔	976
1	غضب انسان کو طیش وغصّہ پر ابھارتا ہے۔	977
1	غور وفکر عقلوں کو صیقل کرنے والی ہے۔	978

1	حماقت فضول کاموں کا سبب ہے۔	979
1	کھیل کُود بے وقوفی کا سرمایہ ہے۔	980
1	گھمنڈ حماقت کی بنیاد ہے۔	981
1	تواضع مقام کی زکوٰۃ ہے۔	982
1	خود پسندی مقام کے لیے آفت ہے۔	983
1	پرہیز گاری درستگی واصلاح کی کنجی ہے۔	984
1	توفیقِ الٰہی تمام کامیابیوں کا سرنامہ ہے۔	985
1	حسد بدن کی تباہی کا سبب ہے۔	986
1	شریف آدمی حسد سے بیزار رہتا ہے۔	987
1	اموات امیدوں کو قطع کر دیتی ہے۔	988
1	آرزوئیں لوگوں کی پناہ گاہ ہیں۔	989
1	قناعت ایسی تلوار ہے جو کند نہیں ہوتی۔	990
1	ایمان وہ ستارا ہے جو کبھی غروب نہیں ہوتا۔	991
1	صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔	992
1	آنکھیں شیطان کا جال اور پھندے ہیں۔	993
1	ایثار اعلیٰ ترین ایمان ہے۔	994
1	توفیق خدا تعالیٰ کی مہربانی ہے۔	995
1	قدرت وتوانائی حفاظت کو بھلا دیتی ہے۔	996
1	خود پسندی عیب کو ظاہر کرنا ہے۔	997
1	کسی کے لیے برداشت کا بڑھانا اُس سے رغبت ولگن کا باعث ہے۔	998

999	سچائی حق کا لباس ہے۔	1
1000	خواہش پرستی ہلاک کرنے والا ساتھی ہے۔	1
1001	عادت ایک مُسلّط دشمن ہے۔	1
1002	عقل مند ہمیشہ رنجیدہ و مغموم رہتا ہے۔	1
1003	سخاوت کے ساتھ احسان جتلانا کمینگی ہے۔	1
1004	دُور اندیشی تجربات کو محفوظ رکھنا اور ان کے مطابق کام کرنا ہے۔	1
1005	توفیقِ الٰہی بہترین صفت ہے۔	1
1006	شرافت اپنے متعلقین سے حسنِ سلوک کا نام ہے۔	1
1007	بُردباری لوگوں کے گناہ کو برداشت کرنا اور درگزر کرنا ہے۔	1
1008	غصّہ دلوں کی آگ ہے۔	1
1009	کمینگی یا کینہ رکھنا بدترین عیب ہے۔	1
1010	ادب بہترین عادت ہے۔	1
1011	جوانمردی خسیس و ذلیل کاموں سے پرہیز کا نام ہے۔	1
1012	خیانت نفاق کی بنیاد ہے۔	1
1013	جھوٹ ننگِ اخلاق عادت ہے۔	1
1014	عدل وانصاف عمدہ ترین خصلت ہے۔	1
1015	فیض اعلیٰ ترین انسانی نیکی ہے۔	1
1016	عافیت و تندرستی عمدہ ترین نعمت ہے۔	1
1017	نرم مزاجی اور رحم دلی مومن کی ساتھی ہے۔	1
1018	نیک کردار پر کامل یقین انسان کا ساتھی ہے۔	1

1	عقل وخرد شریف ترین زینت ہے۔	1019
1	عدوانصاف عمدہ ترین روش ہے۔	1020
1	انسان کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔	1021
1	شریف وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے میں پہل کرے۔	1022
1	نیکی ہمیشہ رہنے والا ذخیرہ ہے۔	1023
1	حسد جسم کو پگھلا دیتا ہے۔	1024
1	لالچ ہمیشہ کا رنج وتکلیف ہے۔	1025
1	لالچ و طمع ابدی غلامی ہے۔	1026
1	تواضع شریف ترین دوستی ہے۔	1027
1	نیکی کو دُور اندیش انسان غنیمت سمجھتا ہے۔	1028
1	ایثار نہایت عمدہ صفت ہے۔	1029
1	قدرت کے باوجود کوتاہی کرنا بہت بڑی مصیبت ہے۔	1030
1	تقدیر خداوندی ہوشیار انسان پر بھی غالب آجاتی ہے۔	1031
1	گوشہ نشینی شریف لوگوں کی ہمنشین ہے۔	1032
1	پرہیز گاری پاکدامنی کا نتیجہ ہے۔	1033
1	کتابیں علماء کے باغ ہیں۔	1034
1	حکمت عقل مند اور بزرگ لوگوں کی ریاضت ہے۔	1035
1	علوم ادیب لوگوں کی خوش طبعی کا سامان ہیں۔	1036
1	پارسائی فقیہ لوگوں کی روِش ہے۔	1037
1	ادب عقل کی صورت ونشانی ہے۔	1038

1039	لمبی امید موت کا حجاب ہے۔	1
1040	ادب انسان کی صفتِ کامل ہے۔	1
1041	اعمالِ صالح کے علاوہ کوئی چیز انسان کا ساتھ نہیں دے گی۔	1
1042	ایامِ حکمرانی میں تکبُّر ذِلّت ورسوائی ہے۔	1
1043	عقل احتیاط وپرہیز گاری کا باعث ہے۔	1
1044	تکبر کے ذریعہ حاصل ہونے والی عزت رسوائی ہے۔	1
1045	دنیا پر مغرور ہونا کم عقلی ہے۔	1
1046	علم بُردباری کی جڑ ہے۔	1
1047	بُردباری علم کی زینت ہے۔	1
1048	حاسد کو کبھی شفا نہیں۔	1
1049	خائن سے کبھی وفا نہیں۔	1
1050	بداندیش اور کینہ پرور کو کبھی آرام نہیں۔	1
1051	خود پسند اور مغرور بے عقل ہے۔	1
1052	بادشاہوں سے کبھی دوستی کی امید نہیں۔	1
1053	لمبی امید کی کوئی انتہا نہیں۔	1
1054	ڈرپوک زندگی کا کوئی لطف نہیں اٹھاتا۔	1
1055	بخیل میں کبھی مروّت نہیں ہوتی۔	1
1056	فاسق کی بُرائی بیان کرنا غیبت نہیں۔	1
1057	بدگمان حیلہ ساز بے دین ہے۔	1
1058	شکی طبیعت کو کبھی یقین حاصل نہیں ہوتا۔	1

1	بدکار سے کبھی پرہیز گاری نہیں ہو سکتی۔	1059
1	حاسد کبھی سردار نہیں ہوتا۔	1060
1	فوت شدہ چیز واپس نہیں آسکتی۔	1061
1	سوال یعنی بھیک مانگنا فقر و محتاجی کی کنجی ہے۔	1062
1	جھگڑے کا انجام نقصان ہے۔	1063
1	دوستوں سے مشورہ لینا عین ہدایت ہے۔	1064
1	سچائی انتہائی اچھی روایت ہے۔	1065
1	علم و دانش شریف ترین راہِ ہدایت ہے۔	1066
1	بہشت اعلیٰ ترین مقصود ہے۔	1067
1	تقدیر تدبیر پر غالب ہوتی ہے۔	1068
1	زمانہ ایسے نصائح پیش کرتا ہے جن کو دیکھنے سے عبرت ہو۔	1069
1	دنیا تغیرات کا مرکز ہے۔	1070
1	خواہش پرستی عقل کی مخالف ہے۔	1071
1	علم جہالت کا قاتل ہے۔	1072
1	غفلت ہوشیاری کی ضد ہے۔	1073
1	علم فہم و دیانت ہے۔	1074
1	عقل علم کی سواری ہے۔	1075
1	راستی اچھی بنیاد ہے۔	1076
1	حیا پسندیدہ عادت ہے۔	1077
1	تجربات سے علم حاصل ہوتا ہے۔	1078

1079	عبرت پکڑنے سے رشد وہدایت حاصل ہوتی ہے۔	1
1080	حسد رنج والم پیدا کرتا ہے۔	1
1081	غم بدن کو لاغر کرتا ہے۔	1
1082	نیت عمل کی بنیاد ہے۔	1
1083	موت آرزو کو کاٹنے والی ہے۔	1
1084	آرزو ایسا رفیق ہے جس سے انس حاصل ہو۔	1
1085	فضول خرچی وہ ساتھی ہے جو مفلس و کنگال کر دیتا ہے۔	1
1086	وفاداری سرداری کا قلعہ ہے۔	1
1087	بھائی صاحبان افضل ترین قوت ہیں۔	1
1088	پرہیز گاری مومن کا قلعہ ہے۔	1
1089	امور کو مشتبہ رکھنا فتنوں کا باعث ہے۔	1
1090	خواہش پرستی تمام مصائب کی جڑ ہے۔	1
1091	شرم وحیا بزرگی و نیکی کا کمال ہے۔	1
1092	تندرستی نہایت اچھی نعمت ہے۔	1
1093	تواضع و فروتنی بزرگواری و شرافت کا زینہ ہے۔	1
1094	تکبر ہلاکت کی بنیاد ہے۔	1
1095	بدبخت و کمینہ کو شرم نہیں ہوتی۔	1
1096	علم کی کوئی انتہا نہیں۔	1
1097	بُردباری کمال عقل ہے۔	1
1098	سچائی وراست روی بزرگی کا کمال ہے۔	1

1098	در گزر کرنا نیک ترین احسان ہے۔	1
1100	احسان انسان کو غلام بنالیتا ہے۔	1
1101	فتنہ ورنج کے ساتھ تکلیف ملی ہوئی ہے۔	1
1102	محبتِ دنیا اور محنت و سختی باہم قریب ہیں۔	1
1103	خواہش پرستی فتنوں کی سواری ہے۔	1
1104	جھوٹ زبان کی آفت و عیب ہے۔	1
1105	اطاعتِ خداوندی تنگ دست انسان کی عزت ہے۔	1
1106	صدقہ دینا مال دار کا خزانہ ہے۔	1
1107	گناہ کا اقرار کرنے والا توبہ کرنے والے کی طرح ہے۔	1
1108	جس کو راہِ حق میں دبایا جائے وہ حقیقتاً غالب ہے۔	1
1109	گھڑیاں اور پل گزرنے سے زندگیاں ختم ہو جاتی ہیں۔	1
1110	ظلم وستمگاری آبادیوں کو ختم کر دیتی ہے۔	1
1111	توبہ سے رحمتِ خداوندی نازل ہوتی ہے۔	1
1112	گناہ پر اصرار کرنے سے عذاب نازل ہوتا ہے۔	1
1113	اطاعت سے متواتر ثواب ملتا رہتا ہے۔	1
1114	نافرمانی سے عذاب نازل ہوتا ہے۔	1
1115	غیبت کرنا عاجز آدمی کی کوشش ہے۔	1
1116	جنت کامیاب لوگوں کا مال ہے۔	1
1117	خندہ پیشانی محبت کی رسّی ہے۔	1
1118	انصاف پرستی سے محبت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔	1

1119	دُور اندیشی غور و فکر اور تجربہ کے بعد حاصل ہوتی ہے۔	1
1120	جھگڑا درست رائے کو بگاڑ تا ہے۔	1
1121	عاجزی دشمنوں کو لالچ میں ڈالتی ہے۔	1
1122	آپس میں اختلاف صحیح رائے کو مٹا دیتا ہے۔	1
1123	درست رائے رازوں کے محفوظ رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔	1
1124	راز افشا کرنا بے وقوفوں کی عادت ہے۔	1
1125	فرصت کو ضائع کرنا مصیبت ہے۔	1
1126	خوشی کے اوقات وہ ہیں جو پیار و محبت میں گزریں۔	1
1127	جو شخص دوسرے کے ساتھ بُرائی کرنے میں غالب ہو وہ در حقیقت مغلوب ہے۔	1
1128	جو حق سے جنگ کرے اس کا سب مال واسباب لوٹا گیا ہے۔	1
1129	دل فکر کا صحیفہ ہے۔	1
1130	نعمتیں شکر کرنے سے ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔	1
1131	غرورِ حکومت لوگوں کے لیے ضرور رساں ہے۔	1
1132	اچھے کام کرنے والوں کے ذریعہ سے ہی کام اچھے ہوتے ہیں۔	1
1133	ناامیدی سے عاجز قیدیوں کو عزت ملتی ہے۔	1
1134	لالچ سے باعزت حاکموں کو ذلّت حاصل ہوتی ہے۔	1
1135	سخاوت سے تعریف حاصل ہوتی ہے۔	1
1136	عفوو در گزر سے بزرگی حاصل ہوتی ہے۔	1
1137	پیشوائی (امامت و بادشاہت سے) مخلوق کا انتظام درست رہتا ہے۔	1
1138	فرمانِ خدا کی بجا آوری امامت (پیشوائی) کی تعظیم ہے۔	1

1139	دنیا رنج والم کا گھر ہے۔	1
1140	خواہش پرستی فتنوں کی سواری ہے۔	1
1141	معافی بہترین مدد گار ہے۔	1
1142	باطل اپنے سوار کو گرا دیتا ہے۔	1
1143	ظلم ظالم کو ہلاک کرتا ہے۔	1
1144	کرم انتہائی غور و فکر کا نام ہے۔	1
1145	دُور اندیشی یہ ہے کہ انسان اپنی مدد و طاقت کو مضبوط کرے۔	1
1146	تجربہ عبرت حاصل کرنے کا ثمرہ ہے۔	1
1147	عزت مدد سے حاصل ہوتی ہے۔	1
1148	قناعت تونگری کی بنیاد ہے۔	1
1149	پرہیز گاری تقویٰ کی اصل ہے۔	1
1150	لالچ و حرص مردانگی کو عیب لگاتی ہے۔	1
1151	کشیدہ خاطر ہونا بھائی چارے کو برباد کرتا ہے۔	1
1152	گوشہ نشینی پرہیز گاری کا حسن و زیور ہے۔	1
1153	دنیا احمقوں کے لیے مالِ غنیمت ہے۔	1
1154	بُردبار وہ ہے جو اپنے بھائیوں کے ظلم و ستم برداشت کرے۔	1
1155	غصہ کو پینے والا وہ ہے جو اپنے تمام کینے اور غصّے کو ختم کرڈالے۔	1
1156	عقلمند وہ ہے جو اپنا کام سنبھال رکھے۔	1
1157	جاہل وہ ہے جو اپنے مرتبہ کو بھی نہ جانے۔	1
1158	سچائی سے تمام کام درست ہو جاتے ہیں۔	1

1	جھوٹ ہر چیز کے لیے تباہی ہے۔	1159
1	موت ہر زندہ کے سر پر کھڑی ہے۔	1160
1	سچائی سے تمام کام درست ہو جاتے ہیں چاہے تو اس سے خائف ہو۔	1161
1	جھوٹ سے تمام معاملات بگڑ جاتے ہیں چاہے تو اس سے مطمئن ہو۔	1162
1	بتکلف زاہد بننے سے بالآخر انسان زاہد بن جاتا ہے۔	1163
1	عبرت حاصل کرنے سے راست روی حاصل ہوتی ہے۔	1164
1	سعادت وہ ہے جو تجھے کامیابی سے ہمکنار کرے۔	1165
1	قناعت سے عزت حاصل ہوتی ہے۔	1166
1	علماء موت کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔	1167
1	جاہل زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہیں۔	1168
1	مواعظ یادرکھنے والے کے لیے جائے پناہ ہیں۔	1169
1	امانت داری نگاہ رکھنے والے کے حق میں بڑی کامیابی ہے۔	1170
1	تقویٰ ان لوگوں کے لیے جو اس کے مطابق عمل کرتے ہیں ایک مضبوط قلعہ ہے۔	1171
1	حرص بہت بڑی عیوب اور برائیوں کی جامع ہے۔	1172
1	انصاف سے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔	1173
1	حرص بہت بڑے گناہوں میں ڈالنے والی ہے۔	1174
1	تکبر شیطان کا بہت بڑا جال ہے۔	1175
1	حسد شیطان کا بھاری پھندا ہے۔	1176
1	وعدہ کرنا ایک قسم کا مرض اور اس کو پورا کرنا ایک طرح کی تندرستی ہے۔	1177
1	احسان ایک ذخیرہ ہے اور کریم وہ ہے جو اس ذخیرہ کو جمع کرے۔	1178

1179	فضائل کی طرف ترقی کرنا دشوار مگر نجات کا باعث ہے۔	1
1180	رذائل کی طرف اترنا آسان مگر ہلاکت کا سبب ہے۔	1
1181	محسن (احسان کرنے والا) وہ شخص ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی تصدیق کریں۔	1
1182	زیرک ودانا وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو پہچانے اور اپنے اعمال کو ریا سے پاک رکھے۔	1
1183	بے نیازی ظاہر کرنا ایک طرح کا شکر ہے۔	1
1184	تنگدستی کا اظہار کرنا فقر و محتاجی کا سبب ہے۔	1
1185	طاعتِ پروردگار اچھا ساتھی ہے۔	1
1186	فرصتیں بادل کی طرح گزر جاتی ہیں۔	1
1187	غیبت دوزخ کے کتوں کی خوراک ہے۔	1
1188	آرزو دھوکا فریب دینے والی اور انتہائی ضرر رساں ہے۔	1
1189	اپنی حاجت اور بیماری کو چھپانا کمال جوانمردی ہے۔	1
1190	نعماتِ خداوندی میں غور و فکر کرنا بہترین عبادت ہے۔	1
1191	ایثار بہترین عبادت اور عمدہ حکمرانی و سرداری ہے۔	1
1192	دشمن ایک بھی بہت ہے۔	1
1193	ناپائیدار بادشاہی انتہائی حقیر اور نکمی چیز ہے۔	1
1194	دوست وہ ہے جو غائبانہ طور پر دوستانہ معاملہ کرے۔	1
1195	عیب دار کو اپنا عیب نظر نہیں آتا۔	1
1196	انسان کو جب قدرت وطاقت حاصل ہو تب اس کے اچھے اور بُرے عادات ظاہر ہوتے ہیں۔	1
1197	تونگری و تنگدستی لوگوں کے جواہر اور اوصاف کھولتی ہے۔	1
1198	مال لوگوں کے جواہر اور اخلاق واصل ظاہر کرتا ہے۔	1

1199	نفاق کی بنیاد جھوٹ ہے۔	1
1200	ستمگاری انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔	1
1201	جس گم کرنے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے وہ دوستوں کا گم کرنا ہے۔	1
1202	ثواب اللہ تعالیٰ کے نزدیک مصیبت کی مقدار کے مطابق ہے۔	1
1203	احمق و بیوقوف کے سامنے خاموش رہنا اس کا بہترین جواب ہے۔	1
1204	عقل مند کو اشارے سے تنبیہ کرنا اس کے لیے سخت ترین عتاب ہے۔	1
1205	جاہل نادان کی راست روی عالم کی غلطی کی طرح ہے۔	1
1206	توحید پرستی یہ ہے کہ غیر خدا کی عبادت کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔	1
1207	سلامتی اسی میں ہے کہ کسی کو تہمت نہ لگاؤ۔	1
1208	جو تجھے امین سمجھ کر تیرے پاس امانت رکھے اس کیساتھ دھوکا کفر ہے۔	1
1209	راز کا فاش کرنا خیانت ہے۔	1
1210	حرص تمام بُرائیوں کی بنیاد ہے۔	1
1211	پاکدامنی تمام نیکیوں کی بنیاد ہے۔	1
1212	نصائح ان لوگوں کے لیے شفا ہے جو ان پر عمل کریں۔	1
1213	امانت ادا کرنے والے کے لیے ایک قسم کی فضیلت و بزرگی ہے۔	1
1214	غیبت سننے والا غیبت کرنے والے کی طرح ہے۔	1
1215	صبر پر مصیبت (بے صبری) بہت بڑی مصیبت ہے۔	1
1216	زمانہ اچھوں کے پراگندہ کرنے کے لیے مقرر ہے۔	1
1217	منظم امور آپس میں اختلاف کی وجہ سے بگڑ جاتے ہیں۔	1
1218	بُردباری اور اچھے اعمال سے آراستہ ہونا مومنوں کے اخلاق میں سے ہے۔	1

1219	تکلّف منافقوں کی عادات میں سے ہے۔	1
1220	دین میں جھگڑا یقین کو برباد کرتا ہے۔	1
1221	لوگوں سے جب تک احسان کرتے رہو وہ بیٹے اور غلام ہیں۔	1
1222	ساتھی کپڑے کے پیوند کی طرح ہے، اس لیے اپنا ساتھی کسی ہم جنس کو بناؤ۔	1
1223	رفیقِ سفر اپنا دوست ہوتا ہے لہٰذا کسی ایسے شخص کو رفیق بناؤ جو تمہارے مزاج کے موافق ہو۔	1
1224	جھوٹ نفاق کی طرف لے جاتا ہے۔	1
1225	حرص بُرے اخلاق میں سے ہے۔	1
1226	خود بینی حماقت ہے۔	1
1227	کثرت سے مذاق کرنا بے وقوفی ہے۔	1
1228	حلم وبُردباری جوہرِ عقل کا نور ہے۔	1
1229	سخاوت مروّت وبزرگی کی علامت ہے۔	1
1230	راست روی غور و فکر کا نتیجہ ہے۔	1
1231	مردانگی ومروّت ہر قسم کے دھوکے اور فریب سے بَری اور بیزار ہے۔	1
1232	عقل مند وہ ہے جو تجربات سے عبرت حاصل کرے۔	1
1233	نادان وجاہل وہ ہے جو اپنی مطلب پرستی کے دھوکے میں پڑا رہے۔	1
1234	ظالم بادشاہ بے گناہوں پر ظلم ڈھاتا ہے۔	1
1235	بُرا حاکم بُرے اور بیہودہ کام کرتا ہے۔	1
1236	ظاہری جمال حُسنِ صورت ہے۔	1
1237	باطنی جمال حُسنِ سیرت ہے۔	1
1238	دانا وعقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشات مٹادے۔	1

1239	طاقتور اور قوی وہ ہے جو اپنی لذّات کا قلع و قمع کرے۔	1
1240	نفاق ذلت و خواری کے چولے کا پایہ ہے۔	1
1241	حماقت جہالت کا پھل ہے۔	1
1242	صبر کی نسبت رنج بے تابی زیادہ تکلیف دہ ہے۔	1
1243	بُرائی کی نسبت نیکی کرنا زیادہ آسان ہے۔	1
1244	فوت شدہ چیز کے خیال میں گم رہنا وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔	1
1245	دنیا کی طرف رغبت خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔	1
1246	بڑھاپا موت کا قاصد ہے۔	1
1247	تجربہ کار کی رائے طبیب کی نسبت زیادہ قوی و مضبوط ہوتی ہے۔	1
1248	غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔	1
1249	زندگی دنیا اُس ایک دن یا ایک مہینہ کی طرح ہے جو گزر چکا ہے۔	1
1250	دنیا مسافروں کا گھر ہے۔ بدبختوں نے اسے وطن سمجھ رکھا ہے۔	1
1251	مشورہ غلطی سے محفوظ رکھتا ہے۔	1
1252	جو شخص اپنی رائے سے بغیر مشورہ کام کرتا ہے وہ بے تحاشا غلطی اور خطا کرتا ہے۔	1
1253	تکلّفات کو بالائے طاق رکھنا بہت اچھا سرمایہ ہے۔	1
1254	دنیا پر فریفتہ ہونا انتہائی عظیم فتنہ ہے۔	1
1255	گناہوں پر نادم ہونا استغفار ہے۔	1
1256	دوبارہ گناہ کرنا اصرار ہے۔	1
1257	صاحبِ رائے بہت لوگ ہیں مگر محتاط بہت کم لوگ ہیں۔	1
1258	بے گناہ تندرست اور گناہگار بیمار ہے۔	1

1259	حق پیروی کرنے کے لائق ہے۔	1
1260	فائدہ مند وعظ وہ ہے جو لوگوں کو بُرے کاموں سے روک دے۔	1
1261	مشورہ سے کام کرنے والا کامیابی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔	1
1262	اپنی غلطی کا تدارک کرنے والا رستگاری کے کنارہ پر ہے۔	1
1263	زبان ایک درندے کی طرح ہے اگر تو اسے آزاد چھوڑ دے تو کاٹ کھائے گی۔	1
1264	غصہ ایک ایسی بُرائی ہے اگر تو اس کی اطاعت کرے تو ہلاک کر دے گا۔	1
1265	ظلم و سرکشی کی سزا بہت جلد ملتی ہے۔	1
1266	نیکی کا بدلہ بہت جلد ملتا ہے۔	1
1267	لوگوں میں علم بہت مگر عمل کم ہے۔	1
1268	دین ایک ذخیرہ ہے۔	1
1269	سخی جوانمرد تھوڑی نعمت پر بھی شکر گزار ہوتا ہے۔	1
1270	بخیل بہت مال ملنے پر بھی ناشکری کرتا ہے۔	1
1271	دولت سے جس طرح زور حاصل ہوتا ہے اسی طرح وہ ضعف بھی پہنچاتی ہے۔	1
1272	دنیا جیسے آتی ہے ویسے ہی چلی جاتی ہے۔	1
1273	جلدباز اگرچہ کامیاب نظر آئے مگر (آخر) وہ غلطی کھائے گا۔	1
1274	آہستگی سے کام کرنے والا چاہے ہلاکت میں پڑا ہوا معلوم ہو مگر وہ کامیاب ہو جائے گا۔	1
1275	اخلاصِ عمل سعادت مندی کی علامت ہے۔	1
1276	عقل مند سے نیکی کرنا بہترین فضیلت ہے۔	1
1277	کمینے کے ساتھ بھلا کرنا انتہائی بُرا فعل ہے۔	1
1278	علم ایک ایسا عظیم خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔	1

1279	عقل وہ نیا لباس ہے جو کبھی پُرانا نہیں ہوتا۔	1
1280	احمق اپنی ذلت ورسوائی محسوس نہیں کرتا۔	1
1281	جو نیکی کرے اس کے ساتھ بُرائی کرنا انتہائی ناشکری ہے۔	1
1282	عالم وہ ہے جو اپنی قدر سمجھے۔	1
1283	جاہل وہ ہے جو اپنی حالت نہ پہچانے۔	1
1284	عقل مند کو اپنے عمل پر اعتماد ہوتا ہے۔	1
1285	جاہل اپنی آرزو پر بھروسہ کرتا ہے۔	1
1286	عالم اپنے دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے۔	1
1287	جاہل ونادان اپنی آنکھوں سے صرف ظاہر کو دیکھتا ہے۔	1
1288	شک دل کے نور کو بجھا دیتا ہے۔	1
1289	اطاعتِ خداوندی اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔	1
1290	ایمان نفاق سے دُور اور بیزار ہے۔	1
1291	مومن کج روی اور شریعت کی مخالفت سے پاک ہے۔	1
1292	سچائی نجات اور بزرگی کا ذریعہ ہے۔	1
1293	جھوٹا ذلت کے گڑھے اور کنارے پر کھڑا ہے۔	1
1294	صبر مصائب زمانہ پر انتہائی قوی مددگار ہے۔	1
1295	دُور اندیشی اور فضیلت صبر میں ہے۔	1
1296	عقل بُرے کاموں سے پاک اور اچھے کاموں کا حکم کرتی ہے۔	1
1297	عقل جہاں بھی ہو نہایت پیارا دوست ہے۔	1
1298	صبر مومن کا بہترین لشکر ہے۔	1

1	سچائی صاحب یقین کی شریف ترین عادت ہے۔	1299
1	عقل ایک درخت ہے جس کا پھل سخاوت اور حیا ہے۔	1300
1	دین ایک ایسا شجر ہے جس کا میوہ تسلیم و رضا ہے۔	1301
1	ریاست حاصل ہونے کا ذریعہ سینے کی فراخی ہے۔	1302
1	سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ انسان مصیبت میں صبر کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشائش و مدد کا منتظر رہے۔	1303
1	موجودہ مال و دولت خرچ کرنے میں بخل کرنا اپنے معبود اور روزی رساں سے بدگمانی کرنا ہے۔	1304
1	زُہد اس کا نام ہے کہ جو چیز موجود ہو جب تک وہ ختم نہ ہو کسی دوسری کو طلب نہ کرے۔	1305
1	کریم اور سخی وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔	1306
1	بخیل و پست فطرت وہ ہے جو دے کر جتائے۔	1307
1	عقل مند وہ ہے جو اپنا مال و دولت لوگوں پر خرچ کرے۔	1308
1	دُور اندیش وہ ہے جو دوسروں کو تکلیف نہ دے۔	1309
1	سچے دل سے توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	1310
1	نیک نیتی سے ثواب ملتا ہے۔	1311
1	زبان بند رکھنا بیہودہ بکواس سے بہتر ہے۔	1312
1	فضول گوئی انسان کو رسوائی کے قریب کرتی ہے۔	1313
1	زبان بند رکھنے سے دلیل کمزور ہو جاتی ہے۔	1314
1	بیہودہ گوئی سے جان جاتی رہتی ہے۔	1315
1	حاسد تقدیر خدا پر ناراض رہتا ہے۔	1316
1	جو شخص اپنے آپ کو خطرات میں ڈالتا ہے نفیس نعمتیں پاتا ہے۔	1317
1	غنی وہ ہے جو قناعت سے تونگر ہو۔	1318

1319	باعزت وہ ہے جسے اطاعتِ خدا سے عزت حاصل ہو۔	1
1320	لغو باتیں گمراہی میں ڈالتی ہیں۔	1
1321	بخیل انسان ہمیشہ عذر اور بہانے پیش کرتا رہتا ہے۔	1
1322	عقل جسے نصیب ہو اس کے لیے زینت ہے۔	1
1323	علم پر جو شخص عمل کرے اس کے لیے ہدایت ہے۔	1
1324	علم و حکمت کے بغیر غور و فکر کرنا فضول ہوا و ہوس ہے۔	1
1325	غور و فکر کے بغیر خاموش رہنا گونگا پن ہے۔	1
1326	نیک خلق عقل کا ثمرہ ہے۔	1
1327	بُری عادات جہالت کا پھل ہیں۔	1
1328	زبان انسان کی لیاقت کی ترازو ہے۔	1
1329	عقل مند وہ ہے جو غیر سے عبرت حاصل کرے۔	1
1330	جاہل وہ ہے جو ہوا و حرص میں مغرور ہے۔	1
1331	وہ شخص قابلِ رشک ہے جس کا ایمان و یقین قوی ہو۔	1
1332	خسارہ و نقصان اٹھانے والا وہ شخص ہے جس کا دین غلط ہو۔	1
1333	مومن اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا اور گناہوں سے توبہ و استغفار کرنے والا ہے۔	1
1334	منافق مکار و گناہوں پر اصرار اور دین کی باتوں میں شک کرنے والا ہے۔	1
1335	آہستگی و متانت سے کام کرنے والا کامیاب ہے یا عنقریب کامیاب ہو گا۔	1
1336	جلد باز غلطی کر چکا یا جلدی غلطی کرے گا۔	1
1337	عقل و خرد مندی مسافرت میں قربت و نزدیکی ہے (چاہے انسان سفر میں ہو مگر لوگوں سے تعلقات ہو جاتے ہیں)	1
1338	حماقت ایسی بلا ہے کہ احمق چاہے وطن میں ہو مگر کوئی پُرسانِ حال نہیں ہوتا۔	1

1339	سعادت مند وہ ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالائے۔	1
1340	غنی وہ ہے جو قناعت اختیار کرے۔	1
1341	دین کی پابندی حرام کاموں سے روکتی ہے۔	1
1342	سخاوت لوگوں کے بوجھ اور تاوان برداشت کرتی ہے۔	1
1343	مردانگی نیک عادات پر اُبھارتی ہے۔	1
1344	خیر خواہی شریفوں کے عادات سے ہے۔	1
1345	دھوکہ دہی اور دل میں کھوٹ کمینوں کے اخلاق میں سے ہے۔	1
1346	شکر گزری نیت کی ترجمان اور دل کے ارادے کی زبان ہے۔	1
1347	اخلاصِ عمل یقین کی قوت اور نیت کی درستی سے حاصل ہوتا ہے۔	1
1348	مصائب تمام مخلوق میں برابر تقسیم ہیں۔	1
1349	عالم وہ ہے جو علم پڑھنے سے کبھی رنجیدہ خاطر وملول نہ ہو۔	1
1350	حلیم وبُردبار وہ ہے جس پر علم حاصل کرنے کی تکلیفیں شاق اور دشوار نہ ہوں۔	1
1351	مومن وہ شخص ہے کہ خیر خواہی اس کی جبلت میں اور غصہ پی جانا اس کی طبعی عادت ہو۔	1
1352	زمانہ مخفی اسرار کو ظاہر کرتا ہے۔	1
1353	دنیا میں نیک عمل بجالانا آخرت کی تجارت ہے۔	1
1354	تنگ دستی میں مقروض ہونا گویا سرخ موت ہے۔	1
1355	قرض کے ساتھ محتاجی عظیم بدبختی ہے۔	1
1356	کام میں آہستگی تباہی سے بچاتی ہے۔	1
1357	غور وفکر سے بولنا لغزش (غلطی) سے محفوظ رکھتا ہے۔	1
1358	دوسروں کی مدد اور غم خواری بہترین اعمال ہیں۔	1

1359	نرمی کے ساتھ معاملہ کرنا بہت اچھی عادت ہے۔	1
1360	صاحب عزّت وہ ہے جو اطاعتِ الٰہی کے زیور سے آراستہ ہو۔	1
1361	غنی وہ ہے جو قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے۔	1
1362	دنیا سے بے توجہ ہونا بڑی راحت ہے۔	1
1363	عورتوں پر فریفتہ ہونا بے وقوفوں کی عادت ہے۔	1
1364	تقدیر الٰہی پر بھروسہ کرنا نہایت آرام دہ ہے۔	1
1365	اپنے نفس کو سنوارنا مفید کام ہے۔	1
1366	اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہونا نفع بخش تجارت ہے۔	1
1367	رحمت خداوندی کا امیدوار ہونا اعلیٰ درجہ کی کامیابی ہے۔	1
1368	اصیل آزاد انسان چاہے تکلیف میں مبتلا ہو مگر وہ اپنی اصالت اور شرافت پر قائم رہتا ہے۔	1
1369	غلام چاہے بادشاہ ہو جائے مگر پھر بھی وہ غلام ہی رہتا ہے۔	1
1370	شرافت وبزرگی اس کا نام ہے کہ انسان اپنا مال خرچ کر کے عزّت بچائے۔	1
1371	کمینگی یہ ہے کہ گو جان چلی جائے مگر پیسہ خرچ نہ ہو۔	1
1372	عقل علیین (جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے) پر بڑھانے والی ہے۔	1
1373	خواہشات وہوا پرستی اسفل السافلین میں گرانے والی ہے۔	1
1374	حق ثابت کرنے کے لیے ایک دوسرے کی مدد کرنا امانت ودیانت ہے۔	1
1375	بُرائی میں ساتھ دینا گھٹیا پن اور خدا کے ساتھ بددیانتی ہے۔	1
1376	نیکی نہایت بڑھنے والی کھیتی اور افضل ترین عادت ہے۔	1
1377	تقویٰ وپرہیز گاری نہایت مضبوط قلعہ اور بچاؤ کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔	1
1378	بادشاہوں کی دادودہش سے بے پرواہ رہنا بہت بڑی بادشاہی ہے۔	1

1	بادشاہ کے مقابلے میں جرأت نہایت جلدی ہلاک کرتی ہے۔	1379
1	قادر ہونے سے پہلے جلدی کرنا ضعف اور تکلیف کا باعث ہے۔	1380
1	تکلیف میں صبر کرنا فرصت حاصل کرنے کا موجب ہے۔	1381
1	صلح سلامتی کا ذریعہ اور استقامت کا سبب ہے۔	1382
1	بُردباری علم حاصل کرنے کا ذریعہ اور صلح پسندی کا وسیلہ ہے۔	1383
1	غضب ایک سخت دشمن ہے تم اسے اپنے نفس پر غلبہ نہ پانے دو۔	1384
1	پستی و کمینگی ایک بڑی چیز ہے تم اسے اپنا اوڑھنا بچھونا نہ بناؤ۔	1385
1	جہالت پاؤں پھیلاتی اور ندامت پیدا کرتی ہے۔	1386
1	حیا کمال کرم اور نہایت اچھی صفت ہے۔	1387
1	دین عقل کے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا۔	1388
1	بُرے لوگوں سے نیکی کرنا بلند ترین فضیلت ہے۔	1389
1	لوگوں سے دوستی و محبت رکھنا کمال عقلمندی ہے۔	1390
1	جہاد دین کا ستون اور سعادت مندوں کا طریقہ ہے۔	1391
1	مجاہدین کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔	1392
1	پرہیز گاروں کے دل دنیا میں ہمیشہ غمگین ہیں اور لوگ ان کی تکلیف اور شر سے محفوظ رہتے ہیں۔	1393
1	مصائب میں صبر اور آسائش میں شکر ایمان ہے۔	1394
1	شکر خوشحالی کی زینت اور نعمتوں کے لیے قلعہ ہے۔	1395
1	زیاں کار وہ ہے جو کمینے گناہوں کے عوض جنت عالی کو بیچ دیتا دے۔	1396
1	لوگوں کی تکلیف برداشت کرنا شرافت اور بزرگی کی علامت ہے۔	1397
1	پندونصائح نفوسِ انسانی کے لیے صیقل اور دلوں کے لیے پاکیزگی ہیں۔	1398

1399	توبہ دلوں کو پاک صاف کرتی اور گناہوں کو دھوڈالتی ہے۔	1
1400	غصہ عقلوں کو بگاڑتا اور راہِ راست سے دُور کر دیتا ہے۔	1
1401	خود پسندی بہت بڑی غلطی اور عقلوں کے لیے آفت ہے۔	1
1402	آرزومندی عمل کو برباد اور زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔	1
1403	سوچ سمجھ کر بات کرنا غلطی اور لغزش سے محفوظ رکھتا ہے۔	1
1404	دینی بھائیوں کی دوستی نہایت دیرپا ہوتی ہے۔	1
1405	سچے دوست مدد کا سامان ہیں۔	1
1406	وہ بھائی جس سے تجھے فائدہ حاصل ہو اس بھائی سے بہتر ہے جو فقط تیرے پاس آئے۔	1
1407	ہمیشہ سیر شکم ہو کر کھانا مختلف بیماریاں پیدا کرتا ہے۔	1
1408	دنیا کے سازوسامان ایک دن ختم ہونے والے ہیں اور اس کی مستعار چیزیں واپس ہونے والی ہیں۔	1
1409	آرام طلبی اختیار کرنا اسبابِ منفعت کو قطع کر دیتا ہے۔	1
1410	کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا اسے مغرور و متکبر بنا دیتا ہے۔	1
1411	حریص ہمیشہ ایسی ذلت میں قید رہتا ہے کہ کبھی اس سے رہائی نہیں پاتا۔	1
1412	جو شخص سیر شکم ہو کر سوئے وہ جھوٹے اور پریشان کن خواب دیکھتا ہے۔	1
1413	ظالم جابر کو اس کے گناہ ہلاک کر دیتے ہیں۔	1
1414	مومن اپنی آخرت کی فکر میں ڈوبا رہتا ہے اور لوگ اس سے دوستی کرتے ہیں۔	1
1415	محتاجی ایسی بلا ہے کہ انسان اس کے سبب سے اپنی دلیل بیان کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔	1
1416	فضول امیدیں باندھنا چشمِ بصیرت کو اندھا کر دیتا ہے۔	1
1417	زبانیں دلوں میں پوشیدہ باتوں کی ترجمان ہیں۔	1
1418	یادِ خداوندی سے چشم بصیرت میں روشنی اور دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔	1

1419	حسد ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔	1
1420	چغل خوری ایسا گناہ ہے جو کبھی نہیں بھولتا۔	1
1421	مومن نرم طبع اور سہل عادت ہوتا ہے۔	1
1422	کافر شریر الطبع اور بد خُلق ہوتا ہے۔	1
1423	مومن کسی پر ظلم اور گناہ نہیں کرتا۔	1
1424	دنیا ایک خواب ہے اس پر مغرور ہونا سراسر شرمندگی ہے۔	1
1425	دین کی مصیبت بہت بڑی مصیبت ہے۔	1
1426	نیک گمانی عقلمندوں کی خصلت ہے۔	1
1427	کریم وہ ہے جو سوال سے پہلے عطا کرے۔	1
1428	عقلمند وہ ہے جس کے اقوال اس کے افعال کی تصدیق کریں۔	1
1429	لوگوں کے مال و دولت کا لالچ نہ کرنا پاکدامنی اور بلند ہمتی ہے۔	1
1430	نیک کرداری انسان کی بلند ہمتی کی دلیل ہے۔	1
1431	عقلمند وہ ہے جو ایسی جگہ رہے جہاں لوگ اس کی قدر کریں۔	1
1432	ہوشیار اور دُور اندیش وہ ہے جو فضول تکلفات کو بالائے طاق رکھے۔	1
1433	حیا بُرے کاموں سے روکتی ہے۔	1
1434	جاہل و نادان اپنے خیر خواہ سے دغا کرتا ہے۔	1
1435	نیک کام میں غور و فکر اس کام کے کرنے کا سبب ہے۔	1
1436	بُرے کام کو اچھا نہ سمجھنا اس سے پرہیز کرنے کا باعث ہے۔	1
1437	بار بار جتلانا اور منّت رکھنا نیکی کو برباد کر دیتا ہے۔	1
1438	گناہ پر نادم ہونا اسے دوبارہ کرنے سے روکتا ہے۔	1

1439	علم پر اگر عمل نہ ہو تو وہ انسان کے حق میں حجت ہے۔	1
1440	عمل میں اگر خلوص نہ ہو تو وہ بیکار ہے۔	1
1441	خداتعالیٰ کی اطاعت نجات کا مضبوط ترین ذریعہ ہے۔	1
1442	ذکرِ خداتعالیٰ دلوں کی ہدایت اور نفوس کے لیے رہنما ہے۔	1
1443	ذکرِ خدا سے غفلت نفوس کی گمراہی اور نحوست کا نشان ہے۔	1
1444	قناعت کرنے والا غنی ہے چاہے وہ بھوکا ننگا ہی کیوں نہ ہو۔	1
1445	ظن میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے اور یقین ہمیشہ صحیح ہوتا ہے کبھی غلط نہیں ہوتا۔	1
1446	نصیب ایسی چیز ہے جو اسے تلاش نہ کرے اس کو بھی مل جاتا ہے۔	1
1447	رزق ایسی چیز ہے جو اسے تلاش نہ کرے اس کو بھی مل جاتا ہے۔	1
1448	بخل اپنے ساتھی کو ذلت اور دُور رہنے والے کو عزت بخشتا ہے۔	1
1449	مومن وہ ہے جو ان لوگوں کے ساتھ بھی انصاف کرے جو اس کے ساتھ انصاف نہ کریں۔	1
1450	دنیا زہر ہے جسے وہ شخص کھاتا ہے جو اسے نہیں پہچانتا۔	1
1451	رزق حرص و طلب سے نہیں ملتا۔	1
1452	گوشہ نشینی عقلمندوں کی بہترین خصلت ہے۔	1
1453	لوگوں کے پاس عاجزی کرنے سے ناامیدی بہتر ہے۔	1
1454	کرم اعلیٰ درجہ کا رحم ہے۔	1
1455	خاموشی علم کی زینت اور بُردباری کی علامت ہے۔	1
1456	ایثار کرم کا اعلیٰ درجہ اور اچھی عادت ہے۔	1
1457	حلم و بُردباری وہ چیز ہے جس سے مومن کے تمام امور وابستہ ہیں۔	1
1458	جنت ایسے لوگوں کی جزا ہے جو مومن اور نیکوکار ہیں۔	1

1459	تنگدستی کے سبب انسان وطن میں بھی ذلیل ہے۔	1
1460	تونگری کے سبب انسان کے لیے مسافرت میں بھی وطن ہے۔	1
1461	عورت ایسا بچھو ہے جس کا ڈنک شیریں ہے۔	1
1462	محتاجی وناداری وطن میں بھی غربت ہے۔	1
1463	لوگوں کے دل تالوں کی مانند ہیں جن کی کلید سوال ہے۔	1
1464	مال عاقبت کو برباد کرتا اور فضول امیدیں بڑھاتا ہے۔	1
1465	دوبارہ عذر کرنا اپنا گناہ یاد دلانا ہے۔	1
1466	بار بار ملامت کرنا مار پیٹ سے زیادہ سخت ہے۔	1
1467	وفاداری کمالِ دین اور قوتِ امانت کی علامت ہے۔	1
1468	خیانت بددیانتی وبے دینی اور بے باکی کی نشانی ہے۔	1
1469	مومن لوگوں سے پیار اور مہربانی کرنے والا ہے۔	1
1470	متقی قناعت کرنے والا، صاف ستھرا، بُری باتوں سے پرہیز کرنے والا اور پاکدامن ہے۔	1
1471	عصمت پاک نفوس کی عادت ہے۔	1
1472	پرہیز گاری وپارسائی حرام کاموں کے ارتکاب سے روکتی ہے۔	1
1473	انصاف لوگوں کے بوجھ اپنی گردن پر اٹھانے سے نجات دیتا ہے۔	1
1474	موت آخرت کا پہلا انصاف ہے۔	1
1475	نفاق ذلت کا پایہ ہے۔	1
1476	لالچی انسان ہمیشہ ذلت ورسوائی کی قید میں گرفتار ہے۔	1
1477	تنگدست اپنے شہر میں بھی مسافر ہے۔	1
1478	بخیل انسان اپنے عزیزوں کے درمیان بھی ذلیل ہے۔	1

1479	صبر کی توفیق مصیبت کے مطابق عطا ہوتی ہے۔	1
1480	حق اہلِ باطل کے حق میں ایک قاطع تلوار ہے۔	1
1481	حق اپنے عامل کے لیے باعث نجات ہے۔	1
1482	پارسائی طمع و لالچ کی ذلت سے بہتر ہے۔	1
1483	بھوکا رہنا اپنی عاجزی ظاہر کرنے سے بہت اچھا ہے۔	1
1484	مال فتنوں کا سبب، حوادث کا ذریعہ ہے۔	1
1485	مال رنج والم کا باعث اور تکلیف و مصیبت کی سواری ہے۔	1
1486	کرم اس کا نام ہے کہ انسان اپنی زبان کا مالک ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے۔	1
1487	سچائی زبان کی امانت اور ایمان کا زیور ہے۔	1
1488	مال جب تک تیرے ہاتھ سے علیٰحدہ نہ ہو اس سے کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا۔	1
1489	فضول امیدیں تجھے دھوکے میں ڈال رہی ہیں جب حقیقت معلوم ہو گی تو اس وقت تجھ سے علیٰحدہ ہو جائیں گی۔	1
1490	مومن نرم طبع، ملائم مزاج، خوش خلق اور امین ہے۔	1
1491	کافر مکار، دغاباز، جفاکار اور خائن ہے۔	1
1492	بڑھاپا موت کے وعدوں کا بھائی ہے۔	1
1493	موت فنا ہونے والے گھر سے ہمیشہ باقی رہنے والے گھر کی طرف سفر کا نام ہے۔	1
1494	اپنی خواہشات کی پیروی لاعلاج مرض ہے۔	1
1495	مصائب پر صبر کرنا اللہ تعالیٰ کی نہایت عظیم بخشش ہے۔	1
1496	انجام میں دُور اندیشی ہلاکت سے بچاتی ہے۔	1
1497	نیند دُکھ درد سے آسائش و آرام اور موت کی بہن ہے۔	1
1498	علم ایسا جمال ہے جو پوشیدہ نہیں رہتا اور ایسا نسب اور رشتہ دار ہے جو ظلم نہیں کرتا۔	1

1499	جہالت ونادانی زندگی میں موت اور ہمیشہ کی بدبختی ہے۔	1
1500	سچی بات کہنا بے زبانی اور خاموشی سے بہتر ہے۔	1
1501	مکّار انسان آدمی کی صورت میں شیطان ہے۔	1
1502	اپنے نفس پر بھروسہ کرنا شیطان کو گمراہ کرنے کے لیے اچھا موقع دینا ہے۔	1
1503	یادِ خدا کرنے والے اس کے خاص اور مقبول بندے ہیں۔	1
1504	اہل قرآن خاصانِ خدا اور برگزیدہ افراد ہیں۔	1
1505	غم وبے تابی سے گئی ہوئی چیز واپس نہیں آتی۔	1
1506	مصیبت پر صبر کرنا دشمن کی خوشی کو کم کرتا ہے۔	1
1507	مومن غلطی اور عملِ صالح زیادہ کرتا ہے۔	1
1508	حسد کمینوں کا شیوہ اور دولت ونعمت کا دشمن ہے۔	1
1509	دنیا بُرائیوں کی کان اور دھوکا وفریب دہی کا مرکز ہے۔	1
1510	حاسد لوگوں کی بُرائی پر خوش اور ان کی خوشی سے غمگین ہوتا ہے۔	1
1511	مروّت وجواں مردی ہر قسم کے کمینہ پن سے روکتی ہے۔	1
1512	کرم بلند ہمتی کا نتیجہ ہے۔	1
1513	محسود کی زوال نعمت کے سوا حاسد کے مرض کا کوئی علاج نہیں۔	1
1514	دوست کو تباہ وبرباد کرنا بد نصیبی اور بد قسمتی کو دعوت دینا ہے۔	1
1515	اپنے نفس کی خرابی معلوم کرنا مفید ترین تحقیق ہے۔	1
1516	جب تک شب وروز بر قرار ہیں علماء پائیدار وباقی رہنے والے ہیں۔	1
1517	کام سے پہلے سوچنا لغزش سے بچاتا ہے۔	1
1518	اپنے نفس کے عیوب کی اصلاح کرنا عار سے بچاتا ہے۔	1

1519	اپنی آخرت کی اصلاح میں مشغول ہونا عذاب دوزخ سے نجات دلاتا ہے۔	1
1520	آزادی کینہ وفریب سے پاک ہے۔	1
1521	مروت ومردانگی فحش، بے حیائی اور بے وفائی سے بیزار ہے۔	1
1522	دُور اندیش وہ ہے جو آخرت کی خاطر دنیا کو ترک کر دے۔	1
1523	فائدہ اٹھانے والا وہ ہے جو فانی زندگی کو بیچ کر آئندہ پائیدار زندگی حاصل کرے۔	1
1524	دُور اندیشی یہ ہے کہ جو امور تمہارے ذمہ ہیں انکی حفاظت کرو اور بجالاؤ اور جن باتوں سے تمہیں سروکار نہیں انکا خیال چھوڑ دو	1
1525	یہ انتہائی عاجزی اور نادانی ہے کہ جس چیز کا خدا تعالیٰ ضامن ہے اس کی تلاش میں سرگرداں پھرے اور جو عبادت تم پر فرض ہے اس کی بجا آوری سے قاصر رہے اور جو موجود ہے اس پر قناعت نہ کرے۔	1
1526	عادل امام موسلادھار بارش سے بہتر ہے۔	1
1527	سخاوت یہ ہے کہ انسان سوالیوں سے محبت رکھے اور مال خرچ کرے۔	1
1528	عقلمند دل اور بولنے والی زبان بلاغت کی علامت ہے۔	1
1529	سرکشی لوگوں کو پچھاڑتی اور موتیں نزدیک کرتی ہے۔	1
1530	گناہ پر اصرار کرنا بہت بڑا گناہ اور جلدی عذاب آنے کا باعث ہے۔	1
1531	استغفار کا بہت بڑا اجر اور فوری ثواب ملتا ہے۔	1
1532	اپنے ماتحت افراد سے نرمی سے برتاؤ کرنا شرافت کی نشانی ہے۔	1
1533	شریفوں کے ساتھ نیکی کرنا بہت اچھا ذخیرہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔	1
1534	کینہ بہت بُری بیماری اور متعدی مرض ہے۔	1
1535	کینہ انتہائی کمینی عادت اور مہلک بیماری ہے۔	1
1536	مومن کی سیرت میانہ روی۔ اس کا طریقہ راست روی واستقامت ہے۔	1
1537	مومن بے ہودہ باتوں سے نفرت اور نیک کاموں میں کوشش انس رکھتا ہے۔	1

1538	کشادہ روی ایسی نیکی ہے جو بغیر کسی مشقت اور تکلیف کے حاصل ہوتی ہے۔	1
1539	سردار وہ ہے جو لوگوں کے بوجھ سر پر اٹھائے اور ضرورت کی چیزیں انہیں دے۔	1
1540	تواضع و فروتنی شرافت کا جال ہے۔	1
1541	دُور اندیشی وہ ہے جو اسراف و فضول خرچی سے نفرت رکھے اور اس سے اپنے آپ کو دُور رکھے۔	1
1542	جھوٹ اور خیانت شریفانہ عادات نہیں۔	1
1543	فحش اور بے حیائی اسلام میں نہیں۔	1
1544	دوستوں سے مشورہ ان کی درست رائے تیرے لیے پیش کرتا ہے۔	1
1545	خود رائی تیرے پاؤں کو پھسلاتی اور مصیبت کے گڑھوں میں ڈالتی ہے۔	1
1546	پارسائی بلند ترین نیکی اور افضل ترین بزرگی ہے۔	1
1547	قوت لایموت پر کفایت کرنے اور راضی رہنے سے پاکدامنی حاصل ہوتی ہے۔	1
1548	ناشکری کے ساتھ احسان کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔	1
1549	آزمائش سے پہلے اطمینان دُور اندیشی کے خلاف ہے۔	1
1550	صدقہ دینا انسان کو مصائب سے نجات دیتا ہے۔	1
1551	جو شخص دیدہ و دانستہ گناہ کرے وہ معافی کا مستحق نہیں۔	1
1552	بدکار کے ساتھ نیکی کرنا دشمنوں کی اصلاح ہے۔	1
1553	پوشیدہ طور پر صدقہ دینا بہت بڑی نیکی ہے۔	1
1554	تونگری میں غرور تنگدستی میں ذلت کا پتہ دیتا ہے۔	1
1555	حاسد ہمیشہ حسرت میں رہتا ہے اور اس کی بُرائیاں وزنی ہوتی ہیں۔	1
1556	نیکوکار اپنے مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے۔	1
1557	بُرائیوں سے پرہیز نیکیاں کرنے سے بہتر ہے۔	1

1558	عقل مند وہ ہے جو کسی ایسی چیز کی خواہش نہ رکھے جن کی جاہل خواہش کرتے ہیں۔	1
1559	دانا کا دوست حق ہے اور اس کا دشمن باطل ہے۔	1
1560	عقل مند سائلوں کو شفا دیتا ہے اور اپنی اچھی عادتوں سے لوگوں کو فیض پہنچاتا ہے۔	1
1561	علم مالداروں کی زینت اور تنگدستوں کے لیے ثروت و تونگری کا ذریعہ ہے۔	1
1562	بھائی بند نعمت اور خوشحالی کے وقت زینت اور مصیبت کے وقت مدد گار ہیں۔	1
1563	کریم جب وعدہ کرے تو پورا کرتا ہے اور جب کسی کو دھمکی دے تو اس سے درگزر کرتا ہے۔	1
1564	کنجوس (کمینے) کو جب قدرت ہو تو فحش بکتا ہے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرتا ہے۔	1
1565	کریم جب مالدار ہو تو لوگوں کی حاجت برآری کرتا اور جب تنگدست ہو تو اپنے اخراجات میں کمی کرتا ہے۔	1
1566	دُنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو دنیا کے طالب ہیں مگر انکو ملتی نہیں دوسرے وہ جن کو ملی ہے لیکن وہ بس نہیں کرتے۔	1
1567	لوگ دو طرح کے ہیں ایک سخی ہیں مگر انکے ہاتھ میں پیسہ نہیں، دوسرے مالدار ہیں مگر وہ کسی کی حاجت روائی نہیں کرتے۔	1
1568	کمینہ و بخیل اگر کسی کو کچھ دے بیٹھے تو اس کا دشمن ہو جاتا ہے اور اگر دوسرا اُسے کچھ دے تو اس کا انکار اور کفران کرتا ہے۔	1
1569	جاہل و نادان کو اگر کوئی کچھ دے تو وہ ناشکری کرتا ہے اور الٹا لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔	1
1570	علم پر عمل کرنے والا گویا واضح راستہ (شاہراہ) پر چلنے والا ہے۔	1
1571	وہ تنگدستی جسے لوگ معیوب سمجھیں اس مالداری سے بہتر ہے جس میں انسان گناہوں اور خرابیوں میں مبتلا ہو کر ذلیل و خوار ہوا۔	1
1572	شکر گزاری اہلِ نعمت ضروری ہے۔	1
1573	دوستی اگر اللہ کے لیے ہو تو وہ قریبی رشتہ سے زیادہ مضبوط ہے۔	1
1574	نیکی ایک خزانہ ہے لہٰذا دیکھ لیا کرو کہ تم اسے کس شخص کے پاس امانت رکھتے ہو۔	1
1575	احسان کرنا ذخیرہ ہے اس لیے اسے اچھے شخص پر کرو۔	1
1576	وہ شخص بہت بدنصیب ہے جس کو کمینوں (بخیلوں) سے سابقہ پڑے۔	1

1	جھگڑے میں بہت سی فضول باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔	1577
1	تجربات کبھی ختم نہیں ہوتے اور عقل مند وہ ہے جو ان میں ترقی کرتا رہے۔	1578
1	علم کو چھپانے والا گویا اس کی صحت و حقیقت کا معتقد نہیں۔	1579
1	عملِ خیر کو ترک کرنے والا اس کے ثواب پر یقین نہیں رکھتا۔	1580
1	فقر و غنا بارگاہِ خداوندی میں پیش ہونے کے بعد حاصل ہوں گی۔	1581
1	اللہ تعالیٰ سے حیا بہت سے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔	1582
1	اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونا بڑی بڑی مصیبتوں کو آسان کر دیتا ہے۔	1583
1	حرص انسان کی قدر و قیمت کو گھٹاتی ہے اور اس کی روزی کو نہیں بڑھاتی ہے۔	1584
1	جھگڑا آدمی کی نادانی کو ظاہر کرتا اور اس کے حق کو نہیں بڑھاتا۔	1585
1	سچائی زبان کے اس راستہ پر چلنے کا نام ہے جو خداوندِ عالم نے اس کے لیے مقرر کیا ہے۔	1586
1	جھوٹ خدا کے تجویز کیے ہوئے اصول پر نہ چلنا ہے۔	1587
1	ہمارے بارے میں غلو کرنے والا ہمارے پاس لوٹے گا اور ہمارے پیروکار ہم سے آ کر ملیں گے۔	1588
1	شریف انسان پر حوادثِ زمانہ کوئی اثر نہیں کرتے۔	1589
1	شریف انسان پر لوگوں کے بوجھ گراں نہیں ہوتے۔	1590
1	کمینہ نفس کمینہ پن کی باتوں سے خالی نہیں ہوتا۔	1591
1	تقویٰ ایسی چیز ہے کہ جو اس کی پناہ لے اس کے لیے نہایت مضبوط و مستحکم قلعے کا کام دیتا ہے۔	1592
1	توکل ایسی نعمت ہے کہ جو شخص اس پر اعتماد کرے اس کے لیے کافی ہے۔	1593
1	اخلاص بڑی چیز ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس پر خاتمہ ہو۔	1594
1	حرص ایسی مصیبت ہے کہ جو شخص بھی اسے اپنا شعار بنائے وہ اس کے لیے سراسر ذلّت و رسوائی ہے۔	1595
1	مصیبت میں گھبرانا انتہائی مصیبت ہے۔	1596

1597	مصیبت میں بے قراری کامل ترین مصیبت ہے۔	1
1598	تکبرّ گناہوں میں واقع ہونے کا سبب ہے۔	1
1599	کریم وہ ہے جو حرام کاموں سے پرہیز کرے اور عیوب سے پاک رہے۔	1
1600	جلدی سے معاف کرنا شرفاء کی عادت ہے۔	1
1601	انتقام میں جلدی کرنا کمینوں کی خصلت ہے۔	1
1602	کریم وہ ہے جو موجود ہے اسے عطا کر دے۔	1
1603	سعادت مند وہ ہے جو گم شدہ چیز کو حقیر سمجھے۔	1
1604	خدا تعالیٰ سے عہد توڑنے والوں سے وفاداری خداوند عالم سے غداری ہے۔	1
1605	اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی کرنے والوں سے بے وفائی اس کے نزدیک وفاداری ہے۔	1
1606	نیکیاں کمانا (کرنا) بہت اچھی عادت ہے۔	1
1607	انجام کی فکر کرنا سخت مصائب سے بچاتا ہے۔	1
1608	حرص محتاجی کی جڑ اور بُرائی کی بنیاد ہے۔	1
1609	کینہ پرور کی زبان میٹھی اور دل کڑوا ہوتا ہے۔	1
1610	منافق کی زبان خوش کرنے والی اور دل تکلیف دینے والا ہوتا ہے۔	1
1611	ریاکار کا ظاہر خوبصورت اور باطن بیمار ہوتا ہے۔	1
1612	منافق کی بات خوبصورت اور اس کا عمل پوشیدہ بیماری ہے۔	1
1613	سچائی ایمان کا مضبوط و مستحکم ستون ہے۔	1
1614	صبر یقین کی ضروری چیزوں میں پہلے نمبر پر ہے۔	1
1615	علم حق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔	1
1616	دیانت داری سچائی کی طرف لے جاتی ہے۔	1

1617	علم عقل کا چراغ اور فضیلت کا سر چشمہ ہے۔	1
1618	علم جہالت کا قاتل اور بزرگی کا ذریعہ ہے۔	1
1619	علم عمل کے بغیر وبال ہے۔	1
1620	علم بغیر عمل گمراہی ہے۔	1
1621	علم ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔	1
1622	عقل وہ بزرگ شرافت ہے جو کبھی پرانی نہیں ہوتی۔	1
1623	عقلمند وہ ہے جو اپنی زبان بند رکھے۔	1
1624	دُور اندیش وہ ہے جو جو زمانہ کی روش پر چلے۔	1
1625	مکر و فریب دونوں ایمان کے دشمن ہیں۔	1
1626	سہل انگاری اور منّت گزاری احسان کو برباد کر دیتی ہے۔	1
1627	مصیبت میں صبر کرنا ثواب دگنا کر دیتا ہے۔	1
1628	جھوٹ جھوٹے کو ہلاک کرتا ہے جو اس سے علیحدہ رہے اسے نجات دیتا ہے۔	1
1629	تنگدستی اخلاق کو داغدار کرتی اور دوستوں کو وحشت میں ڈالتی ہے۔	1
1630	سخاوت محبت کو بڑھاتی ہے اور اخلاق کو سجاتی ہے۔	1
1631	وفاداری عقل کا زیور اور بزرگی کا ذریعہ ہے۔	1
1632	بُردباری عقل کی دلیل اور فضیلت کا سرنامہ ہے۔	1
1633	عشق و عرفانِ حق باعثِ اطمینان اور اس سے خالی ہونا ایک قسم کی پیاس ہے۔	1
1634	بد خلق آدمی اکثر طیش میں آجاتا ہے اور اس کی زندگی نہایت بے لطف و بدمزہ رہتی ہے۔	1
1635	ٹال مٹول ایک طرح کا نہ دینا ہے۔	1
1636	ناامیدی ایک طرح کی کامیابی ہے۔	1

1637	غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والے کی طرح ہے۔	1
1638	مصیبت میں بے صبری دو عظیم مصیبتیں ہیں۔	1
1639	حُسنِ ظن ایک طرح کا ثواب ہے۔	1
1640	نیک خواب ایک قسم کی بشارت ہیں۔	1
1641	لوگوں کے مال سے رُکنا ایک طرح کی سخاوت ہے۔	1
1642	ذکرِ جمیل ایک طرح کی زندگی ہے۔	1
1643	کشادہ روئی ایک قسم کی عطا ہے۔	1
1644	نیک عورت ایک کمائی ہے۔	1
1645	خط ایک بات چیت کرنے والا ہے۔	1
1646	غریبی یا مسافری دو پریشانیوں کی جڑ ہے جن میں سے ایک پریشانی اور دوسری موت ہے۔	1
1647	دودھ ایک قسم کا گوشت ہے۔	1
1648	سرین گویا ایک چہرہ ہے۔	1
1649	سائل کے حق میں دُعا کرنا ایک طرح کا صدقہ ہے۔	1
1650	ادب ایک قسم کا حسب ہے۔	1
1651	دینداری عمدہ ترین نسب ہے۔	1
1652	مصیبت پہلے ایک ہوتی ہے مگر بے قراری و بے تابی سے دو ہو جاتی ہیں۔	1
1653	نیک نیتی ایک قسم کا عمل صالح ہے۔	1
1654	علم ایک طرح کی زندگی ہے۔	1
1655	دوستی ایک گونہ قربت داری ہے۔	1
1656	سفر ایک قسم کا عذاب ہے۔	1

1657	حرص ایک طرح کی بدبختی ہے۔	1
1658	بخل ایک قسم کی محتاجی ہے۔	1
1659	زندان ایک گونہ قبر ہے۔	1
1660	خوبصورت مکان ایک طرح کی جنت ہے۔	1
1661	غم واندوہ ایک قسم کا بڑھاپا ہے۔	1
1662	حسد ایک طرح کا عذاب ہے۔	1
1663	بیماری ایک قسم کا قید خانہ ہے۔	1
1664	معاف کرنا ایک طرح کی فضیلت ہے۔	1
1665	صبر کرنا ایک گونہ کامیابی ہے۔	1
1666	مومن بیدار رہتا ہے گویا وہ ایک قسم کی نیکی کا منتظر ہے۔	1
1667	فرماں بردار اور موافق بیوی ایک طرح کی راحت ہے۔	1
1668	ظالم سرکش دنیا یا آخرت کے عذاب کا منتظر ہے۔	1
1669	عادل حاکم دنیا یا آخرت کی کامیابی کا امیدوار ہے۔	1
1670	دانش ودین عقل کا نتیجہ ہیں۔	1
1671	حرص، لالچ اور بخیلی جہالت کا نتیجہ ہیں۔	1
1672	شرافت اچھی عادتوں اور بُرائیوں سے بچنے کا نام ہے۔	1
1673	آرزوئیں موت کو قریب اور تمناؤں کو دُور کرتی ہیں۔	1
1674	عقل مند وہ ہے جو اپنے گناہوں کو استغفار کے ذریعہ چھپائے رکھے۔	1
1675	کریم وجوانمرد وہ ہے جو بُرائی کا بدلہ نیکی سے دے۔	1
1676	نیکوکار وہ ہے جو عام لوگوں سے نیکی کرے۔	1

1677	دلاوری، شجاعت موجودہ نصرت وامداد اور ظاہر بظاہر فضیلت ہے۔	1
1678	علم ایک شریف وراثت اور نعمت عمومی ہے۔	1
1679	عدل وانصاف اختلاف کو ختم کرتا اور محبت پیدا کرتا ہے۔	1
1680	پرہیز گاری پاکیزگی وپاکدامنی جمع ہونے سے ہے۔	1
1681	توفیقِ الٰہی نہایت بہترین حصہ ہے۔	1
1682	تواضع عمدہ ترین شرافت ہے۔	1
1683	سخاوت ایک قسم کی سعادت مندی ہے۔	1
1684	لالچ ایک طرح کی ذلت ورسوائی ہے۔	1
1685	وعدہ ایک قسم کی غلامی ہے۔	1
1686	وعدہ وفائی ایک طرح کی آزادی ہے۔	1
1687	بُردباری ایک قسم کی فضیلت ہے۔	1
1688	دوستی ومحبت ایک طرح کی رشتہ داری ہے۔	1
1689	حسد ایک پست ترین صفت ہے۔	1
1690	زُہد اعلیٰ درجہ کا آرام ہے۔	1
1691	تندرستی ایک بہترین ساتھی ہے۔	1
1692	علم ایک بہترین ساتھی ہے۔	1
1693	نیک عمل ایک بہترین زادِراہ ہے۔	1
1694	عدل بہت اچھی سیاست ہے۔	1
1695	ظلم ایک ہلاک کرنے والی چیز ہے۔	1
1696	اچھی عادت ایک نعمت ہے۔	1

1697	خوبصورت چہرہ پہلی سعادت ہے۔	1
1698	تندرستی ایک عمدہ لذت ہے۔	1
1699	شہوت ایک گمراہ کرنے والی چیز ہے۔	1
1700	شجاعت ایک عزت وارجمندی ہے۔	1
1701	لڑائی سے بھاگنا ایک بدنامی ہے۔	1
1702	نیک اولاد ایک اچھا ذکر ہے۔	1
1703	قرآن مقدس بہترین ہدایت ہے۔	1
1704	ایمان انتہائی افضل امانت ہے۔	1
1705	بد خلقی ایک قسم کا عذاب ہے۔	1
1706	اولاد (بد) ایک طرح کا دشمن ہے۔	1
1707	دوست ایک اچھا ذخیرہ ہے۔	1
1708	عمدہ سواری ایک قسم کی راحت ہے۔	1
1709	علم ایک بہترین خوبصورتی ہے۔	1
1710	ذکرِ خیر بہت عمدہ غنیمت ہے۔	1
1711	صدقہ بہت اچھا منافع ہے۔	1
1712	علم خدا افضل ترین علم ہے۔	1
1713	اپنے آپ کو پہچاننا نفع بخش کمالِ معرفت ہے۔	1
1714	دشمن پر احسان کرنا ایک بڑی کامیابی ہے۔	1
1715	قناعت ایک اچھی تونگری ہے۔	1
1716	شہوت پرستی ایک بدترین دشمن ہے۔	1

1717	صدقہ انتہائی عمدہ ذخیرہ ہے۔	1
1718	عورتیں عظیم آزمائش ہیں۔	1
1719	نیکی ایک بہترین خزانہ ہے۔	1
1720	نماز خدا تعالیٰ سے ایک بہترین قربت ہے۔	1
1721	روزہ رکھنا ایک قسم کی صحت ہے۔	1
1722	بیدار ہونا ایک طرح کی زندگی ہے۔	1
1723	قناعت ایک عمدہ ترین پاکدامنی ہے۔	1
1724	شکر بہت اچھا بدلہ ہے۔	1
1725	قرض ایک غلامی ہے۔	1
1726	بُرا بھلا کہنا ایک طرح کا عذاب ہے۔	1
1727	پشیمانی ایک قسم کی توبہ ہے۔	1
1728	عہد شکنی ایک طرح کی خیانت ہے۔	1
1729	دوست بہت اچھا مددگار ہے۔	1
1730	کشادہ روئی ایک قسم کی مہمانی اور عبادت ہے۔	1
1731	عدل ایمان کی بنیاد اور نیکیوں کا سبب ہے۔	1
1732	ایثار عمدہ ترین نیکی اور بلند ترین ایمان ہے۔	1
1733	بخل سے دنیا میں ذلّت اور آخرت میں عذاب دوزخ ملتا ہے۔	1
1734	ظلم دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں تباہی ہے۔	1
1735	جھوٹ دنیا میں باعث ننگ ورسوائی اور آخرت میں عذاب کا سبب ہے۔	1
1736	غصّہ غصّہ والے کو ہلاک اور اس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔	1

1737	جھگڑا جھگڑالو انسان کو منہ کے بل گراتا اور اسے نقصان پہنچاتا ہے۔	1
1738	عالم وہ ہے جس کے افعال اس کے اقوال کی درستی کے گواہ ہوں۔	1
1739	پرہیز گارو پارساوہ ہے جس کا نفس پاک اور عادتیں اچھی ہوں۔	1
1740	زہد پرہیز گاروں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کی عادت ہے۔	1
1741	تقویٰ یقین کی علامت اور دین کا پھل ہے۔	1
1742	حکمت و دانائی عقلمندوں کا باغ اور بزرگوں کی تفریح گاہ ہے۔	1
1743	جاہل ہمیشہ افراط و تفریط میں رہتا ہے۔	1
1744	عقل ایک جبلی عادت ہے جو علم اور تجربات سے بڑھتی ہے۔	1
1745	تکرار کا نتیجہ لڑائی اور لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف سے متنفر کرنا ہے۔	1
1746	علماء اس لیے غریب ہیں کہ جاہل و نادان لوگ زیادہ ہیں جو ان کی قدر نہیں کرتے۔	1
1747	نجات پانے والے وہ افراد ہیں جو غلبہ حرص و ہوا اور گمراہی چھوڑ دیں۔	1
1748	دنیا کا سرچشمہ پینے والے کے لیے صاف اور رکھنے والے سے وفادار نہیں۔	1
1749	مصائب پر صبر کرنا حصولِ مطلب کی عزت حاصل کرنا ہے۔	1
1750	جو شخص نادانستہ طور پر گناہ کرے وہ گناہ سے پاک ہے۔	1
1751	احمق اپنے وطن میں مسافر اور اپنے عزیز و اقارب میں بھی ذلیل ہے۔	1
1752	علم حیرت میں گرفتار ہونے سے نجات دیتا ہے۔	1
1753	سچا دوست بہت اچھا مددگار ہے اور اس کی دوستی دیرپا ہوتی ہے۔	1
1754	عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشاتِ نفس چھوڑ دے، اور دنیا بیچ کر آخرت حاصل کرے۔	1
1755	جاہل کبھی اپنی جہالت سے باز نہیں آتا اور وعظ و نصیحت اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔	1
1756	مومن پاک دامن، قانع، گناہوں سے بچنے والا اور پرہیز گار ہے۔	1

1757	خدا تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے۔	1
1758	عقلمند کی عادت ہے کہ وہ بغیر ضرورت یا دلیل کے کلام نہیں کرتا، اور اپنی آخرت کی درستی واصلاح کے سوا کسی کام میں مصروف نہیں ہوتا۔	1
1759	بخیل کی دنیا میں مذمت ہوتی ہے اور وہ آخرت میں عذاب وملامت میں گرفتار ہوگا۔	1
1760	ظلم پاؤں پھسلاتا، نعمتیں دُور کرتا اور آخرکار ظالموں کے گروہ کو ہلاک کر دیتا ہے۔	1
1761	علم عقل کا رہنما ہے پس جسے علم حاصل ہو وہ ضرور عقل مند ہے۔	1
1762	علم نفس کو زندہ اور عقل کو زیادہ کرتا اور جہالت کو ختم کرتا ہے۔	1
1763	عقلمند وہ ہے جو گناہوں سے پرہیز کرے اور عیبوں سے پاک ہے۔	1
1764	سخاوت گناہوں کو مٹاتی اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتی ہے۔	1
1765	دانش مندی کی اصل بنیاد عقل ہے اور جوانمردی اس کا خلق اور دینداری اس کا حسب ونسب ہے۔	1
1766	پورا عالم وہ ہے جو علم سے کبھی سیر نہ ہو اور نہ ہی اس سے اپنی سیرابی ظاہر کرے۔	1
1767	پورا مومن وہ ہے جس کی دوستی، دشمنی، کسی سے مواخذہ کرنا اور چھوڑ دینا، غرض سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں۔	1
1768	پورا عقلمند وہ ہے جو یادِ الٰہی کے سوا تمام باتوں سے اپنی زبان بند کر لے۔	1
1769	مومن کی عادت ہے کہ وہ خوشی میں شکر گزار، مصیبت میں صابر اور خوش حالی میں اپنے مالک سے ڈرتا ہے۔	1
1770	مومن دولت مندی کی حالت میں بھی گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا کی آلائشوں سے پاک وصاف رہتا ہے۔	1
1771	آرائش وزینت اعمال کی درستی سے ہے نہ کہ لباس کی عمدگی سے۔	1
1772	رحمدلی نیک کرداری کی کلید اور عقلمندوں کی عادت ہے۔	1
1773	عقلمند وہ ہے جو اپنے مالک کی اطاعت میں خواہشات نفسانی کو مٹا دے۔	1
1774	انسان نصیحت کا مزا کان سے سن کر اور پھر اس پر عمل کر کے اٹھاتا ہے اور پھر دوسروں کو زبان کے ذریعے (نصیحت) کا مزا اور فائدہ پہنچاتا ہے۔	1

1775	خداوندِ عالم کی معرفت دنیاداروں سے قطع تعلق کرنے، اور مخلوق سے طمع کا بندھن توڑنے، ان سے کوئی امید نہ رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔	1
1776	علم حکمت کا پھل اور اعمال کی درستی اس کی شاخیں ہیں۔	1
1777	حریص چاہے ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے مگر پھر بھی وہ فقیر و محتاج ہے۔	1
1778	سچائی و راستی اسلام کا ستون اور ایمان کی پناہ گاہ ہے۔	1
1779	ایمان زبان سے اقرار اور بدن سے اعمال کا نام ہے۔	1
1780	اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا مقربین کی عبادت ہے۔	1
1781	عذابِ الٰہی سے ڈرنا پرہیز گاروں کی عادت ہے۔	1
1782	گناہوں سے پاک رہنا توبہ کرنے والوں کی عبادت ہے۔	1
1783	دُور اندیشی یہ ہے کہ فرصت حاصل ہونے تک تکلیف کو برداشت کیا جائے۔	1
1784	کاہلی و سستی سے دنیا میں وقت ضائع ہوتا ہے اور آخرت میں حسرت وافسوس۔	1
1785	کرم مال خرچ کرنے اور وعدہ پورا کرنے کا نام ہے۔	1
1786	دین کی بنیاد ادائے امانت اور ایفائے عہد ہے۔	1
1787	سردار سے عموماً حسد کیا جاتا ہے اور سخی سے پیار۔	1
1788	حاسد ہمیشہ بیمار اور بخیل سدا رسوا و ذلیل ہے۔	1
1789	جنت بہترین ٹھکانہ اور دوزخ بدترین مقام ہے۔	1
1790	اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنی ہی امداد نازل ہوتی ہے جتنے کسی شخص کے اخراجات ہوں۔	1
1791	زیادہ مزاح ایسی جدائی ہے جس کے بعد کینہ اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔	1
1792	زیادہ ملامت کرنے سے جھگڑے کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔	1
1793	بھوکا رہنا عاجزی کی ذلت سے بہتر ہے۔	1

1	قانع ان آفتوں سے نجات پاتا ہے جو لالچی انسان کو پیش آتی ہیں۔	1794
1	شریف آدمی ایسی باتوں سے جن پر کمینہ فخر کرتا ہے باز رہتا ہے۔	1795
1	جاہل و نادان ان چیزوں سے نفرت کرتا ہے جس سے عالم کو محبت ہو۔	1796
1	احسان ایک قسم کا طوق ہے جو شکر یا بدلہ دینے سے کھل جاتا ہے۔	1797
1	حق ایسی واضح اور روشن چیز ہے جو لوگوں کی طرف داری اور رو رعایت سے پاک ہو۔	1798
1	مومن کو اگر نعمت ملے تو شکرِ خدا بجالاتا ہے اور اگر کوئی گناہ کر بیٹھے تو توبہ اور استغفار کرتا ہے۔	1799
1	سخت غصّہ کے وقت تحمل و بُردباری اختیار کرنا غضبِ خداوندی سے بچاتا ہے۔	1800
1	کمالِ انسانی تین باتوں میں ہے، ❶ مصائب پر صبر کرنا ❷ حصولِ مطالب کے لیے ناجائز باتوں سے بچنا ❸ سائلوں کی حاجت روائی کرنا۔	1801
1	نرمی دشوار کاموں کو آسان اور سخت اسباب کو سہل کر دیتی ہے۔	1802
1	عالم جاہل کی قدر پہچانتا ہے کیوں کہ وہ پہلے جاہل تھا۔	1803
1	جاہل عالم کی قدر و مرتبہ سے ناآشنا ہوتا ہے کیوں کہ وہ پہلے عالم نہ تھا۔	1804
1	کامرانی و ناکامی نفس کو اپنی اپنی طرف کھینچتی ہیں پس جو غالب آجائے نفس اس کے ماتحت رہتا ہے۔	1805
1	مومن ہمیشہ اپنے گناہوں سے ڈرتا اور عذاب الٰہی سے خائف اور اس کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔	1806
1	علم و عقل دونوں ایک رسی میں جکڑے ہوئے ہیں جو ایک دوسرے سے علیٰحدہ نہیں ہوتے۔	1807
1	ایمان و عمل ایک درخت ہے جس کی جڑ یقین، شاخیں پرہیزگاری، پھول حیا، اور پھل سخاوت ہے۔	1808
1	غضب ایک بھڑکتی آگ ہے جو شخص اسے پی جائے وہ آگ کو بجھا دیتا ہے اور جو اسے بجھادے وہ خود جل جاتا ہے۔	1809
1	ایمان اور عمل دو جڑواں بھائی ہیں اور ایسے ساتھی ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوتے۔	1810
1	عارف وہ ہے جو اپنے نفس کو پہچانے اور تمام خواہشات سے آزاد کردے، اور جو اشیاء اسے اللہ تعالیٰ سے دُور کرتی اور ہلاکت میں ڈالتی ہیں سب سے اسے پاک رکھے۔	1811

1812	خواہشاتِ نفسانی ایک قسم کی مہلک بیماریاں ہیں اور ان کا بہترین علاج یہی ہے کہ ان سے صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے۔	1
1813	احمق اپنی ذلت محسوس نہیں کرتا اور ہمیشہ نقصان اور خسارے میں رہتا ہے۔	1
1814	خوفِ خداوندی سے گریہ کرنا عارفین کی عبادت ہے۔	1
1815	زمین اور آسمانوں کی بادشاہت میں غور و فکر کرنا مخلصین کی بندگی ہے۔	1
1816	حماقت ایسی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں اور ایسا مرض ہے جو کبھی اچھا نہیں ہوتا۔	1
1817	گھر میں غصہ ہونا گویا اس کو ویران کرنا ہے۔	1
1818	جن لوگوں کا بھائی چارہ فقط خداتعالیٰ کے لیے ان کی محبت اور دوستی اس لیے ہمیشہ قائم رہتی ہے کہ اس کا سبب باقی رہتا ہے۔	1
1819	عقلمند وہ ہے جس کا آج کل سے اچھا ہو اور اپنے آپ کو بُرائی سے روکے۔	1
1820	دانا وہ ہے جس کے تمام کام اچھے ہوں اور اس چیز کے لیے کوشاں ہو جو اس کے لیے ضروری اور کارآمد ہو۔	1
1821	بدبخت وہ ہے جو اپنے حال پر مغرور ہو اور فضول امیدوں کے دھوکہ میں مبتلا رہے۔	1
1822	کمینے کی پہچان یہ ہے کہ جب اسے مرتبہ ملتا ہے تو اس کے حالات بگڑ جاتے ہیں اور چال و چلن خراب ہو جاتا ہے۔	1
1823	تقربِ خداوندی اس کی بارگاہ میں سوال کرنے اور لوگوں کی نزدیکی سوال نہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔	1
1824	دنیا ڈھلتی چھاؤں ہے، اگر تیرے لیے باقی بھی رہے تو تم اس کے لیے باقی نہ رہوگے۔	1
1825	حاسدوں کی غفلت پر تعجب کرنا اپنے بدن کی سلامتی ہے۔	1
1826	دنیا ایک انتہائی حقیر اور اس مرتبہ سے بہت کم ہے کہ اس کے کینہ پرور خدمت گزاروں کی اطاعت کی جائے۔	1
1827	سچے دوست خوشی کی حالت میں زینت اور تکلیف کے وقت معاون و مددگار ہوتے ہیں۔	1
1828	دولت مندی ایسی چیز ہے کہ دولت مند کی غلطی بھی درست نظر آتی ہے اور محتاج کے درست کام بھی غلط دکھائی دیتے ہیں۔	1
1829	ابلہی و بے وقوفی یہ ہے کہ انسان اپنے افسران کی مخالفت کرے یا ان لوگوں سے دشمنی کرے جو اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔	1
1830	علم جسے عطا ہو اس کے لیے انتہائی بہترین شرافت کا سبب ہے۔	1
1831	جاہل اپنے قصور کو معلوم اور ناصح کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا۔	1

1832	نہ دینے کے بعد عطا کرنا بہ نسبت اس کے بہتر ہے کہ انسان پہلے عطا کرے۔	1
1833	زمانہ بدنوں کو پُرانا، امیدوں کو نیا، موت کو نزدیک اور مقصود و مطلوب کو دُور کرتا ہے۔	1
1834	بچاؤ کا آخری راستہ دُور اندیشی و چوکنا رہنا پہلا مقام ہے۔	1
1835	عقلمند کی عادت ہے کہ خاموش رہے تو قدرتِ الٰہی میں فکر کرتا، جب کلام کرے تو خدا کو یاد کرتا اور جب نگاہ اٹھائے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔	1
1836	واعظ بلا عمل ایسی کمان کی طرح ہے جس میں تیر نہ ہو۔	1
1837	مردانگی یہ ہے کہ انسان ان باتوں سے پرہیز کرے جو عیب لگاتی ہیں اور ان باتوں پر عمل کرے جو باعثِ زینت ہوں۔	1
1838	دنیا کے معاملات میں جو رفیق و ساتھی ہو اسے اسی طرح سمجھے جیسے دین کا ساتھی ہو۔	1
1839	خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرکے بے نیازی بہت بڑی دولت مندی ہے۔	1
1840	خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے سہارے پر مستغنی ہونا سخت محتاجی و بدبختی ہے۔	1
1841	علم وہ بحر ناپیدا کنار ہے جس کا احاطہ دشوار ہے پس علم مفید ہے اسے حاصل کرو۔	1
1842	سخاوت و شجاعت انتہائی بزرگ عادات ہیں خداوند کریم ان لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو اس کے پیارے اور برگزیدہ ہوں۔	1
1843	بزدلی، حرص اور بخل ایسی عاداتِ بد ہیں جو ذاتِ خداوندی پر بدگمانی سے پیدا ہوتی ہیں۔	1
1844	مصیبت میں صبر کرنا خوشحالی میں آرام و آسائش سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔	1
1845	عقل بہت بڑی تونگری اور دنیا و آخرت میں انتہائی شرافت و بزرگی ہے۔	1
1846	شریف کی پہچان یہ ہے کہ جب اس سے کوئی سختی کرے تو وہ سختی سے پیش آتا ہے اور جب کوئی نرمی سے سلوک کرے تو وہ نرم ہو جاتا ہے۔	1
1847	کمینے کی پہچان یہ ہے کہ جب اس سے کوئی نرمی کرے تو وہ سختی کرتا ہے اور جب کوئی سختی سے پیش آئے تو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔	1
1848	مومن کی عادت ہے کہ اگر کسی سے کچھ مانگنا ہو تو زیادہ تنگ نہیں کرتا اور اپنی آبرو کو بچائے رکھتا ہے۔	1

1	خوش بختی کی نیکیاں مصائب میں بُرائی سمجھی جاتی ہیں۔	1849
1	خاموشی سے عزت حاصل ہوتی اور عذر پیش کرنے کی تکلیف لاحق نہیں ہوتی۔	1850
1	لمبی امیدیں شیطانوں کا بادشاہ ہے جو غافلوں کے دلوں پر مسلط ہے۔	1851
1	حکمت و دانائی مومن کی گمشدہ چیز ہے چاہے وہ منافق کے منہ سے نکلے تب بھی اسے لے لینا چاہیے۔	1852
1	جہالت کی بُرائی انسان میں اس طرح ہے جس طرح بدن میں ملخورے کی بیماری بلکہ اس سے بھی زیادہ ضرر رساں۔	1853
1	سعادت مند وہ ہے جو عذاب سے ڈرا اور ایمان لایا اور ثواب کا امیدوار ہوا اور نیک کام کیے۔	1854
1	حاسد یہ خیال کرتا ہے کہ محسود سے نعمت زائل ہو کر اسے مل جائے گی۔	1855
1	چغل خور جس کے پاس کھاتا ہے اس کے پاس جھوٹ بیان کرتا اور جس کی چغلی کھاتا ہے اس پر ظلم کرتا ہے۔	1856
1	علم حاکم اور مال رعایا ہے۔	1857
1	علم اللہ کے احکام کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور زہد اس کی طرف جانے کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔	1858
1	مال سے دنیا میں عزت اور بارگاہِ خداوندی میں ذلت و خواری حاصل ہوتی ہے۔	1859
1	سمجھدار عالم وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ خداوندی اور گناہوں کی بخشش سے مایوس نہ کرے۔	1860
1	پورا عالم وہ ہے جو لوگوں کو رحمتِ خداوندی سے نااُمید نہ کرے اور عذابِ خداوندی سے نڈر نہ ہونے دے۔	1861
1	مال اور اولاد زندگانی دنیا کی زینت اور عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے۔	1862
1	غلّہ روکنے والا بخیل ایسے لوگ جمع کرتا ہے جو اس کے شکر گزار نہ ہوں۔	1863
1	جوانمردی تعریف کی شیرینی کو حُبِّ مال سے بہتر سمجھنا ہے۔	1864
1	زہد تمناؤں کی کمی اور پاکیزہ کردار کا نام ہے۔	1865
1	جس شخص سے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی ہو وہ قریبی رشتہ داروں سے زیادہ قریب اور ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔	1866
1	بخل اس کا نام ہے کہ انسان مال کی محبت کو تعریف اور ثنا کی لذت سے اچھا سمجھے۔	1867
1	عامل بغیر علم ایسا ہے جس طرح کوئی شخص راستہ کے بغیر سفر کرے، ایسا شخص چلنے کی جس قدر کوشش کرے گا اسی قدر اپنے	1868

	مقصد سے دُور ہو تا جائے گا۔	
1869	انسان اپنے اقوال سے تولا جاتا ہے اور اپنے فعل سے قیمت پاتا ہے، پس ایسی بات کہو جس میں وزن ہو اور وہ کام کرو جس سے عزت و آبرو بڑھے۔	1
1870	جھوٹے آدمی کی بات چاہے سچی اور بادلیل ہو مگر لوگ اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتے۔	1
1871	لوگ دنیا کے بیٹے ہیں اور ماں کی محبت بیٹے کی فطرت میں داخل ہے۔	1
1872	عقلمند وہ ہے جو اپنی رائے کو درست نہ سمجھے اور اپنے تمام خیالات پر بھروسہ نہ کرے۔	1
1873	مومن حیادار، غنی، یقین کرنے والا اور پرہیز گار ہے۔	1
1874	منافق بے حیا، نافہم، چاپلوس اور بدبخت ہے۔	1
1875	اچھا کلام وہ ہے جو متوسط درجے کا ہو کیوں کہ حد سے زیادہ بولنا، فضول گوئی، اور ضرورت سے کم بولنا عاجزی اور بے زبانی ہے اور یہ دونوں مذموم ہیں۔	1
1876	ایمان اخلاص، یقین، پرہیز گاری، صبر اور رضا بالقضا (اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی ہونے) کا نام ہے۔	1
1877	سچا دوست ایک موافق انسان ہے کہ دو قالب ایک جان ہے۔	1
1878	دوستوں سے مشورہ لینا تمہارے لیے موجبِ راحت اور تیرے دشمنوں کے واسطے باعثِ تکلیف ہے۔	1
1879	ذکرِ خداوندی سے عقل میں محبت، دل میں نور اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پیدا ہوتی ہے۔	1
1880	حلیم انسان کو بُردباری کا پہلا بدلہ یہ بنتا ہے کہ تمام لوگ اس کے دشمن کے خلاف اس کے مددگار ہو جاتے ہیں۔	1
1881	دنیا مومن کے لیے قید خانہ، موت اس کے لیے تحفہ اور جنت اس کا ٹھکانا ہے۔	1
1882	دنیا کافر کے لیے بہشت، موت اس کو یہاں سے اٹھانے والی اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔	1
1883	اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالانا نہایت فائدہ مند تجارت ہے، سچی زبان انسان کی زینت اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔	1
1884	بے وفائی اور فریب ہر انسان کے لیے بُرا ہے لیکن صاحب قدرت و غلبہ کے لیے بدترین عمل ہے۔	1
1885	وفاداری امانت کی بہن اور بھائی چارہ کی زینت ہے۔	1

1	زیادہ حرص نفس کو عیب دار کرتی، دین بگاڑتی اور جوانمردی کو معیوب بناتی ہے۔	1886
1	پارسائی دین کی اصلاح کرتی، نفس کو محفوظ رکھتی اور مردانگی کو زینت دیتی ہے۔	1887
1	عقل مند وہ ہے جو کمینی اور فانی دنیا سے منہ پھیر کر بلند مرتبہ عالی قدر اور ہمیشہ رہنے والی جنت کا طلبگار ہو جائے۔	1888
1	صبر نہایت اچھی عادت علم بہت عمدہ زیور اور اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے۔	1889
1	آنکھوں کی بیداری ایسے میں کہ دل سوئے ہوئے ہوں کوئی فائدہ نہیں دیتی۔	1890
1	متقی وہ ہے جو گناہوں سے بچے اور پاکیزہ وہ ہے جو عیوب سے پاک ہو۔	1891
1	کام کرنے سے پہلے سوچنا لغزش اور غلطی سے بچاتا ہے۔	1892
1	اطاعت اور فرماں برداری رعایا کے لیے ڈھال اور عدل و انصاف بقائے سلطنت کے لیے سِپر (ڈھال) ہے۔	1893
1	صبر یہ ہے کہ انسان کو جو تکالیف پیش آئیں ان کو برداشت کرے اور اگر غصہ کی باتیں کسی سے سُنے تو ان کو پی جائے۔	1894
1	درگزر یہ ہے کہ انسان اپنے خلاف ہر جرم کو معاف کر دے غصہ کی بجائے بُردباری سے کام لے۔	1895
1	بے قراری و بے تابی تقدیرِ الٰہی کو نہیں مٹاتی لیکن اجر و ثواب کو ضائع کر دیتی ہے۔	1896
1	حرص سے کچھ روزی زیادہ نہیں ہو جاتی مگر انسان کا مرتبہ کم ہو جاتا ہے۔	1897
1	دانشمند وہ ہے جس کی دنیا کی نعمتیں آخرت کا کام کرنے سے نہ روک سکیں۔	1898
1	فائدہ اٹھانے والا وہ شخص ہے جو دنیا کو بیچ کر آخرت حاصل کرے اور موجودہ زندگی آئندہ کی ہمیشہ رہنے والی زندگی سے تبدیل کرے۔	1899
1	لالچ حرص کی سواری اور خواہش پرستی فتنے کی باربرداری ہے۔	1900
1	کلام بلیغ وہ کلام ہے جو زبان سے آسانی کے ساتھ نکلے اور طبیعت پر بار نہ ہو۔	1901
1	لوگ دنیا میں اس طرح ہیں جیسے کاغذ میں تصویریں کہ کاغذ کے لپیٹنے سے بعض پوشیدہ ہوتی ہیں تو بعض ظاہر ہو جاتی ہیں۔	1902
1	بخیل اپنے نفس پر تو تھوڑا سا مال بھی خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے، لیکن وارثوں کے لیے نہایت فراخ دلی کے ساتھ سب مال چھوڑ جاتا ہے۔	1903

1	مال انسان کو دنیا میں بلند مرتبہ بناتا اور آخرت میں ذلیل وخوار کرتا ہے۔	1904
1	بندگانِ خدا نے جو عمل دنیا میں کیے ہیں وہ آخرت میں ان کی آنکھوں کے سامنے ہوں گے۔	1905
1	عورت سراپا شر اور خرابی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ خرابی ہے کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔	1906
1	خواہشاتِ نفسانی مہلک بیماریاں اور مصائب ہیں ان کا بہترین علاج یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ان سے روکے۔	1907
1	حسد ایک لاعلاج بیماری ہے جو حاسد یا محسود کی موت کے بغیر دُور نہیں ہوتی۔	1908
1	حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔	1909
1	گناہ بیماریاں ہیں اور ان کا علاج استغفار ہے اور ان سے شفا یہ ہے کہ انسان پھر دوبارہ گناہ نہ کرے۔	1910
1	صبر کی دو قسمیں ہیں ایک خلافِ طبع چیزوں پر صبر کرنا دوسرے پسندیدہ چیزوں سے۔	1911
1	صبر ایمان کا بہت عمدہ لباس اور انسان کی نہایت اچھی عادت ہے۔	1912
1	شک یقین کو بگاڑتا اور دین کو برباد کر دیتا ہے۔	1913
1	عقلمند وہ ہے جو اپنی عمدہ صفات کو زندہ رکھے اور رذیل خصائل کو ختم کر دے۔	1914
1	لمبی امیدیں سراب کی مانند ہیں کہ دُور سے دیکھنے والے کو دھوکہ دیتی ہیں اور جو اس کی امید رکھ کر اس کے پاس آئے وہ اپنی امید کے خلاف پاتا ہے۔	1915
1	ظالم بادشاہ اور بدکار عالم کو قیامت کے دن سب سے زیادہ سزا ملے گی۔	1916
1	معزولی کے وقت اتنی ہی ذلت اٹھانی پڑتی ہے جتنی کہ حکومت کی حرص ہو۔	1917
1	نیکی کو پورا کرنا اس کے شروع کرنے سے اچھا ہے۔	1918
1	کافر مکار، بخیل، خائن، اپنی جہالت پر مغرور اور بیوقوف ہے۔	1919
1	مومن سادہ مزاج، سخی، امین، اپنے نفس سے مطمئن اور غمگین ہے۔	1920
1	جو شخص اپنے آپ سے خوش ہو وہ زیاں کار اور اپنے نفس پر بھروسہ کرنے اور کم عقل ہے۔	1921
1	بُرا آدمی کسی کے متعلق نیک گمان نہیں رکھتا کیوں کہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔	1922

1923	سچا دوست وہ ہے جو پیٹھ پیچھے تیری خیر خواہی کرے اور تجھے اپنے سے اچھا سمجھے۔	1
1924	انسان اپنے آپ کو جس مرتبے میں رکھے اسی میں رہتا ہے، اگر ریاضت اور اطاعت سے اپنے نفس کو پاک کرے تو پاک ہو جاتا ہے اگر گناہوں کی آلائش سے میلا کرے تو میلا ہو جاتا ہے	1
1925	انسان جو حالت اپنے لیے پسند کرے اسی حالت میں رہتا ہے، اگر اپنے آپ کو باعزت رکھے تو باعزت رہتا ہے اور اگر بخیل رکھے تو ذلیل و پست رہتا ہے۔	1
1926	انسان کو اگر ہمیشہ آرام و سکون حاصل رہے تو اس کی قدر معلوم نہیں ہوتی، جو لوگ مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں عافیت کی قدر جانتے ہیں۔	1
1927	دنیا اگر آنے لگے تو آتی ہی رہتی ہے اور اگر پیٹھ پھیر لے تو چلی ہی جاتی ہے۔	1
1928	سخی لوگوں کا محبوب محمود ہے، چاہے تعریف کرنے والے کو اس کے مال و دولت سے کوئی حصہ نہ ملے اور بخیل کی حالت اس کے خلاف ہے۔	1
1929	عقلمند وہ ہے جو ہر ایک چیز کو اپنے موقع پر رکھے اور جاہل اس کے بر خلاف کرتا ہے۔	1
1930	علم دین پڑھانے اور پڑھنے والے ثواب میں شریک ہیں اور جو لوگ ان کے علاوہ ہیں ان کے لیے کوئی بہتری نہیں۔	1
1931	دنیا باری باری پہنچتی ہے پس اس کو اچھے طریق سے طلب کرو تاکہ تمہاری نوبت میں تمہارے پاس پہنچ جائے۔	1
1932	حماقت یہ ہے کہ انسان فضول باتوں پر فریفتہ اور جاہلوں کا دوست ہو۔	1
1933	دُوراندیشی یہ ہے کہ انسان انجام کو سوچے اور صاحبانِ عقل سے صلاح مشورہ کرے۔	1
1934	توکل یہ ہے کہ انسان اپنی قوت و طاقت سے بیزار ہو کر تقدیرِ الٰہی پر راضی رہے۔	1
1935	زمانے کی دو حالتیں ہیں، کبھی تیرے موافق اور کبھی تیرے مخالف، پس جب وہ تیرے مخالف ہو تو صبر کرو۔	1
1936	اللہ تعالیٰ کے لیے تیرا بھائی اور دوست وہ ہے جو تجھے نیک کام کی ہدایت کرے، بُرے کام سے روکے اور آخرت کی اصلاح میں معاون و مددگار ہو۔	1
1937	زیرکی و دانائی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، حرام کاموں سے بچے اور اپنی آخرت درست کرے۔	1

1938	کمینہ اسی کے کہنے پر چلتا ہے جو اس کا ہم خیال ہو اور اس کو اسی سے محبت ہوتی ہے جو اس جیسا ہو۔	1
1939	عقلمند اور دُور اندیش وہ ہے جو اپنے مال کو لوگوں پر خرچ کرے اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑے۔	1
1940	حکمت اگر منافق کے دل میں آئے تو چلی جاتی ہے۔	1
1941	علم مال سے بہتر ہے۔ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔	1
1942	اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافت اچھے اعمال کا نام ہے نہ کہ چکنی چپڑی باتوں کا۔	1
1943	دُشمن سے اچھی گفتگو اور نیک سلوک کرنا ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے سے بہتر ہے۔	1
1944	فضیلت حسنِ کمال اور اچھے افعال سے ہے کثرتِ مال اور بڑے عہدوں سے نہیں۔	1
1945	شہوت پرستی سے صبر کرنا پاکدامنی، غصہ میں صبر کرنا بزرگی و بہادری اور گناہوں سے بچنا پارسائی و پرہیزگاری ہے۔	1
1946	سخاوت یہ ہے کہ تم اپنا مال لوگوں پر خرچ کرو اور دوسروں کے مال پر نظر نہ رکھو۔	1
1947	وہ تنگدست اور محتاج جو تقدیرِ خداوندی پر راضی ہو شیطان کے جال اور پھندوں سے بچ جاتا ہے۔	1
1948	کمینے سے کسی بھلائی کی امید رکھنا فضول، اس کے شر سے بچنا مشکل اور اس کی مکاریوں سے سلامتی دشوار ہے۔	1
1949	متقیوں کے نفس پاک، حاجتیں کم، ہر شخص ان سے بھلائی کا امیدوار، شر سے بے غم اور محفوظ ہوتا ہے۔	1
1950	پرہیزگاروں کے نفس قانع، خواہشات کم، چہرے خوش اور دل غمناک ہوتے ہیں۔	1
1951	مومن دائم الذکر، بہت متفکر، نعماتِ خداوندی پر شاکر اور مصیبتوں میں صابر ہوتا ہے۔	1
1952	دنیا ایک موجودہ سامان ہے جسے نیک و بد سب کھاتے ہیں اور آخرت وہ سچا سودا ہے جس میں قادرِ مطلق خداوندِ عالم حاکم ہو گا۔	1
1953	اسلام ماننا، ماننا یقین، یقین تصدیق، تصدیق اقرار، اقرار ادائے احکام اور ادائے احکام عمل ہے۔	1
1954	عقلمند کو جب علم حاصل ہوتا ہے تو اس کے مطابق سچے دل سے عمل کرتا ہے اور لوگوں سے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے۔	1
1955	نرمی و آہستگی ادائے فرض کے علاوہ تمام امور میں اچھی ہے۔	1
1956	فضول خرچی نیک کاموں کے علاوہ سب چیزوں میں بُری ہے۔	1
1957	فضل و احسان بہت عمدہ ذخیرہ اور سخاوت نہایت خوبصورت زیور ہے۔	1

1958	عقل انتہائی اچھی زینت اور علم بہت عمدہ زیبائش ہے۔	1
1959	بادشاہی اور مملکت میں دوسروں کو شریک کرنا بے چینی کی طرف لے جاتا ہے۔	1
1960	رائے میں دوسروں کو شریک کرنا درستی اور ثواب تک پہنچاتا ہے۔	1
1961	علم اور عقل دونوں ایک ساتھ ہیں۔ پس جسے علم حاصل ہوتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے۔	1
1962	علم عمل کو پکارتا ہے۔ پس اگر عمل علم کی آواز سن کر اس کے پاس آجائے تو دونوں ساتھ رہتے ہیں ورنہ علم چلا جاتا ہے۔	1
1963	مومن کے لیے دنیا ایک میدان، عمل صالح اس کا مقصود، موت اس کا تحفہ اور جنت اس کا مطلوب وانعام ہے۔	1
1964	کافر کے لیے دنیا ایک باغ ہے جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ موت اس کی بدبختی اور جہنم اس کا انجام ہے۔	1
1965	امور تقدیر سے وابستہ ہیں نہ کہ تدبیر سے۔	1
1966	آہستگی ادائے فرض اور لحاتِ نیک کے سوا تمام کاموں میں جلد بازی کی نسبت بہتر ہے۔	1
1967	جلد بازی دفع شر کے علاوہ تمام معاملات میں مذموم اور بُری ہے۔	1
1968	اپنے نفس سے انصاف کرنا ایسا ہے جیسا حکومت میں عدل کرنا۔	1
1969	بلندی کے باوجود تواضع اور انکساری قدرت کے ہوتے ہوئے معاف کرنے کی طرح ہے۔	1
1970	لشکر دین کی عزت اور بادشاہوں کا قلعہ ہیں۔	1
1971	رعایا سے انصاف پرستی اصلاح اور حکام کی زینت ہے۔	1
1972	خردمند وہ ہے جو اپنی زبان کو غیبت سے بند رکھے۔	1
1973	مومن وہ ہے جس کا دل شکوک وبُرائیوں سے پاک ہو۔	1
1974	مال انسان کے لیے وبال ہے، البتہ وہ مال جو رضائے الٰہی کے لیے خرچ ہو اس کا دوست اور مددگار ہے۔	1
1975	عورت ذات کا اگر کوئی والی اور خبر گیر نہ ہو تو یہ قصاب کے تختے کا گوشت ہے جو چاہے اسے لے جائے۔	1
1976	عقل علم کی جڑ اور سمجھ کا سبب ہے۔	1
1977	دنیا گویا بادل کا سایہ اور سونے والے کا خواب ہے۔	1

1978	موت تمہارے سائے سے بھی زیادہ تم سے ملی ہوئی ہے اور اسے تمہاری جانوں پر پوری قدرت حاصل ہے۔	1
1979	کینہ ور ہمیشہ عذاب اور فکر و غم میں گرفتار رہتا ہے۔	1
1980	حاسد اگرچہ صحیح و تندرست ہو ہمیشہ بیمار ہوتا ہے۔	1
1981	مومن دنیا کے کاروبار مختصر اور آخرت کی فکر زیادہ رکھتا، اکثر خاموش رہتا اور خالص خدا کے لیے عمل کرتا ہے۔	1
1982	پرہیز گار لوگوں کے اعمال ریا سے پاک، آنکھیں خوفِ خدا میں رونے والی اور دل اس کے عذاب سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔	1
1983	عقلمند نیک اعمال میں کوشش کرتا اور امیدیں کم رکھتا ہے۔	1
1984	جاہل لمبی امیدوں پر بھروسہ رکھتا اور اعمالِ نیک میں کوتاہی کرتا ہے۔	1
1985	تکبر ہلاک کرنے والی خصلت ہے جو شخص اسے اختیار کرے وہ تنگدست رہتا ہے۔	1
1986	جہالت سرکش سواری ہے جو اس پر سوار ہو وہ ذلیل ہوتا ہے اور جو اس کا ساتھی ہو وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔	1
1987	زبان ایک ترازو ہے۔ عقلمندی سے اس کے پلے بھاری اور جہالت و نادانی سے ہلکے ہو جاتے ہیں۔	1
1988	ثواب حاصل کرنا تمام فوائد سے برتر اور خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا سب کامیابیوں کی اصل ہے۔	1
1989	کامیاب وہ ہے جو اپنے زورِ بازو سے اُٹھ کر احکامِ خداوندی بجالائے اور آرام حاصل کرے۔	1
1990	آدمی اگر حاضر ہو اور نیک کام کرتا رہے تو اس شخص سے اچھا ہے کہ قوت و طاقت رکھتے ہوئے بُرے کام نہ چھوڑے۔	1
1991	صنعت و حرفت سے گزراوقات کرنا اور گناہوں سے پرہیز کرنا دولت مندی اور گناہوں میں مبتلا ہونے سے بدرجہا بہتر ہے	1
1992	کمال یقین، اخلاص اور ایثار کرنے والے لوگ مقام اعراف پر ہوں گے۔	1
1993	تھوڑے مال پر راضی رہنا بہت مال کمانے اور فضول خرچی سے کہیں زیادہ بہتر اور افضل ہے۔	1
1994	امر بالمعروف بہترین عمل اور اچھی عادت ہے۔	1
1995	بے وفائی نہ کرنا بہت اچھی سچائی ہے۔	1
1996	دنیا کی تکلیف اور مصائب دیکھ کر اس کی طرف مائل ہونا کمال نادانی ہے۔	1
1997	آزمانے سے پہلے مطمئن ہونا انتہائی بے وقوفی ہے۔	1

1998	نیک عمل کے ثواب کی امید کے باوجود اس میں کوتاہی کرنا نہایت کم عقلی ہے۔	1
1999	ایسے اعمال میں مصروف رہنا جو آخرت میں نفس کے کام نہ آئیں پرے درجے کی کاہلی اور سستی ہے۔	1
2000	عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشاتِ نفسانی پر غالب ہو اور دنیا بیچ کر آخرت حاصل کرے۔	1
2001	دُور اندیش وہ ہے جو دنیا پر مغرور ہو کر آخرت کے کام نہ چھوڑے۔	1
2002	جب انسان ساٹھ سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے۔	1
2003	جب انسان چالیس سال کا ہو جائے تو کمال قوت وطاقت کو پہنچ جاتا ہے۔	1
2004	عارف کا چہرہ خوش وخرم معلوم ہوتا ہے مگر اس کا دل فکرِ آخرت میں مغموم واندوہناک ہوتا ہے۔	1
2005	عقلمند وہ ہے جو کچھ دوسروں سے لینا ہو اس کی پرواہ نہ کرے اور دوسرے لوگ اس سے اپنے حقوق کا تقاضا کریں۔	1
2006	خوف انسان کو اپنے نفس کے گناہوں اور خداوند عالم کی نافرمانیوں سے روکتا ہے۔	1
2007	مال ودولت نفس کے لیے آزمائش اور مصائب زمانہ کے لیے لوٹ کا مال ہے۔	1
2008	پاکدامنی نفس کو گناہوں سے محفوظ اور رذیل عادت سے پاک وصاف رکھتی ہے۔	1
2009	پرہیز گاری کا ظاہر دنیا کی شرافت اور اس کا باطن آخرت کی عزت ہے۔	1
2010	شرافت باپ دادا کی بوسیدہ ہڈیوں پر فخر کرنے سے نہیں بلکہ اپنی بلند ہمتی سے حاصل ہوتی ہے۔	1
2011	حکمت ایک درخت ہے جو دل میں پیدا ہوتا ہے اور زبان پر پھل لاتا ہے۔	1
2012	سچائی ایمان کی بنیاد اور انسان کی زینت ہے۔	1
2013	مومن اطاعت کی بجا آوری میں حریص اور گناہوں سے پاکدامن رہتا ہے۔	1
2014	عقلمند کسی ملامت سے پست ہمت نہیں ہوتا اور نہ سستی سے اپنے کام کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔	1
2015	شریف عیب اور عار کی باتوں سے انکار اور اپنے پڑوسی کی عزت کرتا ہے۔	1
2016	کمینہ عار کو اپنا لباس بناتا اور شریفوں کو تکلیف واذیت پہنچاتا ہے۔	1
2017	پرہیز گار کی خواہشات نفسانی مردہ اور غصہ مرا ہوا ہوتا ہے، وہ خوشحالی میں شکر گزار اور تکالیف میں صابر رہتا ہے۔	1

2018	یادِ الٰہی عقل کا نور، نفوس کی زندگی اور سینوں کا صیقل ہے۔	1
2019	صبر کی دو قسم ہیں۔ ایک مصیبت میں صبر کرنا یہ بھی اچھا ہے، مگر اس سے زیادہ بہتر حرام کاموں سے پرہیز کرنا ہے۔	1
2020	حرام کاموں سے بیزاری عقلمندوں کی عادت اور بزرگوں کی خصلت ہے۔	1
2021	سردار وہ ہے جو اپنے بھائی بندوں کا بوجھ اٹھائے اور پڑوسیوں سے نیک سلوک کرے۔	1
2022	بعض اوقات بھاگ جانا بھی ایک طرح کی کامیابی ہے۔	1
2023	ادب انسان کے اندر ایک درخت کی مانند ہے جس کی جڑ عقل ہے۔	1
2024	جھوٹ، بخل، ظلم اور جہالت ایسی عادتیں ہیں جن کا نتیجہ بُرائی ہے۔	1
2025	اپنے اپ کو بُرا سمجھنا کمالِ عقل کی دلیل اور کمالِ فضلیت کی نشانی ہے۔	1
2026	منافق اپنے آپ کے ساتھ صلح رکھتا اور لوگوں پر طعن کرتا رہتا ہے۔	1
2027	کثرتِ گفتگو دانا کی لغزش اور بُردبار کی تنگ دلی کا سبب ہے، زیادہ نہ بولو کہ تمہیں جھڑ کا جائے اور نہ ہی تمہاری رسوائی کا باعث ہو۔	1
2028	بے وقوف وہ ہے جو دنیا میں مصروف ہو کر اپنے آخرت کے حصہ کو ضائع کردے۔	1
2029	تکبر و سرکشی دلوں پر اس طرح حملہ کرتی ہے جس طرح قاتل زہر (جسم) پر۔	1
2030	کامل ایمان دار کو اپنی جان کی فکر رہتی ہے کہ قیامت کو اس کا کیا حال ہو گا۔	1
2031	خائن وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول رکھے اور اس کا آج کل سے بُرا ہو۔	1
2032	تیرا سچا دوست وہ ہے جو تیری خاطر اپنی جان تک پر کھیل جائے۔	1
2033	عقلمند وہ ہے جو غصے کی حالت، ترغیب دلانے اور ڈرانے کے وقت اپنے ہوش و حواس قائم رکھے۔	1
2034	خوفِ خداوندی سے رونا دل کو روشن کرتا اور گناہ کی طرف واپس پلٹنے سے بچاتا ہے۔	1
2035	لمبی امیدیں ہمیشہ جھوٹ، انسان کے لیے دھوکہ اور لمبی زندگی ایک قسم کا عذاب ہے۔	1
2036	دنیا کے امن سے جو انس پیدا کرتا ہے وہ خوف کی وحشت سے دُور ہو جاتا ہے۔	1

1	جماعت سے جو انس پیدا ہوتا ہے وہ خوف کی وحشت سے برباد ہو جاتا ہے۔	2037
1	فرصت جلدی سے ختم ہو جاتی ہے اور دیر سے واپس آتی ہے۔	2038
1	پے درپے بخشش و نیکی کرنا کمال جوانمردی ہے۔	2039
1	زہد دنیا میں بہت کمیاب ہے یہی وہ چیز ہے جس کی بندگانِ خدا تعریف تو کرتے ہیں لیکن بہت کم اسے اختیار کرتے ہیں۔	2040
1	تنگدستی پر صبر کرنا اور عزت سے رہنا اس دولت مندی سے بہتر ہے جس میں انسان ذلیل و خوار ہو۔	2041
1	سرور نفس کی ایک کیفیت ہے جو نشاطِ قلب سے پیدا ہوتی ہے۔	2042
1	غم نفس میں گھٹن اور خوشی انبساط پیدا کرتی ہے۔	2043
1	تدبیر کی دوستی وسیلے سے بہتر ہے۔	2044
1	دُور اندیش وہ ہے جو اچھے لوگوں سے دوستی پیدا کرے کیونکہ آدمی کی ذہنیت کا معیار اس کا دوست ہوتا ہے۔	2045
1	دنیا مصائب و آلام اور ناگہانی حوادث سے انسان پر حملہ کرنے والی ہے۔	2046
1	دُور اندیش وہ ہے جو تجربات سے مضبوط اور مصائب کے پیش آنے سے مہذب ہو جائے۔	2047
1	نیکی کرنا اچھے لوگوں کی عادت اور بُرائی کرنا بُرے لوگوں کا شعار ہے۔	2048
1	گھڑیاں۔پل عمریں گزاتے اور موت کے نزدیک کرتے ہیں۔	2049
1	شریف انسان نیک کام کو اپنے ذمے ایک قرض سمجھتا ہے جس کی ادائیگی اس کے لیے ضروری ہے۔	2050
1	کمینے یا بخیل کی عادت ہے کہ اگر اس سے کسی کے ساتھ نیک سلوک ہو جائے تو اس کو اپنا قرض سمجھتا ہے کہ اسے واپس لینا چاہتا ہے۔	2051
1	سخی جو کچھ کسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اس کا بدلہ لینے سے انکار کرتا ہے۔	2052
1	بُردبار لوگوں کے ظلم و تعدی کا انتقام لینے سے اپنی ہمت بلند رکھتا ہے۔	2053
1	مال خرچ کرنے سے کم اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔	2054
1	حالات دنیا مال و دولت کے خرچ کرنے کے تابع اور آخرت کے ثواب استحقاق سے متعلق ہیں۔	2055

2056	دنیا کے الٹ پلٹ کو دیکھنے کے باوجود اس کی طرف مائل ہونا بہت بڑی نادانی ہے۔	1
2057	اپنے مال سے خمس وزکاۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا بخل ہے۔	1
2058	سخاوت یہ ہے کہ بغیر مانگے دیا جائے مانگنے پر تو شرم وحیا اور ندامت سے بچنے کے لیے لوگ دیا ہی کرتے ہیں۔	1
2059	تیزی اور جلد بازی ایک جنون ہے، جلد باز اکثر اپنے کیے پر شرمندہ ہوتا ہے، اگر پشیمان نہ ہو تو سمجھ لو کہ اس کا جنون مستحکم ہو گیا ہے۔	1
2060	عقل نفع کی چیز، علم آدمی کا مرتبہ بڑھانے والا اور صبر مصائب کو دفع کرنے والی نعمت ہے۔	1
2061	دنیا ایسے مصائب اور اموات کا مجموعہ ہے جو نہایت تکلیف دینے والا ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتا۔	1
2062	مصیبت میں بے قراری کرنے سے وہ اور بڑھ جاتی ہے اور صبر کرنے سے دُور ہو جاتی ہے۔	1
2063	نعمت کی شکر گزاری پہلی نعمت کا بدلہ اور آئندہ نعمات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔	1
2064	گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔	1
2065	دل حکمت کا سرچشمہ اور کان اس کو پہنچانے والے ہیں۔	1
2066	دنیا نفوس کو ہلاک کرنے کے لیے ایک جاہل اور تکلیفوں اور دکھوں کا گھر ہے۔	1
2067	نفوس گویا شتر بے مہار ہیں لیکن عقلوں کے ہاتھ انکی باگ ڈور بُرے کاموں سے تھامے رکھتے ہیں۔	1
2068	ایام تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں، پس تم ان کو اپنے نیک اعمال سے پُر کرو۔	1
2069	آخرت تمہارے رہنے کا گھر ہے پس اس کے لیے وہ سامان نیا کرو جو ہمیشہ تمہارے کام آئے۔	1
2070	خوفِ خداوندی سے رونا اس کی رحمت کی کنجی ہے۔	1
2071	علم پر عمل کرنا کمالِ نعمت ہے۔	1
2072	دنیا دل پر پردہ ڈالنے والا، دھوکہ، زائل ہونے والا سراب، اور گرنے والی دیوار ہے۔	1
2073	صفاتِ فضیلت سے بے خبر رہنا نہایت بُری صفت ہے۔	1
2074	خالق کی طرف جانا ان چیزوں کی محبت کی وجہ سے ہے جو اس کے ہاں مومنین کے لیے تیار ہیں۔	1

1	مخلوق کی طرف توجہ ان چیزوں کی خواہش کے سبب سے ہے جو ان کے پاس ہیں۔	2075
1	جو شخص ادائے فرائض اور نوافل کے ساتھ قربِ الٰہی حاصل کرے وہ انتہائی فائدہ میں ہے۔	2076
1	محبت و دوستی دلوں میں باہم محبت اور یکجہتی پر مبنی ہے۔	2077
1	دین میں بیدار مغزی جسے نصیب ہو بہت بڑی نعمت مالا مال ہے۔	2078
1	سچے دوست یک جان ہوتے ہیں چاہے ان کے بدن جدا جدا ہوں۔	2079
1	علم نیک کاموں کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اعمالِ صالحہ منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں۔	2080
1	علم پہلا رہنما اور معرفتِ الٰہی انتہائی مقصود ہے۔	2081
1	جب تک تو کلام نہ کرے بات تیری قید میں ہے اور جب تو کلام کر چکے تو تُو اس کا (قیدی) ہے۔	2082
1	تحمل و بُردباری غصے کی آگ کو بجھاتی اور تیزیٔ طبع اس شعلے کو بھڑکاتی ہے۔	2083
1	مومن کی جان مخالف کے مقابلہ میں پتھر سے زیادہ سخت اور دوستوں کے سامنے غلام سے زیادہ نرم ہے۔	2084
1	ہاتھ پاؤں تسمے سے باندھے جاتے ہیں نہ کہ مخالفوں کی جدائی سے۔	2085
1	عقل مند ان حقوق کی ادائیگی کیلئے جو اس پر واجب ہیں کڑھتا رہتا ہے اور اسکے جو حقوق دوسروں پر ہوں ان کا تقاضا نہیں کرتا	2086
1	سخی یا شریف کو اگر تجھ سے کوئی حاجت ہو تو وہ تجھے معاف کرتا اور اگر تجھے اس سے کوئی کام ہو تو تیری پوری مدد کرتا ہے۔	2087
1	کمینے یا بخیل کو اگر تجھ سے کوئی کام ہو تو وہ تجھے تنگ کرتا ہے اور اگر تجھے اس سے کوئی مطلب ہو تو تکلیف دیتا ہے۔	2088
1	علم کے بغیر عبادت کرنے والا خراس کے گدھے کی مثل ہے جو گھومنے کے باوجود اسی جگہ پر رہتا ہے۔	2089
1	شریف قدرت کے باوجود درگزر کرتا، حکومت میں انصاف ملحوظِ خاطر رکھتا، لوگوں کی ایذا رسانی سے باز رہتا اور ان کے ساتھ نیکی کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔	2090
1	توبہ اس کا نام ہے کہ انسان گناہ سے دل میں پشیمان ہو، زبان سے استغفار کرے، آئندہ اسے ترک کردے اور دل میں یہ ارادہ رکھے کہ پھر اسے کبھی نہیں کروں گا۔	2091
1	کسی قسم کے خوف اور امید کے بغیر بخشش کرنا حقیقت وسخاوت کا بدلہ ہے۔	2092

1	اس مال کو حقوقِ الٰہی میں خرچ کرنا سلسلہ سخاوت و بخشش کی ایک قسم ہے۔	2093
1	مومن کی حالت یہ ہے جب کسی چیز کو دیکھے تو عبرت کی نگاہ سے دیکھے، جب بولے تو یادِ الٰہی کرے، جب خاموش ہو تو موت اور آخرت کی فکر میں رہے، نعمت ملے تو شکر گزار اور تکلیف میں ہو تو صبر کرے۔	2094
1	مومن کو اگر کوئی نصیحت کرے تو مان لے، اگر کوئی ڈرائے تو ڈر جائے، جب کوئی عبرت دلائے تو عبرت پذیر ہو، اگر کوئی موت یاد دلائے تو اسے یاد کرے، اگر کوئی ظلم کرے تو معاف کر دے۔	2095
1	فقر و تنگدستی مومن کی اصلاح کا سبب اور پڑوسیوں کے حسد، بھائیوں کی چاپلوسی اور بادشاہ کے ظلم سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔	2096
1	دوست وہ ہے جو ظلم و زیادتی کرنے سے روکے اور احسان و نیکی میں مدد گار ہو۔	2097
1	تقویٰ و پرہیز گاری تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک مضبوط رسّی ہے، اگر تم اس کو پکڑو گے تو اس کے سخت عذاب سے نجات پاؤ گے۔	2098
1	کمینے کی عزت کرنا اتنا ہی بُرا ہے جتنا شریف کی تعظیم کرنا اچھا ہے۔	2099
1	جاہل گویا ایک پتھر ہے جس سے پانی کی بوند نہیں پھوٹتی، یا ایک درخت ہے جس کی شاخیں سبز نہیں ہوتیں یا ایک زمین ہے جس سے گھاس پات نہیں اُگتا۔	2100
1	لوگ دو قسم کے ہیں ایک طالب اور دوسرے مطلوب، جو شخص دنیا کا طلب گار ہو موت اس کی تلاش میں رہتی ہے یہاں تک کہ اسے دنیا سے نکال دیتی ہے اور جو آخرت کا طلبگار ہو دنیا اسکی طلب میں رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی روزی پوری کر لیتا ہے	2101
1	امانت اور وفاداری، افعال کی سچائی اور جھوٹ و بہتان اقوال کی خیانت ہے۔	2102
1	بخیل جس قدر اپنا مال و اسباب بند رکھتا ہے اس سے کہیں زیادہ اپنی عزت خرچ کر ڈالتا ہے، اور جس قدر اپنے نسب کی حفاظت کرتا ہے اس سے کئی درجے زیادہ وہ اپنا دین ضائع کر دیتا ہے۔	2103
1	جو شخص کسی جماعت کی بُرائی پر راضی ہو تو وہ اس میں ان کے ساتھ شامل ہے، اور جو شخص کسی بُرے کام میں شریک ہو اسے دُگنا گناہ ہوتا ہے۔ ایک اس پر راضی ہونے کا اور دوسرا اس کے کرنے کا۔	2104

1	موت کا وقت مقرر ہے اور روزی پہلے سے تقسیم ہو چکی ہے پس کوئی شخص روزی کے دیر سے پہنچنے سے پریشان نہ ہو کیونکہ حرص کرنے سے روزی کچھ پہلے نہیں مل جاتی اور پاکدامنی سے کچھ مؤخر نہیں ہو جاتی اور مومن کا تحمل کرنا بہتر ہے۔	2105
1	لوگوں کی تین قسمیں ہیں، ایک عالم ربّانی۔ دوسرے علم دین حاصل کرنے والے جو نجات کا راستہ تلاش کرنے والے ہیں۔ تیسرے کمینے فرومایہ جو ہر ایک بکنے والی آواز پر چلتے اور نورِ علم سے بہرہ اور دین کے مضبوط قلعے میں پناہ نہیں لیتے۔	2106
1	جو شخص اپنے علم پر مطمئن رہتا ہے دوسروں کا کمال اس کی نظروں سے اوجھل رہتا ہے۔ اگر اس کو ان کا فضل و کمال معلوم ہو جائے تو اپنے علم اور کوتاہی پر ناخوش اور غمناک ہو۔	2107
1	آدمی کی عزت اس کے دو چھوٹے اعضاء یعنی دل اور زبان سے ہے، کیوں کہ اگر میدان جنگ میں جائے گا تو دل کی بہادری سے اور اگر بات کرے گا تو زبان کی قوت سے۔	2108
1	نعمت شکر سے (ملی ہوئی) اور شکر زیادتی سے متصل ہے اور یہ دونوں ایک رسی میں جکڑے ہوئے ہیں پس جب تک شکر کرنے والے کی طرف سے شکر منقطع نہیں ہوتا خداوندِ متعال کی طرف سے نعمات کی زیادتی ختم نہیں ہوتی۔	2109
1	ذکرِ الٰہی زبان کے وظائف اور علاماتِ فکر سے نہیں لیکن وہ اپنی یاد سے پہلے اور ذاکر کے بعد دوسرے درجہ پر ہے۔	2110
1	عقل مومن کی دوست ہے، علم اس کا ذریعہ، صبر اس کی فوجوں کا سپہ سالار اور عمل اس کا منتظم ہے۔	2111
1	زمانہ اہلِ زمانہ سے خیانت کرتا ہے اور جو اس پر خفا ہوا اسے کبھی خوش نہیں ہونے دیتا۔	2112
1	ایمان اور عمل دونوں جڑواں بھائی اور ایسے رفیق ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہوتے، اور خداوند کریم ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہیں کرتا۔	2113
1	ذلت و رسوائی اور بدبختی طمع و حرص سے وابستہ ہے۔	2114
1	سخت تکالیف و مصائب کے برداشت کرنے میں صبر کرنا، حصولِ فرصت کی کامیابی کو موجب ہے۔	2115
1	لوگ باغ کے درختوں کی مانند ہیں کہ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے مگر ہر ایک کا پھل جدا جدا ہوتا ہے۔	2116
1	طمع و لالچ صرف انسان کو کسی چیز کے پاس لے جاتی ہے، مگر کامیابی کے ساتھ واپس نہیں کرتی اور یہ ایسا ضامن ہے جو وفادار نہیں۔	2117

2118	عقل اللہ تعالیٰ کے لشکر کی حاکم، خوہشاتِ نفسانی شیطانی فوج کی سپہ سالار ہیں، اور نفس ان دونوں کی کشاکش میں ہے پس جو غالب آجائے وہ اسی کے ماتحت ہو جاتا ہے۔	1
2119	عقل اور شہوت دونوں آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علم عقل کا معاون اور شہوت کی زیبائش خواہشات ہیں، اور نفس ان دونوں کی زد میں ہے، پس وہ جونسا غالب وزور آور ہو اس کی طرف ہو جاتا ہے۔	1
2120	سردار وہ ہے جو کسی سے دھوکا و فریب نہ کرے اور لالچ کی پر فریب چالوں میں نہ آئے۔	1
2121	علم دو طرح کے ہیں عقلی اور نقلی۔ علم عقلی جب تک نقل کے مطابق نہ ہو کسی کام کا نہیں۔	1
2122	مومن کی عادت، زہد، ہمت، دیانت داری، عزت، قناعت اور کوشش حصولِ آخرت ہے۔ اس کی نیکیاں زیادہ اور درجات بلند اور خلاصی و نجات قریب ہے۔	1
2123	جھوٹا اور مردہ دونوں برابر ہیں کیوں کہ زندہ کی فضیلت مردہ پر یہ ہے کہ زندہ بات چیت کر سکتا ہے، اور مردہ بول نہیں سکتا اور جب جھوٹے کے کلام کا اعتبار نہ ہو تو اس کی زندگی خود بخود باطل و کالعدم ہے۔	1
2124	حاسد کی عادت ہے کہ باتوں میں محبت و دوستی ظاہر کرتا اور معاملات میں دشمنی مخفی رکھتا ہے پس وہ دوست نما دشمن ہے۔	1
2125	نفسِ امّارہ منافق کی طرح چاپلوسی کرتا ہے اور اس میں دوستی اور موافقت ظاہر کر کے فریب دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم اس کے فریب میں آجاؤ اور تم پر اسے پورا قابو حاصل ہو جائے تو اس وقت اپنی پوری دشمنی ظاہر کرے گا اور جس قدر زور چلے گا اس میں دریغ نہ کرے گا اور آخر کار مصیبت کے گڑھے میں لا ڈالے گا۔	1
2126	حکماو دانا سب لوگوں سے زیادہ شریف النفس، سب سے زیادہ صابر، بہت جلد معاف کرنے والے اور انتہائی وسیع الاخلاق ہیں	1
2127	علماء سب سے زیادہ پاکیزہ اخلاق اور طمع و لالچ سے دُور ہیں۔	1
2128	تین چیزیں ایسی ہیں جن سے انسان کو محبت حاصل ہوتی ہے۔ * موافق مزاج زوجہ * نیک اولاد * موافق طبع بھائی	1
2129	سوال کی عادت سے زبان کمزور ہو جاتی اور بڑے بڑے بہادروں کے دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ باعزت شریف کو ذلیل غلام کے مقام پر لا کھڑا کرتی ہے، چہرے کی رونق کو دُور اور رزق کی برکت ختم کر دیتی ہے۔	1

1	کھانا تین طرح سے کھایا جاتا ہے، *بھائیوں کے ساتھ خوشی سے *فقراء کے ساتھ ایثار کرنے سے *دنیاداروں کے ساتھ مردانگی و مروّت سے۔	2130
1	مروّت و مردانگی یہ ہے کہ انسان کو اگر حکومت ملے تو عدل وانصاف سے کام لے، قدرت ہو تو درگزر اور معاف کرے، اور مال و دولت ہو تو محتاجوں کی خبر گیری کرے۔	2131
1	معزولی کے بعد جو ذلت حاصل ہوتی ہے وہ حکومت کی عزت کو چھپا دیتی ہے۔	2132
1	دُور اندیشی وہ ہے جو اقبالِ نعمت میں شکر گزار اور ادبارِ دولت میں لاپرواہ رہے۔	2133
1	ظالم کے دوست کم اور دشمن زیادہ ہوتے ہیں۔	2134
1	عادل کے مددگار اور دوست زیادہ ہوتے ہیں۔	2135
1	عالم دین مُردوں کے درمیان بھی زندہ ہے۔	2136
1	جاہل زندہ لوگوں کے درمیان بھی مردہ ہے۔	2137
1	دوست بھائی غم واندوہ کو دُور کرنے والے ہیں۔	2138
1	سچائی انسان کا جمال اور ایمان کا ستون ہے۔	2139
1	خواہشاتِ نفسانی شیطان کے جال ہیں۔	2140
1	اللہ تعالیٰ سے حیا عذابِ جہنم سے بچاتی ہے۔	2141
1	انجام کا سوچنا عزت دلاتا، لغزش سے بچاتا اور لوگوں کو مددگار بناتا ہے۔	2142
1	گناہوں کی طرف دوڑنا عذابِ دوزخ کا باعث ہے۔	2143
1	غفلت غرور پیدا کرتی اور ہلاکت سے نزدیک کر دیتی ہے۔	2144
1	مومن دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، مجبوراً پیٹ کو بھرتا ہے اور دنیاوی باتوں کو دشمنی کے کانوں سے سنتا ہے۔	2145
1	طلوعِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی کرنے کے لیے مسجد میں بیٹھنا کشائش و وسعتِ رزق کے لیے زمین کے اطراف واکناف میں مارے پھرنے سے زیادہ آسان ہے۔	2146

2147	خالص عبادت یہ ہے کہ انسان فقط ذاتِ خداوندی سے امید رکھے اور اپنے گناہوں سے شرمندہ ہو۔	1
2148	سوال کرنا ذلت کا طوق ہے جو عزت دار کی عزت اور صاحب حسب و نسب برباد کر دیتا ہے۔	1
2149	عقلمندی یہ ہے کہ خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرو، فضول خرچی سے بچے رہو، اگر وعدہ کرو تو وعدہ خلافی نہ کرو، اور اگر غصہ کرو تو زبان سے بے ہودہ بات نہ کہو اور بُردباری سے پیش آؤ۔	1
2150	عدل یہ ہے کہ جب ظلم ہو تو انصاف کرو اور بزرگی یہ ہے کہ اگر قدرت ہو تو معاف کر دو۔	1
2151	وفاداری فقط عہد، مروّت و مردانگی، اور رشتہ داروں کی خبر گیری ہے۔	1
2152	تین صورتوں میں انسان کی حالت درست نہیں رہتی۔ * بادشاہوں کی نزدیکی * حکومت * تنگدستی کے بعد مالداری جوان حالات میں تبدیل اور خراب نہ ہو تو سمجھ لو کہ وہ بہت بڑا سلیم العقل اور انتہائی بااخلاق ہے۔	1
2153	مومن اپنے آپ کو گناہگار سمجھتے، اپنی کوتاہیوں سے ڈرتے دنیا متنفر، آخرت کے شائقین، اور اطاعت خداوندی میں کوشاں رہتے ہیں۔	1
2154	تلوار کاٹنے والی اور دین ایک نہایت عمدہ و عجیب چیز ہے دین امر بالمعروف (نیک باتوں کا حکم) اور تلوار نہی عن المنکر (بُرے کاموں سے روکتی) ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے)	1
2155	احسان اور نیکی تین باتوں کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔ * اپنے احسان کو کم اور حقیر جاننا * نیکی میں جلدی کرنا * پوشیدہ اور مخفی رکھنا کیوں کہ جب تو احسان کو حقیر سمجھے گا تو اسے بڑھانے سے دریغ نہ کرے گا۔ اس میں جلدی کرے گا تو محتاج اس سے انتہائی خوش ہو گا اور جب مخفی و پوشیدہ رکھے گا تو اس کو اپنے کمال تک پہچائے گا۔	1
2156	باتیں یاد رہتی ہیں اور بھید ظاہر کیے جاتے ہیں۔	1
2157	اور ہر ایک جان اپنے اعمال کی مرہون ہے۔ اکثر لوگ نقصان اور گھاٹے میں ہیں ہاں جن کو خدا محفوظ رکھے وہ سلامت ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ جو سائل ہیں وہ مانگنے میں ہچکچاتے اور جواب دینے والے تکلّف سے جواب دیتے ہیں، قریب ہے کہ ان میں اچھی رائے والے کو اس کی رائے کی فضیلت سے محروم رکھے کہ خوشی اور ناخوشی کی حالت یکساں نہیں۔ قریب ہے کہ ان میں جو زیادہ مستقل مزاج ہے وہ دنیا کی ایک نظر یا کسی حسین کی ایک نگاہ پر فریفتہ اور ایک بات پر لوٹ پوٹ ہو جائے۔	1

2158	دنیامیں لوگ دوطرح کے کام کرنے والے ہیں۔ایک وہ جو دنیا کے حصول کے لیے کوشاں ہیں، یہ لوگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر آخرت سے غافل ہیں۔بال بچوں کی تنگدستی کا غم دامن گیر رہتا ہے اور اپنی آخرت کی محتاجی کاخیال بھی نہیں کرتے وہ اپنی زندگی غیروں کے فائدہ میں برباد کر دیتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو دنیامیں رہ کر آخرت سنوارتے ہیں اور جو رزق ان کا مقسوم ہے وہ بغیر کسی مشقت کے مل جاتا ہے۔پس ایسے لوگ دنیاوآخرت دونوں سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔	1
2159	اے اللہ! ہماری اور ان کی جانیں محفوظ فرما اور ہمارے اور ان کے درمیان صلح اور موافقت پیدا فرما اور ان کو ان کی گمراہی سے راہِ راست پر لا کر نجات دے تاکہ جاہل و نادان لوگ حق کو پہچان لیں اور جو لوگ سرکشی اور عہد شکنی پر فریفتہ ہیں وہ اس سے باز آجائیں۔	1
2160	عقلمندی یہ ہے کہ زبان سے وہی بات کہو جو تمہیں معلوم ہو اور جو کچھ کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔	1
2161	چار چیزیں جسے عطا ہوئی ہیں اس کو گویا دنیاو آخرت کی تمام خوبیاں حاصل ہیں۔ * راست گوئی * امانت داری * پیٹ کو حرام سے بچانا * حُسنِ خُلق۔	1
2162	چار چیزیں انسان کے لیے عیب ہیں۔* بخل * جھوٹ * حرص * بد خُلقی	1
2163	تواضع، عقل اور تکبر جہالت کی بنیاد ہے۔	1
2164	سخاوت عقل کا ثمرہ اور قناعت بزرگی کی علامت ہے۔	1
2165	سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور وہ اسے اجر عطا فرمائے گا۔لوگ بھی اس سے محبت کرتے اور اس کی عزت کرتے ہیں۔	1
2166	بُرائی انتہائی بُرا راستہ ہے اور اس کو اختیار کرنے والا بد ترین ساتھی ہے۔	1
2167	پاکدامنی شہوت کو کمزور کر دیتی ہے۔	1
2168	صدقہ و خیرات سے رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔	1
2169	بلاغت یہ ہے کہ جواب دینے میں دیر اور غلطی نہ ہو۔	1
2170	عقل ہدایت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نجات دیتی ہے، جہالت گمراہ اور ہلاک کر دیتی ہے۔	1
2171	سخی دنیامیں محمود اور آخرت میں مسعود ہے۔	1

2172	بزرگی یہ ہے کہ انسان بخشش وکرم اور ایفائے عہد کے زیور سے آراستہ ہو۔	1
2173	تقویٰ وپرہیز گاری ایسی چیز ہے کہ کوئی چیز اس کا بدل اور جانشین نہیں ہو سکتی۔	1
2174	مومن کامل وہ ہے جو لوگوں کی ایذائیں برداشت کرے اور اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔	1
2175	دنیا میں خدا تعالیٰ کا خوف آخرت کے ڈر سے بچاتا ہے۔	1
2176	نیک عمل خیر خواہ ساتھی ہے۔	1
2177	اطاعتِ خداوندی اور لوگوں سے اچھا سلوک کرنا انتہائی نفع بخش تجارت ہے۔	1
2178	سخی اپنا مال خرچ کر کے عزت کو بچاتا ہے۔	1
2179	بخیل عزت دے کر مال بچاتا ہے۔	1
2180	مومن دنیا دے کر دین محفوظ رکھتا ہے۔	1
2181	بدکار دین فروخت کر کے دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔	1
2182	پرہیز گاری وپارسائی شبہات کی چیزوں سے بچنا ہے۔	1
2183	تقویٰ گناہوں سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔	1
2184	خردمند وہ ہے جو اپنا ایک سانس بے فائدہ کام میں ضائع نہ کرے اور نہ ہی ایسی اشیاء جمع کرے جو ساتھ نہ دیں۔	1
2185	غصہ کینہ اور دشمنی پیدا کرتا ہے۔	1
2186	لہو ومزاح پختہ باتوں کو خراب کرتے ہیں۔	1
2187	انسان کا مرتبہ زیرکی ودانشمندی سے ہے نہ کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ (بناؤ سنوار) سے۔	1
2188	انسان کی قدروقیمت اس کی ہمت سے ہے مال ودولت سے نہیں۔	1
2189	خوشروئی عمدہ صفت ہے جو دیکھتا ہے وہ خوش ہوتا ہے۔	1
2190	سخاوت وحیا عمدہ ترین عادتیں ہیں۔	1
2191	جوانمردی یہ ہے کہ انسان لوگوں پر اپنا مال خرچ کرے اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دے۔	1

1	مردانگی لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور مہمان نوازی کا عادی ہونے کا دوسرا نام ہے۔	2192
1	کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ذلت کے خوف سے پہلے ہی ذلیل ورسوا ہو جاتے ہیں۔	2193
1	جھگڑا کرنا دنیا و آخرت میں تمام اشیاء سے زیادہ ضرر رساں ہے۔	2194
1	علم وہ بحر ناپیدا کنار ہے جس کا احاطہ دشوار ہے لہٰذا جو ضروری اور کارآمد علم ہے اسے حاصل کرو۔	2195
1	بُرے آدمی کو کسی سے اچھا گمان نہیں ہوتا کیوں کہ وہ سب کو اپنے جیسا ہی سمجھتا ہے۔	2196
1	شکر گزاری احسان سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہے کیوں کہ شکر باقی رہتا ہے اور احسان کرنے والا جو چیز دیتا ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔	2197
1	بخل اور کمینگی تمام فضائل کی دشمن، تمام رذائل، بُرائیوں اور گھٹیا عادات کی جڑ ہے۔	2198
1	مروّت تمام فضائل و محاسن کے جمع ہونے کا نام ہے۔	2199
1	دُور اندیش وہ ہے جو غصے کے غلبے کے وقت کسی سے بدلہ نہ لے اور اپنی فرصت کو غنیمت سمجھ کر اپنے احسان کا بدلہ نہ چاہے۔	2200
1	عقلمند وہ ہے جو اپنی خواہشات پر قابو رکھتا ہو۔	2201
1	خردمند وہ ہے جو اپنی ہوائے نفس کے جذبات پر غالب ہو۔	2202
1	کلام دوا کی طرح ہے جس کی تھوڑی مقدار فائدہ بخش اور زیادتی ہلاک کر دیتی ہے۔	2203
1	سائل کو نرمی سے جواب دینا لمبے وعدوں سے بہتر ہے۔	2204
1	بادشاہوں کا قرب مصائب کی کنجی اور فتنے کا بیج ہے۔	2205
1	کمزور اور غلام پر ظلم کرنا صاحبِ قدرت کی بُری عادت ہے۔	2206
1	صحیح وسلامت دل شہادت میں فصیح زبانوں سے بہتر ہے۔	2207
1	نرمی دوستی کا پھل اور کامیابی کی علامت ہے۔	2208
1	دنیا کی زندگیاں چاہے کتنی طویل ہوں انتہائی قلیل ہیں، اور دنیا سے کتنا ہی فائدہ کیوں نہ ہو لیکن وہ آخرت کے مقابلہ میں کم ہے۔	2209
1	نیکی اگر لگاتار نہ ہو تو وہ پرانے کپڑوں اور ویران مکانوں کی طرح برباد ہو جاتی ہے۔	2210

2211	بُرائی کامادہ ہر ایک طبیعت میں مخفی ہے اگر انسان کی صلاحیت اس پر غالب آجائے تو وہ دب جاتا ہے ورنہ ظاہر ہو جاتا ہے۔	1
2212	بے وفائی گناہ کو بڑھانے والی اور انسان کے مرتبہ کو کم کرنے والی ہے۔	1
2213	تقدیرِ الٰہی انسان کی تجاویز و تدابیر کے تابع نہیں بلکہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہی ظہور پذیر ہوتا ہے۔	1
2214	وعدہ وفائی بزرگی کی دلیل ہے۔	1
2215	اپنے کام میں کوشش کرنا سعادت مندی کی علامت ہے۔	1
2216	خردمند وہ ہے جو اپنے معاملات خدا کے سپرد کر دے اور احتیاط و دُور اندیشی کو اپنے ہاتھ سے نہ دے۔	1
2217	دانا وہ ہے جو حیا کی چادر اور بُردباری کا لباس پہن لے۔	1
2218	کامل وہ ہے جس کی کوشش و وقار اس کی خواہشات پر غالب ہو۔	1
2219	خردمند وہ ہے جو اپنی عقل سے خواہشاتِ نفسانی کا قلع قمع کر دے۔	1
2220	زمانہ کی دو حالتیں ہیں، کبھی کوئی چیز چھین لیتا ہے اور کبھی عطا کرتا ہے، جو چھین لے وہ لوٹ کر واپس نہیں آتی اور جو عطا کرے اسے بقا نہیں۔	1
2221	زبان درازی گمراہی و جہالت ہے۔	1
2222	فخر کرنا، قدرو منزلت کو کم کرتا ہے۔	1
2223	کمینگی بُرے افراد کی عادت ہے۔	1
2224	کینہ ایک پوشیدہ آگ ہے جس کو کامیابی کے سوا کوئی چیز نہیں بجھاتی۔	1
2225	مومن اپنے نفس پر امین اور خواہشات و حواس پر غالب ہے۔	1
2226	حسد بدترین عیب اور انتہائی تکلیف دہ زخم ہے، جب تک محسود کو وہ تکلیف نہ پہنچے جس کا حاسد خواہش مند ہے تو اسے کبھی آرام و سکون نہیں ملتا۔	1
2227	الفاظ، معانی و مضامین کے قالب ہیں۔	1
2228	اعترافِ گناہ مجرم کے لیے سفارش ہے۔	1

2229	ایثار نیک لوگوں کی عادت اور بزرگوں کا شیوہ ہے۔	1
2230	وہ سبب جس کے ذریعہ سے کوئی عاجز اپنا مطلوب حاصل کرتا ہے اگر تائید ایزدی شاملِ حال نہ ہو تو اسی میں صاحبِ قدرت ناکام رہتے ہیں۔	1
2231	سجدۂ جسمانی یہ ہے کہ انسان نہایت خشوعِ قلب اور اخلاص نیت کے ساتھ اپنا چہرہ زمین پر رکھے۔ ہاتھوں، پاؤں اور گھٹنوں کے اطراف کو قبلہ کی طرف متوجہ کرے۔	1
2232	سجدہ نفسانی یہ ہے کہ تمام فانی اشیاء سے دل اٹھا کر اپنی ہمت باقی رہنے والی چیزوں کی طرف لگا دے، غرور، تکبر اور حمیت وغیرت کو بالائے طاق رکھے، دنیا کے تمام واسطے چھوڑ کر اپنی عادتوں کو اخلاقِ نبوی کے سانچے میں ڈھالے۔	1
2233	نماز شیطان کے حملوں سے بچنے کے لیے مضبوط ترین قلعہ ہے۔	1
2234	نماز اللہ تعالیٰ کی پناہ گاہ اور شیطان کو دھتکارنے کا وسیلہ ہے۔	1
2235	صدقہ مصیبت سے اور عذاب سے بچانے کا ذریعہ ہے۔	1
2236	غرور و تکبر سے نعمت دُور ہوتی اور عذاب نازل ہوتا ہے۔	1
2237	خواہشات بھی ایک معبود ہیں (جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں)	1
2238	عقل انتہائی قابلِ تعریف دوست ہے۔	1
2239	رات اور دن موجودہ لوگوں کو فنا کرنے اور گزشتہ افراد کے آثار مٹانے کے لیے تیزی سے سرگرمِ عمل ہیں۔	1

فصل 2

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ اقوال کا ترجمہ جو حرف "الف" میں شامل ہیں اور ان کی ابتدا صیغہ اَمر کے مفرد الفاظ کے پیرائے میں ہے۔	فصل
1	اسلام لا کہ سلامتی حاصل ہو۔	2
2	سوال کرتا کہ عالم بن جائے۔	2
3	اطاعت کر، غنیمت ہاتھ آئے۔	2

4	انصاف قائم کرتا کہ حکومت قائم رہے۔	2
5	سخاوت کر کہ عزت ملے۔	2
6	فکر کر کہ فوقیت حاصل ہو۔	2
7	نرمی و موافقت رکھ تا کہ توفیق الٰہی میسر ہو۔	2
8	لوگوں سے نیکی کر کے ان کو غلام بنالے۔	2
9	گناہوں سے مغفرت طلب کر کہ روزی وسیع ہو۔	2
10	بُردباری کر کہ بزرگی پائے۔	2
11	لوگوں کے ساتھ نیکی کر کہ پیشوا ہو سکے۔	2
12	خاموشی اختیار کر کہ سلامت رہے۔	2
13	صبر کر تا کہ کامیابی حاصل ہو۔	2
14	عبرت حاصل کر تا کہ گناہ سے بچ سکے۔	2
15	فکر کر تا کہ دل میں نورِ بصیرت پیدا ہو۔	2
16	بُردباری اختیار کر تا کہ سب لوگ تعظیم کریں۔	2
17	اطاعتِ خداوندی میں مشغول رہ کہ فائدہ حاصل ہو۔	2
18	یقین کو مضبوط رکھ کہ کامیابی کا چہرہ نظر آئے۔	2
19	تقدیرِ خدا پر راضی رہ کہ آسودہ خاطر ہو۔	2
20	سچائی اختیار کر کہ نجات پائے۔	2
21	باخبر رہ کہ بات کر سکے۔	2
22	صبر کر تا کہ مراد پائے۔	2
23	لوگوں کے جرم معاف کر تا کہ خدا تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔	2

24	جو عطا کرے اسے بھول جا (نیکی کر دریا میں ڈال)	2
25	قناعت کر تا کہ عزت پائے گا۔	2
26	تواضع اختیار کر کہ بلند مرتبہ پائے گا۔	2
27	لوگوں کو مال و دولت عطا کر کہ نیک اور صاحب استطاعت لوگوں میں داخل ہو جائے۔	2
28	عبرت پکڑ کہ قناعت نصیب ہو۔	2
29	عدل و انصاف کر کہ لوگوں پر حکومت حاصل ہو۔	2
30	غور و فکر کر کہ مشکل مسائل سمجھ میں آئیں۔	2
31	سخاوت کر کہ سر دار بنے۔	2
32	خلوص اختیار کر تا کہ مرتبہ پائے۔	2
33	نعمت کی شکر گزاری کر تا کہ نعمت میں زیادتی ہو۔	2
34	لوگوں پر انعام کر تا کہ وہ تعریف کریں۔	2
35	اپنے مطلوب کی تلاش میں رہ کہ ایک دن پالے گا۔	2
36	پرہیز گاری اختیار کر تا کہ کامیاب ہو۔	2
37	ایمان لا کہ عذابِ الٰہی سے نجات ملے۔	2
38	لوگوں کی مدد کر تا کہ وہ تیرے معاون ہوں۔	2
39	عقلمند کی اطاعت کر، مطلب بر آری ہو گی۔	2
40	جاہل کی بات بھول کر بھی تسلیم نہ کر کیوں کہ اسی میں سلامتی ہے۔	2
41	اپنی حکومت میں انصاف کر اور جو نعمت ملی ہے اس کا شکریہ ادا کر۔	2
42	لوگوں کا ساتھ دے تا کہ ان کی آزمائش کر سکے۔	2
43	لوگوں کے ساتھ نیکی کر و اور بھول کر بھی کسی کو تکلیف نہ دو (اور نیکی سے انکار نہ کر)	2

44	تیرا بھائی چاہے تیری نافرمانی کرے مگر تم اس کی اطاعت کرو اگرچہ وہ تم پر زیادتی کرے مگر تو اس سے محبت کر۔	2
45	اپنی دوستی کی لاج رکھ اور اپنے عہدو پیمان کی حفاظت کر۔	2
46	لوگوں سے نیکی کرتا کہ وہ بھی تجھ سے نیکی کریں۔	2
47	دوسروں کی نگہداری کر کہ لوگ تیری نگہداری کریں۔	2
48	ہمیشہ خاموشی اختیار کرتا کہ فکر میں نور پیدا ہو۔	2
49	خواہشات پر غالب رہ کہ کمال حکمت حاصل ہو۔	2
50	جو تیرے ساتھ بُرائی کرے تو اس سے نیکی کر اس طرح وہ تمہارا غلام ہو جائے گا۔	2
51	ہمیشہ خداوند کریم کا شکر ادا کرتا کہ اس کی نعمت ہمیشہ باقی رہے۔	2
52	خواہشات دنیا ترک کرتا کہ رحمتِ خداوندی نازل ہو۔	2
53	علم کی تلاش میں رہ تا کہ اس میں زیادتی ہو۔	2
54	علم پر عمل کر کہ غنیمت ملے۔	2
55	غصہ کو پی کہ بُردباری میں ترقی ہو۔	2
56	زندگی بھر خاموشی اختیار کر کہ تجھے عروج حاصل ہو۔	2
57	لوگوں کے ساتھ بخشش واحسان کرتا کہ تیرا مرتبہ بزرگ ہو۔	2
58	اپنے بھائی کے ہدایت یافتہ ہونے میں مدد کر۔	2
59	اس کے ساتھ امانت داری سے برتاؤ کر کے اپنی نیکی زندہ کر۔	2
60	کم گوئی اختیار کرتا کہ لوگوں کی ملامت سے محفوظ رہے۔	2
61	اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو حرام سے بچائے رکھ۔	2
62	لوگوں سے انصاف کرتا کہ ہمیشہ قدرت حاصل رہے۔	2
63	لوگوں سے اچھا سلوک رکھ، شدائد ومصائب میں صابر رہ، قدرت ہو تو انصاف کر۔	2

2	جو تجھ سے بُرائی کرے اس سے اچھائی کر جو تم پر زیادتی کرے اس کو معاف کر۔	64
2	اپنی پوری ہمت و کوشش کو آخرت کی طرف لگا۔	65
2	اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو محفوظ رکھ کیوں کہ ان دونوں میں تمہاری آزمائش ہے۔	66
2	اپنے عیوب پر نگاہ کر کے اپنے بھائی کے عیب چھپا۔	67
2	بجائے اس کے کہ لوگ تمہاری عزت کریں ایسے کام کر کہ لوگ تیری طرف خود بخود راغب ہوں۔	68
2	اپنے دوست کی خطا معاف کر تا کہ تیرے دشمن تجھے اچھا سمجھیں۔	69
2	دوسروں کے سینہ سے بُرائی اس طرح دُور کر کہ پہلے اپنے سینہ کی صفائی کر لے۔	70
2	پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے بلند رکھ اس سے بدن اور کپڑے صاف رہیں گے۔	71
2	اپنی زبان کو سونا چاندی کی طرح محفوظ رکھ۔	72
2	اگر دوست سے کوئی خلاف طبع بات ہو جائے تو اس کی دوسری اچھائیوں پر نظر کر کے اسے درگزر کر۔	73
2	اگرچہ حق تیری مرضی کے خلاف بھی ہو اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑ اور اپنی آخرت کو دنیا کے بدلہ میں نہ بیچ۔	74
2	دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر تا کہ مرنے کے بعد بہترین مقام نصیب ہو۔	75
2	سُن تا کہ علم حاصل ہو اور خاموش رہ کہ سلامتی نصیب ہو۔	76
2	لوگوں سے خوف رکھ تا کہ وہ تجھ سے ڈریں اور مذاق مت کر ورنہ ذلیل ہو گا۔	77
2	اپنے دل سے بُرائی کا مادہ ختم کر تا کہ تیرا نفس ذلیل اور عمل مقبول ہو۔	78
2	نیک اعمال کو اپنا ساتھی بنا اور بڑی امید کو اپنا دشمن سمجھ۔	79
2	جو چیز تیرے لیے ضروری ہے اس کی فکر مت کر اور بے فائدہ کام میں نہ پڑ۔	80
2	اپنے نیک کاموں سے بدکار کی اصلاح کر اور اچھی بات کے ساتھ نیکی کی طرف راہبری کر۔	81
2	اپنے معاملات پر نگاہ رکھ اور اپنے بھید کسی سے نہ کہہ۔	82
2	اپنا راز خود محفوظ رکھ۔	83

	کسی عقلمند کو بھی نہ بتا ہو سکتا ہے کہ وہ غلطی کرے اور نہ ہی کسی جاہل کو اس سے مطلع کر کیوں کہ وہ خیانت کرے گا۔	
84	جہاں تک ممکن ہو نیکی کر اور بد کردار سے نیکی کر کے اس کو بُرائی سے روک۔	2
85	اپنی تمام کوشش و فکر آخرت کی طرف لگا تاکہ سعادتِ ابدی حاصل ہو۔	2
86	علم کی اطاعت اور جہالت کی نافرمانی کر کیوں کہ دونوں جہان کی کامیابی اسی میں ہے۔	2
87	عقل کی راہ پر چل کر اس کی پیروی کر اور خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت کر تاکہ نجات حاصل ہو۔	2
88	جس کے ساتھ چاہے احسان کر تو اس کا حاکم ہو جائے گا۔	2
89	جس سے چاہے بے نیاز ہو تو اس کی مثل ہو جائے گا۔	2
90	جس سے بھی چاہے نیاز مندی کر تو اس کا اسیر ہو جائے گا۔	2
91	خاموشی اختیار کر اس کا کمترین فائدہ سلامتی ہے۔	2
92	بے ہودہ گوئی سے بچ کہ اس کی آسان ترین بُرائی ملامت ہے۔	2
93	ایسا لباس پہن جس سے تیری شہرت ہو اور کوئی انگشت نمائی نہ کرے۔	2
94	جس رفتار سے تیرا مرض چلے اسی رفتار سے اس کا علاج کر۔	2
95	نیک کردار کو حقیر نہ سمجھ کیوں کہ نیکی تھوڑی بھی بہت زیادہ ہے اور نیک کردار خوشی کا باعث ہے۔	2
96	جب ایسی بات تیری زبان سے نکلے جس میں خطا نہ ہو تو یقیناً اس پر خوش ہونا چاہیے۔	2
97	لوگوں کے عیوب سے چشم پوشی کر وورنہ تو کسی سے بھی ہرگز خوش نہ ہو گا۔	2
98	نعمت پر اظہارِ مسرت کی بجائے شکر گزار ہو۔	2
99	مصیبت پر بے قراری و بے تابی کے بدلے صبر کر۔	2
100	جب تک تیرا نفس اطاعتِ خداوندی میں تیری مدد کرے اس کی عزت کر۔	2
101	اپنے نفس کو ذلیل رکھ جب تک تجھے خدا کی نافرمانی کی طرف کھینچے۔	2
102	حکمت و دانائی کو اپنا لباس اور وقار کو اپنی چادر بنا کہ یہ نیک لوگوں کی زینت و زیبائش ہیں۔	2

2	سچائی اور امانت داری ہمیشہ لازم سمجھ اس لیے کہ اچھے لوگوں کی یہی عادت ہے۔	103
2	لمبی امیدوں کو ہمیشہ جھوٹا سمجھ اور ان پر ہر گز اعتماد نہ کر کہ یہ سراسر دھوکہ ہے، جو اس خیال میں رہا وہ بے وقوف اور فریب خوردہ ہے۔	104
2	جو کچھ خداوند عالم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے اس پر راضی رہ تاکہ ایمان درست رہے۔	105
2	لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو تجھے خود پسند ہو تاکہ تو صحیح مسلمان ہو۔	106
2	جو تجھے امین سمجھ کر کوئی امانت تیرے سپرد کرے اس کی امانت ادا کر۔	107
2	علم حاصل کر کیوں کہ اگر تو مالدار ہے تو زینت کا باعث ہے اور اگر محتاج ہے تو وہ تیرے لیے وسیلہ رُزق ثابت ہو گا۔	108
2	جو رزق پہلے تقسیم ہو چکا ہے اس پر راضی رہ تاکہ بے نیازی سے تیری زندگی گزر سکے۔	109
2	جو رزق تجھے مل چکا ہے اس پر قناعت کر تاکہ تکالیف سے محفوظ رہے۔	110
2	پرہیز گاروں اور دینداروں کی صحبت میں حاضر رہ تاکہ سلامتی حاصل ہو، سیدھے راستہ پر چل تاکہ مقصد پورا ہو۔	111
2	اپنی رائے کو ضروری امور میں خرچ کر کہ سلامت رہے۔ بے فائدہ امور میں غور و فکر چھوڑ دے تاکہ باعزت رہے۔	112
2	غذا کم کھا کہ بیماری پیدا نہ ہو، کم گوئی کو اپنا شعار بنا تاکہ ملامت سے سلامت رہے۔	113
2	سمجھ لے کہ دین کی ابتداء احکامِ خداوندی کو تسلیم کرنا ہے اور اس کا آخری درجہ اخلاص ہے۔	114
2	قناعت کو اپنا طریقہ بنا کر لالچ سے اس طرح انتقام لو جس طرح دشمن قصاص لے کر اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے۔	115
2	اپنی راحت کو تکلیف کے لیے باقی رکھ اور اگر تو پرواز کرے تو عاجزی کے ساتھ نیچے گر۔	116
2	تیرا مہمان! اگرچہ ادنیٰ شخص ہو لیکن تو اس کی عزت کر، اور چاہے تو حاکم یا بادشاہ بھی ہو مگر اپنے باپ اور استاد کی تعظیم کے لیے سروقد کھڑا ہو جا۔	117
2	کم گوئی اختیار کرو، امیدیں کم کر اور ایسی بات نہ کہہ جس میں گناہ ہو اور شریف لوگ نفرت کریں۔	118
2	اپنی بُرائی پر پشیمان ہو اور اگر کسی کے ساتھ نیک سلوک کر بیٹھے تو اس پر نادم نہ ہو۔	119
2	اگر کوئی کام خراب ہو جائے تو اس کی اصلاح کرو، اگر کسی کے ساتھ احسان کرے تو اس کو پورا کرو۔	120

121	جو نیکی کر چکا ہے اس پر خوش ہو اور جو اچھائی کا موقع ہاتھ سے نکل جائے اس پر ہمیشہ رویا کر۔	2
122	ہر کام میں استخارہ کر اور اپنی رائے سے کوئی پہلو اختیار نہ کر، بہت سے لوگ اپنی رائے سے ایک کام اختیار کرتے اور اسی میں تباہ ہو جاتے ہیں۔	2
123	اپنے دشمن سے بدلہ لینے کے لیے اس پر قدرت پانے کا موقع اور فرصت کا منتظر رہ۔ ایسا کرنے سے فتح حاصل ہو گی۔	2
124	لوگوں کو انعام دے تا کہ تیرے شکر گزار ہوں، ان کا خیال رکھ تا کہ وہ تیری عزت کریں، کسی سے مذاق نہ کر ورنہ ذلیل ہو گا	2
125	ظلم کرتے وقت عدلِ خداوندی کو نہ بھول کہ وہ تیرے معاملہ کا انتہائی انصاف سے فیصلہ کرے گا، اور لوگوں پر قدرت ہو تو خدائی قدرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کسی کو تنگ نہ کر۔	2
126	اگر تیرا غلام خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اسے سزا دے اور اگر تیرا حکم نہ مانے تو در گزر کر۔	2
127	ہر نیک عمل کرنے میں جس کا ثواب یقیناً ملنے والا ہے اپنی طبیعت کو مائل رکھ، اور ہر بُرے فعل کے ارتکاب سے جس کی سزا ضروری ہے اپنے نفس کو ضبط میں رکھ۔	2
128	اس شخص کی طرح عمل میں منہمک رہ جسے یقین کامل ہے کہ خداوندِ قدوس اس کی نیکی و بدی کی سزا و جزا ضرور دینے والا ہے۔	2
129	سچائی کو ترک نہ کر چاہے اس میں نقصان کا اندیشہ ہو، کیوں کہ سچائی جھوٹ سے ہر حال میں بہتر ہے اگرچہ جھوٹ میں کتنے نفع کی امید معلوم ہو۔	2
130	لوگوں سے نیکی کر اور نیکی کرنے کو غنیمت سمجھ، بھائیوں اور دوستوں کے قول و قرار کو محفوظ رکھ۔	2
131	اپنے دل کو لباس تقویٰ سے زینت دے اور خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت کر تا کہ تجھے شیطان پر غلبہ حاصل ہو۔	2
132	دنیا کے فضول تفکرات کو ترک کر اور صبر و یقین کو مضبوطی سے تھام لے۔	2
133	جہاں تک ممکن ہو لوگوں کی پردہ پوشی کر تا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ان عیوب کو جنہیں تو چھپانا چاہتا ہے ظاہر نہ فرمائے۔	2
134	ایسے شخص سے جو تیرے دین کی درستی کے لیے کوشاں رہے اور جس کے ذریعہ تجھے حُسنِ یقین حاصل ہو دوستی اور محبت رکھ	2
135	خدا تعالیٰ سے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو خوف رکھ اور اس کے اور اپنے درمیان اگرچہ معمولی سا ہی کیوں نہ ہو حجاب ضرور رکھ۔	2
136	حق کی پابندی کر تا کہ وہ تجھے روزِ قیامت اہلِ حق کے مقام پر کھڑا کرے۔	2

2	رضاالٰہی حاصل کرنے کے لیے نرم مزاجی اور تواضع کو شعار بنا کہ اللہ تعالیٰ تجھے رفعت اور پابندی عطا فرمائے۔	137
2	دنیا سے بے نیاز ہو جا خداوند کریم اس کی بُرائیاں تجھ پر آشکار فرمائے گا، اور طریقہ غفلت اختیار نہ کر کہ احکم الحاکمین تیرے حساب سے غافل نہیں ہے۔	138
2	غصہ کو پی، قوت و دولت ہونے پر بھی لوگوں کے ظلم و زیادتی سے درگزر کر تا کہ عاقبت (آخرت) بہتر ہو۔	139
2	بھائی کی خطا اور غلطی معاف کر دے۔ حدِ شرعی کو جہاں تک ممکن ہو ٹالنے کی کوشش کر، اور جو بات واضح طور پر تجھے نہ کہی جائے اس سے درگزر کر۔ (اُسے سُنی ان سُنی کر دے)	140
2	غصہ کو پردۂ حلم میں مخفی رکھ اور وہم کو اپنی فکر و فہم سے مٹا دے۔	141
2	خواہشاتِ نفسانی پر قابو رکھ۔ جو چیز تیرے لیے حلال نہیں اس کے استعمال میں اپنے نفس کے ساتھ بخیل ہو جا، اور حقیقت میں کرم اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس سے بخل کرے اور دوسرے پر ایثار۔	142
2	جو جس مقدار میں عطاء خداوندی کا خواہش مند ہے اسی مقدار کے لوگوں کے قصور معاف کر دے، اور ان خطاؤں سے درگزر کر اور معاف کرنے پر کبھی پشیمان نہ ہو۔	143
2	دوست کی عزت اور دشمن سے درگزر کر تا کہ مکمل فضل و کمال حاصل ہو۔	144
2	اپنے سر کو زبان کی غلطی سے بچا، اس کو عقلمندی، دُور اندیشی، پرہیز گاری اور دانائی کی لگام سے قابو میں رکھ۔	145
2	مال داری کی حالت میں اگر تجھ سے کوئی قرض مانگے تو غنیمت سمجھ، کہ ممکن ہے تو بھی تنگدست ہو جائے اور پھر اس قرض کے وصول کرنے میں تمہیں سہولت ہو۔	146
2	اترنے سے پہلے اپنے لیے مناسب مکان تلاش کر اور فروکش ہونے سے پہلے مکان کو دیکھ بھال لے۔	147
2	خدا تعالیٰ کی اطاعت کے باوجود اس سے خائف رہ، اور اس کے ڈر کے باوجود بھی اس کی اطاعت کی بجاآوری میں کوتاہی نہ کر۔	148
2	جو بات ابھی ظاہر نہیں ہوئی اسے اس کی پہلی حالت سمجھ، کیوں کہ کئی چیزیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔	149
2	خلوت کو ذکر سے پُر کر اور نعمت کے ساتھ شکر کو ساتھی بنا۔	150

2	جس شخص پر تمہیں فضیلت و فوقیت حاصل ہے اس کی حالت پر ہمیشہ نظر رکھ، کہ اس طرح تو شکر گزاروں میں ہو گا اور خداوند کریم کی نعمت کی قدر معلوم ہوتی ہے۔	151
2	لوگوں کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آ، کیوں کہ جو شخص نرمی سے پیش آتا ہے اس کی بات سے سب لوگ ہمیشہ محبت کرتے ہیں۔	152
2	صبر اختیار کر کہ اس کا انجام شیریں اور مبارک ہے۔	153
2	جو بات طبیعت کو سخت اور ناگوار معلوم ہو اس کو برداشت کر کہ بُردباری ایک قسم کی پردہ پوشی ہے، چوں کہ عقلمندی کا نصف بُردباری اور نصف چشم پوشی ہے۔	154
2	جو محتاج سوال نہ کرے اسے مانگے بغیر عطا کر اور جو سوال کرے اس سے نیک سلوک کر اور کبھی سائل کو واپس نہ کر۔	155
2	اپنی خوشحالی کے ایام میں لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کر کے اپنے لیے ایسا سامان مہیا کر جو تنگی کے اوقات میں تیرے کام آسکے۔	156
2	اپنے بھائیوں سے نرمی اور شفقت کر تیز زبانی کو ان سے دُور رکھ اور ان پر اپنے احسانات و عطا کی موسلا دھار بارش کر۔	157
2	اپنے دل، زبان اور ہاتھ سے دینِ خدا تعالیٰ کی امداد کر، جو اس کے دین کی نصرت و اعانت کرتا ہے خدا خود اس کی نصرت و اعانت کا ضامن و کفیل ہے۔	158
2	جو شخص تجھ پر احسان کرے اس کا بدلہ دینے کی کوشش کر اور اگر بدلہ نہ دے سکے تو کم از کم اس کا شکریہ ادا کر۔	159
2	اپنا مال صاحبانِ حقوق پر خرچ کر اور احباب کی خبر گیری سے غافل نہ ہو، کیوں کہ شریف کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سخاوت شعار اور سخی مزاج ہو۔	160
2	سختی کے ساتھ نرمی کو ملا اور جو لطف و مہربانی کے لائق ہو اس کے لیے انتہائی مہربان و رحیم ہو جا۔	161
2	دنیا کی طرف بے نیاز اور جدا ہونے والے کی طرح دیکھ نہ کہ عاشقِ جانباز کی طرح اس پر فریفتہ ہو۔	162
2	جس راستہ میں بھولنے کا خطرہ ہو اس کا نام بھی نہ لے۔	163
2	جب درشتی کے بغیر کام نہ ہو سکے تو سختی سے کام لے۔	164

165	تمام معاملات وامور میں اپنے معبود کی پناہ میں رہ کہ اس کی پناہ انتہائی مستحکم و مضبوط ہے۔	2
166	اپنے تمام حالات میں کبریائی خداوندی سے دامن گیر ہو کیوں کہ اس کا دامن تھامنا ہی کامیابی اور غلبہ کا باعث ہے۔	2
167	اپنے دل کی پند و نصائح سے زندہ رکھ، لالچ اور دنیا سے مردہ، یقین سے قوی، ذکرِ موت سے ذلیل، فنا سے ثابت قدم اور تغیراتِ دنیا پر فکر سے باخبر رکھ۔	2
168	لوگوں سے حُسنِ سلوک کو اپنا شعار بنا، ان پر ظلم نہ کر اور ان کے حق میں تلوار کا کام نہ کر۔	2
169	جب تیرا بھائی تجھ سے دُور ہو تو اس کی ان باتوں کو یاد کر جن کا ذکر تجھے اپنے لیے پسند ہے، اور ایسی باتیں بیان نہ کر جن کو تو پسند نہیں کرتا۔	2
170	اپنے مالک سے ڈر جس کے دربار میں تمہیں ضرور پیش ہونا ہے اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔	2
171	اگر تجھے کوئی امانت دے تو اس کی امانت ادا کر تو کسی کو امانت دے تو اس پر تہمت نہ لگا، کیوں کہ جو امانت دار نہیں اس کے ایمان کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔	2
172	بادشاہ کے قربِ منزلت کے لیے درخواست نہ دے کیوں کہ اگر وہ کسی عہدہ یا منصب پر پہنچائے تو اس بات سے خائف رہ کہ فرائض کی ادائیگی میں ذراسی بھی کوتاہی ہوئی تو یہ عہدہ و منصب خاک میں مل جائے گا۔	2
173	ایسے شخص کی صحبت اختیار کر جس کا اگرچہ تجھے زیادہ خیال نہ ہو مگر وہ تجھ سے لاپرواہی نہ کرے، تو اس کے ساتھ بد سلوکی کرے تو وہ تیرے ساتھ حُسنِ سلوک کرے اور پھر یہ بھی سمجھے کہ وہ دوستی کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہے۔	2
174	دنیا کی محبت چھوڑ کر اس سے الگ ہو جا ایسا نہ ہو کہ جب موت آئے تو اس وقت اس کی طلب میں اپنے مالک سے دُور اور مغرور پایا جائے اگر ایسا ہو تو تجھ جیسا کوئی بد بخت نہ ہو گا۔	2
175	جو بات دوسروں کی تجھے پسند نہ ہو اسے خود بھی نہ کر اور بُرا سمجھ، اور جسے اپنے لیے پسند کرتا ہے دوسروں کے لیے بھی اسی کو پسند کر۔	2
176	اپنے تمام عمل، دوستی، دشمنی، مواخذہ، معافی، گفتگو اور خاموشی سب کچھ صرف خدا کے لیے کر۔	2
177	کوشش اور محنت سے مال حاصل کر کے، راہِ خدا میں خرچ کر اور اپنے آپ کو دوسروں کا خزانچی نہ بنا۔	2

2	موت اور اس کے بعد پیش آنے والے حالات ہمیشہ یاد رکھ اور مضبوط شرط کے بغیر موت کی آرزو نہ کر۔	178
2	اپنے اہل و عیال، متعلقین، دوست، احباب بلکہ چاہے اپنا ذاتی معاملہ ہی کیوں نہ ہو انصاف کر، اور اپنے دوست و دشمن میں عدل و انصاف کا برابر خیال رکھ۔	179
2	اگر کان ہیں تو مستی سے ہوش میں آ، خوابِ غفلت سے بیدار ہو اور جلد بازی کو چھوڑ دے۔	180
2	جس قدر مال کی تجھے ضرورت ہو اتنا مال اپنے پاس رکھ، اور باقی کو راہِ خدا میں خرچ کر تا کہ محتاجی کے دن (روزِ قیامت) کام آئے۔	181
2	اپنی عقل کو پختہ کر لو۔ اپنے معاملے کو قابو میں رکھو۔ نفس کی مخالفت کرو اور آخرت کے لیے عملِ خیر بجالاؤ اور خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت کرو۔	182
2	اپنے آپ کو ڈراؤ رعیت کے حق میں نیک نیتی، قلّتِ طمع اور کثرتِ پرہیز گاری اختیار کرنے سے عدل و انصاف سے بے نیاز ہو جا۔	183
2	اپنے تمام معاملات میں اطاعتِ خدا کو مدِ نظر رکھ کیوں کہ اس کی اطاعت تمام چیزوں سے افضل و بہتر ہے، اور پرہیز گاری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا۔	184
2	جو شخص تجھ پر ناز کرے اس کی ناز برداری کر اور جو عذر پیش کرے اس کا عُذر قبول کر، جو تجھ سے بد سلوکی کرے اس کے ساتھ اچھا سلوک کر۔	185
2	اپنی آخرت میں کوشاں رہ کہ وہاں بہترین مقام ملے اور آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچ۔	186
2	جس قدر نعمات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں سب کی قدر کر اور اس کی کسی نعمت کو ضائع نہ کر، اور اس کی نعمتوں کا اثر تیری چال ڈھال سے دکھائی دینا چاہیے۔	187
2	حمیت نفس، شدتِ غضب، غلبہ قوت اور زبان کی تیزی کو اپنے قابو میں رکھ ان تمام کا علاج اس طرح کر کہ کسی کام میں جلدی نہ کر بلکہ اپنے زور قوت کو روکے رکھ یہاں تک کہ غصہ ختم ہو اور عقل واپس آجائے۔	188
2	لوگوں کو نیک کام کی تلقین کر کہ تو بھی نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو، اور بُرے کام کو دست و زبان سے روک اور جہاں تک ممکن ہو اس کے کرنے والے سے دُور رہ۔	189

190	جھوٹے کی دوستی سے بچ اور اگر مجبور ہو تو اس کے جھوٹ کی تصدیق نہ کر اور نہ اسے آگاہ کر کہ تو اسے جھوٹا سمجھتا ہے، کیونکہ اس سے تمہاری دوستی ختم ہو جائے گی اور وہ اپنی عادت سے باز نہیں آئے گا۔	2
191	صاحبانِ عزت کی حرمت و عزت کو اچھی طرح ملحوظ رکھ، اور اہلِ مروت کے پاس آمد و رفت رکھ کہ اس سے شرافتِ ہمت ظاہر ہو گی۔	2
192	نیکی کر، بُرائی چھوڑ دے، نیک کام کرنے والے بہت اچھے ہیں جبکہ بُرائی کرنے والے بدترین افراد ہیں۔	2
193	(حکام اور بالادست افراد سے خطاب) لوگوں کو ان کے طریقہ اور دین پر قائم رکھ اور ایسا ہونا چاہیے کہ نیک ہوں ان کو تیرا کچھ خوف نہ ہو مگر جو مجرم و قصوروار ہوں وہ تجھ سے ڈرتے رہیں۔ سرحدوں اور خطرے کے مقامات کی اچھی طرح خبر گیری رکھ۔	2
194	دنیا کی رغبت چھوڑ اس سے علیحدہ ہو جا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آجائے تو اس وقت بھی تیرا دل دنیا کی کسی چیز سے لگا ہوا ہو، اگر ایسا ہو تو ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا۔	2
195	لوگوں کے عُذر قبول کر لیا کر، اس طرح تو ان کی دوستی سے فائدہ اٹھائے گا، اور کشادہ روئی سے پیش آنا اپنا شعار بنا کہ ان کے سبب بغض و کینے دُور ہو جائیں گے۔	2
196	اپنے ماتحت افراد پر رحم کر تا کہ تجھ پر بڑے رحم کریں۔ ان کی غلطی اور قصور کو اپنی غلطی اور قصور پر قیاس کر اور یہ سمجھ کہ اللہ تعالیٰ کتنا بڑا محسن و مہربان ہے اور پھر بھی تو اس کی نافرمانی کرتا ہے اور یہ بھی سمجھ کہ جس طرح تو رحمتِ خداوندی کا محتاج ہے اسی طرح وہ تیری مہربانی اور رحم کے محتاج ہیں۔	2
197	جو کوئی نعمت عطا کرے اس کی شکر گزاری کر اور جو تیرا شکر گزار ہو اسے نعت عطا فرما، اگر تو نعمت کا شکر بجالائے گا تو وہ کبھی زائل نہ ہو گی اور اگر ناشکری کرے گا تو وہ ہرگز باقی نہ رہے گی۔	2
198	اپنی خواہش اور غم پر قابو رکھ۔ طبیعت کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں میں نفس کے ساتھ انصاف اس کے غم کا باعث ہے۔	2
199	اہل خیر اور پارسا لوگوں سے دوستی رکھ اور ان کی زبان سے اپنی تعریف کی خواہش نہ کر، کیوں کہ زیادہ تعریف سے انسان متکبر ہو جاتا ہے اور اس پر راضی ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔	2

2	اپنے نفس کو اپنے اور دوسروں کے درمیان ترازو سمجھ کہ جو بات اپنے لیے پسند کرتا ہے ان کے لیے بھی پسند کر اور جسے اپنے لیے پسند نہیں کرتا ان کے لیے بھی پسند نہ کر جس طرح ان لوگوں سے اپنی ذات کے لیے نیکی اور احسان کا متمنی ہے اسی طرح ان سے نیک سلوک کر اور جس طرح تو اپنے اوپر کسی کے ظلم کو بُرا سمجھتا ہے اسی طرح تو بھی کسی پر ظلم نہ کر۔	200
2	ہر موقع پر سچائی کو غنیمت سمجھ کیوں کہ اس سے کامیابی حاصل ہو گی، اور بُرائی اور جھوٹ سے نفرت کر کے علیحدہ رہ کیوں کہ اس میں سلامتی ہے۔	201
2	اپنے نفس کو حقیر اور پست (قول و فعل) سے بچا۔ نفس اپنی خواہشات کی طرف کتنا ہی کھینچنے کی کوشش کرے مگر تو بھول کر بھی کسی رذیل عادت کا نام نہ لے کیوں کہ کوئی چیز بھی عزت و آبرُو کا بدل نہیں بن سکتی۔	202
2	خود اپنے نفس کو محافظ و نگہبان مقرر کر اور اپنی آخرت کے لیے دنیا سے ضرور کچھ حصہ لے۔ (اعمالِ نیک بجالا)	203
2	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا پیشوا بنا کہ یہ جنت میں لے جائیں گے۔	204
2	موت کو اور ان حالات کو جو موت کے بعد میں آنے والے ہیں اکثر یاد کیا کر، اور موت کے آنے سے پہلے اس کے لیے تیار ہو کر اس کے لیے سامان کر لینا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک آ جائے اور اس وقت آنکھیں کھلیں۔	205
2	اپنے خدمت گاروں اور نوکروں کو کام تقسیم کر کے بتا دیا کر، کہ اس طرح تمہاری خدمت گزاری اور اپنے سپرد کام میں کوئی شخص سُستی نہ کرے گا۔	206
2	دین کو اپنی جائے پناہ اور عدل و انصاف کو اپنی تلوار بنا تا کہ ہر ایک بُرائی سے نجات اور تمام دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو۔	207
2	اپنے نفس کی طرف اس طرح متوجہ ہو اور اس سے پیٹھ پھیر لے یعنی وہ نفس جس سے فضل و کمال حاصل اور جو نور عقل سے مستفیض ہے اور طبعی خواہشات کے پیچھے جانے سے روکتا ہے اس کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور جو بُرائی کا حکم دے اور سرکشی کا دم بھرے اس سے پیٹھ پھیرنی چاہیے۔	208
2	فضولیات کو چھوڑ دے کیونکہ تجھے عبث پیدا نہیں کیا گیا کہ ان میں مشغول رہے۔	209
2	سوال اور حساب کے روز جواب دینے کے لیے کوشش کر۔	210

211	اس سے پہلے کہ تیری زبان تجھے ایک طویل قید میں ڈالے اور تیری جان کو ہلاک کرے اسے بند رکھ اور جو زبان ایسی ہو جو راہِ راست سے ہٹا کر جواب میں جلدی کرے وہ سب سے بڑھ کر لائق اور سزاوار ہے کہ اسے ہمیشہ کے لیے بند رکھا جائے۔	2
212	تمام فکر اور کوشش اس بات میں کر کہ قیامت کی بدبختی اور وہاں کے مصائب و عذاب سے خلاصی و نجات حاصل ہو۔	2
213	اپنی زندگی کی حفاظت کر تاکہ وہ عبادت اور اطاعتِ خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کام میں ضائع نہ ہو۔	2
214	اپنے نفس کو شہوات سے بچا تاکہ مصائب سے سلامت رہے۔	2
215	اپنے بھائی کو نصیحت کر چاہے وہ اسے اچھا مانے کہ بُرا۔	2
216	چغلی کو جھوٹی جان چاہے وہ سچی ہو۔	2
217	ہر حال میں اطاعتِ خدا کو مد نظر رکھ، اس کے خوف اور امید سے ایک لمحہ بھی دل کو خالی نہ رکھ، اور اپنے گناہوں سے ہمیشہ استغفار کرتا رہ۔	2
218	جو کچھ عطا کرنا چاہے جلدی سے دیا کر اور اگر کچھ نہ دینا چاہے تو خوش اخلاقی اور نرمی سے جواب اور عُذر بیان کر دے۔	2
219	اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک ایسا وقت مقرر کر جو بہت اچھا ہو۔	2
220	ظلم و ستم سے بچ، ظلم کا انجام کار یہ ہے کہ ظالم کے گلے پر تلوار چلے اور زیادتی و ظلم کا نتیجہ یہ ہے کہ زیادتی کرنے والے سے بہت جلد بدلہ لیا جاتا ہے اور اسے سزا دی جاتی ہے اور وہ اپنے وطن سے نکال دیا جاتا ہے۔	2
221	خاموشی کو شعار بنا کہ نجات و سلامتی ساتھ رہے گی، اور خدا تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہ وہ تجھ سے راضی ہو گا اور بندہ نوازی فرمائے گا۔	2
222	اپنے مال کے حقوق ادا کر اور اس میں اپنے دوستوں کا حصہ قرار دے کر ایک بات خوش اسلوبی سے کہہ، اور لوگوں کو کافر بنانے میں زبان بند رکھ کہ ملامت و پشیمانی سے محفوظ رہے۔	2
223	ہر ایک لذت کے ساتھ اس کے زوال، ہر نعمت کے ساتھ اس کے انتقال اور ہر مصیبت میں اس سے چھٹکارے کو یاد رکھ کہ اس سے نعمت دیر تک قائم رہے گی۔ شہوتِ نفس کی پیروی سے بچا رہے گا غرور و تکبر دُور رہے گا مصیبت جلد ختم ہو گی اور مطلب آسانی سے حاصل ہو گا۔	2

224	جب تمہارا بھائی تم سے سختی کرے تو اپنے نفس کو اسکے ساتھ نرمی کرنے پر مجبور کر اگر تجھ سے قطع تعلق کرے تو تم خواہ مخواہ اس سے ملاپ رکھو اور اگر وہ تمہیں کچھ نہ دے تو بھی اس پر اپنا مال خرچ کر غرض اس کی ہر غلطی کو برداشت کر اور ہمیشہ اس سے ملتا رہ	2
225	اپنے کنبہ کی عزت کر کہ یہ لوگ تیرے بازو ہیں جن سے تو پرواز کر سکتا ہے، تیری اصل اور بنیاد ہیں کہ ان کے ساتھ تیرا سلسلہ نسب ملتا ہے اور تیری قوت ہیں جن سے تو حملہ کر سکتا ہے۔	2
226	اپنے نفس کو اس بات پر مجبور کر کہ اگر تیرا بھائی تجھ سے قطع تعلق کرے تو بھی اس سے میل جول رکھ۔ اگر تجھ سے روگردانی کرے تو اس سے نرمی کر اگر وہ دُور ہو تو اس کے قریب ہو، اگر قصور کرے تو اس کا عذا قبول کر۔ غرض اس طرح ہونا چاہیے کہ گویا تو اس کا غلام ہے اور وہ تیرا آقا ہے۔ مگر اس بات کا خیال رہے کہ یہ معاملہ کسی نااہل کے ساتھ یا بے موقع نہ ہونے پائے۔	2
227	اپنی آخرت کی فکر میں رہ، اپنے نفس کا غم کر، بہت سے ایسے غمگین ہیں کہ ان کو غم کرنے سے دائمی مسرت نصیب ہوئی، اور کئی ایک رنج و غم میں ڈوبے ہوئے ساحل مراد پر پہنچے۔	2
228	اپنے غلام کے ساتھ نیک سلوک کر کہ تیرا مالک تیرے ساتھ اچھا سلوک کرے۔	2
229	لوگوں سے رفاقت میں وہ معاملہ کر جس کو اپنے لیے محبوب سمجھتا ہے، تاکہ تو ان کی بُرائی سے محفوظ رہے اور وہ تیری تکلیف سے بچے رہیں۔	2
230	قبل ازیں کہ احکم الحاکمین تیرے ساتھ انصاف کرے اپنے نفس کے ساتھ انصاف کر، اس سے تیری قدر و منزلت بڑے گی اور اللہ تعالیٰ راضی ہو گا۔	2
231	سائل کے سوال سے پہلے جو کچھ دینا ہو اسے عطا کر، اگر تو نے اس کو سوال کرنے پر دیا تو اپنے دیے سے بہتر چیز یعنی اس کی عزت و آبرو اس سے لے لی ہے۔	2
232	اپنے رشتہ داروں کی تعظیم کر، ان میں جو عقلمند ہوں ان کی عزت و توقیر کر اور جو کم عقل ہوں ان کے ساتھ بُردباری سے سلوک کر، اور جب وہ تنگ دست ہوں تو ان کی آسانی اور سہولت کو مدنظر رکھ، کیوں کہ یہ لوگ خوشحالی اور تکلیف دونوں حالتوں میں تیرے معین و مددگار ہیں۔	2

2	اپنی دوات کو صاف ستھرا اور قلم کو لمبا رکھ، سطروں کے درمیان فاصلہ چھوڑ، اور حروف کو ملا کر لکھ اس سے خط میں خوبصورتی پیدا ہو گی۔	233
2	ظاہر اور پوشیدہ ہمیشہ خلوص سے عبادت کر اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہ اگر مالدار ہو تو متوسط طور پر خرچ کر، اور رنج و غم یا راحت و آرام کسی حالت میں انصاف سے دست بردار نہ ہو۔	234
2	دنیا کی ہر ایک نئی چیز پسند کر مگر بھائی بند قدیمی اور پرانا اچھا ہے۔	235
2	اپنے دشمنوں سے بھی مشورہ لے لیا کر تاکہ ان کی رائے سے ان کی عداوت کا اندازہ اور ان کا دلی مقصد معلوم ہو جائے۔	236
2	اپنے سچے دوستوں سے پوری محبت و دوستی رکھ مگر کلی طور پر مطمئن نہ ہو۔ ان کی پوری مدد اور غم خواری کر لیکن اپنے تمام پوشیدہ راز نہ بتا۔	237
2	بادشاہ کی صحبت میں محتاط ہو کر رہ۔ دوست کے ساتھ تواضع اور خندہ روئی سے پیش آ۔ دشمن کے سامنے ایسی بات کہہ کہ اس پر تیری حجت قائم ہو اور تو غالب آ جائے۔	238
2	قلم کا شگاف کھول، اس کے منہ کا ایک کنارہ ذرا اونچا رکھ، اور داہنی طرف سے قط لگا کہ اس طرح تحریر میں عمدگی اور خوبصورتی پیدا ہو گی۔	239
2	اپنے سچے دوست کی خیر خواہی کر اور اہلِ تعارف کی امداد اور اعانت کر اور سب لوگوں سے خندہ پیشانی سے پیش آ۔	240
2	جو تجھ پر ناز کرے اس کی ناز برداری کر جو عُذر پیش کرے اس کے ساتھ نرمی کر، اور جو شخص تیرے ساتھ بدسلوکی کرے اس کا قصور معاف کر دے۔	241
2	اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر اس طرح ادا کر کہ جو تجھ سے بُرائی کرے تو اس سے نیکی کر۔	242
2	جو شخص تیرے پاس اپنی عزت و آبرو خرچ کرتا ہے تو اس پر اپنا مال خرچ کر کیونکہ آبرُو کے سامنے مال کی کوئی حیثیت نہیں ہے	243
2	سب کے ساتھ نیکی کر یہ ایسی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔	244
2	عقلمند دشمن کو نادان دوست سے بہتر سمجھ اور ایسے دوست کی رائے اور مشورہ پر کبھی کاربند نہ ہو۔	245
2	حق کی تلخی پر صبر کر اور باطل کی شیرینی کے فریب سے بچتا رہ۔	246

247	اپنی شکایت اس مہربان مالک کے دربار میں بیان کر جو تجھے غنی اور بے نیاز کر سکتا ہے۔	2
248	خاموشی اختیار کر اور تھوڑی سے روزی پر صبر کر، دنیا کی مصیبتوں پر صبر کر کہ آخرت میں عزت حاصل ہو۔	2
249	اپنے بزرگوں کی اطاعت کر تا کہ تجھ سے چھوٹے تیری اطاعت کریں، اپنے باطن کو درست کر خداوند کریم تیرے ظاہر کو درست فرمائے گا۔	2
250	لوگوں کی تعریف زیادہ کر اور ان کی مذمت بیان کرنے سے ہمیشہ بچ کیوں کہ مذمت بیان کرنے والا بہت کم نجات پاتا ہے۔	2
251	نفس کو نیک عادات اور اچھے کردار پر مجبور کر۔ رذیل خصلتیں اور گندے صفات تو سرشت میں داخل ہیں ان کی طرف نفس خود بخود رغبت کرتا ہے۔	2

فصل 3

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ پند و نصائح کا ترجمہ جو حرف الف میں داخل ہیں، صیغہ امر اور جمع مخاطب کے ساتھ شروع ہوتے ہیں۔	فصل
1	علم طلب کرو کہ سیدھا راستہ معلوم ہو۔	3
2	علم پر عمل کرو کہ سعادتِ دارین نصیب ہو۔	3
3	جب عمل کرو تو اخلاص سے کرو۔	3
4	جب علم حاصل کرو تو اس پر عمل کرو۔	3
5	اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔	3
6	اگر تم سے کوئی سوال کرے تو اسے سخاوت دکھاؤ۔	3
7	اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس طرح کرو جس طرح اس نے اپنے رسولوں کو اس کارِ ہدایت کے لیے مامور فرمایا۔	3
8	حق کو لازم پکڑو تا کہ نجات اور کامیابی تمہارا ساتھ دے۔	3
9	علم حاصل کرو اس سے تمہیں حیاتِ ابدی ملے گی۔	3
10	اللہ تعالیٰ سے کشائش رزق اس طرح طلب کرو کہ اس کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتے رہو۔	3

3	جماعت کا ساتھ دو اور تفرقہ بازی سے الگ رہو۔	11
3	اپنے نفوس کو اس طرح قابو میں رکھو کہ ہمیشہ ان سے جہاد اور مخالفت کرتے رہو۔	12
3	اپنے عہد و پیمان کو مضبوط رکھو۔	13
3	موت کے لیے ہر وقت تیار رہو کیوں کہ وہ ہر وقت تمہارے سر پر سایہ کیے ہوئے ہے۔	14
3	تمہیں موت کی پکار سے پہلے اس کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔	15
3	ملک الموت کی آواز کی طرف توجہ رکھو اسے ہر وقت دل میں یاد رکھو اور جب بلائے تو اسے غور سے سنو۔	16
3	جو شخص تمہیں نصیحت کرے اس کی نصیحت قبول کرو اور اس کے پابند ہو جاؤ۔	17
3	اس سے پہلے کہ تمہارے بعد والے لوگ تمہارے حالات سے عبرت لیں تم اپنے اسلاف کے حالات پر غور کر کے عبرت حاصل کرو۔	18
3	اس کمبخت دنیا کو چھوڑ دو کیوں کہ اس نے بہت سے ایسے لوگ چھوڑ دیے ہیں جو تم سے کہیں زیادہ اس پر قربان تھے۔	19
3	آنکھیں بیدار رکھو، پیٹ بھوکے رکھو، جسموں کو ریاضت میں ڈال کر کمزور اور لاغر کرو، کہ اس سے نفوس میں قوت و طاقت پیدا ہو گی۔	20
3	اپنے نفوس کو اطاعت میں، زبانوں کو ذکر میں اور دلوں کو رضا میں مصروف رکھو، خواہ کوئی چیز موافق یا مخالف طبع ہو ہر حال میں قضائے الٰہی پر راضی رہو۔	21
3	خاکساری اختیار کرو سختی اور مصیبت میں صابر رہو، زبان اور ہاتھ کو خواہشاتِ نفسانی سے حرکت نہ دو۔	22
3	اس سے پہلے کہ تمہارے بدن دنیا سے نکالے جائیں، تم اس دنیا کو اپنے دل سے نکال دو، کیوں کہ یہ تمہارے امتحان کا مقام ہے اور تم ایک دوسرے گھر کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔	23
3	اگر نیکی کی فرصت ملے تو غنیمت جانو کہ ایسی فرصت بادل کی طرح جلدی گزر جاتی ہے۔	24
3	اپنی لمبی امیدوں کو جھوٹا سمجھ اور زندگی کو غنیمت سمجھ کر نیک عمل جمع کرو اور عقلمندوں کی طرح نیک کام کرنے میں جلدی کرو	25
3	لڑائی میں بھاگنے سے شرم کر کیوں کہ دنیا میں آئندہ ہمیشہ عار کا باعث اور قیامت کے دن عذاب دوزخ کا سبب ہے۔	26

3	گناہوں کے وقت یہ خیال رکھا کر کہ یہ لذتیں تو تھوڑی دیر کے لیے ہیں آخر فنا ہو جائیں گی اور ان کی سزا ہمیشہ باقی رہے گی۔	27
3	خواہشاتِ نفس کو چھوڑ دو کیوں کہ یہ گناہ اور برائیوں کی طرف کھینچتی ہے۔	28
3	اس خدائے تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں پوشیدہ رکھو تو وہ جانتا ہے۔	29
3	غصے کی تیزی اور حملے سے بچو اور اس کے مقابلہ کے لیے بُردباری اور غصہ کو پینا، دونوں ہتھیار تیار رکھو۔	30
3	مومنوں کی بدگمانی سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو ان کی زبان پر جاری کیا ہے۔	31
3	انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہدایات کو قبول کرو، ان کے لائے ہوئے احکام دل و جان سے تسلیم کرو، ان کی تابعداری کرو تاکہ ان کی شفاعت نصیب ہو۔	32
3	مظلوم کی بددُعا سے بچو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور خدائے کریم سے جب کوئی اپنا حق مانگے تو وہ اسے منظور فرما لیتا ہے۔	33
3	تمام امیدوں کو ذاتِ احدیت سے وابستہ رکھو کیوں کہ جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید رکھی وہ ناکام و نامراد رہا۔	34
3	اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہو کہ یہ سب اذکار سے بہترین اور عمدہ ذکر ہے۔	35
3	فخر و تکبر کی باتوں کو جڑ سے اکھاڑو۔ بڑائی کے اسباب کو بہت بُرا سمجھو۔	36
3	خداوند کریم پرہیزگاروں سے جو وعدہ فرماتا ہے اس کی طرف رغبت رکھو کہ سب وعدوں سے اس کا وعدہ سچا ہے۔	37
3	خداوند کریم نے جو نعمات تمہارے لیے تیار کی ہیں ان کے مستحق اس طرح بنو کہ سچائی اختیار کرو اور آخرت کی جواب طلبی سے ڈرتے رہو۔	38
3	عبرت دلانے والی اشیاء دیکھ کر عبرت حاصل کرو دوسروں کی حالت پر اپنی حالت کو قیاس کرو۔ ڈرانے والی اشیاء سے فائدہ اٹھاؤ۔	39
3	اس صاف چشمے سے جو کدورت اور گدلاپن سے پاک ہو پانی نکالو۔	40
3	اس سے پہلے کہ تمہاری گردنیں گناہوں کی سزا میں قید ہوں ان کو چھڑانے کی فکر و کوشش کرو۔	41
3	دین و دنیا کی نعمات سے اچھی طرح ہمسائگی کرو اور جو ان کی طرف رہنمائی کرے اس کا شکریہ ادا کرو۔	42
3	اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صابر رہ کر اس کی نعمات کلی طور پر حاصل کرو، اور اس نے جو احکام اپنی کتاب پاک میں تمہارے ذمہ لگائے ہیں ان کی حفاظت کرو۔	43

3	اللہ تعالیٰ سے پوری طرح خائف رہو اس کی رضاجوئی میں کوشاں رہو اور اس کے سخت عذاب سے اپنے بچاؤ کی تدبیر اختیار کرو	44
3	جو عورتیں بُری ہوں ان سے بالکل علیحدہ رہو اور جو اچھی ہوں ان سے محتاط رہو۔	45
3	سرکشی سے پرہیز کرو کہ اس سے عذاب نازل ہوتا، نعمتیں دُور ہوتیں اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔	46
3	خلوت میں گناہوں سے بچتے رہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ہر ایک حالت دیکھ رہا ہے وہ تمہارا حاکم و منصف ہے۔	47
3	ظلم سے دُور ہو کہ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔	48
3	نیکی اور احسان کو امانت سے زندہ رکھو کیوں کہ احسان جتلانا نیکی کو تباہ کرتا ہے۔	49
3	صبر اختیار کرو اور بے قراری ثواب کو ضائع کرتی اور مصیبت کو بڑھاتی ہے۔	50
3	نیزوں کے سرے مضبوط پکڑو کہ بھال ان ہی کے زور سے کام کرتی ہے۔	51
3	جس شخص کی طرف دنیا رُخ کرے تم اس کے خلاف نہ کرو بلکہ اس کے پاس جاؤ کہ کچھ مال و دولت مل جائے۔	52
3	لالچ سے بچتے رہو کہ لالچی ہمیشہ ذلت اور تکالیف میں مبتلا رہتا ہے۔	53
3	علم حاصل کرو تاکہ تم اس کی بدولت مشہور ہو جاؤ اور اگر اس پر عمل کرو گے تو علماء کے زمرہ میں شمار ہو گے۔	54
3	جہاں تک ممکن ہو نیکی کرو کہ نیکی کرنے والے بہترین لوگ ہیں۔	55
3	بُرائی سے بچو کیوں کہ بُرائی کرنے والے بدترین لوگ ہیں۔	56
3	نیک عمل کرو مگر ریاء اور شہرت کا خیال نہ رکھو۔ جو دکھلاوے کے لیے کوئی نیک کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اسی کے حوالہ کرتا ہے جس کی خاطر اس نے وہ کام کیا ہے۔	57
3	شکر کو غنیمت سمجھو اس کا کمترین فائدہ یہ ہے کہ نعمت زیادہ ہو جاتی ہے۔	58
3	ہمیشہ یادِ الٰہی میں مشغول رہو کہ اسے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور یہ انتہائی بہترین عبادت ہے۔	59
3	اونٹوں کی آمد و رفت میں نیکی کو ملحوظ رکھو۔	60
3	طلبِ رزق کرو تو کسی عمدہ طریق سے کرو (نہ کہ لالچ میں مبتلا ہو کر حلال و حرام کا امتیاز بھی نہ کرو) کیوں کہ بہت سے حریص ناکام رہتے ہیں اور جائز طریق سے حاصل کرنے والے کامیاب ہو جاتے ہیں۔	61

62	تعریف اور مدح کی بُرائی سے بچو کہ ان سے دل میں گندگی پیدا ہوتی ہے۔	3
63	نیک عمل کرتے رہو کہ نیک کام فائدہ دیتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے اور توبہ آسمان کی طرف اٹھائی جاتی ہے۔	3
64	اقوال میں صداقت، افعال میں خلوص اختیار کرو اور پرہیز گاری سے اپنے آپ کو پاک وپاکیزہ بناؤ۔	3
65	صبر کو شعار بناؤ یہ ایمان کا ستون ہے اور تمام کاموں کا انحصار اسی پر ہے۔	3
66	قرآن مقدس کی تلاوت اچھی طرح غور وفکر سے کرو یہ نہایت نور بخش کلام اور سود مند بیان ہے۔ اس سے شفا حاصل کرو یہ سینوں کے امراض کے لیے شفا ہے۔ اس نور کی پیروی کرو جو کبھی بجھنے والا نہیں۔ اس ذات کے فرماں بردار بنو جس کو کبھی تغیر اور بوسیدگی نہیں اور سب کام اسی کے سپرد کرو اس طرح کبھی گمراہ نہ ہوگے۔	3
67	واعظ با عمل کے وعظ سے روشنی حاصل کرو اور عامل ناصح کی نصیحت کو قبول کرو اور اس کی ہدایت سے آگے نہ بڑھو۔	3
68	اپنے پیغمبرؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلو کہ آپؐ کا طریقہ سب طریقوں سے زیادہ سچا ہے، اور آپؐ کی سنت کی پیروی کرو کہ آپؐ کی سنت نہایت سیدھا راستہ ہے۔	3
69	خدا تعالیٰ سے اس شخص کی طرح ڈرتے رہو جو اس کا کلام سن کر اپنی عاجزی ظاہر کرتا، گناہ سرزد ہونے پر اپنے قصور کا اعترف کرتا۔ اس کا حکم معلوم کر کے ڈرنے لگتا، اور جلدی سے اس کی تکمیل کرتا، نیک کاموں میں مشغول رہتا اور نہایت عمدگی سے انہیں بجالاتا ہے۔	3
70	اللہ تعالیٰ سے اس آدمی کی طرح ڈرتے رہو جو لوگوں کو نیک کام کی طرف دعوت دیتا اور خود بھی عمل پیرا ہو، گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا، لوگوں کو بُرے کاموں سے ڈراتا اور خود بھی ان سے علیحدہ رہتا، لوگوں کو نصیحت کرتا اور خود بھی اس نصیحت پر کاربند ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتا ہو۔	3
71	اپنے دین کے بچاؤ کے لیے دنیا کے تھوڑے سے مال پر قناعت کرو کہ مومن کے لیے دنیا کا تھوڑا سا مال بھی کافی ہے۔	3
72	بامرّوت اشخاص سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو انہیں معاف کر دو۔ اہلِ مروت سے جب کوئی لغزش وخطا ہو جاتی ہے اور وہ ٹھوکر کھاتے ہیں تو خداوند مہربان ان کو اپنی مبارک قوت کا سہارا دیتا اور بلند مرتبہ فرماتا ہے۔	3

3	دنیا سے بھاگ جاؤ اور اپنے دل سے اٹھالو کہ یہ مومن کا قید خانہ ہے۔ مومن کا حصہ اس میں بہت کم، اس کی عقل اس میں بیمار اور اس کی آنکھ اس میں ضعیف و کمزور ہے۔	73
3	جب علم کی اچھی بات سنو تو اسے اس طرح سمجھ لیا کرو تا کہ وہ تمہیں یاد رہے اور اس پر کاربند ہو کہ یہ صرف دوسروں کو سنا دو کیوں کہ علم کے بیان کرنے والے تو بہت ہیں مگر ان کی حفاظت کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔	74
3	تقویٰ اور پرہیز گاری کی پناہ میں رہو کیوں کہ یہ ایک ایسی بڑی وسیع اور مضبوط ڈھال ہے کہ، جو اس کی پناہ میں آئے اسے ضرور بچا لیتی ہے اور جو اس کو اپنی پناہ گاہ بنائے وہ ضرور بچ جاتا ہے۔	75
3	خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیے رہو کہ یہ ایک ایسی رسی ہے جس کا دستہ مضبوط ہے، اور یہ وہ قلعہ ہے جس کی چوٹی نہایت محفوظ اور مستحکم ہے۔	76
3	اللہ تعالیٰ سے ثروت و دولت مندی کی مستی سے پناہ طلب کرو کیونکہ اس کی مدہوشی سے بہت دیر میں افاقہ ہوتا ہے۔	77
3	تکبر و غرور سے اس طرح پناہ مانگتے رہو جس طرح کہ مصائب میں اس کی پناہ چاہتے ہو۔ جہاں تک ممکن ہو مجاہدۂ نفس اور اس کی مخالفت کے مضبوط قلعے کی پناہ لو۔	78
3	خود بھی نیک اعمال بجالاؤ اور لوگوں کو بھی نیک کاموں کی تلقین کرو۔ بُرے کاموں سے خود بھی علیحدہ رہو اور دوسروں کو بھی منع کرو۔	79
3	جن کاموں کی ضرورت نہیں ان سے روگردانی کرلو اور اپنے آپ کو ایسے امور میں مشغول رکھو جو آخرت کیلئے لازمی وضروری ہیں	80
3	اپنے نفوس کو قابو میں رکھو یہ شتر بے مہار ہیں اگر تم ان کے کہنے پر چلو گے تو یہ بدترین مقام پر لے جائیں گے۔	81
3	خواہشاتِ نفسانی پر غالب رہو، ان سے لڑتے رہو، اگر ان کی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیں گی	82
3	دنیا کی طرف زاہدوں اور اس سے روگردانی کرنے والوں کی طرح دیکھو خدا کی قسم! یہ اپنے رہنے والوں کو بہت جلد نکال دے گی اور جو لوگ اس میں خوشحال اور باامن ہیں ان کی حالت عنقریب تباہ کر دے گی۔	83
3	دنیا کے دھوکہ سے بچتے رہو کیوں کہ اس کا ہمیشہ سے دستور ہے کہ فریب دینے کے لیے جو بہترین چیزیں پیش کرتی ہے وہ واپس لے لیتی ہے اور بہت سے عقل مندوں کو جو اس پر مطمئن ہوتے ہیں مضطرب اور بے قرار کر دیتی ہے۔	84

3	لمبی امیدوں کے دھوکہ سے بچو بہت سے کسی دن کی امید رکھنے والے اسے نہیں پاسکتے اور کئی مکان بنانے والے اس میں آباد نہیں ہوتے اور بہت سے مال جمع کرنے والے اس سے کھا بھی نہیں سکتے اور کچھ بعید نہیں کہ اس کو ناجائز طریقہ سے جمع کیا اور جہاں خرچ کرنا ضروری تھا وہاں خرچ نہ کیا ہو غرضیکہ حرام کے طریقہ سے کمایا اور اس کا گناہ سر پر اٹھایا۔	85
3	جو شخص تمہارا حق پہنچانے تم پر لازم ہے کہ اس کا حق پہچانو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، معزز ہو یا کم حیثیت ہو۔	86
3	خود پسندی، کینہ، غضب اور حسد سے بچو ان میں سے ہر ایک کے مقابلہ کے لیے اپنے نفس میں فکرِ عاقبت، اجتنابِ رذائل، طلبِ فضائل، اصلاحِ آخرت اور بُردباری پیدا کرتے ہیں۔	87
3	انسان کی حالت دیکھ کر تعجب کرو کہ چربی کے ساتھ دیکھتا، گوشت کے ذریعہ بولتا، ہڈی کے ذریعہ سنتا اور سوراخ سے سانس لیتا ہے۔	88
3	آپس میں باہم مشورہ کرو کہ اس سے اچھا نتیجہ اور صحیح رائے پیدا ہوتی ہے۔	89
3	دوسروں کو اچھے نام سے بلاؤ ان سے اچھی بات کہو کہ وہ تمہارے جواب میں نیک بات کہیں۔	90
3	آپس میں رائے کو اس طرح ملاؤ جیسے دودھ اور پانی کو مشک میں ڈال کر ملایا جائے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک صحیح اور درست رائے پیدا ہو جائے گی۔	91
3	اپنی عقلوں کو ناقص سمجھے رہو کہ عقل پر اعتماد کرنے سے ضرور غلطی ہو جاتی ہے۔	92
3	باقی رہنے والی زندگی کے لیے نیک اعمال کرتے رہو کیونکہ ابھی تم ایامِ زندگی میں ہو اور اعمال نامے کھلے ہیں، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ پشت کنندہ کو بلایا جائے گا۔ گناہگار لوگ چراغِ عمل کے بجھنے کے خواہاں ہوں گے اس زمانہ میں فرصت ختم۔ لوگوں کو چاہیے کہ آخرت کے لیے اعمال بجالائیں کیونکہ ابھی تم ایامِ زندگانی میں ہو، اعمال نامے بند نہیں ہوئے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے بدکاروں کو دعوت دی جاتی ہے اور گناہگاروں سے نیکی کی امید ہو سکتی ہے اس سے پہلے کہ چراغِ عمل خاموش، مہلت کا وقت ختم، مدت منقطع اور توبہ کا دروازہ بند ہو۔	93
3	جھوٹی امیدوں سے بچتے رہو کہ بہت سے بلند اقبال افراد کے دن بدل گئے، اور جن پر صبح لوگ رشک کرتے تھے شام کو ان کی رشتہ دار عورتیں گریہ وزاری کرنے لگیں۔	94

95	اس روز کے لیے تیاری کرو جس میں آنکھیں کھلی رہیں گی، عقلیں دہل جائیں گی اور انوارِ بصیرت مدھم پڑ جائیں گے۔	3
96	اس دن کے لیے نیک اعمال کماؤ جس میں ذخیرے جمع اور تمام پوشیدہ راز ظاہر کیے جائیں گے۔	3
97	لذتیں مٹانے والی، خواہشاتِ نفسانی کو برباد کرنے والی، اور دوستوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد کرتے رہو۔	3
98	اس دنیا کو چھوڑ دو جو ایک دن تمہیں چھوڑنے والی ہے اگر تم کو اُسے چھوڑنے کا خیال نہ ہو، تم ہر روز اس کی تجدید کی فکر کرتے رہو کیونکہ یہ تمہارے اجسام کو کمزور کر رہی ہے۔	3
99	جماعتوں میں تفرقہ ڈالنے والی آرزوئیں دُور اور ہلاکت کو قریب کرنے والی جدائی، اور مفارقت کی خبر دینے والی (موت) کو یاد کرتے رہو۔	3

فصل 4

حکمت	حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ اقوال کا ترجمہ جو باب الھمزہ میں داخل ہیں جن کا تعلق صیغہ امر سے ہے اور ان کی ابتداء لفظ احذر یا احذروا سے ہوتی ہے۔	فصل
1	زبان کی غلطی سے بچو یہ خطا کرنے والا تیر ہے۔	4
2	لالچ سے بچو یہ ہلاک کرنے والی عادت ہے۔	4
3	جہد و سعی کو تاہی کرنے سے بچو کہ یہ لوگوں کی ملامت کا سبب ہے۔	4
4	جلد بازی سے بچو کہ اس کا نتیجہ پشیمانی ہے۔	4
5	بزدلی سے بچو کہ یہ عار اور نقصان کا موجب ہے۔	4
6	بخل سے بچو کہ یہ کمینگی اور عیب ہے۔	4
7	غفلت سے بچو کہ یہ حواس کی خرابی اور عقل کی سُستی ہے۔	4
8	حسد سے بچو کہ یہ نفس کے لیے باعث عیب ہے۔	4
9	امید مغلوب اور نعمت مسلوب (فانی) سے بچو۔	4

10	زائل ہونے والی پسندیدہ اور فنا (ہوش وحواس زائل کرنے والی) ہونے والی محبوب چیز سے پرہیز کرو۔	4
11	غضب سے بچو کہ یہ جلانے والی آگ ہے۔	4
12	فضول تمناؤں سے پرہیز کرو کہ یہ یقینی ہلاکت ہیں۔	4
13	ہر ایسے کام سے پرہیز کرو جس کے کرنے والے سے جب پوچھا جائے تو وہ اسکے بتانے سے شرم اور اسکے کرنے سے انکار کرے۔	4
14	ہر ایک ایسے کام سے پرہیز کرو کہ جب وہ ظاہر ہو تو اپنے فاعل کو معتوب اور حقیر بنا دے۔	4
15	شریر لوگوں سے اقبالِ دولت کے وقت اس لیے بچو کہ کہیں وہ زوالِ دولت کا موجب نہ ہوں اور تنگدستی وادبارِ دولت کے وقت اس واسطے ان سے پرہیز کرو کہ اس حالت میں وہ کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھیں جس سے تجھے نقصان پہنچے۔	4
16	احمق سے علیحدہ رہ کہ اسکی ظاہری مدارات تکلیف دہ موافقت ہلاک کرنے والی مخالفت ایذا رساں اور دوستی وبالِ جان ہوتی ہے	4
17	ہر ایک ایسے کام سے بچ کہ جسے لوگ چھپ کر کرتے اور اس کو ظاہر کرنے سے شرماتے ہیں۔	4
18	ہر ایسی چیز سے پرہیز کر جو آخرت کو برباد اور دنیا کو سنوارتی ہے۔	4
19	ہر ایک ایسے کام سے دُور رہ جس کا کرنے والا اسے اپنے لیے پسند اور عام مسلمانوں کے لیے ناپسند کرتا ہو۔	4
20	ایسی باتوں اور کاموں سے بچ جو آخرت اور دین کی خرابی کا سبب ہیں۔	4
21	ایسے ہم نشیں کی صحبت سے بچتے رہو کہ اس کے پاس آنے والا ہلاک اور اس کا دوست تباہ وبرباد ہے۔	4
22	ایسے شخص سے پرہیز کرو جس کی رائے کو لوگ پسند اور اس کے عمل کو ناپسند کرتے ہیں، کیوں کہ ساتھی اپنے ساتھی جیسا سمجھا جاتا ہے۔	4
23	فاسقوں، بدکاروں اور کھلم کھلا گناہ کرنے والوں کی صحبت سے بچ۔	4
24	لالچ وطمع سے بچتا رہ کہ بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لیے کھانے پینے سے روک دیتے ہیں۔	4
25	دل لگی، لہو ولعب، ہنسی مذاق، بے ہودہ باتوں سے پرہیز کرو۔	4
26	غفلت سے سخت دلی کے مقام سے بچ اور طاعتِ الٰہی میں مددگاروں کی کمی سے ڈر۔	4
27	جب تو کنجوس کی عزت کرے، رذیل کو سردار بنائے اور کمینے کا مرتبہ بڑھائے تو ان کی شرارت سے دُور رہ۔	4

28	شریف کی جب تو تذلیل کرے، بُردبار کو تکلیف دے اور بہادُر آدمی کو دُکھ پہنچائے تو ان کی گرفت سے بچ۔	4
29	جس طرح عقل مند کی صحبت میں امن واطمینان حاصل رہتا ہے، اس طرح اس جاہل کی صحبت میں خطرہ رہتا ہے لہٰذا اس کی صحبت سے پرہیز کر۔	4
30	جھوٹ اور یاوہ گوئی سے علیحدہ رہ کہ یہ دونوں اپنے کہنے والے سے مطمئن ہیں۔	4
31	دنیا سے ڈرو، کہ یہ شیطان کا جال اور ایمان کی تباہی ہے۔	4
32	تکبر سے ڈرو، کہ یہ سرکشی کی جڑ ہے اور خدا کی نافرمانی ہے۔	4
33	اے سننے والے !ڈر !ڈر !کوشش کر !کوشش کر !تجھے ماہر خبر دینے والے کی طرح کوئی آگاہی نہیں دے گا۔	4
34	اے فریب کھانے والے !ڈر !احتیاط کر !خدا کی قسم اللہ نے تجھ پر یوں پردہ ڈالا ہے، گویا اس نے تجھے بخش دیا ہے۔	4
35	پرہیز کر !ڈر، کہ جہان پُر فریب، تجھے معمولی سامان دیکر دھوکا دے، یا چند لمحوں کی خوشی دیکر تیرے قدموں میں لغزش پیدا کردے۔	4
36	موت سے ڈر اور اس کی عمدہ طریقے پر تیاری کر کہ تیرا سفر خوش بختی کا نشان ہو۔	4
37	زادراہ کی قلت سے ڈر اور اپنی موت کے بہتر تیاری کر۔	4
38	شریف آدمی کے حملے سے ڈر، جب وہ بھوکا ہو اور کمینے کی خرمستی سے ڈر جب وہ سیر ہو جائے۔	4
39	شریف آدمی کے حملے سے ڈرو، جب اسے بے عزت کیا جائے، اسی طرح کمینے کی تیزی سے بچو جب اسے بلند مرتبہ حاصل ہو جائے۔	4
40	نعمتوں کے زائل ہونے سے ڈرو، کہ ہر گریز کرنے والی لوٹ کر نہیں آیا کرتی۔	4
41	عمروں کے ضائع ہونے سے ڈرو، کہ تمہارے لئے باقی نہیں رہیں گی (یادرکھو) کہ تلف ہونے والی کوئی شے واپس نہیں آیا کرتی۔	4
42	دوزخ کی آگ سے بچو، اس کی گرمی اور تپش بے حد شدید ہے، اس گہرائی بے حد زیادہ اور اس کے زیور لوہے کے ہیں۔	4
43	ان گناہوں سے بچو، جو تمہیں ہولناک چکروں میں ڈال دیتے ہیں اور ان عیبوں سے ڈرو جن کی بناپر خدا کو غصہ آجاتا ہے۔	4
44	دوزخ کی آگ سے ڈرو، کہ اس کے شعلے موجوں کے مانند تناور، اس کی تپش شدید اور اس کا عذاب ہمیشہ جدید ہوا کرتا ہے۔	4

45	اللہ سے اس طرح ڈرو، جس طرح اس نے تمہیں ڈرایا ہے، اور اس سے اس طرح خوف کھاؤ کہ تم اس بات سے باز رہو، جو اسے غصہ دلاتی ہو۔	4
46	اس دشمن (شیطان) سے ڈرو، جو تمہارے دلوں میں نہایت خفیہ طریقے سے گھس جاتا ہے، اور تمہارے کانوں میں نہایت آہستگی سے پھونکیں مار جاتا ہے۔	4
47	اپنے نفس کو اس خواہش سے بچو اور ڈرو، جو نفوس کو بلندی سے پستی کی جانب لے آتی اور کامیابی کی منزل سے دُور کر دیتی ہے۔	4
48	دشمن خدا ابلیس سے ڈرو، مبادا کہ وہ اپنا مرض تمہیں بھی لگا دے یا اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے سے تمہیں اکسائے، اور بھگا کر لے جائے۔ بے شک شیطان جھوٹے وعدوں کے تیر تیار کر کے نہایت نزدیک سے تم پر چلائے۔	4
49	بخل سے گریز کرو اور ڈرو، کہ اسکی بنا پر دشمنی پیدا ہوتی ہے، خوبیوں میں بُرائیوں کا رنگ پیدا ہوتا ہے اور عیبوں کو ظاہر کرتا ہے	4
50	منافقوں سے ڈرو، کہ وہ خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کے پاؤں خود بھی لغزش کا شکار ہوتے، اور دوسروں کو بھی لغزش میں ڈالتے ہیں۔ ان کے دل مریض ہوتے ہیں، لیکن چہرے صاف ستھرے اور صحت مند۔	4
51	دیکھو تکبر کے جذبے کی بنا پر اپنے آپ کو بڑا گردانتے، بے جا حمیت کے غلبے، اور جاہلیت کے تعصب سے ڈرو اور اس سے پرہیز کرو۔	4
52	اس دن سے ڈرو، جب اعمال کی چھان پھٹک ہو گی لوگوں پر کپکپی طاری ہو گی اور بچے بوڑھے ہو جائینگے۔	4
53	بُرے اعمال امیدوں کے فریب، آرزوؤں کی ناکامی اور موت کے حملے سے ڈرتے رہو۔	4

فصل 5

حکمت	امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے وہ حکیمانہ ارشادات جو حرف الف سے آغاز پذیر ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی ابتداء میں ایاک کا کلمہ آتا ہے اور ہر ایک میں کوئی نہ کوئی حکم یا کسی بات پر "خبردار" کیا گیا ہے	فصل
1	تجھ پر لازم ہے کہ فعل قبیح کا ارتکاب نہ کرے، کیونکہ تیری یاد کو بُرا بنا دیگا اور تیرے بوجھ کو بڑھائے گا۔	5
2	تجھے لازم ہے کہ غیبت سے دُور رہے، کہ غیبت لوگوں کو دشمن بنا دیتی ہے اور (تیرے اچھے اعمال کے) اجر کو ضائع کر دیتی ہے	5
3	تجھ پر لازم ہے کہ حرص نہ کرے، کہ یہ دین کو عیب دار بنا دیتا ہے اور نہایت بُرا ساتھی ہے۔	5

5	تجھ پر لازم ہے کہ شک سے دُور رہے، کہ شک دین کو فاسد بنا دیتا ہے اور یقین کو باطل کر دیتا ہے۔	4
5	تجھ پر لازم ہے کہ غضب سے دُور رہے، کیونکہ اس کی ابتداء پگلا پن ہے اور آخر کار پشیمانی اور ندامت۔	5
5	تجھ پر لازم ہے کہ جلد بازی سے دُور رہے، کیونکہ یہ ناکامی اور پشیمانی کی نشانی ہے۔	6
5	تجھ پر لازم ہے کہ زیادہ باتیں نہ کر، جس کی باتیں زیادہ ہو جائیں اس کے گناہ بھی بڑھ جائیں گے۔	7
5	تجھ پر لازم ہے کہ ظلم نہ کرے، کیونکہ جو ظلم کرتا ہے اس کے ایام زندگی اس سے نفرت کرتے ہیں۔	8
5	تجھ پر لازم ہے کہ پیٹ کو ٹھوس ٹھاس نہ بھر، کہ جس نے یہ طریقہ اختیار کیا اس کے امراض بڑھ جاتے ہیں اور اس کو بُرے بُرے خواب آتے ہیں۔	9
5	تجھ پر لازم ہے کہ فاسقوں کی صحبت سے باز رہے، کیونکہ ایک بُرائی دوسری بُرائی سے آملتی ہے۔	10
5	تجھ پر لازم ہے کہ اشرار کی صحبت سے باز رہے، کہ وہ آگ کے مانند ہوتے ہیں اور ابتداء ہی سے جلانا شروع کر دیتے ہیں۔	11
5	تجھ پر لازم ہے کہ اپنے آپ سے راضی نہ ہو، ایسی صورت میں تجھ سے ناراض ہونے والے کثرت سے ظاہر ہو جائینگے۔	12
5	تجھ پر لازم ہے کہ ظلم نہ کرے، کیونکہ جس پر تو ظلم کرتا ہے اس پر سے تو زائل ہو جاتا ہے، لیکن اس کے اثرات تجھ پر باقی رہ جاتے ہیں۔	13
5	تجھ پر لازم ہے کہ دوست سے دھوکا نہ کھائے اور دشمن سے شکست۔	14
5	تجھ پر لازم ہے کہ احمق کی دوستی سے باز رہے، کہ وہ تیرا فائدہ کرنا چاہے گا، لیکن تیرا نقصان کر دے گا۔	15
5	تجھ پر لازم ہے کہ بخیل کی دوستی سے باز رہ، کہ اس وقت تیری مدد کرنے سے گریز کرے گا جب تجھے اس کی اشد ضرورت ہو۔	16
5	تجھ پر لازم ہے کہ کمینے شخص پر اعتماد نہ کرے، کیونکہ جو کوئی ایسے شخص پر اعتماد کرتا ہو وہ اس کی مدد سے گریز کرتا ہے۔	17
5	تجھ پر لازم ہے کہ شریر و ناپاک لوگوں کی دوستی سے بچے، کیونکہ جب تو ان سے امن و سلامتی میں ہو گا تو تجھ پر اپنا احسان جتائینگے۔	18
5	تجھ پر لازم ہے کہ تو ان لوگوں کی صحبت سے گریز کرے، جو لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہوں، کیونکہ ان کی صحبت میں بیٹھنے والا بھی ان سے محفوظ نہیں رہتا۔	19

20	تجھ پر لازم ہے کہ جھوٹے کی دوستی سے گریز کرے، کیونکہ وہ دُور کی باتیں تجھ سے قریب، اور نزدیک کی باتیں تجھ سے دُور کر دے گا(یعنی تنکے کو پہاڑ اور پہاڑ کو تنکا بنا کر پیش کرے گا۔)۔	5
21	تجھ پر لازم ہے کہ بخل کو اپنی عادت نہ بنالے، کہ یہ تجھے اپنے نزدیک لوگوں میں معیوب کر دیگا اور تیرے رشتے داروں کو تیرا دشمن بنادے گا۔	5
22	تجھ پر لازم ہے کہ تکبر سے باز رہے، کیونکہ یہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے، نہایت تکلیف دہ عیب ہے اور وہ ابلیس کا زیور ہے	5
23	تجھ پر لازم ہے کہ حسد سے باز رہے، کیونکہ یہ بدترین روش ہے، نہایت بُری خصوصیت ہے اور اسے ابلیس نے خلق کیا ہے۔	5
24	تجھ پر لازم ہے کہ بیوقوفی اور حماقت سے باز رہے، کہ یہ اخلاق کو عیب دار کر دیتے ہیں۔	5
25	تجھ پر لازم ہے کہ بے عقلی کی باتوں سے دُور رہے، کیونکہ ان باتوں سے تیرے دوستوں کو وحشت ہوا کرتی ہے۔	5
26	تجھ پر لازم ہے کہ سزا دینے میں جلدی نہ کر، کہ یہ بات اللہ کے نزدیک موجب غضب ہے، اور زمانے کے دگرگوں حوادث کو نزدیک لانے والا ہے۔	5
27	تجھ پر لازم ہے کہ ستمگاری اور سرکشی سے دُور رہ، کہ یہ ہلاکت کو جلد لاتی ہے اور اس پر کاربند شخص غم واندوہ و گریہ لاتی ہے۔	5
28	تجھ پر لازم ہے کہ بخل سے دُور رہے، کہ مسکینی کا لباس ہے اور وہ مقام جس کے ذریعے سے کمینہ پن تک لے جایا جاتا ہے۔	5
29	تجھ پر لازم ہے کہ حرام باتوں سے گریز کرے، کیونکہ فاسقوں، فاجروں، گنہگاروں، بدکاروں اور گمراہوں کا یہی شیوہ ہے۔	5
30	تجھ پر لازم ہے کہ تو جلد بازی سے دُور رہے، کہ یہ بھی ایک طرح کی لغزش ہے۔	5
31	تجھ پر لازم ہے کہ لالچ سے باز رہے، کہ لالچ پارسائی کو فاسد کرنیوالا ہے اور دوزخ میں لے جاتا ہے۔	5
32	تجھ پر لازم ہے کہ تو جفاکاری سے دُور رہے، کہ اس سے برادرانہ محبت برباد ہو جاتی ہے اور یہ خدا کو نیز لوگوں کو دشمن بنادیتی ہے	5
33	تجھ پر لازم ہے کہ تو چغل خوری سے باز رہے، کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے اور یہ اللہ اور لوگوں سے دُور کر دیتی ہے۔	5
34	تجھ پر لازم ہے کہ تو بے وفائی اور عذر میں مبتلا نہ ہو، کیونکہ یہ بدترین خیانت ہے، اور حقیقت یہ ہے عذر و بے وفائی سے کام لینے والا، اللہ کے عذر کی بنا پر بے وقعت اور خوار ہو جاتا ہے۔	5
35	تجھ پر لازم ہے کہ تو ظلم سے باز رہے، کیونکہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے اور قیامت کے دن ظالم سے اسکے ظلم کی بابت باز پرس ہوگی۔	5

36	تجھ پر لازم ہے کہ لوگوں سے بدسلوکی اور کج خلقی استعمال نہ کرے، کیونکہ یہ کمینوں کی عادات میں سے ہے، اور بے شک بد خلقی کرنے والا اپنی اس عادت کی بناء پر دوزخ میں ڈالا جائیگا۔	5
37	تجھ پر لازم ہے کہ خیانت نہ کرے، کہ یہ بدترین گناہ ہے اور خیانت کرنے والے کو اپنی خیانت پر آگ کا عذاب دیا جائیگا۔	5
38	تجھ پر لازم ہے کہ لالچ سے باز رہے، کہ یہ ہر کمینگی اور ہر گھٹیا پن کی اساس ہے۔	5
39	تجھ پر لازم ہے کہ محبت دنیا میں گرفتار نہ ہو، کہ ہر گناہ کی اساس اور ہر آزمائش کی کان یہی دنیا ہی تو ہے۔	5
40	تجھ پر لازم ہے کہ ستم وجور کے ارتکاب سے باز رہے، کہ ستمگار جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔	5
41	تجھ پر لازم ہے کہ خواہشوں میں گرفتار نہ ہو، کیونکہ یہ ہر قسم کی مصیبت تک لے جاتی ہیں۔	5
42	تجھ پر لازم ہے کہ خود پسندی اور مدح وثناء میں مبالغہ سے دُور رہے، کہ ان سے شیطان کو بڑے پکے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔	5
43	تجھ پر لازم ہے کہ نیکی کر کے اسے جتلائے نہیں، کیونکہ یہ نیکی واحسان کے چہرے کو غبار آلود کر دیتا ہے۔	5
44	تجھ پر لازم ہے کہ لڑائی جھگڑے اور تیز مزاجی سے دُور رہے، کہ اس سے جنگوں کو ہوا ملتی ہے۔	5
45	تجھ پر لازم ہے کہ بدکلامی نہ کرے، کہ اس سے دلوں میں غیض وکینہ جاگ اٹھتا ہے۔	5
46	تجھ پر لازم ہے کہ اپنے آپ پر زیادہ بھروسہ نہ کرے، کہ یہ شیطان کے پھندوں میں سب سے بڑا پھندا ہے۔	5
47	تجھ پر لازم ہے کہ خود پسندی سے دُور رہے، مبادا کہ تیرے نقص اور دشمنیاں تیرے خلاف صف آراء ہو جائیں۔	5
48	تجھ پر لازم ہے کہ (گناہوں پر) اصرار نہ کرے، کیونکہ یہ بات گناہان کبیرہ میں سے سب سے بڑا گناہ اور جرائم میں سے بدترین جرم ہے۔	5
49	تجھ پر لازم ہے کہ کھلم کھلا گناہوں سے بچے، کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔	5
50	تجھ پر لازم ہے کہ زیادہ باتیں نہ کرے، کہ اس سے بے شمار لغزشیں حاصل ہوتی ہیں اور بہت زیادہ ملال حاصل ہوتا ہے۔	5
51	تجھ پر لازم ہے کہ شکم پری کو اپنا وتیرہ نہ بنالے، کہ اسے بیماریاں اور تکلیفیں ابھرتی ہیں۔	5
52	تجھ پر لازم ہے کہ ہنسانے والی بات نہ کر، چاہے تو کسی اور کی طرف سے بیان کرے۔	5

53	تجھ پر لازم کہ دوسرے کے گناہوں کو بڑا نہ گردانے، جب کہ اپنے گناہوں کو معمولی گردانے یا یہ کہ اپنی اطاعت کو بہت زیادہ شمار کرے، جسے دوسروں کے ہاں بہت قلیل سمجھے۔	5
54	تجھ پر لازم ہے کہ اپنی آرزوؤں پر تکیہ نہ کرے کیونکہ یہ بے وقوفوں کا سرمایہ ہوتی ہیں۔	5
55	تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنی امنگوں پر بھروسا نہ کرے، کیونکہ یہ بات احمقوں کی روش میں سے ہے۔	5
56	تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے بھائی کے حق سے غفلت برتے، محض اس خیال سے کہ تیرا حق اس پر بھی واجب ہے، کیونکہ تیرے بھائی کا بھی تجھ پر ویسا ہی حق ہے جیسا تیرا حق اس پر ہے۔	5
57	تجھ پر لازم ہے کہ اپنے دوست کو یوں رنج نہ پہنچائے، کہ وہ تیری دوستی ہی سے باہر ہو جائے۔ تجھے چاہیے کہ تو اپنی محبت میں سے اس کے لیے کوئی جگہ باقی رکھ، کہ اگر وہ دوبارہ تیری جانب آنا چاہے تو اسے یہ بھروسا ہو کہ اس جگہ وہ واپس جا سکتا ہے۔	5
58	تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے بھائی کے حق کو اس بنا پر بھولے نہیں، کہ اس کے اور تیرے درمیان رشتہ ہے کیونکہ جس کا حق تو ضائع کردے وہ تیرا بھائی نہیں۔	5
59	تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے دوست کو یوں رنج نہ پہنچائے، کہ وہ اس بات کو ناگزیر گردانے کہ تجھ سے دُور ہو جائے اور جدائی کو اختیار کرے۔	5
60	تجھ پر لازم ہے کہ تو بے موقع غیرت سے کام نہ لے، کیونکہ یوں صحت مند نفس بیمار ہو جاتا ہے اور آسودہ و پر سکون نفس کو آشفتہ و مضطرب بنا دیتا ہے۔	5
61	تجھ پر لازم ہے کہ اپنے لئے کسی شے کو خود نہ چنے (ممکن ہے تو اسے اچھا سمجھے اور وہ تیرے لئے بُری ہو) کیونکہ اکثر اوقات کامیابی ان راہوں سے حاصل ہوتی ہے جو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔	5
62	تجھ پر لام ہے کہ تو اس کی صحبت سے گریز کرے، جو تجھے لہو و لعب اور پُر فریب باتوں میں لگاتا ہو، یوں وہ تجھے تباہی اور ذلت و خواری کی جانب لے جائے گا۔	5
63	تجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت میں تجھے غائب نہ پائے اور نافرمانی میں تجھے حاضر نہ دیکھے اور یوں تیرا دشمن نہ بن جائے	5
64	تجھ پر لازم ہے کہ نفاق سے باز رہے، کیونکہ خدا کے نزدیک دو رخے شخص کی کوئی آبرو نہیں ہوا کرتی۔	5

5	تجھ پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر جبر و تعدی سے کام نہ لے، کیونکہ خدا پر جبر کرنے والے ظالم کی گردن توڑ کر رہے گا	65
5	تجھ پر لازم ہے کہ چاپلوسی اور خوشامد سے دُور رہے، کیونکہ یہ بات اہل ایمان کی روش میں سے نہیں۔	66
5	تجھ پر لازم ہے کہ جماعت سے جدا نہ ہو، کیونکہ جو شخص جماعت سے جدا ہوتا ہے وہ شیطان کا شکار ہوا کرتا ہے۔	67
5	تجھ پر لازم ہے کہ تو فسق و فجور کے مراکز سے دُور رہے، کہ یہ مراکز خدا کے غضب کا باعث ہوا کرتے ہیں اور دوزخ کی آگ کو بھڑکاتے ہیں۔	68
5	تجھ پر لازم ہے کہ تو بازاروں میں بیٹھنے سے باز رہے، کیونکہ یہ آزمائشوں کا مرکز اور شیطان کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔	69
5	تجھ پر لازم ہے کہ اپنے پالنے والے کی طرف سے ملنے والے حصے، اور اس کے نزدیک اپنی قدر و منزلت کو دنیا کے حقیر سے مال کے عوض نہ بیچے۔	70
5	تجھ پر لازم ہے کہ فاسقوں کی صحبت سے گریز کرے، کیونکہ جو شخص کسی گروہ کے کسی کام پر راضی ہو وہ انہیں میں سے شمار ہوتا ہے۔	71
5	تجھ پر لازم ہے کہ اللہ کے دشمنوں کو اچھا نہ سمجھے اور اللہ کے دوستوں کے سوا کسی اور پر اپنی محبت نچھاور نہ کرے، کیونکہ جو کوئی کسی گروہ کو پسند کرتا ہو وہ روز قیامت انہیں میں شمار ہوگا۔	72
5	تجھ پر لازم ہے کہ فریب سے باز رہے، کہ یہ کمینوں کی عادت ہے۔	73
5	تجھ پر لازم ہے کہ مکر سے دُور رہے کہ یہ نہایت قابل مذمت خصلت ہے۔	74
5	تجھ پر گناہوں اور خدا کی نافرمانی سے دُور رہنا لازم ہے، کیونکہ پست فطرت وہ شخص ہوتا ہے جو بہشت کو دنیا کی نہایت گھٹیا سی نافرمانی کے عوض بیچ دے۔	75
5	خبردار! دنیا پر فریفتہ نہ ہو جانا، کیونکہ یہ تجھے بدبختی اور مصائب ہی دے گی اور تجھے بقاء (آخرت) سے ہانک کر فناء (دنیا) خریدنے پر لگا دیگی۔	76
5	تجھ پر لازم ہے کہ تیرا نفس تجھ پر اس چیز کی بناء پر غلبہ حاصل نہ کر پائے جس کا تجھے صرف گمان ہو، اور تو اس شے کے سبب اس کو زیر کر لے جس پر تجھے یقین ہو۔ کیونکہ ایسا نہ ہوا تو بدترین شر اور بُرائی ہو گی۔	77

78	تجھ پر لازم ہے کہ تو بد ظنی سے کام نہ لے، کیونکہ بد ظنی عبادت کو فاسد کر دیتی ہے اور (گناہوں کے) بوجھ میں اضافہ کر دیتی ہے	5
79	خبر دار! ایسا نہ ہو کہ نافرمانی میں تو جلدی کرے اور توبہ کرنے میں تاخیر کرے اور یوں تجھ پر عذاب میں اضافہ ہو۔	5
80	ایسا نہ ہو کہ لوگوں پر تو تیری زبان طعن تیز ہو اور اپنے نفس کے سلسلے میں تو نرمی برتے، اور اس کے نتیجے میں تیرا گناہ شدید ہو جائے اور تو ثواب سے محروم ہو جائے۔	5
81	تجھ پر لازم ہے کہ کنجوسی نہ کرے (اور چیزیں ذخیرہ کرتا ہے) یاد رکھ کہ جو کچھ تیرے پاس اپنی روزمرہ کی ضروریات سے زائد ہو تو ان کا دوسروں کے لئے خزانہ دار ہے۔	5
82	تجھ پر لازم ہے کہ لباس شہانہ پہن لے، کیونکہ دشمن کے ساتھ بُرائی کرنے سے تو خود اس کی ضد میں آجائے گا، اور کسی اور تک بُرائی پہنچانے سے پہلے اس کے ذریعے سے اپنے دین کو برباد کر لے گا۔	5
83	تجھے ہرگز ہرگز یہ نہیں چاہیے کہ کسی شخص کی اس بات کے لئے تعریف کرے جو اس میں نہ ہو، کیونکہ اس کا کردار اس کی اصلی صفات کو ظاہر کر دے گا اور تجھے جھٹلائے گا۔	5
84	تجھ پر لازم ہے کہ کہ لمبی امیدیں اور آرزوئیں نہ رکھے، کیونکہ کتنے فریب خوردہ ایسے ہیں جنہیں ان آرزوں نے آزمائش میں ڈال دیا اور ان کا عمل برباد ہو گیا اور اجل نے انھیں آلیا۔ لیکن نہ تو اس نے اپنی امید حاصل کی اور وہ چیز دوبارہ ملی (یعنی برباد شدہ عمل) جو وہ گنوا بیٹھا تھا۔	5
85	ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی عظمت کا مقابلہ نہ کرنا، کیونکہ خدا ہر سرکش کی گردن توڑ دیا کرتا ہے، ہر متکبر و ظالم کو ذلیل کر دیا کرتا ہے اور ہر اترانے والے خود پسند کو خوار کر دیا کرتا ہے۔	5
86	تجھ پر لازم ہے کہ تو غفلت نہ کرے اور مہلت حاصل ہونے پر دھوکا نہ کھائے، کیونکہ غفلت، اعمال کو فاسد کر دیتی ہے اور مقررہ وقت امیدوں کو قطع کر دیتا ہے۔	5
87	تجھ پر لازم ہے کہ بے شرمی سے بچے، کیونکہ بے شرمی تجھے قبیح اعمال کا ارتکاب کرنے اور بُرائیوں پر ٹوٹ پڑنے کی راہ دکھاتی ہے	5
88	تجھ پر لازم ہے کہ سرکشی سے دُور رہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سرکشی کے لیے اپنے انتقام میں جلدی کرتا ہے اور متعدد سزائیں اور عذاب اس پر وارد کرتا ہے۔	5

5	فضول باتوں سے گریز کرے، کیونکہ اس سے تیرے وہ عیب ظاہر ہو جاتے ہیں جو چھپے ہوئے ہوں، اور یہ تیرے ان دشمنوں کو جو سکون میں بیٹھے ہوں، حرکت میں لے آتا ہے۔	89
5	تجھ پر لازم ہے کہ عورتوں سے فریفتگی کا زیادہ اظہار نہ کرے اور دنیاوی لذتوں سے دھوکا نہ کھائے، کیونکہ عورتوں پر فریفتگی انسان کا امتحان لیتی ہے اور لذات دنیا کے فریب میں آنے والا بے چارہ اور خوار ہو جاتا ہے۔	90
5	تجھ پر لازم ہے کہ بیہودہ اور بُری باتوں سے گریز کرے، کیونکہ ان کی بنا پر کمینے لوگ تیرے ارد گرد جمع اور شریف لوگ تجھ سے متنفر ہو جائیں گے۔	91
5	ایسا نہ ہو کہ تو شبہات میں پڑ جائے اور خواہشوں کا شکار ہو جائے، کیونکہ یہ دونوں باتیں تجھے حرام کی راہ دکھاتی ہیں اور بے شمار گناہوں کے ارتکاب پر آمادہ کرتی ہیں۔	92
5	تجھ پر لازم ہے کہ گناہوں کے ارتکاب کو آسان نہ گردانے، کیونکہ ان سے دنیا سے تجھے ذلت حاصل ہو گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کا غضب تیرے نصیب میں ہو گا۔	93
5	تجھ پر لازم ہے کہ اپنے بھائیوں کی غیبت میں تو اپنی زبان کو اپنی سواری نہ بنا لے، یا کوئی ایسی بات نہ کرے جو خلاف حجت بن جائے اور تیرے ساتھ بُرائی کئے جانے کا سبب۔	94
5	تجھ پر لازم ہے کہ وہ کام نہ کرے، جس سے انکار کرنے کا امکان بہت کم ہو۔ ہر چند کہ تیری جانب سے معذرت بہت زیادہ ہو، کیونکہ (ضروری نہیں) ہر قابل مذمت بات کرنے والے کی معذرت کے لیے گنجائش نہیں ہوا کرتی۔	95
5	تجھ پر لازم ہے کہ ہر وہ کام نہ کرے، جس سے آزاد مرد (شرفاء) متنفر ہوں یا جس سے تیری قدر و قیمت کم ہو جائے، یا تیرے لئے شر پیدا کرے یا قیامت کے دن تجھے گناہوں کا بوجھ برداشت کرنا پڑے۔	96
5	تجھ پر لازم ہے کہ ان باتوں سے باز رہے جو تیرے پروردگار کو غصہ دلائیں اور لوگوں کو تجھ سے وحشت دلائیں۔ جس کسی نے اپنے رب کو غصہ دلایا اس نے اپنے آپ کو موت کی آغوش میں دے دیا، اور جو شخص لوگوں کو متنفر کر دے وہ آزادی سے محروم ہو جاتا ہے۔	97
5	تجھ پر لازم ہے کہ تو باطنی خیانت اور بُری نیت سے دُور رہے، بُرے کاموں کا ارتکاب نہ کرے اور آرزوؤں کے فریب میں نہ آئے	98

5	تجھ پر لازم ہے کہ ان چیزوں کو اپنے لئے خاص طور پر نہ رکھ لے، جن میں سب لوگوں کا حصہ ہو، اور ان چیزوں سے اپنی آنکھیں بند نہ کر لے جو آشکار ہوں۔ کیونکہ یہ تجھ سے لے کر دوسروں کو دیدی جائینگی۔	99
5	تجھ پر لازم ہے کہ کہ احمق کی دوستی سے بچے، کیونکہ وہ تجھے نقصان پہنچائے گا اور خیال کرے گا کہ اس نے تجھے فائدہ پہنچایا ہے اور تیرے ساتھ بُرائی کرے گا اور سمجھے گا کہ تو اس سے خوش ہو رہا ہے۔	100
5	ایسا نہ ہو علماء کی توہین کرے۔ یہ بات تیرے لئے بُری ہے لوگوں کو تجھ سے بد ظن کر دے گی اور وہ تیرے بارے میں بُرے خیالات رکھیں گے۔	101
5	تجھ پر لازم ہے کہ تو اہل دنیا کو، دنیا کی طرف مائل پا کر اور اس کے لیے ایک دوسرے کی بوٹیاں نوچتے دیکھ کر فریب نہ کھائے۔ کیونکہ اللہ نے تجھے اسکے بارے میں خبر دار کر دیا ہے اور اس نے اپنے عیوب اور بُرائیوں سے خود کو تیرے لئے برہنہ کر دیا ہے	102
5	تجھ پر لازم ہے کہ تو آخرت کے بارے میں فریب نہ کھائے کہ دار القرار ہے اور اچھے لوگوں اور اولیا کی قیام گاہ ہے۔ جس کا وصف قرآن مجید نے بیان کر دیا ہے اور وہاں کے رہنے والوں کی تعریف و ثناء کی ہے، اور اللہ سبحانہ نے تجھے اس کا راستہ دکھا دیا ہے اور تجھے اس کی جانب بلایا ہے۔	103
5	تجھ پر لازم ہے کہ اس بات کے بارے میں جس کا طریقہ معلوم نہ ہو اور تو اس کی حقیقت سے آشنا نہ ہو، کوئی بات نہ کر، کیونکہ تیرا کلام تیرے عقل پر دلالت کرتا ہے اور اس کی عبادت تیری معرفت اور تیرے علم کا سراغ دیا کرتا ہے۔ اس لئے زیادہ لمبی باتیں کرنے سے اجتناب کر، یہاں تک کہ تو اس میں امن میں آجائے اور بات کو اگر وہ اچھی بھی ہو مختصر کر کہ یہ تیرے لئے زیادہ اچھی چیز ہو گی اور تیری فضیلت پر بہترین دلیل۔	104
5	ہوش کر، عورتوں سے مشورہ نہ لے، بے شک ان عورتوں کی عقلیں کمزور ہوا کرتی ہیں اور انکے ارادے نہایت کچے ہوتے ہیں بہتر ہو گا کہ ان کی آنکھیں انہیں پر بند رکھ۔ تیرا ان کو حجاب میں رکھنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ ان پر شک کرے۔ ان کا گھر سے باہر جانا اس سے کہیں بُرا ہے کہ ایسے اشخاص کو ان کے پاس بھیجے جن پر تجھے اعتماد نہ ہو، اور اگر تو یہ کر سکے کہ وہ تیرے علاوہ کسی اور مرد سے واقف نہ ہوں تو اسے ضرور کر۔	105
5	تم پر لازم ہے کہ ایک دوسرے سے منہ موڑنے، آپس میں تعلقات قطع کرنے، امر بالمعروف کو ترک کرنے اور نہی عن	106

	المنکر کو چھوڑنے سے گریز کرو۔	
107	تم پر لازم ہے کہ بدکار سے دوستی نہ کرو، کیونکہ ایسا شخص اپنے دوست کو نہایت حقیر اور بیکار چیز کے لیے بیچ دیا کرتا ہے۔	5
108	تم پر لازم ہے کہ سرکش کے دام میں گرفتار ہونے، مکروفریب اور بے وفائی کی رسوائیوں میں گرنے، اور چھپی ہوئی قابل مذمت بُرائیوں کو ابھارنے سے بچے رہو۔	5
109	ہوش کرو اور ہمارے بارے میں غلو سے کام نہ لو، یوں کہو کہ پروردگار عالم کے پروردہ بندے ہیں اور پھر جو چاہو ہمارے بارے میں فضیلتوں کا اعتقاد رکھو۔	5
110	تم پر لازم ہے کہ شہوتوں اور خواہشوں کو اپنے آپ پر سوار نہ ہونے دو۔ کیونکہ ان میں سے جلد حاصل ہونے والی قابل مذمت ہیں اور دیر سے حاصل ہونے والی نہایت دشوار سخت ہیں۔	5
111	تم پر لازم ہے کہ پیٹ بھر کر نہ کھاؤ کہ یہ دل کو سخت، نماز میں کاہل اور جسم میں خرابیاں پیدا کرتی ہے۔	5
112	تم پر لازم ہے کہ دنیا سے مغلوب ہونے سے بچے رہو، کیونکہ اس جہان کی زندگی نامکمل اور غم کا باعث ہے اور اگلے جہاں میں اس کی بنا پر غم واندوہ کے سوا کچھ بھی نہیں۔	5
113	تم پر لازم ہے کہ ہوا و ہوس کو اپنے اوپر غلبہ حاصل نہ کرنے دو کہ ان کی ابتدا آزمائش ہے، اور ان کا انجام نہایت تکلیف دہ اور سخت ہوتا ہے۔	5
114	تم پر لازم ہے کہ خواہشات تمہارے دلوں پر تسلط حاصل نہ کر لیں، کیونکہ ان کی ابتدا میں غلامی اور بندگی ہوتی ہے اور آخر کار ان سے ہلاکت نصیب ہوا کرتی ہے۔	5
115	ہوش کرو اور جماعت سے جدا ہونے سے بچو، کیونکہ اہل حق سے جدا ہو کر اکیلا رہ جانے والا شیطان کا ہو رہتا ہے، جیسے اکیلی بھیڑ بھیڑیے کا شکار ہو جایا کرتی ہے۔	5
116	تم پر لازم ہے کہ بخل اور کنجوسی سے بچے رہو، کیونکہ اجنبی شخص بخیل کا دشمن ہو جاتا ہے اور نزدیکی رشتہ دار اس سے نفرت کرتے ہیں۔	5
117	تم پر لازم ہے کہ بدکار کے فریب میں یہ دیکھ کر نہ آجاؤ کہ اس نے غلطی سے کوئی نیک کام کر دیا ہے۔	5

118	تم پر لازم ہے کہ تم کسی نیکوکار کے ہاتھوں بُرا کام سرزد ہوتے دیکھ کر اس سے دُور نہ بھاگو۔	5

فصل 6

حکمت	امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ سے ملنے والے وہ حکیمانہ اقوال جو الف استفتاح (یعنی الا جو مخاطب کو متوجہ کرنے اور اسے بعد میں آنے والی پر غور کرانے کیلئے کلام کی ابتداء میں استعمال ہوا کرتا ہے) سے شروع ہوتے ہیں۔	فصل
1	کیا کوئی شخص موت سے پہلے خواب سے بیدار ہونے والا نہیں؟	6
2	کیا کوئی شخص اپنی غفلت سے بیدار ہونے والا نہیں، قبل اس کے کہ اس کی مدت (زندگی) ختم ہو جائے؟	6
3	کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی بدحالی اور نکہت کے دن سے پہلے اپنے نفس کے لئے کوئی کام کرے؟	6
4	کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی موت سے پہلے اپنے پالنے والے سے ملاقات کے لئے تیار ہو؟	6
5	کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی رحلت سے پہلے اپنی آخرت کے لئے آزوقہ و زادراہ حاصل کرلے؟	6
6	کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو موت کے آنے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے؟	6
7	اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ آنکھوں میں سے بہترین دیکھنے والی آنکھ وہ ہے جو خیر و خوبی کی جانب نگاہ کرے۔	6
8	جان لو کہ کانوں میں سے بہترین کان وہ ہے جس نے ذکر نصیحت کو غور سے سنا اور اسے قبول کرلیا۔	6
9	یاد رکھو کہ مال کو اس جگہ خرچ کرنا، جہاں اس کا حق نہ ہو اسراف اور فضول خرچی ہے۔	6
10	آگاہ ہو جاؤ کہ قناعت کرنا اور اپنی خواہشات پر غلبہ حاصل کرلینا سب سے بڑی پاکدامنی ہے۔	6
11	جان لو کہ میں نے ایسی جنت نہیں دیکھی، جس کا طلبگار سو رہا ہو، اور ایسا جہنم (آگ) دیکھا ہے جس سے بھاگ جانے والا بے سدھ پڑا ہو۔	6
12	آگاہ رہو کہ دنیا ایک ایسی جگہ ہے، جس سے کوئی شخص زہد کے بغیر سلامتی حاصل نہیں کرتا، اور جو چیزیں اس کی ہیں ان سے کوئی شخص نجات نہیں پاتا۔	6
13	ہے کوئی آزاد، جو اس تھوڑی سی چیز کے بقیہ کو اسکے اہل کے لئے چھوڑ دے (لماظۃ تھوڑی سی چیز کے بقیے سے دنیا مراد ہے)	6
14	آگاہ رہو کہ تمہارے نفوس کی قیمت جنت کے سوا کچھ اور نہیں۔ اس لئے اسے جنت کے سوا کسی اور شے کے عوض مت بیچو۔	6

6	یادرکھو کہ دنیا کی مدت پوری ہو چکی ہے اور وہ اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے۔اس کی اچھی باتیں مذموم ہو چکی ہیں،اس کی نئی باتیں پرانی ہو گئی اور اس کی فربی،لاغری میں بدل چکی ہے(مراد اس سے یہ ہے کہ کہیں اس کے پھندے میں نہ آجانا)۔آگاہ رہو کہ دنیا بڑی تیزی سے پشت پھرائے بھاگی جارہی ہے اور اس میں برتن میں رہ جانے والی تلچھٹ کے مانند کچھ باقی رہ گیا ہے۔آگاہ رہو کہ آخرت آگے بڑھ رہی ہے،ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔پس تم کو چاہئے کہ تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو کہ روز قیامت ہر شخص اپنی ماں ہی سے مل جائے گا۔آج کا دن (یعنی دنیاوی زندگانی) روز عمل ہے،اس میں حساب کتاب نہیں ہے اور کل (یعنی آخرت) حساب کتاب کا دن ہے عمل کا نہیں۔	15
6	آگاہ رہو کہ میں تمہارے بارے میں جس خوفناک ترین بات سے خائف ہوں وہ یہ ہے کہ، تم خواہشات کی پیروی کرو اور لمبی امیدوں کو اپنے دل میں جگہ دو۔	16
6	یادرکھو جسے حق فائدہ نہیں دیتا،باطل اسے نقصان پہنچا کر رہتا ہے، اور جسے ہدایت سیدھے راستے پر نہ لے جائے،اسے گمراہی کھینچ لیتی ہے۔	17
6	آگاہ رہو کہ وہ جو آخرت کے لئے بیدار ہوئے ہیں،وہ دنیا کو لے کر کیا کریں گے، اور اس مال کو لے کر کیا کریں گے جو عنقریب ان سے چھین لیا جائے گا اور اس کا حساب پیش کرنا اس پر رہ جائے گا۔	18
6	یادرکھو کہ تقوی،فرماں بردار اور نرم خو سواریاں ہیں،جن پر اہل تقوی کو بٹھادیا جاتا ہے، اور ان کی باگیں ان کے ہاتھوں میں دے دی جاتی ہیں اور وہ انھیں بہشت میں لے جاتی ہیں۔	19
6	یادرکھو کہ گناہ اور خطاکاریاں سرکش اور تند خو سواریاں ہیں،جن پر خطاکاروں کو لاد دیا جاتا ہے، اور لگامیں ان کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں اور یہ سواریاں انھیں جہنم تک لے آتی ہیں۔	20
6	یادرکھو کہ آج کا دن مشق وریاضت کا دن ہے اور کل دوڑ کا دن ہے، جو اس دوڑ میں آگے نکل جائیں گے جنت ان کی ہوگی اور پیچھے رہ جانے والوں کی منزل دوزخ ہوگی۔	21
6	یادرکھو تم اس زمانے میں ہو،جس میں امیدیں پروان چڑھتی ہیں۔اس کے بعد موت کا مرحلہ ہے جس کسی نے امیدوں کے زمانے میں عمل کرلیا،قبل اس کے کہ اسے موت آلے،اسکے اعمال اسے فائدہ پہنچائیں گے اور موت ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے گی۔	22

23	آگاہ رہو کہ زبان، انسان کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، کوئی بات کرنا انسان کے بس میں نہیں ہوتا اگر زبان رک جائے اور جب زبان کھل جائے تو اسے مہلت نہیں ملتی (کہ خاموش رہے) اور بے شک کلام کے امراء ہیں ہمیں پر اس کی ٹہنیاں سہارا لیتی ہیں اور ہمیں پر اس کی شاخیں لٹکتی ہیں (یعنی کلام ہمارے آگے بے دست وپا ہے اور ہم اپنے ارادے سے بات کرتے ہیں اور اپنے خیالات کو لباس اظہار پہناتے ہیں۔ یہ جملہ آپ نے جعدہ بن بیرہ مخزومی سے کہا جب وہ منبر پر بات کرنے سے عاجز رہا)	6
24	یاد رکھو کہ فاقہ آزمائشوں میں سے ہے اور فاقے سے زیادہ سخت جسمانی مرض ہے، اور جسمانی مرض سے شدید تر دل کا مرض ہے (اگر دل صحیح وسالم ہو تو بیماری کو بر طرف کر دیتا ہے)۔	6
25	یاد رکھو کہ مال کا وافر ہونا نعمتوں میں سے ہے اور مال سے افضل، جسم کی صحت ہے اور جسم کی صحت سے افضل دل کا تقویٰ ہے	6
26	آگاہ رہو کہ نتائج پر غور کئے بغیر اپنے آپ کو معاملات وامور میں پھنسا لینا شدید ترین مشاکل ومصائب باعث ہوا کرتا ہے۔	6
27	آگاہ رہو کہ عقلمند وہ ہوتا ہے جو مختلف آراء پر درست غور وفکر کرتا ہو اور متوقع نتائج کو اپنی نگاہ میں رکھے۔	6
28	خبردار! ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے رشتہ داروں سے کہ وہ نادار ہیں، اس بنا پر منہ موڑ لے کہ اسے ان کی ناداری کو ختم کرنے کے لئے وہ شے خرچ کرنا پڑے گی کہ اگر اسے خرچ نہ کریں تو بڑھے گی نہیں اور اگر اسے خرچ کیا جائے تو کم نہ ہو گی۔	6
29	جان لو کہ خداوند عالم نے انسانوں کے درمیان مرد کے لئے جو سچی زبان بنائی ہے وہ مال سے کہیں بہتر ہے، جسے وہ شخص وراثت میں حاصل کر لیتا ہے جو (مال چھوڑنے والے کی) تعریف کبھی نہیں کرتا۔	6
30	جان لو کہ جس نے دنیا کارخ کیا، دنیا نے اس سے منہ موڑ لیا اور جس کسی نے اس سے کنارہ کشی کی، دنیا نے اس کی جانب قدم بڑھائے۔ خدا کے نیک بندوں نے رخت سفر باندھ رکھا ہوتا ہے اور دنیا کی چند چیزیں خریدیں جو باقی نہ رہنے والی ہیں اور آخرت کا بہت سا سامان حاصل کر لیا جو فنا نہیں ہو گا۔	6
31	یاد رکھو کہ تمہیں اس جہاں سے کوچ کرنے کا فرمان دیا گیا ہے، اور زاد راہ حاصل کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا گیا ہے۔ پس تم دنیا میں اس قدر زاد راہ جمع کر لو جو کل تمہارے کام آئے۔	6
32	یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جنت کی قیمت ہے اور جس کسی نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا، وہ مالک بہشت ہو گیا۔ جو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا شریف ترین ثواب ہے جسے اس کی نفرت حاصل ہو۔	6

6	یادرکھو کہ دین کے آئین اور قواعد وضوابط ایک ہی ہیں۔ اس کی راہیں منزل تک لے جانے والی ہیں، جس کسی نے دین کی راہ اختیار کی وہ منزل پر پہنچ گیا اور اس نے فائدہ حاصل کیا اور جو کوئی اس راہ پر چلنے سے باز رہا وہ گمراہ ہو گیا اور پشیمان ہوا۔	33
6	یادرکھو کہ ہم اہل بیتؑ، بُردباری کے دروازے، تاریکیوں کی روشنیاں اور امتوں کے لئے نور ہیں۔	34
6	یادرکھو کہ جو شخص نہیں جانتا، اسے جاننے کے لئے ہرگز شرم نہ کرے، کیونکہ ہر شخص کی قدر و قیمت اسی بات پر منحصر ہے جو وہ جانتا ہے۔	35
6	آگاہ ہو جاؤ کہ جب کسی سے ایسا سوال پوچھا جائے جس کا جواب اسے نہ آتا ہو تو ہرگز ہرگز بُرا نہ مانے اور یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔	36
6	ہاں! ہاں عمل کرو، جب تمہاری زبانیں کھلی ہوں، جسم صحیح وسالم ہوں، اعضاء نرم ہوں، لوٹنے کی گنجائش باقی ہو، کام آنے کے مواقع بے شمار ہوں، قبل اس کے موقع ہاتھ سے نکل جائے اور موت آن لے۔ تو اس کے لئے تم یقین کر لو کہ آنا لازم ہے اور اس کے آنے کا انتظار نہ کرو (یعنی یہ تصور نہ کرو کہ ابھی موت دُور ہے)۔	37
6	یادرکھو کہ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں زمین پر ان لوگوں سے جنگ کروں جو ناکسین (عہد توڑنے والے) سرکش وستمگر اور فساد کے پھیلانے والے ہوں۔ جہاں تک ناکسین (عہد شکنوں) کا تعلق ہے میں ان سے جنگ کر چکا ہوں، سرکش وستمگار لوگوں سے جہاد بھی کر چکا ہوں بے دین لوگوں کو میں نے ذلیل وخوار کر دیا ہے۔ البتہ شیطان کے پرستاروں کے لئے میں نے جرو توبیخ ہی پر کفایت کی ہے، جسکا اثر میں نے سنا ہے اور ان کے دلوں کے اضطراب وسینوں کے اتار چڑھاؤ کو میں نے دیکھا ہے	38
6	یادرکھو کہ ظلم تین طرح کے ہوتے ہیں! ایک ظلم وہ ہوتا ہے جو کبھی معاف نہیں ہوا کرتا، دوسری قسم وہ ظلم ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاتا اور ظلم کی تیسری قسم وہ ہے جسے معاف کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ ظلم جو کبھی نہیں بخشا جائے گا وہ کسی غیر کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا ہے کہ ارشاد خداوندی ہے بے شک اس بات کو اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے، ہاں اس کے سوا اور تمام گناہ بخش دیتا ہے اور وہ ظلم جو معاف کر دیا جاتا ہے انسان کا اپنے نفس پر ظلم ہے، جو وہ بعض اوقات اپنی بدخصلت کی بنا پر کرتا ہے۔ البتہ وہ ظلم جسے نظر انداز نہیں کیا جاتا وہ ظلم وہ ہے جو بندگان خدا ایک دوسرے پر روا رکھتے ہیں۔ اس کی سزا شدید ہوتی ہے۔ چھریوں سے لگائے جانے والے زخم اور تازیانوں کی مار، اس سے بہت کم ہوتی ہے۔	39

40	یادرکھو اللہ کے بندو عمل کرو اور کوشش کرو جب تک نفس آزاد ہے اور روح بدن میں جاری وساری ہے، جسموں کو آرام ملتا ہے، مہلت توبہ باقی ہے، ارادے کارفرما ہیں، توبہ کا راہ کھلا، بہشت کی راہیں باز ہیں، ابھی موت کی تنگی کا موقع نہیں آیا، ابھی وہ موت نہیں آئی جس کا انتظار کیا جاتا ہے اور موت کا طاقتور فرشتہ ابھی وارد نہیں ہوا	6

فصل 7

حکمت	جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے وہ حکیمانہ اقوال جو حرف الف سے آغاز پذیر ہیں اور ان کی ابتداء استفہامیہ این (کہاں ہیں) سے ہوتی ہے۔	فصل
1	کہاں ہیں عمالقہ اور ان کی اولاد! (عمالقہ عملیق بن لاذو بن سام بن نوح کی اولاد کو کہا جاتا ہے جنہوں نے روئے زمین پر فساد برپا کیا اور مکر یمن اور شامت پر تسلط حاصل کرلیا اور حضرت موسیٰؑ کے وصی یوشع بن نونؑ سے جنگ کی اور ان پر سب وستم کرتے رہے۔	7
2	کہاں ہیں جابر حاکم اور ان کے وارث؟	7
3	کہاں ہیں مدائن الرس کے باشندے جنہوں نے نبیوں کو قتل کیا اور رسولوں کے نور کو خاموش کردیا؟ (ان لوگوں کا تعلق قوم ثمود سے تھا جو بچ رہے تھے اور آذربائیجان میں دریائے رس کے کنارے آباد تھے، انہوں نے اپنے پیغمبروں کو ایک کنویں میں قید کردیا تھا۔ وہ سرو کے اس درخت کی پرستش کیا کرتے تھے جسے یافث بن نوح نے لگایا تھا۔ ان میں ہم جنسی اپنے انتہا پر تھی یہ بھی دوسری بدکار قوم کے مانند عذاب خداوندی کا شکار ہوئے)۔	7
4	کہاں ہیں لشکروں کو جمع کرنے والے اور شہر آباد کرنے والے؟	7
5	کہاں ہیں وہ لوگ جو کہا کرتے تھے کہ ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے اور کس کی تعداد ہم سے زیادہ ہے؟	7
6	کہاں ہیں وہ لوگ جن کے آثار خوبصورت تھے، جن کے اعمال میں عدل وانصاف تھا اور جن کی مملکتیں بڑی محفوظ تھیں؟	7
7	کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے لشکروں کو شکست دی اور ہزاروں کی تعداد میں انہوں نے اطراف واکناف پر حملے کئے؟	7
8	کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں کی بنیاد رکھی، سڑکیں تیار کیں، مظلوموں اور ناتوانوں کی مدد کی اور مہمانوں کی تواضع کی	7
9	کہاں ہے وہ جس نے کوشش کی، جدوجہد سے کام لیا، سازوسامان تیار کیا اور لشکروں کو جمع کرلیا؟	7

10	کہاں ہے وہ جس نے مکان کی بنیاد رکھی، اسے تعمیر کروایا، اس میں سازوسامان بھرا، آراستہ کیا، مال جمع کر لیا اور اسے گنتا رہا ہے؟	7
11	کہاں ہیں قیصر و کسریٰ، تبع اور حمیر؟ (قیصر لطینی بادشاہوں اور کسریٰ ایرانی بادشاہوں کا لقب ہوا کرتا تھا۔ تبع اور حمیر سے یمن کے حکمرانوں کی طرف اشارہ ہے، جنہوں نے بہت بڑی سلطنتیں (اپنے زمانے کے لحاظ سے) قائم کیں۔ انہیں بادشاہوں میں ذوالقرنین بتایا جاتا ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے اور اس کا نام تبع القرن تھا۔ ظہور اسلام سے سات سو سال قبل وہ دیدار ختم المرسلین کا خواہشمند تھا)۔	7
12	کہاں ہے وہ جس نے مال بچایا، جمع کیا اور اسے بڑھاتا رہا اور اپنے دل میں بڑے بڑے خیالات کو جگہ دی۔	7
13	کہاں ہے وہ جس نے بڑے بڑے مضبوط قلعے بنوائے؟	7
14	کہاں ہے وہ شخص جس نے مال جمع کیا، اس میں اضافہ کرتا رہا، ذخیرہ اندوزی کی، عاقبت اندیشی کی اور اپنے گمان میں اپنے بیٹے کے لئے کی؟	7
15	کہاں ہے وہ شخص جس کی عمر تم سے طویل تھی اور وہ تم سے زیادہ عظیم آثار چھوڑ گیا؟	7
16	کہاں ہیں وہ جن کی تعداد بے حد زیادہ تھی اور ان کی فوجیں بہت سے علاقوں کا احاطہ کئے ہوئے تھیں؟	7
17	کہاں ہیں سب بادشاہ اور شاہان فارس؟	7
18	شاہان روم اور مصر کے فرعون کہاں گئے؟	7
19	کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا کے وسیع خطوں کی ملکیت حاصل کر رکھی تھی؟	7
20	کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے دشمنوں کو خاک میں ملا دیا اور ان پر تصرف حاصل کر لیا (انہیں غلام بنالیا)؟	7
21	کہاں ہیں وہ لوگ جن کے سامنے دوسری قومیں نرم پڑ گئیں؟	7
22	کہاں ہیں وہ لوگ جو اس دنیا میں اپنی ہمتوں کے آخری درجے پر پہنچے؟ (یہ سب اپنی طاقت کے باوجود مٹی میں مل گئے۔)	7
23	تمہاری جھوٹی آرزوئیں کب تک تمہیں فریب دیتی رہیں گی؟	7
24	کہاں تک آرزوں کے سراب تمہیں دھوکا دیتے رہنگے؟	7
25	یہ مختلف راستے تمہیں کہاں لئے جا رہے ہیں؟	7

26	کہاں تک تمہیں تاریکیاں، گمراہی میں دھکیلتی رہیں گی اور دروغ گو تمہیں دھوکا دیتے رہیں گے؟	7
27	کہاں جا رہے ہو اور کہاں سے آ رہے ہو، کس قدر جھوٹ تم سے بولا گیا ہے۔ کس لئے گمراہی میں سرگرداں ہو کر عترت رسول تمہارے درمیان ہے اور وہ سچائی کے سردار اور حق کے ترجمان ہیں۔	7
28	تمہاری عقلیں کہاں گمراہ ہوئی جا رہی ہیں اور تمہاری نفس کیوں منحرف ہو رہی ہیں، کیا تم جھوٹ کو سچ کے بدلے اور باطل کو حق کے عوض لے رہے ہو۔	7
29	کہاں ہیں وہ دل جو خدا کے لیے بخشے گئے ہیں اور ان سے اطاعت خداوندی کا عہد و پیمان لیا گیا ہے؟	7
30	کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے اعمال خالصتاً اللہ کے لئے سرانجام دیئے، اور اپنے دلوں کو انہوں نے پاک و صاف کیا تاکہ خداوند عالم کی نگاہوں میں آسکیں؟	7
31	کہاں ہیں وہ اہل یقین، جنہوں نے ہوا و ہوس کی قمیضیں اتار پھینکیں اور دنیاوی تعلقات سے اپنے آپ کو الگ تھلگ کر لیا؟	7
32	کہاں ہیں وہ عقلیں جو رشد و ہدایت کے روشن چراغوں سے نور حاصل کیا کرتی تھیں؟	7
33	کہاں ہیں وہ آنکھیں جو راہ تقویٰ کے میناروں پر لگی رہتی تھیں؟	7
34	کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو ہمارے سوا الراسخون فی العلم (علم میں رچے بسے ہوئے) گردانتے تھے اور یہ بات جھوٹ تھی اور ہمارے ساتھ بغض و عناد و مخالفت اور حسد کے سبب سے تھی کہ اللہ نے ہمارا مرتبہ بلند کیا اور انہیں کم رتبہ قرار دیا۔ ہمیں نعمتیں عطا فرمائیں اور انہیں ان نعمتوں سے محروم رکھا۔ ہمیں اپنی رحمت کے سایے میں داخل فرمایا اور انہیں وہاں سے نکال دیا۔ ہمارے وسیلے سے ہدایت حاصل ہوتی ہے اور ان کے ذریعے سے نہیں (انہیں امور کی بنا پر حسد کے مارے وہ ہماری دشمنی میں مبتلا ہو جاتے ہیں)۔	7
35	کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تو قیامت کے دن خدا سے ملے اور وہ تجھ سے راضی ہو اور ناراض نہ ہو (تو پھر) دنیا میں زہد اختیار کر اور آخرت میں اپنی رغبت ظاہر کر۔ تجھے تقوی اور سچائی اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ دونوں دین کو یکجا کرتے ہیں اور پھر اہل حق کے ہمراہ ہو کر ان جیسے اعمال ہی بجالا تو ان میں سے ہو جائیگا۔	7
36	کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے تو حزب اللہ (اللہ کا گروہ) میں سے ہو، جو غلبہ حاصل کرنے والا ہے (تو پھر) ہر بات اللہ تعالیٰ سے	7

	ڈر تارہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے، جو اس سے ڈرتے رہتے ہیں اور وہی نیکیاں کرنے والے ہوا کرتے ہیں۔	
37	کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا اپنی صبحیں اور شامیں مختلف انداز میں گزارتے ہیں۔ رات کو صبح کرتے ہیں اور صبح کو شام میں تبدیل کرتے ہیں۔ کوئی مردہ ہوتا ہے کہ اس پر رویا جاتا ہے، کوئی زندہ ہوتا ہے اور اسے تعزیت دی جاتی ہے۔ کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے ایک عیادت کرنے والا خود بیمار پڑ جاتا ہے اور اس کی عیادت کی جاتی ہے اور ایک اپنی جان نچھاور کر رہا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود کوئی دنیا کا طلبگار ہوتا ہے اور موت اس کی طلبگار ہوتی ہے، کوئی غفلت کا مارا ہوتا ہے حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جاتی اور وہ جو باقی لوگ ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں جو ماضی میں تھے (اب نہیں ہیں)۔	7

فصل 8

حکمت	جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے وہ حکمت آفرین اقوال جو الف سے شروع ہوتے ہیں اور افعل کے وزن (یعنی صفت تفیل کلی) پر ہیں اور وہ الف تعظیم سے عبارت ہیں۔	فصل
1	تم میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے (جو اللہ تعالیٰ کا) زیادہ مطیع ہو۔	8
2	تم میں سے زیادہ علم والا، سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوتا ہے۔	8
3	تم میں سے مہربان ترین وہ ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ زاہد و پارسا ہو۔	8
4	تم میں سے سب سے زیادہ حیا کرنے والا، سب سے زیادہ بُردبار ہوا کرتا ہے۔	8
5	تم میں سے سب سے زیادہ بدبخت، وہ ہے جو زیادہ حریص ہو۔	8
6	تم میں سے سب سے زیادہ غنی، وہ ہے جو زیادہ قناعت پسند ہو۔	8
7	تم میں سے سب سے زیادہ نیکی کرنے والا، وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔	8
8	تم میں سے سب سے زیادہ پاکدامن وہ ہے جو زیادہ حیا کرتا ہو۔	8
9	تم میں سے کامیاب ترین وہ ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ سچا ہو۔	8
10	تم میں سے داناترین وہ ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ پارسا ہو۔	8
11	تم میں سے بے حد نرمی برتنے والا ہی سب سے زیادہ نفع کمانے والا ہوتا ہے۔	8

8	تم میں سے سب سے زیادہ گھاٹے میں وہ ہے، جو تم سے سب سے زیادہ ظالم ہے۔	12
8	تم میں سے سب سے بڑھ کر معرفت خدا رکھنے والا سب سے بڑھ کر ڈرنے والا ہے۔	13
8	تونگریوں میں سے سب سے بڑی تونگری عقل ہے۔	14
8	سب سے بڑی مصیبت جہالت ہے۔	15
8	سب سے زیادہ سچی چیز موت ہے۔	16
8	سب سے بڑھ کر جھوٹی شے امید ہے۔	17
8	خوبصورت ترین شے اچھے اخلاق ہیں۔	18
8	بدصورت ترین چیز بیوقوفی ہے۔	19
8	سب سے بڑی محتاجی حماقت ہے۔	20
8	بے حد جلالت والی شے سچائی ہے۔	21
8	سب سے بہترین شے نرمی ہے۔	22
8	تقویٰ سب سے بڑی عقلمندی ہے۔	23
8	سب سے زیادہ ہلاک کرنے والی شے خواہش ہے۔	24
8	سب سے زیادہ خوفناک شے خودپسندی ہے۔	25
8	اخلاق میں سب سے بُری عادت جھوٹ ہے۔	26
8	توبہ طلب کرنے سے بہتر گناہوں کو ترک کرنا ہے۔	27
8	فضول خرچی سب سے بُرا خرچ کرنا ہے۔	28
8	بدترین مرض بیہودہ گوئی ہے۔	29
8	شریف ترین خصلت وفا ہے۔	30
8	سب سے بڑی آزمائش امید کا منقطع ہونا ہے۔	31

8	لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے، جو عقلمندوں کی اطاعت کرے۔	32
8	لوگوں میں سب سے بڑھ کر غنی وہ ہے، جو قناعت پسند ہو۔	33
8	لوگوں میں سب سے زیادہ محتاج وہ ہے جو لالچی ہو۔	34
8	بہترین عقل، راہ ہدایت پر چلنا ہے۔	35
8	سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے، جو اہل عقل کی اطاعت کرے۔	36
8	بہترین قول درست گوئی ہے۔	37
8	بہترین حسب ونسب خوش خلقی ہے۔	38
8	سب سے بڑی نیکی نرم روش ہے۔	39
8	دین میں افضل ترین یقین ہے۔	40
8	افضل ترین خوش نصیبی دین کی راہ میں ثابت قدمی ہے۔	41
8	ایمان کا افضل ترین پہلو احسان ہے۔	42
8	بدترین خصلت ظلم وتعدی ہے۔	43
8	سب سے بہتر عبادت، زہد اختیار کرنا ہے۔	44
8	بہترین عبادت بُری عادت پر غلبہ حاصل کرنا ہے۔	45
8	شرک، مضر ترین شے ہے۔	46
8	کمترین ریا، شرک ہے۔	47
8	بدترین شے لوگوں پر تہمت تراشی ہے۔	48
8	عقلمند، لوگوں میں خوش نصیب ترین شخص ہوتا ہے۔	49
8	بہترین بادشاہ وہ ہے جو عادل ہو۔	50
8	مہلک ترین شے، طمع ہے۔	51

52	پارسائی، سب سے زیادہ ملکیت میں رہنے والی شے ہے۔	8
53	عقل بہترین نعمت ہے۔	8
54	بدترین بیماری جہالت ہے۔	8
55	بہترین اور بلند ترین صلاحیت عدل ہے۔	8
56	حماقت مضر ترین چیز ہے۔	8
57	بدترین شے بیوقوفی ہے۔	8
58	بہترین سہارا خدا کی پناہ میں آجانا ہے۔	8
59	بہترین وسیلہ استغفار ہے۔	8
60	بہترین سخاوت ایثار ہے (ایثار کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی جائے)۔	8
61	بہترین نفع بخش شے پارسائی ہے۔	8
62	مضر ترین شے طمع ہے۔	8
63	ہدایت بہترین ذخیرہ ہے۔	8
64	سب سے قوی سپر تقویٰ ہے۔	8
65	لوگوں میں خوش نصیب ترین شخص وہ ہے جو عاقل ہو۔	8
66	جاہل بدبخت ترین شخص ہوتا ہے۔	8
67	پارسائی بہترین لباس ہے۔	8
68	لالچ بدترین خصلت ہے۔	8
69	بہترین صبر وہ ہے، جو طبیعت پر زور دیکر حاصل کیا جائے۔	8
70	تکبر بدترین خو ہے۔	8
71	لوگوں میں شجاع ترین وہ ہے، جو ان میں سب سے زیادہ سخی ہو۔	8

8	عقلمند ترین انسان سب سے زیادہ باحیا ہوتا ہے۔	72
8	سب سے بڑا شرف تواضع ہے۔	73
8	بہترین ذخیرہ لوگوں کے ساتھ نیکیاں ہیں (یعنی قیامت کے لیے سہارا)۔	74
8	بہترین بزرگی و شرف ادب ہے۔	75
8	افضل ترین سلطنت اپنے غصے پر سلطنت کرنا ہے۔	76
8	افضل ترین ایمان امانت ہے۔	77
8	بدترین خصلت خیانت ہے۔	78
8	بہترین عبادت (خلق و خالق کے بارے میں) غور و فکر ہے۔	79
8	سختیوں کے دوران میں بہترین اور قوی ترین پناہ گاہ کا نام صبر ہے۔	80
8	لوگوں میں سب سے زیادہ قابل نفرت وہ، جو دوسروں کے عیب تلاش کرتا ہو۔	81
8	لوگوں میں ذلیل ترین شخص وہ ہوتا ہے، جو شک کرتا ہو۔	82
8	لوگوں میں پست ترین شخص غیبت کرنے والا ہوتا ہے۔	83
8	ایثار بہترین سخاوت ہے۔	84
8	سب سے بڑی حماقت فریب کھانا اور دنیا سے دل لگانا ہے۔	85
8	زبان کو سب سے زیادہ روکنے والی شے دل کی تنگی و پژمردگی ہے (اگر دل خوش و خرم ہو تو زبان مطلب ادا کرنے پر زیادہ قادر ہوتی ہے)۔	86
8	بدترین کلام ہرزہ سرائی اور پوچ گفتاری ہے۔	87
8	بہترین راستہ ہدایت کا راستہ ہے۔	88
8	حقیر ترین عادت بغض رکھنا ہے۔	89
8	بہترین زندگی قناعت میں ہے۔	90
8	بہترین اور سب سے زیادہ شرف والا عمل، اطاعت (الٰہی) ہے۔	91

92	نزدیک ترین شے موت ہے۔	8
93	دُور ترین شے امید ہے۔	8
94	زہد کا آغاز یہ ہے کہ دنیا سے بے رغبتی کے لیے اپنے اندر عادت پیدا کی جائے۔	8
95	عقل کا نقطہ اولین (لوگوں سے) دوستی ہے۔	8
96	بدترین شرف کا نام علم ہے۔	8
97	بدترین روش ظلم و ستم ہے۔	8
98	جلد ترین ثواب حاصل کرنے کے لیے نیکی، لوگوں سے اچھی اور نیک روش ہے۔	8
99	عذاب لانے والی شدید چیز شر اور فتنہ و فساد ہے۔	8
100	وہ شے جو سب سے جلد ہلاکت تک لے جاتی ہے، ظلم و سرکشی ہے۔	8
101	نتائج کے لحاظ سے بدترین شے گمراہی ہے۔	8
102	حسین ترین بزرگی سخاوت ہے۔	8
103	لوگوں میں سب سے زیادہ بُری زندگی گزارنے والا، حسد کی عادت رکھنے والا ہوتا ہے۔	8
104	دلوں میں ناپاکی کے لحاظ سے بدترین دل اس کا ہوتا ہے، جو کینہ ور ہو۔	8
105	سب سے زیادہ نفع دینے والا، وہ علم ہوتا ہے، جس پر عمل کیا جائے۔	8
106	بہترین عمل وہ ہے، جس میں خلوص ہو۔	8
107	بہترین معرفت انسان کی اپنے نفس کی معرفت ہے۔	8
108	سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ انسان اپنے امور کو نہ جانے۔	8
109	انسانوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ نیکو کار ہے کہ (خدا سے) ڈرتا ہو۔	8
110	جاہل ترین وہ شخص ہے جو گناہ کرے اور کرتا ہی چلا جائے۔	8
111	بدترین سچائی چغل خوری ہے۔	8

112	بد ترین ناپاکی ہر گروہ کے رہبروں کی ناپاکی و فریب کاری ہے۔	8
113	امت سے خیانت سب سے بڑی خیانت ہے۔	8
114	بد ترین سچائی انسان کی خود ستائی ہے۔	8
115	افضل ترین جہاد انسان کا اپنے نفس کے خلاف جنگ آزما ہونا ہے۔	8
116	لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا سب سے زیادہ نفع بخش پونجی ہے۔	8
117	لوگوں کے ساتھ اچھی نیکیاں بہترین ذخیرہ ہے۔	8
118	بہترین نیکی وہ ہے جو شریعت کے موافق ہو۔	8
119	بہترین عقل ادب (سے عبارت) ہے۔	8
120	بد ترین مکروہات وہ بُرائی ہے، جس کے نتیجے میں کچھ حاصل نہ ہو۔	8
121	بہترین حسب و نسب حُسنِ ادب ہے۔	8
122	لوگوں میں سب سے زیادہ حاضر جواب وہ شخص ہے جو غصے میں نہ آئے۔	8
123	بہترین غنا امیدوں کو ترک کر دینا ہے۔	8
124	تقویٰ دین کا سب سے مضبوط قلعہ ہے۔	8
125	بہترین مال وہ ہے، جس کے وسیلے سے آزاد لوگ مالدار کے غلام بن جائیں (یعنی خرچ کر کے انھیں احسان مند بنایا جائے)	8
126	بہترین نیکی وہ ہے، جس سے نیک لوگ بہرہ یاب ہوں۔	8
127	بہترین مال وہ ہے، جس کے ذریعے سے لوگوں کو اپنا مطیع بنایا جا سکے (یعنی سخاوت کی جائے)۔	8
128	پاکیزہ ترین مال وہ ہے جو حلال طریقے سے کمایا جائے۔	8
129	افضل ترین نیکی وہ جس سے اس کے اہل فائدہ اٹھائیں۔	8
130	بہترین عمل وہ ہے جس کے بجالانے میں خوشنودی خدا مطلوب ہو۔	8
131	نیکیوں میں سب سے افضل نیکی وہ ہے، جس میں دُکھی کی فریاد سنی جائے۔	8

8	لوگوں میں سب سے زیادہ اُنس کا اہل وہ دوست ہے، جو محبت کرنے والا ہو۔	132
8	بہترین نصیب جسمانی صحت ہے۔	133
8	بلند ترین ہمت وہ ہے جو دادودہش کے قریب ترین ہو۔	134
8	سب سے شدید مصیبت ناخلف فرزند ہے۔	135
8	پر لطف زندگی وہ ہے جس میں تمام وابستگیوں کو پھیلا دیا جائے۔	136
8	نہایت نفیس زندگی گزارنے کا طریقہ قناعت ہے۔	137
8	سب سے بڑی آزمائش نفس کا فقر ہونا ہے (بہت سے لوگ ویسے تو دولتمند ہوتے ہیں اور ذات کا فقر انھیں کنجوس بنا دیتا ہے۔ دنیا میں دولت کے باوجود وہ فقیری اور محتاجی میں رہتے ہیں اور قیامت میں ان سے حساب کتاب دولتمندوں جیسا لیا جائیگا)۔	138
8	سب سے بڑی سلطنت اپنے نفس کا حکمران ہونا ہے۔	139
8	بزرگی اور جودوسخا کا اعلیٰ مرتبہ ایثار کی صورت میں ہوتا ہے۔	140
8	سب سے بڑا بوجھ اور گناہ بُروں کو پاک گردانتا ہے۔	141
8	سب سے زیادہ مشکل طریقہ ہائے کار (سیاست) عادات کو بدلنا ہے۔ (اگر لوگوں کی اصلاح کرنا ہو تو مشکل ترین بات بُرے لوگوں کی بُری عادات کا بدلنا ہے)۔	142
8	سب سے بہترین اطاعت لذات کو ترک کر دینا ہے۔	143
8	سب سے زیادہ بڑا ظلم و ستم وہ ہے جو طاقت و قدرت ہونے پر روا رکھا جائے۔	144
8	سب سے اعلیٰ سخاوت یہ ہے کہ قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دیا جائے۔	145
8	سب سے زیادہ نفع بخش خزانہ (لوگوں کے) دلوں کی محبت ہے۔	146
8	بار بار عذر خواہی گناہوں کو یاد دلانا ہے (خدا کے سامنے یہ بات اچھی اور لوگوں کے سامنے بُری ہے)۔	147
8	سب سے اعلیٰ صبر وہ ہے، جو مصائب کی تلخی کی موجودگی میں ہو۔	148
8	سب سے اچھا احسان یہ ہے کہ نیک کام کو اچھی طرح انجام دیا جائے۔	149

8	سب سے اچھا عدل مظلوم کی مدد کرنا ہے۔	150
8	بدترین کمینگی قابل مذمت کی مدح وثنا ہے۔ (حدیث میں وارد ہے کہ انامدح الفاجر اھتز العرش یعنی جب فاجر کی مدح ہوتو عرش الٰہی ہل جاتا ہے)۔	151
8	سب سے زیادہ نشانہ پر بیٹھنے والا اور پار ہونے ہو جانے والا تیر مظلوم کی دُعا ہے۔	152
8	مضبوط ترین وسیلہ فضائل کو کمال تک پہنچانا ہے۔	153
8	بدترین اخلاق رذالتوں اور بُرائیوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا ہے۔	154
8	سب سے اچھی روش، ہمتوں کا بلند اور برتر ہونا ہے۔	155
8	افضل ترین سخاوت، نعمتوں کو پایہ تکمیل پہنچانا ہے۔	156
8	سب سے اعلیٰ نیکی، صلہ رحم ہے۔	157
8	سب سے بڑی حماقت، کسی کی مدح وثنا یا مذمت میں حد سے گزر جانا ہے۔	158
8	شریف ترین مردانگی بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا ہے۔	159
8	بہترین ادب مردانگی کے اصولوں کو خوبصورت سے عمل میں لانا ہے۔	160
8	لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو لوگوں کی معذرت قبول کرنے میں پیش پیش ہو۔	161
8	بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے زیادہ نفع بخش ہو۔	162
8	لوگوں میں سب سے زیادہ خوش نصیب، عاقل و مومن ہوتا ہے۔	163
8	افضل ترین شخص وہ ہے جو سخی ہو اور (خدا اور آخرت پر) یقین رکھتا ہو۔	164
8	بہترین ایمان یہ ہے کہ انسان کا خدا پر یقین بہترین صورت میں ہو۔	165
8	بہترین شرف احسان کرنا ہے۔	166
8	تقویٰ اور پرہیز گاری بہترین شے ہے۔	167
8	مضبوط ترین رشتہ ایمانی یہ ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا جائے۔	168

169	بدترین شے طمع ہے۔	8
170	بے حد نفع بخش موعظہ وہ ہے، جس کی بناپر آدمی گناہوں سے دُور رہے (اور سر فہرست وعظ کرنے والا ہے)	8
171	دین کا بہترین لباس حیاء ہے۔	8
172	بہترین اطاعت، دنیا میں زہد اختیار کرنا ہے۔	8
173	دنیا کی محبت، سب سے بری خطا ہے۔	8
174	صاحب اقتدار کا بہترین عمل، عفوو درگذر سے کام لینا ہے۔	8
175	بہترین عقلمندی بے کار باتوں اور ہرزگی سے گریز کرنا ہے۔	8
176	قدرت رکھنے والوں کا خوبصورت ترین عمل دادودہش ہے۔	8
177	اہل اقتدار کا بدترین فعل انتقام ہے۔	8
178	سب سے بڑا گناہ عذر قبول نہ کرنا ہے۔	8
179	بدترین بے وفائی دوسرے کے راز کا افشا ہے۔	8
180	آراستہ روش، بُردباری اور پاکدامنی ہے۔	8
181	سب سے فاحش ظلم وہ ہے جو اپنے رشتہ داروں پر کیا جائے۔	8
182	مومنوں میں سب سے زیادہ صاحب شرف ان سب سے زیادہ زیرک وہوشمند ہوتا ہے۔	8
183	بادشاہوں میں افضل ترین وہ ہے، جو ان میں سب سے زیادہ پاکدامن ہو۔	8
184	سب سے قبیح حکمرانوں کا ظلم ہے۔	8
185	(معاشرتی رشتوں کو) سب سے قطع کرنے والی شے قاضیوں کا ظلم ہے (جب قاضی آمادہ ظلم ہو اور لوگ انصاف حاصل کرنے سے مایوس ہو جائیں تو اجتماعی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے)۔	8
186	بہترین خزانہ وہ آزاد مرد جن کو وقت ضرورت کے لیے محفوظ رکھا جائے۔	8
187	بہترین اظہار وشہرت اس شکر کے ذریعے سے حاصل ہوا کرتی ہے، جو لوگوں یا خدا کے احسان کے بارے میں ادا کیا جائے۔	8

188	مخلوقات میں سب سے زیادہ عادل وہ ہے، جو حق کی روشنی میں فیصلہ کرے۔	8
189	سب سے زیادہ سچی بات وہ ہے، جو حق کے مطابق ہو۔	8
190	بہترین زہد وہ ہے، جسے مخفی رکھا جائے۔	8
191	بہترین جوانمردی دوستی کی حفاظت کرنا ہے۔	8
192	بہترین امانت داری ایفائے عہد ہے۔	8
193	بہترین سخاوت یہ ہے کہ جو کچھ موجود ہو اسے دیا جائے۔	8
194	بہترین سچائی اپنے وعدوں کو پورا کرنا ہے۔	8
195	بہترین دوا یہ ہے کہ امیدوں کو ترک کر دیا جائے۔	8
196	وہ رائے عقل سے نزدیک ترین ہوتی ہے، جو ہوا و ہوس سے دُور ترین ہو۔	8
197	بہترین احسان یہ کہ بھائیوں کی مدد کی جائے۔	8
198	بہترین پناہ گاہ بھائیوں کا قابل اعتماد ہونا ہے۔	8
199	سب سے زیادہ نفع بخش ذخائر اعمال صالح ہیں۔	8
200	بہترین قول وہ، جس کی تصدیق فعل کرے۔	8
201	افضل ترین پارسائی (خدا کے بارے میں) حُسنِ ظن ہے۔	8
202	بہترین دادودہش، دے کر احسان نہ جتلانا ہے۔	8
203	سب سے زیادہ قرب، دلوں کی دوستی ہے۔	8
204	سب سے دُور کی دُوری، دلوں کی دُوری ہے۔	8
205	بہترین صبر وہ ہے، جو اپنی محبوب شے پر کیا جائے۔	8
206	لوگوں میں پاک شخص وہ ہے جو سب لوگوں سے زیادہ خوش اخلاق ہوا کرتا ہے۔	8
207	لوگوں میں سب سے زیادہ عہد پورا کرنے والا ان میں سب سے زیادہ اسلام کا پیرو ہوتا ہے۔	8

8	بہترین عبادت، اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔	208
8	جس قدر زیادہ تنگی ہو اس سے کشائش و آسانی نزدیک ہو جاتی ہے۔	209
8	انسانوں میں سب سے زیادہ عظمت والا وہ ہوتا ہے جو انکسار اور فروتنی کا ثبوت دے۔	210
8	انسانوں میں سب سے زیادہ قوی وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کے مقابلے میں طاقتور ہو۔	211
8	بہترین غنا اور دولتمندی وہ ہے، جس سے عزت محفوظ رہے۔	212
8	سب سے زیادہ نفع، وہ مال دیتا ہے جس سے فرائض ادا ہوں۔	213
8	پاکیزہ ترین مال وہ ہوتا ہے، جس سے آخرت خریدی جائے۔	214
8	جو چیز سب سے جلدی سزا کی متوجب ہوتی ہے، جھوٹی قسم ہے۔	215
8	نعمتوں پر بہترین شکر گذاری یہ ہے کہ دوسروں کو وہ نعمتیں دی جائیں۔	216
8	دنیا کے لباسوں میں بہترین لباس اسے ترک کر دینا ہے۔	217
8	مشکل ترین مقصد اس چیز کو طلب کرنا، جو کمینوں کے پاس ہو۔	218
8	اشرف ترین نیکی وہ ہے، جو نیک لوگوں کے ساتھ کی جائے۔	219
8	سب سے اچھا حصہ یہ ہے کہ انسان قناعت اور جسمانی صحت کا مالک ہو۔	220
8	لوگوں میں سے سب سے درست کام کرنے والا وہ ہے، جو کبھی غصے میں نہ آئے۔	221
8	فکر اور رائے کی درستی کا سب سے زیادہ مالک وہ ہوتا ہے، جو تجربے میں سے گزر چکا ہو۔	222
8	بہترین نیکی وہ ہے، جو اس کے اہل لوگوں سے کی جائے۔	223
8	پاکیزہ ترین مال وہ ہے، جو حلال کے راستے سے حاصل ہو۔	224
8	نیک کام کرنے سے بہتر یہ بات ہے کہ برائیوں سے بچا جائے۔	225
8	دانائی کی ابتداء لذات کو ترک کرنا ہے اور اس کی انتہاء فنا ہونے والی چیزوں سے نفرت کرنا ہے۔	226
8	جو شخص زیادہ آرزوؤں میں گرفتار رہتا ہے وہ موت کو بہت کم یاد کرتا ہے۔	227

228	جس شخص کی امیدیں زیادہ ہوں وہ عمل کے لحاظ سے سب سے بُرا ہوتا ہے۔	8
229	اللہ کے نزدیک محبوب ترین وہ شخص ہے جو اس کے نبیؐ کی پیروی کرے اور ان کے نقش قدم پر چلے۔	8
230	انبیاء علیہم السلام کے نزدیک وہ شخص زیادہ اولیت رکھتا ہے، جو ان باتوں کا زیادہ علم رکھتا ہو جو وہ لے کر آئے ہیں۔	8
231	انبیاء علیہم السلام کے نزدیک ترین وہ ہوتا ہے، جو ان باتوں پر زیادہ عمل کرے جن کا انہوں نے حکم دیا ہو۔	8
232	لوگوں میں بہترین زندگی گزارنے والا وہ ہوتا ہے جو اپنی فضیلت کے سایے میں جیے۔	8
233	اپنی خصلت کے اعتبار سے بہترین بادشاہ وہ ہے جس کا عدل وانصاف ہر شخص کے لیے عام ہو۔	8
234	لوگوں میں جو شخص معاف کر دینے میں پیش پیش ہو، وہ سزا دینے پر ان سب سے زیادہ قادر ہوتا ہے۔	8
235	لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب بصارت وہ ہے جو اپنے عیوب کو دیکھے اور اپنے گناہوں سے باز رہے۔	8
236	لوگوں میں داد و دہش میں پیش پیش شخص ان سب میں سوال کرنے سے زیادہ بے نیاز ہوتا ہے۔	8
237	بہترین سخاوت یہ ہے کہ سوال سے پہلے مطلب حاصل ہو جائے۔	8
238	لوگوں میں مہر و محبت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے، جو ان سب سے زائد حاجت مند ہو۔	8
239	بہترین اعمال وہ ہیں جن کی بجا آوری پر نفوس کو مجبور کیا جائے۔	8
240	لوگوں میں سب سے زیادہ قابل امداد وہ شخص ہے جو عفو و در گذر کا طالب ہو۔	8
241	لوگوں میں سب سے زیادہ درستی سے دور وہ شخص ہے جو بیشتر لہو ولعب کا شائق اور حریص ہو۔	8
242	سب سے زیادہ تیری نیکی کا مستحق وہ شخص ہے، جو تیری نیکی سے غافل نہ ہو۔	8
243	دنیا میں شکر گزاری کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوتا ہے جو نیکی میں اضافے کو روکے نہیں۔	8
244	سب سے زیادہ مستحق کہ تو اسے یاد رکھے وہ شخص ہے جو، تجھے بھلائے نہیں۔	8
245	سب سے زیادہ تیری محبت کا مستحق وہ شخص ہے، جو تجھ سے بغض نہ رکھے۔	8
246	لوگوں میں پسندیدہ ترین وہ شخص ہے، جس کے اخلاق پسندیدہ ہوں۔	8
247	لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہوتا ہے، جو ہر گھٹیا بات سے دور ترین ہو۔	8

8	لوگوں میں قوی ترین وہ ہوتا ہے، جو اپنی خواہشات پر غلبہ حاصل کرلے۔	248
8	لوگوں میں سب سے زیادہ ہوشمند اور زیرک وہ ہوا کرتا ہے جو اپنی دنیا سے دل اٹھائے۔	249
8	لوگوں میں سب سے زیادہ فائدے میں وہ ہوتا ہے، جو اپنی دنیا کے عوض آخرت خرید لے۔	250
8	لوگوں میں سب سے زیادہ خسارے میں وہ شخص ہے، جو آخرت کے عوض میں دنیا پر راضی ہو گیا۔	251
8	بہترین دل وہ ہے، جو فہم و ادراک سے پُر ہو۔	252
8	لوگوں میں سب سے زیادہ عالم وہ ہے، جو علم کے حصول میں حریص ہو۔	253
8	لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز و ناتواں وہ ہے، جو دُعا کرنے میں بھی ناتواں ہو۔	254
8	دنیا پر فریفتہ ہو جانا سب سے بڑی مصیبت اور بد بختی ہے۔	255
8	دل کی قوت کی اساس اللہ پر توکل ہے۔	256
8	دل کی اصلاح کی اساس ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ہے۔	257
8	صبر کی اساس اللہ تعالیٰ پر حُسنِ یقین ہے۔	258
8	خداوند عالم کی رضا کی اساس اللہ تعالیٰ پر خوش اعتمادی ہے۔	259
8	اصل زہد یہ ہے کہ اس چیز میں رغبت ہو جو خدا کے پاس ہے۔	260
8	اصل ایمان اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے اپنے آپ کو خوشدلی سے سپرد کرنا ہے۔	261
8	(اللہ تعالیٰ سے) خلوص کی اساس یہ ہے کہ انسان ان چیزوں سے مایوس ہو جائے جو لوگوں کے پاس ہیں۔	262
8	لوگوں میں سب سے زیادہ احمق وہ ہے، جو یہ گمان کرے کہ وہ سب سے زیادہ عقلمند ہے۔	263
8	لوگوں میں افضل ترین شخص وہ ہے، جسے اس کے اپنے عیوب لوگوں میں عیب تلاش کرنے سے روکے رکھیں۔	264
8	لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے، جس نے اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کیا۔	265
8	لوگوں میں سب سے زیادہ دُور اندیش وہ شخص ہے، جو دنیاوی کاروبار کو حقیر گردانے۔	266
8	عقل کی جڑ غور و فکر ہے اور اس کا پھل (مکروہات دنیا سے) سلامتی ہے۔	267

268	ہوا وہوس کی جڑ لالچ ہے اور اس کا پھل ملامت ہے۔	8
269	ارادے کے جڑ احتیاط و دُور اندیش ہے اور اس کا پھل کامیابی ہے۔	8
270	لوگوں میں سب سے زیادہ حذر کرنے والا زمانے کی گردشوں سے زیادہ بچا رہتا ہے۔	8
271	پارسائی کی اساس گناہوں سے بچنا اور حرام سے پاک رہنا ہے۔	8
272	لغزشوں سے بچنے کی اساس یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے غور و فکر کیا جائے اور بولنے سے پہلے بات کو تول لینا ہے۔	8
273	زہد کی جڑ یقین ہے اور اس کا پھل خوش بختی ہے۔	8
274	لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت وہ ہوتا ہے، جو ان میں سے سب سے زیادہ زہد اختیار کرے۔	8
275	خوش بخت ترین وہ شخص ہے جو لوگوں میں سے بزرگ اور باعزت لوگوں سے میل جول رکھے۔	8
276	لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہوتا ہے جو لوگوں سے نرمی و مہربانی سے پیش آئے۔	8
277	ذلیل ترین شخص وہ ہوتا ہے جو لوگوں کی اہانت کرے۔	8
278	شائستہ ترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو سر و سامان دینے اور ان کی بہترین کے کاموں میں مشغول رہے۔	8
279	داناترین شخص وہ ہے جو جاہلوں سے بھاگے۔	8
280	مردانگی کی جڑ حیا ہے اور اس کا پھل عفت و پاکدامنی۔	8
281	شریف ترین مردانگی یہ ہے کہ غصے کو قابو میں رکھا جائے اور خواہشات کو مار دیا جائے۔	8
282	لوگوں میں افضل ترین وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو پاک رکھے اور اپنی ضرورتوں اور احتیاجات سے بے نیاز ہو۔	8
283	بہترین انسان وہ ہے جو اپنے غصے کو دبائے اور قدرت رکھنے پر بُردباری سے کام لے۔	8
284	افضل ترین حکمت و دانائی یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی معرفت حاصل کرے اور اپنی حد سے تجاوز نہ کرے۔	8
285	کمینے شخص کی بہترین نیکی یہ ہے کہ لوگوں کو اذیت دینے سے باز رہے۔	8
286	اہل کرم کا سب سے بُرا فعل یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اپنی عطا سے محروم کر دیں۔	8
287	بہترین علم وہ ہے جس کے ساتھ عمل بھی ہو۔	8

288	بہترین خاموشی وہ جو لغزشوں کے بارے میں ہو (یعنی لوگوں کی لغزشوں کا ذکر نہ ہو یا ایسی بات نہ کی جائے جو لغزش کا باعث ہو)	8
289	بہترین سازوسامان شدید حالت میں صبر کرنا ہے۔	8
290	لوگوں میں احسان کرنے کے لحاظ سے وہ شخص افضل ہے جو دوستی کا آغاز کرے۔	8
291	بہترین سخاوت یہ ہے کہ تو خداوند عالم سے حیا کرے۔	8
292	سب سے قبیح ظلم یہ ہے کہ تو حقوق خدا کو ادا نہ کرے۔	8
293	حیا کی بہترین شکل یہ ہے کہ تمہیں اپنے نفس سے حیا آئے۔	8
294	افضل ترین ادب وہ ہے جو تو اپنے نفس سے آغاز کرے۔	8
295	بہترین مردانگی اپنے بھائیوں کے ظلم و ستم کو برداشت کرنا ہے۔	8
296	بہترین علم وہ ہے جس کا اظہار اعضاء وجوارح سے ہو (یعنی انسان علم کو عمل کے سانچے میں ڈھالے)	8
297	سب سے گھٹیا علم وہ ہے جو زبان تک رہے۔	8
298	اللہ کے نزدیک بدترین خلائق بوڑھا زانی ہے۔	8
299	اپنا حق حاصل کرنے سے بہتر ہے کہ اسے معاف کر دیا جائے۔	8
300	لوگوں میں جس شخص کو اللہ کی معرفت سب سے زیادہ ہو وہ ان کے مقابلے میں اللہ سے کہیں زیادہ خوف کھاتا ہے۔	8
301	لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے جو نیکیاں کرنے میں جلدی کرے۔	8
302	سب سے زیادہ موثر نصیحت مردوں کی قبروں سے عبرت حاصل کرنا ہے۔	8
303	وہ دوستی جو بے حد جلدی ٹوٹ جاتی ہے، شریر لوگوں کی دوستی ہے۔	8
304	جس شخص کو اپنے نفس کی معرفت لوگوں سے زیادہ ہو وہ ان کے مقابلے میں اپنے رب سے زیادہ ڈرنے والا ہوتا ہے۔	8
305	لوگوں میں سے اپنے آپ کو سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا اپنے رب کا سب سے زیادہ فرمان بردار ہوتا ہے۔	8
306	مخلوقات میں سے اللہ اس شخص سے سب سے زیادہ بغض رکھتا ہے جو لوگوں کی غیبت کرے۔	8
307	سب سے زیادہ درست اور اصلاح کرنیوالی بات اہل عقل و خرد کی صحبت ہے۔	8

8	جو اللہ تعالیٰ کی معرفت لوگوں کے مقابلے میں زیادہ رکھتا ہو وہ اس کے فیصلوں پر سب سے زیادہ راضی ہوا کرتا ہے۔	308
8	اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ وہ ہے جس پر گناہ کرنے والا اصرار کرے۔	309
8	دل لگی کی ابتداء کھیل ہے اور اس کا انجام جنگ۔	310
8	شہوت رانی کا آغاز سرمستی ہے اور انجام ہلاکت و تباہی۔	311
8	پاک دامنی کی اساس شہوتوں اور خواہشات سے بچنا ہے۔	312
8	بہترین اطاعت گزاری لذتوں سے بیزار ہونا ہے۔	313
8	جس کسی نے لالچ کو اپنی عادت بنالیا اس نے اپنے نفس کو عیب ناک بنادیا۔	314
8	جس کسی نے پارسائی کا لباس اتار ڈالا اس نے اپنے دین کو تباہ کردیا۔	315
8	لوگوں کی زیادتیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا موجب بزرگی و عظمت ہے۔	316
8	دوستوں سے وقفوں کے بعد ملنا ملامت سے بچاتا ہے۔	317
8	اللہ کے نزدیک شدید ترین گناہ وہ ہے جسے اس کا مرتکب معمولی گردانے۔	318
8	اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو اس کے بجالانے والے کے نزدیک چھوٹا ہو۔	319
8	سب سے شیریں سخاوت یہ ہے کہ کسی کو سوال کرنے کے بغیر کچھ دیا جائے۔	320
8	بہترین عطیہ وہ ہے جو سوال کرنے کی ذلت سے پہلے دے دیا جائے۔	321
8	پاکیزہ ترین کمائی حلال کی کمائی ہوتی ہے۔	322
8	افضل ترین مال وہ ہے جس کا تم پر اچھا اثر پڑے۔	323
8	جس نے تجھ پر ظلم نہ کیا ہو اس پر ظلم کرنا ایسا گناہ ہے جس کی سزا بے حد جلد ملا کرتی ہے۔	324
8	لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند خدا کا سب سے زیادہ اطاعت گزار ہوتا ہے۔	325
8	جو شخص علم کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب عظمت ہو وہ ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوتا ہے۔	326
8	بہترین عبادت یہ ہے کہ ذکر الٰہی میں آنکھوں کو بیدار رکھا جائے۔	327

8	ایمان کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے زیادہ قوی شخص ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والا ہوتا ہے۔	328
8	وہ شے جو عقل کی فراوانی کی سب سے بڑی دلیل ہے اسے حسن تدبیر کہتے ہیں۔	329
8	لوگوں میں رائے کے اعتبار سے سب سے زیادہ صاحب فضیلت وہ شخص ہے، جو کسی حالت میں مشورہ دینے والے سے مستغنی نہیں ہوتا۔	330
8	افضل ترین سخاوت یہ ہے کہ ان لوگوں کو ان کے حقوق دیئے جائیں جو اس کے اہل ہوں۔	331
8	بدترین بخل یہ ہے کہ استحقاق رکھنے والوں کو ان کے حقوق حاصل نہ کرنے دیا جائے۔	332
8	افضل ترین مردانگی یہ ہے کہ انسان اپنی آبرو کو بچا کر رکھے۔	333
8	بدنصیب ترین شخص وہ ہے جو دوسروں کی دنیا کے لیے اپنا دین بیچ دے (یعنی دین کے بدلے وہ دنیا حاصل کی جائے جو کسی اور کی ہو)	334
8	لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والا، ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوا کرتا ہے۔	335
8	بندگان خدا میں سے اللہ کے محبوب ترین وہ ہیں جو ان سب سے زیادہ اس کی اطاعت کرتے ہوں۔	336
8	لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رحم وہ عالم ہے جو جاہل کے زیر حکم اور وہ سخی ہے جس پر کمینے کا تسلط ہو نیز وہ نیک ہے جو فاجر کے زیر نگیں ہو۔	337
8	اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندگان خدا میں سے جو اشخاص سخت دشمن کا نشانہ ہیں وہ ایک تو متکبر فقیر ہے دوسرے بوڑھا زانی ہے اور تیسرا بدکار عالم ہے۔	338
8	بہترین پشت پناہ وفادار بھائی اور پاک و پائدار دوست ہیں۔	339
8	بندگان خدا میں سے اللہ سے دور ترین وہ بخیل ہے جو دولت مند بھی ہو۔	340
8	لوگوں میں سب سے بڑا احمق وہ ہے جو فقیر بھی ہو اور متکبر بھی۔	341
8	بندگان خدا میں سے جس سے خدا سب سے زیادہ بغض رکھتا ہے وہ تکبر کرنے والا اور ظلم کرنے والا عالم ہے۔	342
8	نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی صاحب قدرت کا معاف کر دینا اور حاجت مند کی سخاوت ہے۔	343
8	سب سے بڑا رنج اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ تم ان چیزوں کے بارے میں پریشان ہو جاؤ جن کا تم سے کوئی تعلق نہ ہو۔	344

8	سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ تم دوسروں میں ان عیبوں کی نشان دہی کرو جو خود تمہارے اندر موجود ہوں۔	345
8	وہ چیزیں جو بے حد کمیاب ہیں وہ سچائی اور امانت داری ہیں۔	346
8	سب سے زیادہ وافر چیزیں جھوٹ اور خیانت ہیں۔	347
8	عادل ترین سیرت یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرو جس کی ان سے توقع رکھتے ہو۔	348
8	لوگوں میں اللہ کے نبیوں سے زیادہ مشابہ وہ شخص ہے جو ان سب سے زیادہ سچ کہنے والا اور نہایت ثابت قدمی سے اس پر عمل کرنے والا ہو۔	349
8	تمام لوگوں میں تیرا سب سے بڑا محسن وہ ہے جس نے تیرے معاملات خود غور و فکر کر کے تجھے عمدہ رائے دی ہو۔	350
8	سب سے جلدی سزا اس شخص کو ملتی ہے جس سے تو کسی بات کا عہد کرے اور تیری نیت اسے پورا کرنے کی ہو لیکن اس کا ارادہ تیرے ساتھ بے وفائی کرنے کا ہو۔	351
8	زیادہ تر عقلیں وہاں پھسلتی ہیں جہاں لالچ کی چمک نظر آئے۔	352
8	عاجز ترین شخص وہ ہے جو اپنا نقص دُور کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اُسے دُور نہ کرے۔	353
8	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والا شخص وہ ہے جو حق بات کہنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اُسے بیان نہ کرے۔	354
8	تمام لوگوں میں عظیم ترین مرتبہ کا وہ انسان ہے جو اپنے آپ کو پست کر دے۔	355
8	سب سے زیادہ بُری طرح برباد ہونے والا شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہ مخواہ بڑہائے چڑھائے۔	356
8	سب سے زیادہ قوی اور غالب شخص وہ ہے جو اپنے علم کے ساتھ اپنی خواہشات نفسانی پر غالب ہو۔	357
8	سب سے زیادہ طاقتور شخص وہ ہے جو علم و بُردباری کے ساتھ اپنے غصہ پر غالب ہو۔	358
8	بہترین بُردباری یہ ہے کہ انسان اپنے غصہ کو پی جائے اور قدرت کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔	359
8	بہترین معافی وہ ہے جو قدرت کے وقت ظاہر ہو۔	360
8	افضل ترین سخاوت وہ ہے جو تنگدستی میں ہو۔	361
8	عادل ترین وہ شخص ہے جو ایسے افراد سے انصاف کرے جو اس پر ظلم کرتے ہیں۔	362

8	سب سے ظالم انسان وہ ہے جو ایسے اشخاص پر ظلم کرے جو اس سے انصاف سے پیش آتے ہیں۔	363
8	سب سے زیادہ طاقت والا شخص وہ ہے جو اپنے نفس پر زیادہ غالب ہو۔	364
8	سب سے زیادہ عاجز ترین وہ ہے جو اپنے نفس کی اصلاح سے ہار جائے۔	365
8	جو شخص مال دینے میں زیادہ بخیل ہو وہ اپنی عزت دینے میں مال دینے سے زیادہ سخی ہو۔	366
8	اصلاحِ نفس کے لیے معاون ترین قناعت ہے۔	367
8	رحمت الٰہی کا سب سے زیادہ لائق ترین مستحق ہے جو اس کی اطاعت میں انتہائی مستقیم ہو۔	368
8	بارگاہ ایزدی میں قریب ترین وہ شخص ہے جس کا ایمان مستحکم ترین ہو۔	369
8	دانا زیادہ تر اس وقت عاجز ہوتا ہے جب بے وقوف سے ہم کلام ہو۔	370
8	مروّت وجوانمردی کی ابتداء اطاعت خداوندی میں ہر وقت کمربستہ رہنا اور اس کا انجام کمینہ صفات سے پاک ہونا چاہئے۔	371
8	اہل زمانہ حوادث کا نشانہ، مصائب کا ٹھکانہ اور تکالیف کے لیے لوٹ کا مال ہیں۔	372
8	سب سے زیادہ گناہگار وہ علماء ہیں جو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔	373
8	موت کے وقت سب سے زیادہ ندامت و پشیمانی ایسے علماء کی ہوگی جو اپنے علم پر عمل پیرا نہیں۔	374
8	سب سے زیادہ کمینہ اور کم عقل وہ شخص ہے جو منہ پھاڑ کر فحش کلامی کرتا ہے۔	375
8	سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کا جواب دینے میں بھی بخل کرتا ہے۔	376
8	سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو حرص ولالچ کا قیدی نہ ہو۔	377
8	سب سے بڑا حاکم وہ ہے جو اپنی خواہشات نفسانی پر حاکم ہو۔	378
8	بہترین بلندی و عظمت حُسنِ اخلاق اور عمدہ خصائل ہیں۔	379
8	سب سے بہترین فعل بُرائی سے رُکنا ہے۔	380
8	تمام نعمات خداوندی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعام فرمائی ہیں چار افضل انعام ہیں۔ * علم * عقل * حکومت * عدل وانصاف	381

382	سب سے بڑا بادشاہ وہ ہے جو اپنے نفس پر قادر ہونے میں انصاف پھیلائے۔	8
383	تمام لوگوں سے زیادہ دیندار وہ ہے جس کی خواہشات اس کے دین کو برباد نہ کریں۔	8
384	سب سے زیادہ عالم وہ ہے کہ اس کا یقین شک سے نہ ہو۔	8
385	سب سے زیادہ پرہیز گار انسان وہ ہے جو دنیا کے نقائص معلوم کرے۔	8
386	دنیا میں افضل ترین سخی اور آخرت میں عمدہ ترین افراد پرہیز گار ہیں۔	8
387	بدترین حالت اس شخص کی ہے جس کا مادہ فساد ختم ہو گیا ہو مگر بُرائی کی عادت نہ گئی ہو۔	8
388	سب سے زیادہ تکلیف اس شخص کے دل پر ہے جس کی ہمت بلند، مروّت زیادہ اور حیثیت کم ہے۔	8
389	نااہل سے حاجت طلب کرنا موت سے سے زیادہ سخت ہے۔	8
390	ظاہر ترین منافق وہ ہے جس کو نیکی کے لیے کہا جائے تو اس پر عمل نہ کرے اور بُرائی سے روکا جائے تو باز نہ آئے۔	8
391	سخت ترین غصہ گلوگیری اور انتہائی تکلیف دہ فرصت کا فوت ہو جانا ہے۔	8
392	بہترین رائے وہ ہے جس میں فرصت کا موقع ہاتھ سے نہ جائے اور کسی قسم کی کوئی تکلیف پیش نہ آئے۔	8
393	سخت ترین سزا اس شخص کے لیے ہے جو نیکی کا بدلہ بُرائی سے دے۔	8
394	خوش بخت ترین انسان وہ ہے جو باقی رہنے والی لذت کی خاطر فانی لذت کو چھوڑ دے۔	8
395	سب سے زیادہ اچھا خلق سخاوت ہے اور سب سے زیادہ نفع دینے والا انصاف ہے۔	8
396	بہترین عقل مندی یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو پہچانے، کیونکہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے تمام باتوں کو سمجھ لیا اور جسے اپنا آپ معلوم نہیں وہ صراط مستقیم سے دُور ہے۔	8
397	آخرت میں زیادہ غنی وہ ہو گا جو دنیا میں سب سے زیادہ محتاج ہے۔	8
398	آخرت میں سب سے زیادہ حصہ اسے ملے گا جو دنیا میں کم نصیب ہو۔	8
399	شریف ترین اخلاق تواضع، حلم اور نرمئ طبع ہے۔	8
400	سب سے اچھی عادات ساتھی کی عزت کرنا اور حاجت مند کی حاجت روائی ہے۔	8

8	قیامت میں سب سے زیادہ اور سخت عذاب اس پر ہو گا جو تقدیر خدا پر ناخوش ہے۔	401
8	مضبوط ترین رسی جسے تو پکڑ تا ہے وہ تعلق ہے جو تیرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قائم ہے۔	402
8	سب سے زیادہ غنی وہ ہے جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہو۔	403
8	زیادہ عقل مند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔	404
8	بہترین سخاوت یہ ہے کہ اپنا مال لوگوں میں مفت تقسیم کرے اور دوسروں کے مال کے پاس نہ جائے۔	405
8	خداوند کریم کا عارف ترین شخص لوگوں کے عُذر زیادہ قبول کرتا ہے چاہے کسی شخص کا عُذر معقول بھی نہ ہو مگر وہ ہر ایک کو معذور سمجھتا ہے۔	406
8	تیری اطاعت کا سب سے زیادہ سزاوار وہ ہے جس کی رضاجوئی کی بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ اور نہ تو اس کے حکم کی تعمیل سے انکار کر سکے۔	407
8	بہترین جہاد یہ ہے کہ نفس کو اس کی خواہشات اور دنیا کی لذتوں سے باز رکھا جائے، اور اس کام میں نفس کے ساتھ پورا مقابلہ کیا جائے۔	408
8	عاقل ترین شخص وہ ہے جو اپنے عیوب تو دیکھ لے اور دوسروں کے عیب دیکھنے سے اندھا ہو۔	409
8	عمدہ ترین بادشاہ وہ ہے جس کے افعال نیک اور نیت بخیر ہو۔ پھر فوج اور رعایا سب لوگوں میں عدل وانصاف کرے۔	410
8	سب سے زیادہ تنگ حال وہ شخص ہے جس کی ہمّت زیادہ، اخراجات کثیر اور مدد گار کم ہوں۔	411
8	افضل ترین شخص وہ ہے جو خواہشات نفسانی کے خلاف کرے اور اس سے بڑھ کر بہتر وہ ہے جو تعلقات دنیا کو چھوڑ دے اور بد بخت ترین وہ شخص ہے جس پر خواہشات غالب، جب دنیا کے پنجہ میں گرفتار ہو کر اپنی آخرت کو برباد کر ڈالے۔	412
8	تمام بھائی بندوں میں سب سے زیادہ سچی محبت اس شخص کی ہے جو نعمت اور خوشحالی میں ان کے ساتھ پوری طرح مساوات رکھے اور تکلیف کی حالت میں اچھی طرح مدد اور غم خواری کرے۔	413
8	تیری اطاعت کا مستحق ترین وہ ہے جو تجھے تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے کی تلقین کرے اور خواہشات نفس کی اتباع سے تنبیہہ کرے۔	414

8	بہترین لباس پارسائی اور بہترین ذخیرہ تقویٰ ہے۔	415
8	بہترین ادب یہ ہے کہ انسان اپنی حد پر ٹھہرے اور اپنی حد سے نہ بڑھے۔	416
8	زیادہ باانصاف وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زور و قوت عطا کی ہے اور پھر بھی وہ انصاف کرتا ہے، اور سب سے زیادہ بُردبار وہ ہے جو قدرت کے باوجود بُردباری اختیار کرے۔	417
8	بارگاہ خداوندی میں سب سے زیادہ مقرب شخص وہ ہے جو حق بات کہتا ہے اگرچہ اس کو نقصان پہنچائے اور اس کی طبیعت کے خلاف ہو مگر اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔	418
8	بے زبانی سے یہ بات زیادہ بُری ہے کہ انسان حاجت سے زیادہ کلام کرے۔	419
8	جہاں کلام کرنا مناسب نہ ہو وہاں خاموش رہنا بلاغت سے کئی درجے زیادہ اچھا ہے۔	420
8	عقل کے بڑھانے اور تیز کرنے پر معاون ترین چیز تعلیم ہے۔	421
8	صدقِ ایمان کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ مناسب رضا اور تسلیم ہے۔	422
8	احمق ترین انسان وہ ہے جو محتاجی کے باوجود اکھڑ فول دکھلائے۔	423
8	بہترین مال وہ ہے جس سے حقوق ادا کیے جائیں۔	424
8	بدترین گناہ قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی ہے۔	425
8	واقف ترین زمانہ وہ شخص ہے جو اس کے موادثات پر تعجب نہ کرے۔	426
8	بخیل ترین انسان وہ ہے جو اپنا مال اپنے نفس پر خرچ نہ کرے اور وارثوں کے لیے چھوڑ جائے۔	427
8	بہترین ذخیرہ نیک نیتی ہے۔	428
8	اعلیٰ ترین ذکر قرآن ہے اس سے سینے وسیع اور دل منور ہوتے ہیں۔	429
8	کریم کے تمام اخلاق میں بزرگ ترین صفت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے جس عیب کو نہیں جانتا اس سے بے خبر اور غافل رہتا ہے۔	430
8	لوگوں میں دلیر ترین بہادر وہ شخص ہے جو علم کے ذریعہ جہالت پر غالب رہے۔	431

8	دشمن کا کمزور ترین قرب اپنی دشمنی کو ظاہر کرنا ہے۔	432
8	اپنے نفس پر دلیر ترین حاکم وہ ہے جو غصہ کو جڑ سے اکھاڑ دے اور شہوت نفس کو بالکل ختم کر دے۔	433
8	داناترین اللہ تعالیٰ کا وہ شخص ہے جو اس سے سوال کرے۔	434
8	عمدہ ترین بادشاہ وہ ہے جو اپنی زندگی میں لوگوں کو خوش رکھے اور تمام رعیت میں عدل وانصاف جاری کرے۔	435
8	جاہل ترین شخص وہ ہے جو ایسے چاپلوسی کرنے والے خوشامدی کی بات پر مغرور ہو جائے بُری اشیاء کو اچھی اور اچھی چیزیں خراب بتائے۔	436
8	بہت بڑی تکلیف میں مبتلا کرنے کے لائق دو چیزیں ہیں۔ *مہربان ناصح کی بے جا نصیحت * دشمنی کرنے والے خوشامدی کی تعریف پر مغرور ہونا۔	437
8	صحیح ترین نشانہ بازی یہ ہے کہ آدمی زبان سے صحیح بات کہے۔	438
8	سب سے زیادہ ذلیل شخص لالچی، حریص اور شکی مزاج ہے۔	439
8	عظیم ترین گناہ وہ ہے کہ اس کا غافل اس پر اصرار کرے۔	440
8	نیک بخت ترین شخص وہ جو نیک بات پر عمل کرے۔	441
8	منعم کے کمترین حقوق واجبہ میں سے یہ بات ہے کہ اس کی نعمت کے ساتھ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔	442
8	انسان کے دو بڑے دشمن غضب اور شہوت ہیں پس جو ان دونوں کو قابو میں رکھے اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا اور وہ اعلیٰ مقصد کو پالیتا ہے۔	443
8	خواہش نفس کا آغاز فتنہ اور انجام محنت و سختی ہے۔	444
8	افضل ترین و حسین خصلتیں: سخاوت، پاکدامنی اور وقار و سنجیدگی ہیں۔	445
8	سب سے زیادہ جن سے بچنا چاہیئے وہ تین شخص ہیں۔ 1 ظالم 2 قوی دشمن 3 دھوکہ باز دوست	446
8	عمدہ ترین عقلمندی یہ ہے کہ انسان دوسروں کے حالات دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ اور عمدہ ترین دُور اندیشی یہ ہے کہ اپنے معاملات میں دوست واحباب سے صلاح مشورہ کرتا رہے اور عظیم ترین حماقت یہ ہے کہ اپنی حالت پر مغرور ہو جائے۔	447

8	انتہائی دُور اندیش شخص وہ ہے جسے صلاح مشورہ لینے کا اس قدر خیال کہ تمام معاملات اپنی رائے کو ناکافی سمجھے اور خود کو ان کے سرانجام دینے سے عاجز خیال کرے۔	448
8	ہوشیار ترین شخص وہ ہے جس کا اوڑھنا، بچھونا صبر اور انجام بینی ہو۔	449
8	عاقل ترین وہ ہے کہ دنیا کو اپنا دشمن سمجھے اس سے اپنی امیدیں اور تمنائیں قطع کرے اور طمع وامید کو اس سے اٹھالے۔	450
8	لوگوں میں احسن ترین اسلام اس شخص کا ہے جس کی تمام فکر آخرت کی طرف متوجہ ہو، اور اس کے دل میں خدا کے عذاب کا خوف ہو اور اس کی رحمت کی امید دونوں موجود ہیں۔	451
8	مومنوں میں سے بہترین ایمان والا وہ شخص ہے جس کا لین دین، غصہ اور خوشنودی سب کچھ خدا کے لیے ہو۔	452
8	بہترین مشورہ دینے والا وہ ہے جو تجربہ کار ہو اور بدترین ساتھی وہ ہے جو عیب دار ہو۔	453
8	افضل ترین فضیلت یہ ہے کہ آدمی اپنی مرغوب چیزیں لوگوں پر خرچ کرے، اور حاجت مندوں کی حاجت بر آری میں حصہ لے اور لوگوں کے مطالب پورا کرنے میں پوری کوشش کرے۔	454
8	مفید ترین خزانہ دو چیزیں ہیں۔ *وہ احسان جو شریف لوگوں کے حق میں کیا جائے *وہ علم جس کو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔	455
8	نعمات میں خوشحال ترین وہ شخص ہے جو موجودہ نعمتوں کو شکر کر کے باقی رکھے اور فوت شدہ کو صبر کے ذریعہ واپس لے لے۔	456
8	احمق ترین شخص وہ ہے جو لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے سے جی چرائے اور پھر ان کے شکریہ کا خواہش مند ہو۔ کام تو بُرے کرے اور نیک بدلے کی توقع رکھے۔	457
8	سب سے زیادہ کامیاب وہ معاملات ہیں جن میں ابتداء سے انتہا تک رازداری سے کام لیا جائے۔	458
8	بہترین شرافت یہ ہے کہ انسان کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جہاں تک ممکن ہو لوگوں کے ساتھ نیکی کرے۔	459
8	قیامت میں ذلیل ترین وہ لوگ ہوں گے جو جاہل ہونے کے باوجود مخلوق کے پیشوا بنے۔	460
8	سب سے زیادہ ہلاکت خیز یہ بات ہے کہ آدمی ہمیشہ گمراہی میں پڑا رہے۔	461
8	عمدہ اور بعید ترین سفر اس شخص کا ہے جو کسی نیک بھائی کی تلاش میں سفر کرے۔	462

8	کامیاب ترین نیت وہ ہے جو اصلاح اور نیکی کی عادی ہو۔	463
8	مروت ومردانگی کا ابتدائی درجہ کشادہ روئی اور آخری مرتبہ لوگوں سے دوستی پیدا کرنا ہے۔	464
8	اخلاص کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ انسان لوگوں کے مال سے ناامید ہو جائے۔	465
8	مروت کا پہلا درجہ کشادہ روئی اور اس کا آخری مرتبہ لوگوں سے ہمیشہ نیکی کرنا ہے۔	466
8	جلد ترین کشائش اس وقت ہوتی ہے جب انسان پر کوئی سخت مصیبت پڑے۔	467
8	اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا شخص وہ ہے جسے ہر وقت صرف پیٹ اور شہوت کی فکر ہو۔	468
8	سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جسے خدا تعالیٰ قناعت اور نیک بیوی عطا فرمائے۔	469
8	سب سے زیادہ شخص وہ ہے جو ہماری (یعنی اہل بیت علیہم السلام) محبت اور فضیلت سے اندھا ہو۔ اور ہم سے خواہ مخواہ دشمنی کرے اگر ہمارا کوئی قصور ہے تو وہ صرف اس قدر کہ ہم نے اس کو حق کی طرف دعوت دی اور رہنمائی کی اور مخالفین نے اسے فتنہ اور دنیا کی طرف کھینچا۔ پس اُس نے دنیا کو اختیار کیا اور ہم سے بلاوجہ عداوت پیدا کرلی۔	470
8	سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جس نے ہماری (یعنی اہل بیت علیہم السلام) کی فضیلت کو پہچانا۔ ہمارے ذریعہ اور وسیلہ سے مقربین بارگاہ ایزدی میں داخل ہوا، ہم سے خالص دوستی اور محبت کی۔ ہماری ہدایت پر چلا اور جن باتوں سے ہم نے روکا اُن سے باز رہا۔ پس ایسا شخص ہمارے شیعوں میں شامل اور ہمارے ساتھ بہشت میں ہو گا۔	471
8	سب سے بہترین ادب وہ ہے جو تجھے حرام باتوں سے منع رکھے۔	472
8	عمدہ ترین اخلاق وہ ہے جو تجھے نیکیوں پر اُبھارے۔	473
8	کامل ترین شکایت وہ ہے جس پر آدمی کی ظاہری حالت دلالت کرے۔ اور ظاہری مصیبت باطنی تکلیف کا پتہ دے۔	474
8	سب سے زیادہ اچھی سرگوشی وہ ہے جو دین کے معاملے اور پرہیزگاری کے معاملے میں ہو۔ سرگوشی کرنے والا، خواہشات نفسای کا مخالف اور ہدایت پر چلنے والا ہو۔	475
8	سب سے سچی بات وہ ہے جسے زبان حال بیان کرے۔	476
8	سب سے اچھا کلام وہ ہے جس کی کردار تصدیق کرے۔	477

478	سب سے اچھا کلام وہ ہے جو مرتب مدلل ہو اور جسے خاص و عام سمجھ سکیں۔	8
479	بزرگ ترین ہمت عہد و پیمان کی حفاظت اور بہترین خصلت صلہ رحمی اور خویش و اقربا کی محبت ہے۔	8
480	سب سے فصیح و بلیغ وہ ہے جو مجازاتِ صحیح اور حسن اختصار پر مشتمل ہو۔	8
481	سب سے زیادہ ندامت و ملامت کا مستحق ترین شخص وہ ہے جو اس قدر جلد باز اور بے وقوف ہو کہ جب موقع ہاتھ سے نکل جائے تب وہ بات کو سمجھے۔	8
482	منافق ترین وہ شخص ہے کہ جب اُسے کسی کام کے کرنے کا حکم دیں تو اسے بجا نہ لائے اور اگر کسی امر سے منع کیا جائے تو اس سے نہ رُکے۔	8
483	دنیا کے معاملہ میں سعید ترین وہ شخص ہے جو اس دنیا کو چھوڑ دے اور آخرت میں معاملہ میں سب سے زیادہ سعادت مند وہ ہے جو اس کے لیے کام کرے۔	8
484	عمدہ ترین مروّت و مردانگی حیا ہے اور اس کا نتیجہ پاکدامنی ہے۔	8
485	سب سے بہترین ذخیرہ دو چیزیں ہیں * وہ علم جس پر عمل کیا جائے * وہ نیکی جس کا احسان نہ جتایا جائے۔	8
486	سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو جاہلوں کو صرف اس قدر سزا دے کہ اُن کے مقابلہ اور جواب میں خاموش رہے۔	8
487	بہترین مروّت یہ ہے کہ آدمی مال و دولت سے اپنے بھائیوں کی مدد کرے اور تمام حالات میں اُن کے ساتھ مساوات رکھے۔	8
488	دین کی سب سے بہتر عادت ہے کہ آدمی کم تمنائیں کرے۔	8
489	اعلیٰ درجے کی عبادت یہ ہے کہ اپنے اعمال کو ریاکاری سے پاک رکھیں۔	8
490	بہترین ایمان اخلاص و نیکی کرنا ہے اور عمدہ ترین عادت دشمنوں اور ظلم و ستم سے دُور رہنا ہے۔	8
491	بہترین ایمان خداوند عالم پر حُسنِ یقین ہے۔	8
492	بہترین شرافت لوگوں سے نیکی کرنا ہے۔	8
493	سب سے زیادہ ہلاکت خیز چیز شک و شبہہ میں رہنا اور سب سے زیادہ بچانے والی چیز پرہیزگاری اور محرمات سے بچنا ہے۔	8
494	بہترین حسب حُسن ادب ہے۔	8

8	کامیابی کا بہترین ذریعہ غصے کو روکنا اور سوال کی ذلت سے بچنا ہے۔	495
8	عمدہ ترین گفتار سچائی ہے۔	496
8	بہترین آدمی وہ ہے جو حق کی پاسداری کرے۔اور بارگاہ خداوندی میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو راست گو ہو۔	497
8	عمدہ ترین کام وہ ہے جو حق کے موافق ہو اور سب سے بہتر بات وہ ہے جو سچی ہو۔	498
8	اپنے مقاصد میں سب سے زیادہ کامیاب شخص وہ ہے جو عقل منداور نرم طبع ہو۔	499
8	سب سے اچھا وہ ہے جو آسانی اور نرمی کے اصول پر کاربند ہو اور سب سے زیادہ عقل مند و دانا وہ ہے جو حق پر صبر کرتا ہے۔	500
8	بہترین صداقت ایفائے عہد ہے۔	501
8	بہترین سخاوت اپنی وسعت کے مطابق مال خرچ کرنا ہے۔	502
8	بہترین صفت حقوق دوستی کی پاسداری اور بہترین ہمت وعدہ وفائی ہے۔	503
8	سب سے پہلے تم پر اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے یہ فرض ہے کہ نعمتوں کا شکر ادا کرو اور اس کی رضاجوئی کی تلاش میں رہو۔	504
8	کم از کم تم پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ضروری ہے کہ اس کی نافرمانیوں میں اس کی نعمتوں سے مدد نہ لو۔(یعنی اس کی نعمات کھا کر گناہ نہ کرو)	505
8	سب سے پہلا جہاد جسے تم اچھا نہیں سمجھتے وہ جہاد نفس ہے۔	506
8	بڑی چیز جس کی تمھیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔خواہشات نفسانی کے خلاف جہاد اور اولی الامر کی اطاعت ہے۔	507
8	نجات وکامیابی سے دُور ترین شخص وہ ہے جو بے ہودہ باتوں، دل لگی اور مذاق پر فریفتہ ہو۔	508
8	وہ شخص اصلاح وپارسائی سے کوسوں دُور ہے۔جو بہت جھوٹا بے حیاء اور بے شرم ہو۔	509
8	سب سے زیادہ مفید ترین علم وہ ہے جس کے بغیر عمل مقبول ہوں۔	510
8	واجب ترین علم وہ ہے جس پر عمل کرنے کے متعلق روز قیامت سوال کیا جائے گا۔	511
8	تیرے لیے انتہائی ضروری علم وہ ہے جو تیرے دین کی درستی کی طرف رہنمائی کرے اس میں جو نقص وخرابی ہو اس سے جُدا اور علیحدہ کردے۔	512
8	خوش انجام ترین وہ علم ہے جس سے دنیا میں اعمالہ صالحہ کے اندر ترقی اور آخرت میں قرب الٰہی حاصل ہو۔	513

8	عاجز ترین شخص وہ ہے جو حوادثاتِ زمانہ کے پیش آنے اور موت کی ناگہانی آمد سے بے فکر ہو۔	514
8	بہترین عقل مند وہ شخص ہے جو گزراوقات کو مختصر اور مناسب اندازے سے رکھے اور آخرت کی اصلاح کے لیے بے حد اہتمام اور کوشش کرے۔	515
8	ہوشیار و دُور اندیش ترین صائب الرائے وہ شخص ہے جو اپنے وعدہ کو پورا کرے اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑے۔	516
8	سب سے زیادہ محتاج وہ شخص ہے جو وسعت رزق اور دولت مندی کے باوجود اپنے پر تنگی کرنے اور مال و دولت دوسروں کے لیے چھوڑ جائے۔	517
8	احمق ترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے اذیل صفات کو بُرا سمجھے مگر خود انہیں ترک نہ کرے۔	518
8	اصلاح کی امید سب سے زیادہ اس شخص کی ہو سکتی ہے جو اپنے عیوب سے واقف ہونے پر بہت جلد ان سے رُک جائے۔	519
8	سب سے زیادہ باانصاف وہ ہے جو بغیر حاکم کے اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرے۔	520
8	سب سے زیادہ ظالم وہ شخص ہے جو اپنے ظلم کو انصاف میں شمار کرے۔	521
8	نیکی اور احسان کا مستحق سب سے زیادہ وہ شخص ہے کہ جب اس کا حق ادا کرنے میں دیر ہو تو صبر کرے، جب اسے کچھ نہ دیا جائے تو معذور سمجھے اور کوئی چیز دے دی جائے اور اس کا شکر بجالائے۔	522
8	زیادتی نعمت کے لیے کامل ترین ذریعہ شکر اور تکلیف دُور کرنے کا عظیم ترین وسیلہ صبر ہے۔	523
8	ترقی نعمت کا مستحق ترین وہ شخص ہے جو عطا شدہ نعمت کا زیادہ شکر ادا کرے۔	524
8	عاقل ترین بادشاہ وہ ہے جو اپنی ذات پر رعیت کے حقوق ادا کرنے کے لیے اس طرح حکومت کرے کہ اس پر رعایا کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ اور رعیت پر اس طریق سے سیاست کرے کہ اس کی دل و جان سے اطاعت کرے۔	525
8	بارگاہ ایزدی میں محبوب ترین وہ ہے جو اس کی نعمتوں کا شکر پابندی سے ادا کرتا ہے اور اس کے نزدیک سب سے بُرا وہ ہے جو اس کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری کرتا ہے۔	526
8	عذاب پانے کا کامل ترین ذریعہ: بغاوت و کفرانِ نعمت ہے۔	527
8	طلب رحمت کا اعلیٰ ترین وسیلہ یہ ہے کہ تیرے دل میں تمام لوگوں کے حق میں رحمت پیدا ہو۔	528

8	آدمی کے لیے بہترین حصہ اس کی عقل ہے۔ اگر کہیں ذلیل ہو تو عزت عطا کرتی ہے۔ اگر گر جائے تو سہارا دیتی ہے۔ اگر بھول جائے تو رہنمائی کرتی ہے۔ اگر بات کرے تو حق کی طرف رہبری کرتی ہے۔	529
8	سب سے زیادہ خردمند وہ ہے جو حق کی خاطر ذلیل ہو تو اُسے اپنی جان سے ادا کرے، اور جو اس کی وجہ سے عزت پائے تو اس کے قائم کرنے میں کبھی سُستی نہ دکھلائے اور اچھی طرح اس پر کاربند رہے۔	530
8	دانشمند ترین وہ شخص ہے، جس کی سچی اور واقعی باتیں ہنسی مذاق سے زیادہ ہوں اور وہ اپنی عقیل کی وجہ سے خواہش نفس پر غالب آجائے۔	531
8	بہترین فضائل تین چیزیں ہیں * جو شخص قطع کرے اس سے ملاپ کرنا * جو نفرت رکھے اس سے اُنس و محبت رکھنا * گرے ہوئے کا سہارا بننا۔	532
8	عظیم ترین جہالت تین چیزیں ہیں۔ * صاحب قدرت سے دُشمنی رکھنا * بدکار سے دوستی رکھنا * بے وفا و فریبی شخص پر اعتماد و بھروسہ کرنا۔	533
8	خداوند کریم کے ہاں تمام مخلوق سے زیادہ بُرے نادان و جاہل لوگ ہیں۔ کیونکہ اللہ نے ان کو ایک ایسی نعمت سے محروم رکھا ہے جو دوسروں کو عطا فرمائی ہے یعنی یہ لوگ عقل جیسی قیمتی اور بے بہا نعمت سے بے بہرہ ہیں۔	534
8	ظالم ترین وہ ہے جو ظلم کے راہیں بنائے اور عدل و انصاف کی راہ مٹائے۔	535
8	بلیغ ترین وعظ یہ ہے کہ انسان مُردوں کی قبروں پر نظر ڈالے اور ماں، باپ کے مدفن دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔	536
8	تیرے لیے سب سے زیادہ ناصح ترین یہی دنیا ہے، بشرطیکہ اس کے حالات کے تغیر و تبدل سے جو کچھ آئے دن تفرقے دار جدائی کے صدمات پہنچاتی رہتی ہے ان سے تو عبرت حاصل کرے۔	537
8	سب سے زیادہ عظیم و حسین ترین نیکی یہ ہے کہ انسان ہمارے (یعنی آل محمد علیہم السلام) ساتھ محبت رکھے، اور صابر ترین بُرائی یہ ہے کہ ہمارے خاندان سے بغض و دشمنی رکھے۔	538
8	لائق ترین انسان وہ ہے جو ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ دوستی رکھے اور ہمارے دشمنوں سے دشمنی۔	539
8	مومن کے لیے بہترین تحفہ موت ہے۔	540

541	موت سے سخت ترین مصیبت وہ ہے جس سے نجات کے لیے انسان موت کی آرزو کرے۔	8
542	عاقل ترین وہ ہے جو انجام کار کی زیادہ فکر کرتا ہے۔	8
543	سب سے زیادہ پارسا و پرہیز گار وہ ہے جو خود غرضی سے زیادہ دُور رہے۔	8
544	لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور وسعت و قدرت عطا فرما کر اس کے ساتھ کشادہ کیے ہیں۔	8
545	لوگوں کو انعام دینے کے لیے سب سے پہلا شخص وہ ہے جس پر خدا تعالیٰ کی نعمات کثیرہ کا انعام ہوا ہو۔	8
546	عمدہ ترین کلام وہ ہے جس سے کان ناخوش نہ ہوں اور نہ اس کے سمجھنے سے ذہن پر بوجھ نہ ہو۔	8
547	سب سے اعلیٰ ترین درجہ کے اعمال یہ ہیں۔ * اخلاص * ایمان * سچی پرہیز گاری * کمال یقین	8
548	تجھ پر سب سے زیادہ شفیق ترین وہ شخص ہے، جو تیرے نفس کی اصلاح پر تیرا سب سے زیادہ معاون و مددگار اور دین کے بارے میں تیرا بڑا خیر خواہ ہے۔	8
549	تیری دوستی و محبت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے، کہ جس کی بات سے تجھے نفع پہنچے اور نقصان کی بات سے تجھے ضرر نہ ہو بلکہ دوسروں کو نقصان پہنچے۔	8

فصل 9

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکیمانہ پند و نصائح کا ترجمہ جو باب ہمزہ میں داخل ہیں اور لفظ "اِنَّ" سے ان کی ابتدا ہوتی ہے۔	فصل
1	یقیناً گم نامی میں راحت ہے۔	9
2	بلاشک بُرائی میں بے حیائی اور قباحت ہے۔	9
3	یقیناً قناعت میں تونگری و غنا ہے اور بلاشک حرص میں رنج و عناد ہے۔	9
4	یقیناً حُسنِ عہد! ایمان کا جزو ہے۔	9

5	بلاشک حُسنِ توکل !صدق یقین کا ثمرہ ہے۔	9
6	یقیناًسب سے جلدی آنے والی سرکشی کی سزا ہے۔	9
7	یقیناًسب سے زیادہ بدترین گناہ گمراہی کا نتیجہ ہے۔	9
8	یقیناًسب سے زیادہ جلد ثواب ملنے والی نیکی احسان ہے۔	9
9	بلاشک تمام اعمال میں نیک انجام والا عمل صبر ہے۔	9
10	تمام بُرائیوں میں جلد ترین سزا ملنے والا گناہ ظلم ہے۔	9
11	بلاشک لوگوں کا سب سے بہترین خلق علم ہے۔	9
12	یقیناًتمام اعمال میں سے زیادہ ثواب والا عمل انصاف ہے۔	9
13	بلاشبہ بہترین خلق پرہیز گاری اور پاکدامنی ہے۔	9
14	یقیناًکمترین ریاکاری بھی شرک ہے۔	9
15	بلاشبہ تھوڑی سی غیبت بھی بہت بڑا بہتان ہے۔	9
16	بلاشک مال کو راہِ خدا میں دینا ایک قسم کا ذخیرہ اور اس کو روکنا فتنہ ہے۔	9
17	یقیناًمال کو اطاعت خداوندی میں خرچ کرنا بہت بڑی لعنت اور اس کی نافرمانیوں میں ضائع کرنا بہت بڑی مصیبت ہے۔	9
18	بلاشبہ جب نفوس کے درمیان کچھ مناسبت ہو تو اُن میں باہم الفت پیدا ہو جاتی ہے۔	9
19	بلاشک جب آپس میں رشتے ملتے ہوں تو ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی ہونے لگتی ہے۔	9
20	بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی یہ ایک عظیم نعمت ہے کہ انسان پر گناہوں کا کرنا دشوار ہو۔	9
21	بلاشک بڑا سعادت مند وہ شخص ہے جس کا نفس اطاعت الٰہی کا تقاضا کرتا ہے۔	9
22	بلاشبہ وہ خوشحال ترین زندگی اس شخص کی ہے جو تقسیم خداوندی پر راضی ہے۔	9
23	یقیناًزادراہ کو ضائع کرنا بہت بڑی خرابی ہے۔ بلاشک آخرت کو برباد کرنا انتہائی بدبختی ہے۔	9
24	یقیناًاہل جنت !وہ لوگ ہیں جو کامل ایمان، ناخوش خلق اور ملائم طبع ہیں۔	9

9	بلاشبہ پرہیز گار وہ ہیں جو گناہوں سے بچنے والے پاکدامنی اور محسن ہیں۔	25
9	یقیناً اہل دوزخ! وہ لوگ ہیں جو ناشکرے اور مکار ہیں۔	26
9	بلاشبہ فاسق و بدکار! وہ ہیں جو ظالم و عیار ہیں۔	27
9	یقیناً اہل دوزخ! وہ لوگ ہیں جو ناشکرے اور مکار ہیں۔	28
9	بے شک ایک دوسرے کو "السلام علیکم" کہنا بہترین خلق ہے۔	29
9	بے شک ساتھیوں کی خبر گیری اور مدد کرنا شریف الاصل لوگوں کا کام ہے۔	30
9	بلاشبہ باقاعدہ خرچ کرنے والے کا ایک وقت نہ دینا فضول خرچ کے عطا کرنے سے بہتر ہے۔	31
9	بلاشبہ علم کو نقل کرنے والے کثیر مگر اس کی حفاظت کرنے والے قلیل ہیں۔	32
9	بے شک راست گو! معزز و جلیل اور بلاشبہ جھوٹے وذلیل و خوار ہیں۔	33
9	بلاشک! خداوند کریم عقل سلیم اور عمل مستقیم کو محبوب رکھتا ہے۔	34
9	بلاشک! زمین کا پیٹ مردہ اور اس کی پشت بیمار ہے۔	35
9	بلاشبہ چوپاؤں کی تمام ہمت و کوشش یہ ہے کہ وہ اپنا پیٹ بھر لیں۔	36
9	یقیناً درندوں کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ وہ دوسرے جانوروں پر حملہ کریں۔	37
9	بلاشبہ عورتوں کی تمام جدوجہد یہی ہے کہ دنیا کی زندگی سنواریں اور اس میں طرح طرح کے فتنے اور فساد برپا کریں۔	38
9	بلاشک مومن لوگ مسکین ہیں۔	39
9	بے شک باایمانی لوگ مہربان ہیں۔	40
9	بلاشبہ ایمان دار لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔	41
9	بلاشک مومنین اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوف زدہ ہیں۔	42
9	بلاشبہ تیری زبان تجھ سے وہ باتیں کرانا چاہتی ہے جس کا تو نے اسے مانوس بنا رکھا ہے۔	43
9	بلاشک تیری طبیعت ان امور کی طرف بلاتی ہے جن سے تو نے اسے مانوس بنا رکھا ہے۔	44

45	یقیناً نرم کلام اور ہر ایک سے "السلام علیکم" کہنا داخل عبادت ہے۔	9
46	بلاشک فحش و بے ہودہ گوئی اسلام کے اخلاق میں شامل نہیں۔	9
47	بلاشک دُور اندیش آدمی دھوکا دہی پر مغرور نہیں ہوتا۔	9
48	بلاشک عقل مند کسی لالچ سے دھوکا نہیں کھائے گا۔	9
49	یقیناً موجودہ لوگوں کے لیے اسلاف کے حالات میں عبرت ہے۔	9
50	بلاشک بعد میں آنے والوں کے لیے پہلے آنے والوں کے واقعات نصیحت ہیں۔	9
51	یقیناً کفران نعمت کمینہ پن اور جاہل کی ہم نشینی بد بختی ہے۔	9
52	بے شک تنگدستی ذلت نفس کا باعث، عقل دُور کرنے کا موجب اور غم و فکر زیادہ کرنے والی ہے۔	9
53	بلاشک تیری سعادت کا عوض ہے بشر طیکہ اطاعت خداوندی میں گزارے۔	9
54	بلاشک تیرے سانس تیری زندگی کے اجزا ہیں، پس انہیں اطاعت کے سوا جو تجھے اپنے مالک کے نزدیک کردے کسی چیز میں ضائع نہ کرو۔	9
55	یقیناً میری زندگی صرف اسی قدر ہے جس میں تو موجود ہے۔	9
56	بلاشبہہ اللہ تعالیٰ تمام امور کو اپنے ارادے کے مطابق چلاتا ہے اور کچھ بھی تیری مرضی کے ماتحت نہیں۔	9
57	بلاشک دلوں میں بُرے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں مگر عقل سلیم ان سے روکے رکھتی ہے۔	9
58	بلاشبہہ تیری زندگی چند گنے ہوئے سانس ہیں جن پر ایک نگہبان مقرر ہے جو ان کو شمار کرتا رہتا ہے۔	9
59	بلاشک گزشتہ لوگوں کا چلا جانا پچھلے لوگوں کے لیے باعث عبرت ہے۔	9
60	خداوند کریم بلاشبہہ ایسے لوگوں سے دشمنی رکھتا جو گناہوں کو جاری رکھتے ہیں۔	9
61	اللہ تعالیٰ بلاشک ایسے لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو ہاتھ کے سخی اور دین میں قوی ہیں۔	9
62	اللہ تعالیٰ بلاشبہہ ایسے لوگوں کو چاہتا ہے جو پاکدامن، باحیا متقی اور اس کی تقدیر پر راضی۔	9
63	بلاشبہ ایمان افضل ترین یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرے۔	9

64	بے شک بہترین جہاد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس سے مجاہدہ کرے۔	9
65	یقیناً عدل اسی کا نام ہے کہ تو فیصلہ انصاف سے کرے اور ظلم سے اجتناب کرے۔	9
66	بلاشک بہترین علم! سکون و وقار اور بُردباری ہے۔	9
67	بلاشبہہ ظلم اتنا ہی بُرا ہے جتنا کہ انصاف اچھا ہے۔	9
68	بلاشک جاہلوں کو جہالت سے اسی قدر بے رغبتی ہوتی ہے جس قدر کہ اہل عقل کی طرف رغبت ہوتی ہے۔	9
69	بلاشبہہ آج عمل کا موقع ہے اور کوئی حساب نہیں اور کل (قیامت) کو حساب ہو گا اور عمل کرنے کا کوئی محل نہ ہو گا۔	9
70	بے شک دنیا کی سچی اور واقعی چیزیں بھی کھیل اور دل لگی کے سامان کی مانند ہیں، اور اس کی عزت در حقیقت ذلت اور اس کا عروج و ترقی دراصل سُستی و پستی ہے۔	9
71	بے شک! اللہ تعالیٰ ہر شخص کے دل کے راز، ہر فرد کے منہ کی بات اور ہر ایک کے کام کو دیکھتا اور جانتا ہے۔	9
72	بے شک لوگ ظالم کی حکومت سے اتنے ہی متنفر ہوتے ہیں جس قدر عادل کی حکومت کے خواہش مند ہوتے ہیں۔	9
73	لوگوں کے دل بلاشبہہ ایک قسم کے برتن ہیں۔ پس ان میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی باتوں کو محفوظ رکھے۔	9
74	انسانوں کی طبیعتیں بلاشک وشبہہ! مختلف ہیں پس ان میں سے بہتر وہ ہے جو بُرائی سے زیادہ دُور ہو۔	9
75	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دوست! بلاشبہہ وہی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہے۔ اگرچہ اس کا رشتہ آپؐ سے دُور ہو۔	9
76	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن! وہ ہے جو خداوند کریم کا نافرمان ہے۔ اگرچہ اس کا رشتہ انتہائی قریب ہو۔	9
77	بے شک انبیاء علیہم السلام کے نزدیک ترین لوگ وہ ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے لائے ہوئے تعلیمات کو زیادہ جانتے ہیں۔	9
78	بے شک مومن کی خوشی اس کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کی تمام قوت دین میں مصروف اور آخرت کا غم اس کے دل میں جاگزیں ہوتا ہے۔	9
79	اللہ تعالیٰ بلاشبہہ لمبی امیدیں باندھنے والے بدعمل کو بہت دشمن رکھتا ہے۔	9

9	حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے وقت بے ساختہ یہ کلمات اپنی زبان پر جاری فرمائے۔ صبر یقیناً انتہائی اچھی چیز ہے مگر آپ کی جدائی میں صبر اچھا نہیں۔ بے صبری و بے قراری یقیناً بدترین شئے ہے مگر آپ کی وفات پر بے قرار ہونا بُرا نہیں۔ آپ کی وفات صدمہ! یقیناً اس قدر عظیم ہے کہ اس سے پہلے جس قدر مصیبتیں آئیں یا بعد میں جتنے بھی مصائب آئیں گے۔	80
9	جتنے افراد پشتِ زمین پر چلتے ہیں وہ تمام بے شک اس کے پیٹ میں دفن ہوں گے۔	81
9	امور جب باہم متشابہ ہوں تو بلاشبہہ خیر کو اول پر قیاس کیا جائے۔	82
9	لیل ونہار بلاشبہہ زندگیوں کو بہت جلدی ختم کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔	83
9	صاحبان عقل اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے بے شک ہر ایک چیز عبرت ونصیحت ہے۔	84
9	تیرا گزرا ہوا دن بلاشبہہ چلا گیا اور آئندہ موہوم ہے اس لیے موجودہ وقت کو غنیمت سمجھ کر عمل صالح کرلے۔	85
9	تیری گزشتہ زندگی یقیناً ختم ہوگئی اور آئندہ موہوم سی صرف امید ہے لہٰذا عمل کے لیے صرف موجودہ وقت ہے۔	86
9	بے شک مومن کیلئے یہی سزاوار ہے کہ جب اس سے ایمان کے خلاف کوئی کام صادر ہو تو اس پر شرمائے اور خدا سے حیا کرے	87
9	انصاف بلاشبہہ اللہ تعالیٰ کا ایک ترازو ہے جسے حق وباطل کے جدا کرنے کے لیے بنایا اور حق قائم کرنے کے لیے اسے دنیا میں نصب کیا ہے۔ پس اے مومن تو اس کی ترازو کی مخالفت اور اس کی سلطنت میں اس کے ساتھ مقابلہ نہ کر۔	88
9	تیرا مال زندگی میں بلاشک تیری تعریف کرنے والوں کیلئے بنا یا مرنے کے بعد تیری مذمت بیان کرنے والوں کے لیے ہے۔	89
9	پرہیزگاری زندگی میں تیرے لیے یقیناً گناہوں کا بچاؤ اور مرنے کے بعد تقرب کا ذریعہ ہے۔	90
9	بے شک اللہ تعالیٰ کے حلم نے تجھے گناہ کرنے پر دلیر کردیا اور تجھے اپنے کفر کی ہلاکت پر اُبھارا ہے۔	91
9	بے شک وہ کام جس کی نسبت تجھے یہ علم نہیں کہ وہ کب پیش آئے جائے۔ مناسب ہے کہ تو اس کے آنے سے پہلے اس کے لیے تیار رہے۔	92
9	بے شک اللہ تعالیٰ کے اکثر بندے ایسے ہیں جن کو وہ اپنی بے شمار نعمتوں سے اس لیے نوازتا ہے کہ ان کے ذریعہ دوسری مخلوق کو فائدہ پہنچے پس جب تک وہ ان کو خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے ہاتھ میں ٹھہرائے رکھتا ہے۔ جب ان کو روک دیتے ہیں	93

	تواُن سے چھین کر دوسروں کے ہاتھ دے دیتا ہے۔	
9	بہترین لباس بے شک وہ ہے جو تجھے لوگوں کے ساتھ ملا جلا کر رکھے، اور ان کی نظروں میں تجھے خوبصورت بنائے اور ان کی زبانوں کو تیری طعن و تشنیع سے روک دے۔	94
9	بے شک مودّت وہ چیز ہے جسے زبان کرتی ہے اور محبت وہ شئے ہے جسے آنکھیں بتاتی ہیں۔	95
9	بے شک ایمان کا مقام دل ہے اور کانوں کے ذریعے اس تک پہنچ سکتے ہیں۔	96
9	بے شک تمہاری جانیں قیمتی ہیں پس ان کو بہشت کے علاوہ کسی چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔	97
9	بے شک جس نے جنت کے علاوہ کسی دوسری چیز کے بدلے اپنی جان کو فروخت کیا وہ بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہے۔	98
9	بے شک عقلمندوں کو ادب کی، اسی طرح ضرورت ہے جس طرح کھیتی کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔	99
9	بے شک اللہ تعالیٰ! ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو خوش مزاج، نرم خو اور مختصر سامان رکھتا ہو۔	100
9	بے شک افضل ترین شخص وہ ہے جو قدرت کے باوجود بُردباری، دولت مند ہونے پر بھی دنیا سے بے رغبت ہو اور قوت وطاقت اس کی عادت ہو۔	101
9	یقیناً کرمِ خداوندی! اس کی حکمت کو کم نہیں کرتا اور اسی وجہ سے تمام دُعائیں منظور نہیں ہوتیں۔	102
9	یقیناً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے لیے چند شرائط ہیں۔ میں اور میری اولاد اس کی شرطوں میں سے ہیں۔	103
9	یقیناً! دنیا فساد، وبال، زوال اور انتقال کا گھر ہے دنیا کی لذات اس کی تکالیف کے ساتھ برابر نہیں، اور اس کی سعادت، نحوست کے مساوی نہیں اور اس کی چڑھائی اترائی کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔	104
9	یقیناً انسان کا فضل و کمال یہ ہے کہ جو شخص اس پر ظلم کرے وہ اس کے ساتھ انصاف سے پیش آئے، اور جو اس کے ساتھ بُرائی سے پیش آئے وہ اس کے ساتھ بھلائی کرے۔	105
9	حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام! ایک قوم کے پاس کسی میت کی تعزیت کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: رونا، چلانا بلاشبہ تمہارے مرض کا علاج نہیں بلکہ اس کی دوا صبر ہے یہ حادثہ کوئی صرف تمہیں اکیلے پیش نہیں آیا۔ تمہارا یہ ساتھی (جو فوت ہو چکا ہے) اکثر سفر کرتا تھا۔ پس اب بھی تم یہی سمجھ کہ وہ سفر میں گیا ہوا ہے۔	106

	اگر وہ تمہارے پاس آگیا تو بہتر! ورنہ تم کو تو اُس کے پاس ضروری جانا ہے۔	
107	یقیناً اللہ تعالیٰ! نے اپنی نافرمانیوں پر دنیا میں عذاب اس لیے مقرر فرمایا ہے کہ اپنے بندوں کو آخرت کے سخت عذاب سے بچائے۔	9
108	بے شک جس شخص نے جنت الفردوس کو موجودہ دنیا کے عوض فروخت کیا ہے وہ بدبخت انتہائی خسارہ میں ہے۔	9
109	بلاشک اطاعت نفس اور اس کی خواہشات کی پیروی تمام مصائب کی بنیاد اور ہر ایک قسم کی گمراہی کی جڑ ہے۔	9
110	یقیناً تمہارے نفوس شتر بے مہار ہیں، اگر تم ان کے مطیع رہو گے تو تمہیں انتہائی بدترین ٹھکانے کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے۔	9
111	بے شک نفس میں کشائش کی قوت سب سے زیادہ ہے اور یہ سدا اپنی خواہش کے مطابق انسان کو گناہ کی طرف کھینچتا رہتا ہے	9
112	بے شک مجاہدہ نفس اس کو گناہوں سے روکتا اور ہلاکت سے محفوظ رکھتا ہے۔	9
113	بے شک یہ نفس بُرائی کی طرف لے جاتا ہے، پس اگر کوئی شخص اسے بے لگام چھوڑ دے تو یہ سرکش ہو جاتا ہے اور گناہوں کی طرف لے جاتا ہے۔	9
114	تیرا نفس! بلاشبہ بہت بڑا دھوکے باز ہے۔ اگر تو اس پر اعتماد کرے گا تو شیطان تجھے حرام کی طرف کھینچ لے جائے گا۔	9
115	نفس! یقیناً بُرائی اور بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے، پس! جو شخص اسے امین سمجھے وہ اس سے خیانت کرتا ہے، جو اس کے اعتماد پر سوئے اسے ہلاک اور جو اس سے مسرور ہو اُسے، بہت بُری جگہ لے کر ہلاک کرتا ہے۔	9
116	جو شخص بُرائی کرے اُس سے حسن سلوک کرنا اور لوگوں کے جرم و قصور معاف کر دینا۔ یقیناً بہترین فضیلت اور بڑی ہی تعریف کی بات ہے۔	9
117	مومن کی حالت! یقیناً یہ ہے کہ وہ شام و سحر اپنے نفس سے بدظن، ہر وقت اسے عیب دار سمجھتا ہے۔ اور اس کے فائدے کے لیے نیک کاموں میں ترقی کرتا رہتا ہے۔	9
118	نفس! یقیناً ایک بیش بہا جوہر ہے۔ جو اسے محفوظ رکھے وہ اس کا مرتبہ و عزت بڑھاتا اور جو اس کو ذلیل رکھتا ہے وہ اسے پستی کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔	9

9	راستہ بھولنے کی حیرت کے وقت سفر سے رک جانا یقیناً خطرات میں پڑنے سے بہتر ہے۔	119
9	سوال کی قدر! عطا اور بخشش کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے۔ پس! تم اپنے عطایا کو کبھی کثیر نہ سمجھو کیونکہ وہ ہرگز سوال کی قدر کے برابر نہیں ہو سکتا۔	120
9	خدا تعالیٰ کی عطا قلیل! یقیناً بخشش مخلوق کی کثیر سے سخاوت کہیں زیادہ اچھی ہے۔	121
9	مظلوم کی دُعا! یقیناً بارگاہ ایزدی میں مقبول ہے، کیونکہ وہ اپنا حق طلب کرتا ہے اور تقاضائے خداوندی یہ نہیں کہ وہ کسی حق دار کو اس کا حق نہ دے۔	122
9	مدت حیات! جسے ہر ایک لحظہ کم کرتا، اور ایک گھڑی گھٹاتی ہے۔ بہت قلیل مدت ہے۔	123
9	یقیناً! وہ مسافر جسے کامیابی کی امید اور ناکامی کا خطرہ ہے کو چاہیئے کہ اپنے سفر کے لیے اچھا سامان تیار کرے۔	124
9	یقیناً! وطن سے دُور وہ شخص دن رات کی جسے گردش اپنے وطن کی طرف کھینچ رہی ہے۔ بہت جلد واپس آنے کے لائق ہے۔	125
9	بے شک وہ شخص نقصان اٹھانے والا ہے جس نے اپنی زندگی کو برباد کیا اور یقیناً وہ شخص قابل رشک ہے جس نے اپنی مدتِ حیات کو اطاعتِ پروردگار میں خرچ کیا۔	126
9	کل کا دن! یقیناً آج کے دن سے قریب ہے کہ آج کا دن اپنی موجودہ حالات کے ساتھ گزر جاتا اور اس کے بعد فوراً کل کا دن آجاتا ہے۔	127
9	وہ مال جس کو تو نے فی سبیل اللہ خرچ کر دیا بلاشبہ وہ قیامت میں تیرے لیے ذخیرہ ہو گا، اور جس کو دنیا میں چھوڑ کر مرا اس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔	128
9	لوگ عام طور پر عیب سے خالی نہیں پس کسی کے پوشیدہ عیب ظاہر نہ کر کیونکہ ان کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو مدد گزر فرمائے گا۔ اور جہاں تک تجھ سے ممکن ہو لوگوں کے عیوب کو چھپا، تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے عیوب جنہیں تو چھپانا چاہتا ہے پوشیدہ رکھے۔	129
9	انسان نے جو مال فی سبیل اللہ خرچ کر دیا وہ یقیناً اسے ملنے والا ہے۔ اور جس کو چھوڑ کر مر گیا اس پر نادم اور پشیمان ہو گا۔	130

131	یقیناً اجر عظیم ! دارومدار بڑی مصیبت پر ہے پس جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اپنے پیارے بندوں میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ توان کو کسی بڑی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔	9
132	یقیناً تمہاری منزل مقصود تمہارے آگے ہے۔ اور قیامت تمہارے پیچھے پیچھے ہے کہ تم کو منزل مقصود کی طرف دعوت دیتی ہے۔	9
133	یقیناً تمہاری ایک انتہا ہے۔ پس تمہیں لازم ہے کہ اپنی انتہا کو پہنچ جاؤ، اور تم پر تمہارے لیے ایک معین مقام ہے تمہیں چاہیئے کہ وہاں تک ضرور رسائی حاصل کرو۔	9
134	وفاداری یقیناً سچائی کی ہمزار ہے۔ اور مجھے کوئی ایسی ڈھال معلوم نہیں جو اس سے زیادہ کامل ترین ہو۔	9
135	یقیناً بامروّت اور محسن لوگ طالبین احسان کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نے (اپنی حکمت سے) اپنے بندوں کے لیے۔	9
136	یقیناً کچھ غزائیں اور عذاب مقرر کر رکھے ہیں پس اگر تم کسی تکلیف اور عذاب میں مبتلا ہو جاؤ تو دُعا کے ذریعہ سے اس کی مدافعت کرو۔ کیونکہ آسمانی بلاؤں کو دُعا کے سوا کوئی چیز نہیں ٹال سکتی۔	9
137	کلامِ حکیم جب صحیح ہو تو یقیناً دوا ہے اور جب غلط ہو بیماری ہے۔	9
138	اہل جنت ہماری جماعت اور شیعوں کے مکانات کو یقیناً اس طرح دیکھیں گے جس طرح آدمی آسمان کے کنارے پر ستارے دیکھتا ہے۔	9
139	یقیناً بہترین ناصح وہ شخص ہے جو پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرے اور اپنے پروردگار کا بڑا مطیع و فرمانبردار ہو۔	9
140	بلاشک سب سے زیادہ دھوکہ باز وہ ہے جو اپنے آپ کو دھوکہ دے اور وہ خداوند کریم کا بڑا نافرمان اور گناہگار ہے۔	9
141	یقیناً دنیا کی رفتار اسی چال پر تمہارے لیے ختم ہو جائے گی۔ تمہارا اور آخرت کا ساتھ ہو جائے گا۔	9
142	دنیا یقیناً دین کو برباد کرنے والی اور ایمان وایقان کو چھیننے والی ہے اور بلاشک تمام فتنوں کی اصل اور تمام مصائب کی جڑ ہے۔	9
143	بے شک اللہ تعالیٰ ن اپنا فضل و کرم اس طرح ظاہر فرمایا ہے کہ عاجز لوگ اس کی اطاعت میں کوتاہی کرتے ہیں تو عقل مند اور دُور اندیش لوگ اس کی اطاعت کو غنیمت سمجھتے ہیں اور اطاعت میں مصروف ہو جاتے ہیں۔	9

144	آگ کی یقیناً یہ صفت ہے کہ اگر اس میں سے کچھ نکال لی جائے تو وہ کچھ بھی گم نہیں ہوتی۔ لیکن اگر اسے ایندھن نہ ملے تو بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح علم کی یہ حالت ہے کہ اگر اُسے پڑھانے میں بخل کریں تو ان کے سینوں سے بھی مٹ جاتا ہے۔	9
145	بے شک اللہ تعالیٰ دنیا تو اپنے دوستوں اور دشمنوں سب کو دیتا ہے۔ دین انہی کو عطا فرماتا ہے جو اس کے پیارے بندے ہیں۔	9
146	یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا کا مال دوستوں اور دشمنوں سب کو عطا فرماتا ہے۔ مگر علم انہی لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو اُسے محبوب ہیں۔	9
147	بے شک اللہ تعالیٰ دین انہی لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو اس کے پیارے، مخصوص اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔	9
148	دین اسلام کی بلاشبہ ایک حد ہے۔ پس تمہیں چاہیئے کہ اس حد پر پہنچ جاؤ، اور جو حقوق خدائے بزرگ نے تم پر فرض کیے ہیں ان سے عہدہ بر آ ہو کر اس کی بارگاہ میں آجاؤ۔	9
149	نیت کو فساد سے پاک کرنا بلاشبہ مدت دراز تک کوشش کرنے کی نسبت عاملین پر زیادہ سخت اور دشوار ہے۔	9
150	تیرے سامنے یقیناً ایک انتہائی طویل راہ اور بہت سخت اور شدید مسافت موجود ہے۔ جس کے لیے یہ ضروری ہے کہ کوئی اچھا رہبر تلاش کرے اور اس قدر زاد راہ بنالے کہ جس کے ذریعے سے منزل مقصود تک پہنچ جائے۔	9
151	وہ نفس! جو فانی ہونے والی دنیا میں مشغول ہے یقیناً وہ ہلاکت خیز چیز میں سعی کرتا ہے۔ اور ہنگام بازگشت آخرت میں بدبختی کا شکار ہو گا۔	9
152	لطفِ خداوندی یقیناً ایسا ہے کہ خوشحالی کے وقت اپنے فضل سے مختلف نعمتیں عطا فرماتا ہے، اور تنگی کے وقت اپنی مہربانی سے نعمت تطہیر سے سرفراز فرماتا ہے۔	9
153	وہ نفس جو ہمیشہ رہنے والی جنت اور پسندیدہ نعمات کے جمع کرنے میں کوشاں ہے، بلاشبہ وہ ضرور کامیاب ہو جائے گا اور بالآخر اُسے سعادت نصیب ہو گی۔	9
154	جو ایسے افراد کو مال و دولت عطا کرے جو اُسے محروم رکھیں ان لوگوں سے مزاہم رکھے جو اس سے قطع کریں انہیں معاف کرے جو اس پر ظلم کریں اس شخص کا بلاشک خداوند کریم خود معاون و مددگار ہے۔	9
155	دنیا و آخرت کی مثال بلاشبہ ایسی ہے جیسے کسی کی دو بیویاں ہوں کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناراض ہو جاتی ہے۔	9

156	جس شخص کو دنیا محال اور ناممکن تمناؤں سے مغرور کرے اور جھوٹی امیدوں سے فریب دے اُسے یقیناً اُسے طرح طرح کی پریشانیاں اور غم حاصل ہوتے ہیں اور یہ کم بخت اُسے آخرت سے دُور کر دیتی اور ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیتی ہیں۔	9
157	اللہ تعالیٰ بلاشبہ یہی چاہتا ہے کہ وہ اپنے ایمان دار بندوں کو ایسی جگہ رزق بہم پہنچائے جہاں کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو۔	9
158	مومن لوگ! بلاشک نرم طبع، اور سہل خو ہوتے ہیں۔	9
159	ایماندار لوگ بے شک لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔	9
160	ایمان والے بلاشبہ خوف خدا سے خائف ہیں۔	9
161	اپنا مال خرچ کر کے سخاوت کرنے سے یہ سخاوت بلاشبہ بدر جہا افضل ہے کہ انسان کا دل دوسرے کے مال پر نگاہ نہ جمائے۔	9
162	وعظ و نصیحت جو سمع خراشی کا سبب نہیں اور کوئی نصیحت اس کے برابر نہیں بلاشبہ وہی ہے جس سے زبان حال خاموش رہے اور زبانِ حال اس کی عملی کیفیت بیان کرے۔	9
163	بے شک مسکین سائل! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے پس جو شخص اسے کچھ دیتا ہے گویا وہ خدا کو دیتا ہے، جو اسے محروم لوٹاتا ہے گویا اُس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے مال کو بخل سے روک لیا۔	9
164	یقیناً دین کی بہترین خصلتیں یہ ہیں کہ لوگوں سے بغض و عناد، الفت و محبت، جود و عطا اور معاملات سب کچھ تقرب الٰہی کے لیے ہو۔	9
165	دین بلاشبہ ایک درخت کی مانند ہے جسکی جڑ ایمان بخدا، لوَجہِ اللہ ہے۔ اور اس پھل لوگوں سے محبت اور دشمنی خدا کیلئے ہے۔	9
166	وہ احسان و کرم! جو تو نے کسی کے ساتھ کیا ہے یقیناً اپنے ساتھ کیا ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنی عزت کو محفوظ رکھا ہے۔ پس جو نیکی تو اپنی جان سے کرے اس کے لیے لوگوں سے شکریہ کا طلبگار نہ ہو۔	9
167	مکارم الاخلاق! بلاشبہ اسی کا نام ہے کہ جو شخص تجھ سے قطع کرے اس سے محبت کرے، جو تجھے محروم رکھے تو اُسے عطا کرے، جو تجھ پر ظلم کرے تو اُس سے در گزر کرے۔	9
168	حُسنِ نیت اور اصلاح باطن کے سبب اللہ تعالیٰ بلاشبہہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے جنت میں داخل فرماتا ہے۔	9

9	عقل سلیم اور عمل مستقیم! جسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے بلاشبہ اُسے عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس پر احسان عظیم کیا جسے اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم اور عمل مستقیم سے نوازا ہے۔ یقیناً اُسے عظیم نعمت دی ہے جو اس پر بڑا احسان فرمایا ہے۔	169
9	اطاعتِ خداوندی بجالانے والا اس کی نافرمانیوں سے بچنے والا بلاشک اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے، اور بارگاہ رب العزت میں اس کے نیک بندوں اور شہدا کا مرتبہ رکھتا ہے۔	170
9	عقل مند! یقیناً وہ شخص ہے جس کی عقل اُسے نیک امور کی طرف رہنمائی کرے، اور اس کی رائے ترقی وحسنات کی طرف متوجہ ہو۔ ایسے شخص کی رائے صحیح اور اعمال قابل تحسین ہیں۔	171
9	یقیناً وہ شخص جاہل ہے جس کی جہالت اُسے گمراہی میں ڈالے اور خواہشِ نفس معاصی پر انگیختہ کرے۔ ایسے انسان کی باتیں غلط اور افعال قابل مذمت ہیں۔	172
9	دل بھی بلاشبہ غور وفکر سے اسی طرح تھک جاتے ہیں، پس چاہیئے کہ ان کو علم ودانش کے عمدہ ترین اقوال کی طرف متوجہ کیا جائے جس سے وہ نشاط حاصل کرسکیں۔	173
9	تمام بدترین افعال میں سے بلاشک زاہد ترین ثواب تین اعمال میں ہے۔ 1 مال ودولت کو فی سبیل اللہ مخفی طور پر صدقہ وخیرات کرنا۔ 2 والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ 3 رشتہ داروں سے ملنا اور ان کے حقوق ادا کرنا۔	174
9	مومن کو بلاشبہ اپنے عمل پر یقین اور منافق کو اپنے کام میں شک ہوتا ہے۔	175
9	محبان خدا اور (اولیاء اللہ) بلاشبہ وہ لوگ ہیں، جو موت کو قریب اور اپنی امیدوں کو جھوٹا سمجھتے، اعمال صالح میں منہمک رہتے اور لغزش کم کھاتے ہیں۔	176
9	ہمارا معاملہ (ولایت ومعرفت آل محمد علیہم السلام) یقیناً بلاشک وشبہ سخت دشوار ہے۔ جسے ملائکہ مقربین، انبیاء مرسلین اور کامل الایمان مومنین کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اُسے برداشت نہیں کرسکتا، اور ہمارے اقوال کو امانت دار سینوں اور مضبوط عقلوں کے سوا کوئی دوسرا محفوظ نہیں رکھ سکتا۔	177

178	تمام کائنات میں بلاشک وشبہہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے نظر ڈال کر ہمیں (آل محمد علیہم السلام) برگزید فرمالیا۔ اور ہمارے لیے ہمارے شیعوں (شیعان آل محمد علیہم السلام) کو پسند فرمایا ہے۔ جو ہماری نصرت ویاری کرتے، ہماری مصیبت میں مغموم ومحزون، ہماری حمایت میں جان ومال کو خرچ کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی ہمارے شیعہ ہیں اور ہم سے اُن کو رابطہ اور تعلق ہے اور بہشت عنبر سرشت میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔	9
179	ہمارا معاملہ (عظمت ورفعت آل محمد علیہم السلام) بلاشک وشبہہ یقیناً سخت دشوار، پیچیدہ، پوشیدہ اور مخفی راز ہے۔ جس کو صرف کوئی مقرب فرشتہ، نبی مرسل یا ایسا کامل الایمان شخص جس کے دل کو ایمان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آزمالیا ہو وہی برداشت کر سکتا ہے۔	9
180	انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو ہمہ اوقات اس کی حفاظت کرتے ہیں، اور جب موت آتی ہے تو اسے موت کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اور موت یقیناً ایک مضبوط ترین ڈھال ہے۔	9
181	قول کا فعل کی نسبت اچھا ہونا یقیناً ایک عیب اور بُرائی ہے اور بلاشبہہ اعمال کا اقوال سے افضل ہونا خوبصورتی اور زینت ہے۔	9
182	زاہدوں کی دنیا میں یقیناً یہ حالت ہے کہ بظاہر ہنسنے والے لیکن دل گریہ کناں، ظاہراً خوش وخرم مگر ہمہ اوقات آخرت کے مصائب وآلام میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور اگرچہ دوسرے لوگ مال دولت پر رشک کریں مگر وہ ہمیشہ اپنے نفس سے انتہائی نالاں رہتے ہیں۔	9
183	عقل مند اور دُور اندیش بلاشبہہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہمیشہ دنیا کو دشمن سمجھا اس کی زیب وزینت سے چشم پوشی کی، اور اس سے دل برداشتہ ہو گئے نیز اب ہمیشہ رہنے والے گھر (بہشت) پر عاشق وفریفتہ ہو گئے۔	9
184	عقل مند آدمی کو ادب سکھانے سے یقیناً نصیحت ہو جاتی ہے مگر جانوروں کو مار پیٹ کے بغیر کبھی عبرت حاصل نہیں ہوتی۔	9
185	اللہ تعالیٰ نے بلاشبہہ ایک ایسا فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو روزانہ آواز دیتا ہے۔ اے اہل دنیا اولاد پیدا کرو موت کے لیے، مکان بناؤ برباد ہونے کے لیے اور مال جمع کرو ضائع ہونے کے لیے۔	9
186	کل قیامت کو دنیا سے یقیناً ان لوگوں کو ہی فائدہ اور سعادت مندی حاصل ہو گی جو آج اس سے بھاگتے ہیں۔	9
187	خداوند کریم نے یقیناً عدل واحسان کرنے کا حکم دیا اور ظلم وبے حیائی سے منع فرمایا ہے۔	9

9	مال داروں کے مال میں یقیناً اللہ تعالیٰ نے فقیروں کی روزی مقرر فرمائی ہے۔ پس فقیروں کو بھوک کی سی تکلیف اسی سے ہوتی ہے کہ مال اور اُن کے حقوق ادا نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ اس کی نسبت ضرور ان سے باز پرس فرمائے گا۔	188
9	انسان اپنی امیدوں پر نظر رکھتا ہے مگر موت کی آمد اس کی امنگوں کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کتنی عظیم ہے کہ نہ وہ امیدیں پوری ہوتی ہیں اور نہ امیدیں باندھنے والے موت سے رہائی پاتا ہے۔	189
9	حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ایک شخص کو "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" کہتے ہوئے سنا تو اس پر تشنیع کرتے ہوئے فرمایا: کہ یہ آیت خاص موقع و مصیبت پر پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ اِنَّا لِلّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ ہماری تمام اشیاء اللہ کی ملکیت ہیں اور وہی ہمارا حقیقی بادشاہ ہے اور جملہ وَ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو ایک دن مر کر اُس کی بارگاہ قدرت میں ضرور حاضر ہونا ہے۔	190
9	جب آدمی مر جاتا ہے تو لوگ بلاشک یوں کہتے ہیں کہ یہ کس قدر جائیداد اور اولاد چھوڑ کر فوت ہوا، اور ملائکہ یوں کہتے ہیں کہ اس نے کتنا مال رضاء خداوندی کے لیے خرچ کیا۔ اے اللہ کے بندو! خدا تمہارے باپ دادا کا بھلا کرے تمہیں چاہیئے کہ تم اپنا کچھ مال راہ خدا تعالیٰ میں خرچ کرو اور سب چھوڑ کر نہ مرو۔	191
9	دُور اندیش یقیناً وہ شخص ہے جو مجاہدہ نفس میں مصروف رہا اور نفس کی اصلاح کی، خواہشات نفس، اور لذات کو روک کر اس کا مالک ہو گیا۔ اور یقیناً عقل مند انسان دنیا اور اس کے ماننے سے قدر رہتا ہے۔	192
9	دیدۂ دل سے کام لینے والا یقیناً دیکھ بھال کر کام کرتا ہے وہ ہر ایک کام کو شروع کرنے سے پہلے اسکے نفع و نقصان پر غور کرتا ہے۔ اگر مفید ہو تو پورا کرتا ہے اور اگر نقصان ہو تو اس سے رُک جاتا ہے۔	193
9	عقل مند! یقیناً وہ شخص ہے جو آج (دنیا میں) مکمل (آخرت) کا فکر رکھے اور نجات میں کوشش کرے، اور آنے والے اس نازک وقت کے لیے جو بلاشبہ پیش آئے گا۔ جس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ عمل صالح کمائے۔	194
9	اولیاء اللہ کا شیوہ بلاشبہ یہ ہے کہ ہمیشہ یاد خدا میں مصروف تر، نعمات الٰہی میں سخی تر اور مصائب میں صابر ہوتے ہیں۔	195
9	بہترین مال بلاشک وہ ہے جس کے سبب لوگوں میں تعریف و شکر اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب و اجر حاصل ہے۔	196
9	یاد الٰہی یقیناً دلوں کے لیے جلا، نابینا اس سے بینا، بہرے سننے والے اور سرکش و باغی اس سے ہدایت پا کر مطیع ہو جاتے ہیں۔	197

9	دُور اندیش بلاشبہہ وہ ہے جو اپنے نفس کو حساب کی قید میں رکھ کر غلبے، اور قوت سے اس کا مالک ہو جائے اور مجاہدہ سے اسے قتل کر ڈالے۔	198
9	خدا تعالیٰ کی یاد کے لیے چند لوگ یقیناً لائق اور اہل ہیں انہوں نے دنیا کے عوض اسے یاد رکھا ہے۔ کوئی دھندا ان کو اس سے نہیں روکتا وہ اپنی زندگی کے ایام اسی مشغلہ میں گزارتے اور غافلوں تک اس کی آواز پہنچاتے ہیں۔	199
9	جس شخص نے دیکھا کہ یقیناً ظلم کے مطابق عمل ہو رہا ہے اور لوگوں کو بُرے کاموں کی طرف بلایا جاتا ہے، بعد ازیں اسے اپنے دل میں بُرا سمجھا تو بلاشبہہ وہ اس کے وبال سے محفوظ رہا اور اس گناہ سے وہ پاک ہے، اور جس نے اس کے مٹانے میں اپنی زبان کو ہلایا وہ اس سے بہتر ہے۔ اور جس نے اس کو تلوار سے مٹایا خدا تعالیٰ کا بول بالا اور ظالموں کو پست کیا تو صراط مستقیم کو پہنچا طریق ہدایت پر قائم رہا اور اس کے دل کو نور یقین حاصل ہو۔	200
9	تمام لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلاشبہہ سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس میں اعانت فرمائی۔ پس اس نے غم آخرت کو اپنی دستار اور خوفِ الٰہی کو چادر بنالیا، چراغ ہدایت اس دل میں روشن ہوا اور قیامت کے لیے مہمانی تیار کرلی۔	201
9	قرآن کریم کا ظاہر یقیناً دل رُبا، اس کا باطن (مضمون) عمیق اور گہرا ہے اس کے عجائب بے انتہا اور غرائب لامتناہی ہیں، گمراہی اور جہالت کے اندھیرے اس کے بغیر کبھی دُور نہیں ہو سکتے۔	202
9	تمام لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً افضل ترین وہ شخص ہے جس نے اپنی عقل کو زندہ کیا خواہشات نفس کو مار ڈالا اور اصلاح آخرت کے لیے نفس کو تکلیف میں رکھا۔	203
9	یقیناً لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی ہر نعمت کا شکریہ ادا کریں۔ جس سے اللہ تعالیٰ نعمت زیادہ دیتا ہے، اور جو اس کی کسی نعمت کے شکریہ میں کوتاہی کرتا ہے تو اسے اس نعمت کے زوال کا اندیشہ رکھنا چاہیئے۔	204
9	شام و سحر کی سواری پر یقیناً جو سوار ہے اگرچہ وہ اپنے کو ساکن سمجھتا ہو مگر وہ ہر لحظہ طے کر رہا ہے، اور گو وہ اپنے کو گھر میں مقیم خیال کرتا ہو مگر ہر لمحہ وہ سفر کر رہا ہے۔	205

207	ذاتِ پروردگار نے یقیناً شاہراہ حق کو ظاہر فرمادیا۔ اس کی راہیں روشن اور واضح فرمادیں۔ پس جس نے راہ حق سے گریز کیا بد بختی اس پر لازم ہو گئی اور جس نے اس راستہ کو لازم سمجھا اُسے ہمیشہ سعادت حاصل ہوئی۔	9
208	جس شخص نے اپنی جان کو اطاعتِ خدا اور رسولؐ میں خرچ کیا (راہ خدا میں شہید ہوا) بلا شبہ اسے نجات اور سلامتی حاصل ہوئی اور اس تجارت میں اس نے فائدہ عظیم پایا اور بے شمار غنیمت اُسے ہاتھ آئی۔	9
209	جہاد سے فراری پر یقیناً غضب الٰہی نازل ہوتا دنیا میں ذلت و خواری کا شکار ہمیشہ کے لیے عار لاحق ہوتی ہے، اور بلاشک بھاگنے سے زندگی بڑھ نہیں جاتی اور نہ ہی موت پیچھے ہٹتی ہے۔	9
210	آدمی کی حالت یقیناً یہ ہے کہ وہ ان چیزوں پر خوش ہوتا ہے جو کبھی اس سے جدا ہونے والی نہ تھیں اور اُن پر ناخوش ہوتا ہے جو کبھی اُسے ملنے والی نہ تھیں۔ اے ابن آدم! تمہیں چاہیئے کہ آخرت کے حاصل ہونے پر خوشی کرو اور اس کے فوت ہونے پر غم کھاؤ اور ہمیشہ موت کے بعد کی فکر رکھو۔	9
211	جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے یقیناً اس بات کی توفیق دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی نیک کاموں میں خرچ کرے اور اُسے سعادت نصیب فرماتا ہے کہ وہ اپنی فرصت کو موت آنے سے پہلے جلدی سے اس کی اطاعت میں صرف کر دیتا ہے۔	9
212	تیرے سامنے بلاشبہ ایک مشکل گھاٹی آنے والی ہے جس میں تھوڑے بوجھ والے زیادہ بوجھ والوں سے بہتر رہیں گے۔ اور اس پر آہستہ چلنے والے تیز چلنے والوں سے بہت بُرے حال میں ہوں گے اور تو اس سے اتر کر ضرور بہشت یا دوزخ میں جائے گا	9
213	قیامت میں سب سے زیادہ حسرت بلاشک وشبہ اس شخص کو ہوگی۔ جس نے مال دنیا ناجائز طریقوں سے جمع کیا، اور پھر (وارث) شخص کو وارث چھوڑا جس نے اس کو اطاعت الٰہی میں خرچ کیا اور وہ اس کی بدولت جنت میں داخل ہو گیا اور وہ پہلا شخص دوزخ میں داخل ہوا۔	9
214	یقیناً لوگ سونے چاندی کی نسبت اچھے ادب کے زیادہ محتاج ہیں۔	9
215	قرآن کریم یقیناً وہ ناصح ہے جو کبھی دھوکا نہیں دیتا اور ایسا رہنما ہے جو کبھی راستہ سے گمراہ نہیں ہونے دیتا، اور ایسا صادق البیان ہے جو ذرہ برابر جھوٹ نہیں بولتا۔	9

216	موت بلاشبہ انتہائی تیز رفتاری سے تمہاری تلاش میں ہے، اس کے ہاتھوں کوئی مقیم چھوڑ نہیں سکتا جو راہ فرار اختیار کرے یہ اس کے پکڑنے سے عاجز نہیں ہوتی۔	9
217	موت بلاشبہ ایسے شخص کے لیے راحت ہے جو نفسانی خواہشات کا قیدی اور شہوت کا غلام ہے، کیونکہ جس قدر اس کی زندگی طویل ہوگی اس کے گناہ زیادہ ہوں گے اور وہ اپنی جان پر ظلم کرتا رہے گا۔	9
218	یقیناً اپنی تجارت میں سب سے زیادہ زائد ترین نقصان اٹھانے والا اور سب سے بہترین کوشش کرنے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے جسم کو دنیا کی تمناؤں میں کُہنہ کر دیا۔ اور اس کے ارادے مطابق تقدیر نے یاوری نہ کی۔ پس وہ دنیا کے تمام خساروں سمیت رخصت ہوا اور آخرت کے عذاب کو ساتھ لایا۔	9
219	بے شک تمام مصائب کے لیے ایک حد ہے ایک نہ ایک دن وہ ضرور ختم ہو جاتے ہیں۔ پس اس کے اختتام تک بے فکری سے سوتے رہو کیونکہ اس سے قبل اس کے فیصلہ کے لیے کوئی تدبیر و حیلہ کرنا گویا اس مصیبت میں اضافہ کرنا ہے۔	9
220	بے شک تمام مصائب کی ایک حد ہے جس پر پہنچ کر مصیبت ختم ہو جاتی ہے پس ان مصائب کو اپنے انتہا تک پہنچنے سے پہلے صبر اختیار کرو اس سے پہلے اُن کے دور کرنے کی کوشش کرنا گویا اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا ہے۔	9
221	خداوند کریم نے یقیناً تم پر کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں پس تم انہیں ضائع نہ کرو اور تمہارے لیے کوئی حدود وضع فرمائیں اُن سے تجاوز نہ کرو۔ کئی چیزوں سے منع فرمایا پس ان کے ارتکاب سے اجتناب کرو اور بعض میں ثبوت فرمایا اس لیے نہیں کہ اُن کے بیان کرنے کو بھول گیا۔ پس تم ایسی اشیاء کے بارے میں تکلیف نہ کرو بلکہ تامل انہیں استعمال میں لاؤ۔	9
222	اوقات فرصت بلاشبہ بادل کی طرح تیز رفتاری سے گزر جاتے ہیں۔ پس جب تمہیں نیک کام کرنے کا وقت ملے تو اُسے غنیمت سمجھو ورنہ ندامت حاصل ہوگی۔	9
223	لوگوں کا تیری طرف حاجت مند ہونا بلاشبہ نعمت خداوندی ہے جس سے تنگ دل ہونا عذاب خداوندی کو دعوت دینا ہے۔	9
224	بہترین مال یقیناً وہ ہے جس سے ذخیرہ آخرت اور ثواب دنیا میں نیک نامی اور تعریف حاصل ہو۔	9
225	افضل ترین مال بلاشبہ وہ ہے جس کے ذریعہ سے شریف آدمی کو غلام بنایا جائے اور بارگاہ ایزدی سے حصول ثواب کا مستحق ہو۔	9

226	تیری خوشامد و تعریف کرنے والا بلاشک تیری عقل کو دھوکا اور جھوٹی تعریف سے تیرے نفس کو فریب میں مبتلا کرتا ہے اگر تو سے اپنی بخشش سے محروم رکھے یا اس سے دستِ کرم کو روک دے تو وہ تجھے ہر ایک بُری بات سے موسوم اور تمام خراب اور گندی صفات کی طرف منسوب کرے گا۔	9
227	نفس یقیناً پند و نصائح کا بھوکا ہے اور کان (سیر ہو کر) اس کو تھوکتے ہیں، پس تو اپنے دل پر اصرار کر کے اپنے فہم کو تکلیف میں نہ ڈال کیونکہ بدن کے ہر ایک عضو کے لیے آرام کا حق ہے۔	9
228	عبادت الٰہی! جو جنت کی امید پر کی ہے بلاشبہ وہ تجارت کی مانند ہے، اور خوف عذاب سے عبادت غلاموں کی خدمت گزاری کی طرح، اور جن بندگانِ خدا نے اس کی نعمات پر شکر گزاری کے خیال سے اس کی اطاعت کو ادا کیا ان کی عبادت شرفا کی فرماں برداری کا نمونہ ہے۔	9
229	حیا اور پاکدامنی ایمان کی خصلتیں بے شک شریف لوگوں کے اوصاف اور نیکو کاروں کی عادتیں ہیں۔	9
230	مبغوض ترین یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جسے خداوند کریم اس کے نفس کے سپرد کر دے۔ پس سیدھے راستہ سے گمراہ بغیر کسی ہادی اور رہنما کے چلتا ہے۔	9
231	یقیناً جس شخص پر ہوس دنیا، آخرت کی خواہش کی نسبت زیادہ قابو پالے اور امور دنیا کو آخرت پر ترجیح دے بیشک اس نے فانی شئے کے بدلے باقی رہنے والی چیز کو فروخت کر دیا۔ ہمیشہ رہنے والی کے عوض ایک ہلاک ہونے والی شے کو لے لیا اور ایک ایسی چیز کو پسند کیا جو حقیر، زائل اور ختم ہونے والی ہے۔	9
232	بہترین جہاد یقیناً وہ ہے جس کے ذریعہ تم مخالفین پر غالب آتے ہو۔ ہاتھ کا جہاد ہے۔ بعد ازیں دوسرے درجہ پر زبان کا جہاد، اس کے بعد تیسرے درجہ پر دل کا جہاد ہے پس جو اچھے کاموں کو دل میں اچھا اور بُرے کاموں کو بُرا نہ سمجھے اُس کا دل اُلٹا ہو گیا۔	9
233	موت یقیناً تمہاری لذتوں کو ختم کرنے والی، تمہارے دلی مقاصد سے دُور، تمہاری جماعتوں میں افتراق پیدا کرنے والی ہے، اس کی رسیوں سے تمہارے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے ہیں اور تمہیں ہلاکت کی جگہ پر لے آئی ہے۔	9
234	یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں تقویٰ کا حکم دیا اور اس کی اپنی مخلوق سے خوشنودی کا سبب قرار دیا ہے، پس تم اس خدائے قدوس سے ڈرتے رہو جو ہر وقت تمہیں دیکھتا اور تمہارے بلند ارادوں کی باگ اس کے ہاتھ میں ہے۔	9

235	عقل مند کے لیے یقیناً لازم ہے کہ دنیا میں رہ کر موت سے ڈرتا رہے۔ اور اس گھر میں پہنچنے سے پہلے جس میں موت کی آرزو کرے گا مگر موت نہ آئے گی اس کے لیے اچھی طرح تیاری کرے۔	9
236	تقویٰ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ایسی چیز ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو حرام سے بچایا۔ دلوں میں خوف الٰہی کو ایسا جمایا کہ ان کو راتوں جگایا۔ اور اُن کے نفوس کو تشنگی عشق الٰہی میں مبتلا کیا۔ پس اے مومنین تم کو چاہیئے کہ تکلیف اُٹھاؤ تاکہ آرام سے اور پیاس کو برداشت کرو کہ سیرابی حاصل کرو۔	9
237	بلاشبہہ موت کی ایسی سخت تکالیف ہیں جو احاطہ بیان سے باہر اور اہل دنیا کے عقلوں میں آنے سے خارج ہیں۔	9
238	موت یقیناً تمہاری پیشانی سے بندھی ہے اور وہ دنیا کو تمہارے پیچھے سے سمیٹے جارہی ہے۔	9
239	متقی افراد نے بلاشبہہ دنیا و آخرت دونوں سے حصہ حاصل کیا۔ یہ لوگ تو اہل دنیا کے ساتھ دنیا میں شریک ہوئے مگر دنیادار آخرت میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوئے۔	9
240	یقیناً تقوے ہی وہ قرار راہ ہے جو آخرت کے لیے مفید ہے یہی ایسا زادراہ جس سے انسان منزل کو پہنچ جاتا ہے۔ اور یہ وہ مفید چیز ہے جس کی بدولت وہاں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ کی طرف جو دعوت دیتا ہے وہ انتہائی دُور اندیش ہے اور جو اسے محفوظ رکھتا ہے وہ نہایت اچھا محافظ ہے جس نے اس کی طرف بلایا اس نے لوگوں کے کان کھول دیئے اور جنہوں نے اس کی حفاظت کی وہ کامیاب ہوئے۔	9
241	تقویٰ یقیناً تمہارے ذمہ اللہ کا ایک حق اور تمہارے حقوق اس کے ذمہ واجب ہونے کا ذریعہ ہے، پس تقویٰ اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ سے اعانت طلب کرو اور قرب الٰہی کے لیے اسے وسیلہ قرار دو۔	9
242	تقویٰ نے اپنے اپ کو پہلی اور پچھلی امتوں پر پیش کیا کہ کل (روز قیامت) جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ فرمائے گا اور جو کچھ زور و قوت دیا تھا وہ لے لے گا سب لوگ تقویٰ کے محتاج ہوں گے مگر بہت کم لوگوں نے اسے کماحقہ برداشت کیا۔	9
243	تقویٰ الٰہی بلاشبہہ ایک ایسی رسی ہے جس کی گرفت نہایت مضبوط ہے اور یہ وہ قلعہ ہے جس کی چوٹی کی انتہائی محفوظ ہے۔	9
244	تقویٰ بلاشک رضائے الٰہی کا منشا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے بندوں پر اور اپنی خاص مخلوق پر راضی ہوتا ہے، پس تم تقویٰ خداوندی اختیار کرو۔ جو تمہاری پوشیدہ باتوں کو جانتا اور ظاہری باتوں کو لکھتا ہے۔	9

9	تقویٰ یقیناً ایسا مضبوط و محفوظ گھر ہے جسکے رہنے والے کبھی برباد نہیں ہوتے اور جو شخص اس کی پناہ لے اسے کوئی روکتا نہیں۔	245
9	تقویٰ یقیناً آج کے دن گناہوں کے لیے سپر، اور کل قیامت کو جنت کی طرف راہبر ہو گا۔ تقویٰ ایک شاہراہ عظیم ہے جس پر چلنے والا کامیاب ہوتا ہے۔	246
9	تقویٰ یقیناً دین اور ایمان ویقین کی آبادی، اصلاح کی امید اور کامیابی کا چراغ ہے۔	247
9	بلاشبہہ جس کے سامنے پہلے لوگوں کے سزایاب ہونے کے عبرت انگیز نظارے کھلم کھلا موجود ہوں تو وہ تقوے اختیار کرتا اور اس کی بدولت شبہات میں پڑنے سے بچتا ہے۔	248
9	بلاشک جو شخص تقویٰ کو د چھوڑ دیتا ہے وہ نفسانی لذات اور خواہشات میں پڑتا، گناہوں اور برائیوں کے جنگل میں بھٹکتا، اور بہت سی سزاؤں کا مستحق ہوتا ہے۔	249
9	تقویٰ الٰہی! بلاشبہہ راست روی کی کلید، آخرت کا ذخیرہ، ہر قسم کی غلامی سے آزادی، پر ہلاکت سے نجات ملتی ہے۔ مطالب میں کامیابی حاصل ہوتی اور مرغوب چیزیں ہاتھ آتی ہیں۔	250
9	بلاشبہہ زمانہ ایک ایسا دشمن ہے جس سے عداوت ناممکن ہے۔ ایسا حاکم جسے ظالم نہیں کہہ سکتے اور ایسا جنگ کرنے والا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی لڑ نہیں سکتا۔	251
9	موت بلاشبہہ ایک ملاقاتی مہمان ہے جس سے لوگوں کو الفت و محبت نہیں دشمنی ہے، جس کا تعاقب نہیں ہو سکتا اور ایسا جوڑ ہے جس پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔	252
9	بہترین موت یقیناً یہ ہے کہ انسان خدا کی راہ میں قتل ہو جائے، خدا کی قسم! تلوار کے ہزاروں زخم بھی بستر پر مرنے سے زیادہ آسان ہیں۔	253
9	قیامت یقیناً سب کی انتہا ہے صاحب عقل کے لیے یہ کافی واعظ اور نادانوں کے لیے کامل عبرت کا ذریعہ ہے، اور اس کے علاوہ درج ذیل حالات جو تمہیں معلوم ہیں پیش آنے والے ہیں۔ 1 ہول مطلع (قبر دیکھنے کا خوف) 2 بے قراری کے صدمات 3 کانوں کا بہرہ ہو جانا 4 فشار قبر 5 قبر کی تنگی 6 بدن کا کہنہ اور بوسیدہ ہونا۔	254

9	لوگوں کے دل یقیناً کسی وقت کارِ خیر کی طرف متوجہ اور راغب اور کسی وقت متنفر ہوتے ہیں۔ پس تمہیں چاہیئے کہ جب تمہارا دل کارِ خیر کی طرف متوجہ ہو تو اُسے پورا کرو اور اگر متنفر ہو تو اُسے زیادہ مجبور نہ کرو کہ مجبور کرنے سے دل اندھا ہو جاتا ہے۔	255
9	علم یقیناً ہدایت اور رہنمائی کرتا اور آفات سے نجات دیتا ہے اور جہالت راہ حق سے بھٹکاتی ہے۔	256
9	دل بلاشبہ کبھی نیک کام کی طرف راغب اور کبھی متنفر ہوتے ہیں پس جب متوجہ ہوں تو ان کو نوافل میں لگاؤ، اور جب متنفر ہوں تو صرف فرائض پر اکتفا کرو۔	257
9	بادشاہ بلاشک زمین میں اللہ تعالیٰ کا امین، شہروں اور لوگوں میں عدل قائم کرنے والا اور ملک میں اس کا کوتوال ہے۔	258
9	مردوں کی نگاہیں بلاشبہ ادھر اُدھر عورتوں پر پڑتی ہیں اور اسی سبب سے ان کے قدم پھسل جاتے ہیں پس جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ پسند آجائے تو وہ اپنی عورت سے ہمبستری کرے کیونکہ جیسی وہ عورت ہے ویسی اس کی اپنی عورت ہے۔	259
9	اچھی زندگانی والا بلاشبہ وہ شخص ہے جس کی زندگی میں لوگ خوش رہیں۔	260
9	دشمنوں اور حاسدوں سے تیرا احسان کرنا جو تیرے ساتھ مکرو فریب کرتے ہیں، یقیناً اُن کے ساتھ بُرائی کرنے کی نسبت اُن کو زیادہ غصہ دلانا ان کی اصلاح و درستی کا سبب ہے۔	261
9	بے شک تیری رائے تمام امور کا احاطہ نہیں کر سکتی پس جو کام زیادہ اہم ہوں پہلے ان کی تدبیر کرو۔	262
9	تیرا مال بلاشبہ تمام لوگوں کے لیے کافی نہیں پس جو لوگ حقدار ہیں بالخصوص ان کے حق ادا کر۔	263
9	تیرا عزت و اکرام کرنا بلاشبہ سب مخلوق کو حاوی نہیں ہو سکتا پس اس کے لیے ان لوگوں کو تلاش کر جو افضل اور بزرگ ہوں	264
9	شام و سحر بلاشک تیرے کام پورے نہیں کر سکتے پس کچھ حصہ میں کام اور کچھ حصہ میں آرام کر۔	265
9	تیرے اوقات بلاشبہ تیری زندگی کے اجزاء ہیں پس اپنا کوئی وقت ایسے کام میں خرچ نہ کر جو تیری نجات کے کے مفید نہ ہو۔	266
9	تیرا نفس یقیناً تیری سواری کی طرح ہے، پس اگر تو اُسے زیادہ تکلیف دے گا تو ہلاک کر دے گا اور اگر نرمی سے برتاؤ کرے گا تو اُسے باقی رکھے گا۔	267
9	اگر تو تقسیم صحیح نہ کر سکے تو ایسا نہ کر کہ فرائض کو ضائع کرے اور نوافل ادا کرنے کی کوشش کرے۔	268

9	حقیقت میں تیرا بھائی وہ شخص ہے جو تیری لغزش و خطا معاف، تیری حاجت کو پورا کرے، تیرے عذر کو قبول، تیری عیب پوشی، تیرے خوف کو دُور اور تیری امید کو پورا کرے۔	269
9	جس قدر مال و دولت تیرے قبضہ میں ہے یقیناً تجھ سے پہلے کئی لوگ اس کے مالک ہو گزرے ہیں اور تیرے بعد کئی افراد کے پاس جائے گا پس تو نے اسے دو میں سے ایک شخص کے لیے جمع کر رکھا ہے یا تو ایسے شخص کے لیے جو تیرے جمع کیے ہوئے مال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتا ہے اور جس مال سے تجھے بدبختی حاصل ہوئی، اس کی بدولت وہ سعادت مند اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ یا ایسے آدمی کے لیے تو نے جمع کیا جو تیرے مال میں حکمِ خدا کے خلاف اور نافرمانی کرتا اور اسی ذریعہ سے وہ شقی ہو جاتا ہے ان دونوں میں سے کوئی شخص اس بات کے لائق نہیں کہ تو اس کو اپنی جان پر ترجیح دے اور اس کی خاطر اس مال کو اپنی پشت پر اٹھائے پھرے۔	270
9	بے شک انسان نعمت اور گناہ کے درمیان عاجز ہے پس اس کا علاج یہی ہے کہ نعمتوں کا شکر بجالائے اور گناہوں سے توبہ کرے	271
9	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یقیناً موت کو کچھ نزدیک اور رزق کو کم نہیں کر دیتے بلکہ ثواب میں اضافہ اور اجر کو زیادہ کر دیتے ہیں بلکہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق اور انصاف کی بات کہنا ان دونوں سے افضل ہے۔	272
9	ذاتِ پروردگار نے اپنے بندوں کو جو احکام فرمائے ہیں یقیناً ان میں انسانوں کی بہتری ملحوظ رکھی ہے۔ جن باتوں سے انہیں منع فرمایا ان احکام سے ان لوگوں کو ڈرانا اور بچانا مقصود آخر ہے اس نے کچھ زیادہ تکلیف میں نہیں ڈالا۔ بلکہ اس کی طرف سے انتہائی کم تکلیف ہے۔ اس نے (اپنے کرم سے) چھوٹے چھوٹے اکثر اعمال پر اجر عظیم عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ نافرمان لوگ اس کی نافرمانی کچھ اس لیے نہیں کرتے وہ مغلوب اور کمزور ہے اور نہ وہ کسی سے جبراً اپنی اطاعت کراتا ہے اور اس نے انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں عبث نہیں بھیجا۔ کتابوں کو فضول نازل نہیں فرمایا اور زمین و آسمان میں جس قدر اشیاء ہیں ان میں سے کسی کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ بلکہ یہ صرف کفار کا خیال ہے۔ پس ایسے منکرین کو آگ کی سزا ملے گی۔	273
9	عہد و پیمان روز قیامت تک یقیناً گلے کا ہار ہیں جس نے ان کو پورا کیا خدا تعالیٰ اُسے اپنے ساتھ ملائے گا۔ جس نے وعدہ شکنی کی اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل و خوار کرے گا۔ جس نے ان کو حقیر سمجھا یہ اس کے ساتھ عدالت خداوندی میں جھگڑیں گے جس نے ان کو پورا کرنے کی تاکید فرمائی اور اپنی مخلوق کو ان کی حفاظت کا حکم دیا۔	274

275	صلہ رحمی یقیناً اسلام کے اہم تیرین احکام میں سے ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے، اور بلاشک جو شخص ان سے میل جول رکھتا ہے۔ پروردگار اس سے میل رکھے گا۔ جواُن سے قطع تعلق کرے گا اللہ اس سے قطع تعلق کرے گا اور جو ان کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت کرے گا۔	9
276	دُور اندیش و گرامی ترین شخص یقیناً وہ ہے جس نے خواہشات دنیا سے مایوسی، ناامیدی کو اپنا ذخیرہ، قناعت پرہیزگاری کو اپنا شعار بنالیا اور حرص وطمع سے بیزار ہوا کیونکہ طمع ولالچ موجودہ محتاجی ومایوسی ہے اور قناعت کھلم کھلا دولت مندی ہے۔	9
277	یقیناً جو شخص اپنے نفس سے جہاد، غصے پر غالب، اپنے پروردگار کا اطاعت گزار ہے اسے خداوند قدوس روزہ دار اور شب بیدار کا ثواب اور صابر ترین اسلامی سرحد کے محافظ کا درجہ عنایت فرماتا ہے۔	9
278	جن اشیاء سے لوگوں میں تعریف ہوتی ہے یقیناً ان سب سے بہترین سخاوت ہے، اور جن چیزوں سے قیامت کے فائدے حاصل ہوں گے ان سب سے مفید ترین صدقہ ہے۔	9
279	جو شخص روزی سے بے نیاز ہو کر جس کا خالق خود کفیل وضامن ہے اپنے نفس کو ادائیگی فرائض ذات حدیث میں مشغول رکھے اور نفع ونقصان میں تقدیر پر راضی برضا ہے وہ سب سے زیادہ سلامتی اور آرام میں رہے گا۔ اسے نفع غنیمت اور خوشی حاصل ہوگی اور دوسرے لوگ اس پر رشک کریں گے۔	9
280	یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو رزق لوح محفوظ میں بندے کے لیے مقرر فرمایا ہے اگرچہ آدمی کتنی ہی عمدہ تدابیر، انتہائی جدوجہد، عمدہ ترین حیلے اختیار کرے مگر ذرہ برابر زیادتی نہیں ہوتی اور اگر کوئی شخص کمزور، کم ہمت، تدابیر رزق سے ناواقف ہی کیوں نہ ہو مگر اس کا مقرر شدہ رزق اُسے ضرور ملے گا جو لوگ اس مسئلہ کو سمجھ کر اس پر کاربند ہیں وہ سب سے زیادہ آرام اور فائدہ میں ہیں اور جن کو اس میں شک ہے اور وہ اس پر عمل پیرا بھی نہیں وہ سب سے زیادہ فکر وغم، رنج والم اور نقصان میں ہیں۔	9
281	باب مدینۃ العلم حضرت علیؑ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: یہاں بہت سے ایسے علوم کثیرہ کے خزینے جمع ہیں کہ اگر میں ان کا ایک جملہ ظاہر کروں تو دو قسم کے لوگوں سے کوئی نہ کوئی ضرور سیکھے گا۔ یا تو ایسا شخص حاصل کرے گا جس کی حالت پر اطمینان نہیں جو آلہ کو حصول دنیا میں استعمال کرتا، نعمات خداوندی سے اسکے بندوں پر غالب آتا، دلائل اور براہین پیش کرکے اسکے پیاروں پر اپنی فوقیت جتاتا وہ لوگ حاصل کریں گے جو کلمہ حق کہنے کے عادی ہیں مگر ان کو حق زندہ	9

	رکھنے کا شعور نہیں اس کے طریقوں سے محض نابلد ہیں اور ان کے دل میں پہلا شبہہ پیش ہونے سے شک کا رگر ہو جاتا ہے۔	
9	دنیا بلا شبہہ ایذا، کلفت، ہلاکت اور عبرت کا گھر، فتنے فساد اور بلا و مصیبت کا مقام ہے۔	282
9	دنیا نے پشت پھیر لی اور رخصت ہونے کا خبر دے چکی ہے اور بلا شک آخرت آگئی اور سر پر پہنچنے کے قریب ہے۔	283
9	دنیا یقیناً مصائب کا گھر ہے جو جلدی کے ساتھ اس سے رخصت ہوتا ہے اس کی اپنی جان پر مصیبت آتی ہے۔ جسے کچھ مہلت ملتی ہے وہ اپنے دوست واحباب اور اغرار واقارب کے فراق کے صدمے میں مبتلا ہوتا ہے۔	284
9	یقیناً دنیا کی حالت اُلٹی اور معکوس ہے اس کی لذات باعث تکلیف، اس کے عطیات باعث اذیت، اس کا عیش سراپا مصیبت اور اس کی بقادر اصل فنا ہے اپنے طالب پر بغاوت، راکب کو ہلاکت، اپنے معتمد سے خیانت مطمئن کو بے قراری اور گھبراہٹ میں مبتلا کرتی ہے۔ یہ شخص اس کی شکستگی کو درستگی میں بدلیں اور اس کی جُدائی کے بعد اس کو اپنے ساتھ ملائیں۔	285
9	اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے ذلیل ہونے کی یقیناً یہ دلیل ہے کہ جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تو اسی کے طفیل کرتا ہے اور جنت کی نعمتیں اس کو چھوڑنے ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔	286
9	دنیا یقیناً سانپ کی مثل ہے۔ جس کا ظاہر نرم وملائم ہے مگر اندر ایسا زہر بھرا ہے جو ہلاکت خیز ہے۔ پس اے مومن تجھے چاہیئے کہ اس کی خوبصورت اشیاء سے اسی وجہ سے اعراض کرے کہ اس سے کہیں کوئی مہلک مرض نہ لگ جائے اور جب تجھے اس سے زیادہ انس ومحبت پیدا ہو جائے تو اس وقت اس کے شر وفساد سے اجتناب کر۔	287
9	تمہاری یہ دنیا میری نظر میں بلا شبہہ خنزیر کی اس ہڈی سے جو کسی مجذوم ومبروص کے ہاتھ میں ہو زیادہ ذلیل، اور اس کتے سے جس کے منہ میں وہ ہڈی ہو زیادہ حقیر ہے۔ علیؑ کو ان نعمتوں سے کیا واسطہ جو فنا ہو جائیں گے اور لذات سے کیا سروکار جو باقی نہ رہیں گی۔	288
9	دنیا یقیناً بھوت کی مثل ہے جو اس کی اطاعت کرے اُسے گمراہ اور جو اس کی فرمانبرداری کرے اور اسے ہلاک کر دیتی ہے، اور بلا شبہہ یہ جلد زائل ہونے والی اور عنقریب انتقال کرنے والی ہے۔	289
9	یقیناً دنیا طلب گار کی آمد کی طرح آتی، مفرور کی پشت نمائی کی طرح پیٹھ دکھاتی، ملول ورنجیدہ کی ملاقات کے مطابق ملاپ کرتی اور جلد باز کی مفارقت کی طرح جلد جُدا ہو جاتی ہے۔	290

291	دنیا یقیناً کوچ کا مقام ہے اور کچھ رہنے کا گھر نہیں۔ اس میں بہترین کم اور بُرائی زیادہ ہے۔ اس کے تمام اشیاء چھین لی جاتی ہیں اور اس کی آباد چیزیں ویران ہو جاتی ہیں۔	9
292	دنیا یقیناً کم خیر، بے راہ، منہ پھیرنے والی، انکار کرنے والی، اِترانے اور مائل ہونے والی ہے اس کی اطمینان بخش حالت انتقال، اس کا سکون بھونچال، اس کی عزت ذلت، اس کی سچی باتیں خرافات، اس کی زیادتی کمی اور اس کی بلندی پستی ہے دنیا میں رہنے والے رواداری میں ہیں زندہ مردوں سے ملتے جاتے ہیں اور عزیز واقارب سے جدا ہوتے جاتے ہیں دنیا کیا ہے؟ گویا لڑائی، مال چھیننے، لوٹ اور ہلاکت کا گھر ہے۔	9
293	دنیا یقیناً سراب ہے۔ انسان اور رغبت کی نعمات کے درمیان آڑ، زائل ہونے والا سایہ، اور ایک طرف جھکی ہوئی۔ عنقریب گرنے والی دیوار، اس کی عطیات مصائب سے متصل اور اس کی آرزوئیں موت سے پیوستہ ہیں۔	9
294	دنیا کی زندگانی یقیناً کوتاہ، اس کی بھلائی قلیل، اس کی آمد فریب ودھوکا، اس کی جانا ایک مصیبت، اس کی لذتیں فانی اور ان کی سزا ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔	9
295	دنیا یقیناً ایک ایسا گھر ہے جس کی ابتدا عناد ایذاء اور انجام فنا ہے اس کی حلال اشیاء پر حساب اور حرام پر عذاب ہو گا۔ جو شخص اس میں غنی ہے وہ اکثر فتنے میں مبتلا اور جو فقیر ومحتاج ہے وہ تم میں گرفتار بلا ہے۔	9
296	دنیا یقیناً کوچ وروانگی کا گھر اور ناخوشی کا مقام ہے۔ جو لوگ اس میں مقیم ہیں وہ بہت جلد اسے چھوڑ جائیں گے۔ اس کی چمک دھوکا اور فریب، اس کی باتیں سراسر جھوٹ ہیں، اس کا مال ودولت چھینا جائے گا۔ اس کی تمام دل آویز اشیاء لے لی جائیں گی۔ خبردار دنیا ابتدا میں تو درپے اور سامنے آتی۔ درمیان میں سرکشی وشرارت کرتی اور بالآخر فریب وخیانت کرتی ہے۔	9
297	یقیناً دنیا مصائب کا گھر اور فتنوں کا مقام ہے۔ جو اس کا پیچھا کرتا ہے اس کے آگے بھاگ جاتی اور جو اس کی تلاش سے بے پرواہو کر بیٹھ جاتا ہے اس کے پاس خود بخود آجاتی ہے جو اس کی طرف دیکھتا ہے اُسے اندھا کر دیتی ہے اور جو اس کے واقعات سے بصیرت حاصل کرتا ہے اُسے پورا عقل مند بنا دیتی ہے۔	9
298	دنیا یقیناً موت اور تمناؤں کو دُور، مردوں کو ہلاک اور حالات کو متغیر ومتبدل کرتی ہے جو اس کے ساتھ مقابلہ کرے اس پر غالب آتی اور جو اس سے کُشتی کرے اِسے چت گرا دیتی ہے اپنے نافرمان کی مطیع اور چھوڑنے والے کے قریب ہو جاتی ہے۔	9

299	دنیا یقیناً بدنوں کو پُرانا، تمناؤں کو نیا، موت کو نزدیک اور امیدوں کو دُور کرتی ہے، اگر کوئی دنیا دار اس کی راحت و خوشی پر مطمئن ہوتا ہے تو انتہائی جلدی سے اسے خطرے میں ڈال دیتی ہے۔	9
300	دنیا بلاشبہہ بھلائی کم، بُرائی زیادہ، لذات قلیل، حسرات طویل، اس کی راحت و آرام، رنج و آلام سے متصل، اس کی سعادت نحوست کا آمیزہ، اس کا فائدہ نقصان سے پیوستہ اور اس کی شیرینی تلخی سے ملی ہوئی ہے۔	9
301	بے شک دنیا دھوکا باز اور فریب کار ہے۔ کبھی عطا کرتی ہے اور کبھی بخل کر کے روک لیتی ہے اور اگر کچھ عطا کرے تو چھین لیتی ہے اس کی خوشی و نعمت کو دوام نہیں، اس کے رنج و آلام کا کوئی اختتام نہیں اور اس کے مصائب کو کبھی راحت و آرام نہیں۔	9
302	دنیا بلاشبہہ ایک جال کی طرح ہے۔ اپنے خواہش مند کو شکار اور منہ موڑنے والے سے الگ تھلگ رہتی ہے۔ تجھے چاہیئے کہ اپنے دل کو اس کی طرف مائل اور چہرے کو اس کی جانب متوجہ نہ کرے ورنہ تجھے اپنے جال میں پھانس لے گی اور ہلاکت میں ڈال دے گی۔	9
303	بلاشک دنیا کی یہ عادت ہے ہ دینے کے بعد واپس لیتی مطیع ہو کر نافرمان بن جاتی۔ انس محبت کرنے کے بعد وحشت میں ڈالتی اور طمع دلا کر ناامید کرتی ہے۔ جو لوگ سعادت مند ہیں وہ اس سے منہ پھیرتے اور جو بدبخت ہیں وہ اس کی خواہش رکھتے ہیں۔	9
304	دنیا بلاشک وشبہہ وہ گھر ہے جو سختی و مصیبت کے ساتھ مشہور اور بے وفائی کے ساتھ موصوف ہے اس کے حالات کو دوام نہیں اس میں آنے والوں کے لیے سلامتی اور آرام نہیں اس میں زندگی مذموم اور امن و راحت معدوم ہے۔	9
305	دنیا بلاشک بادل کے سایہ اور سونے والے کا خواب ہے۔ اس کی خوشی غم سے متصل اور اس کے شہد میں زہر ملا ہوا ہے، یہ نعمات کو چھیننے والی، لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں کھا جانے والی اور طرح طرح کے عذاب پہنچانے والی ہے۔	9
306	یقیناً دنیا کسی کے ساتھ باوفا نہیں اور کسی پینے والے کے لیے یہ صاف نہیں، اس کی نعمات منتقل، اس کے حالات متبدل اس کی لذتیں فنا اور کی سزائیں ہمیشہ باقی رہتی ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ تجھ سے منہ پھیر لے تو اس کی طرف سے اپنا منہ پھیر اور قبل اس کے کہ وہ تیری بجائے کسی دوسرے کو اپنا دوست بنائے تو اس کے عوض آخرت کو اپنا رفیق بنا۔	9
307	دنیا یقیناً اکثر اوقات اتفاق سے نادانوں کی طرف متوجہ ہو جاتی اور عقل مندوں سے باوجودیکہ وہ اسکے حق دار ہیں منہ پھیر لیتی ہے پس اگر نادانی پر تجھے اسکا کوئی حصہ مل جائے یا نقل ہوتے اسکی کوئی مطلوب چیز فوت ہو جائے تو اس بات سے پرہیز رکھ کہ	9

	کہیں تجھے کی طرف رغبت اور عقل مندی سے بے رغبتی پیدا نہ ہو کیونکہ یہ نہایت معیوب بات اور تیری ہلاکت کا باعث ہے	
308	خرابی دنیا کی بلاشک یہ دلیل ہے کہ وہ ایک حالت پر باقی اور کبھی تغیر و تبدل سے خالی نہیں ایک طرف دُرست کرتی ہے تو دوسری طرف بگاڑ دیتی ہے، ایک شخص کو خوش کرتی ہے تو دوسرے کو رنج میں ڈال دیتی ہے غرض اس میں رہنا سراسر خوف و خطر ہے۔ اس پر اعتماد کرنا نہایت نادانی، اس سے دل لگانا بے ہودہ کام، اس پر بھروسہ کرنا گمراہی ہے۔	9
309	بے شک دنیا جلد روگردانی کرنے والی، بہت زیادہ منتقل ہونے والی، انتہائی بے وفا اور ہمیشہ مکار ہے اس کے حالات متزلزل رہتے ہیں اور اس کی نعمات متبدل ہو جاتی ہیں اس کی خوشی و آرام کم اور اس کی لذات خراب ہو جاتی ہیں اس کے طلب گار ذلت اٹھاتے اور اس کے سوار پھسل جاتے ہیں۔	9
310	دنیا بے شک ایک ایسے سرسبز و شاداب کھیت کی طرح ہے جس کے ارد گرد خواہشات نفسانی کی باڑ ہے یہ اپنے تھوڑے سے سامان کے ساتھ خوش نما معلوم ہوتی ہے۔ اور فضول امیدوں کے ساتھ آراستہ، دھوکے اور فریب کی چیزوں کے ساتھ مزین ہے اس کی خیر و خوبی کو دوام نہیں اس کی تکالیف سے راحت و آرام نہیں۔ یہ انتہائی دھوکا باز، ضرر رساں، عقل پر ڈالنے والی، ذائل، ختم اور ہلاک ہونے والی نیز لوگوں کو کھانے اور انہیں تباہ کرنے والی ہے۔	9
311	دنیا کا ظاہر بلاشبہ خوش نما معلوم ہوتا ہے مگر اس کا باطن ہلاکت خیز ہے۔ دھوکا دینے والی اشیاء سے آراستہ اور مزین ہے اور اپنی زینت سے فریب دیتی ہے۔ یہ وہ گھر ہے جو پروردگار کے ہاں انتہائی ذلیل ہے، اس کا حلال، حرام کے ساتھ نیکی، بدی کے ساتھ شیرینی، تلخی کے ساتھ مخلوط ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لیے اسے صاف نہیں کیا اور نہ اس کے دینے میں دشمنوں کے ساتھ بخل کیا ہے۔	9
312	دنیا کے ہر گھونٹ کے ساتھ بلاشبہ اُچھو لگتا اور ہر لقمہ کے ساتھ گلا گھٹتا ہے۔ اس کی ایک نعمت ملتی ہے تو دوسری ضرور زائل ہو جاتی ہے۔ آدمی کی زندگی کا ایک دن آتا ہے تو دوسرا گزر جاتا ہے اور اس کا ایک نشان ہوتا ہے تو دوسرا ختم ہو جاتا ہے۔	9
313	دنیا بے شک ان لوگوں کے لیے جو اس کے ساتھ سچا برتاؤ کریں سچائی کا اور جو اس کے حالات کو سمجھیں ان کے لیے عافیت کا اور جو اسے توشہ آخرت تیار کر لیں ان کے حق میں دولت مندی کا اور جو اس سے عبرت حاصل کریں ان کے لیے وعظ و نصیحت کا گھر ہے۔ اس نے اپنی جدائی کی خبر دے دی اپنے فراق کی منادی کر دی۔ اپنی اور اپنے رہنے والوں کی موت خبر سنا	9

	دی ہے۔ان کے سامنے اپنی مصیبتیں کھڑی کر دیں اور اپنی جلوہ گری سے ان کو خوشی کا مشتاق بنایا ہے اور انہیں رغبت اور خوف دلانے کے لیے اگر شام کو آرام دیتی ہے تو صبح کو تکلیف پہنچاتی ہے۔پس کل ندامت کے دن (روز قیامت) بہت سے لوگ اس کی مذمت بیان کریں گے اور کئی لوگ اس کی تعریف کریں گے تعریف کرنے والے وہ لوگ ہیں جن کو دنیا نے نصیحت کی اور انھوں نے نصیحت قبول کرلی اس نے ان کے سامنے آپ بیتی بیان کی تو انہوں نے تصدیق کی اس نے انہیں عبرت دلائی تو وہ اس سے عبرت پذیر ہوئے۔	
314	بلاشبہ دنیا منتہائے نظر ہے پس جو عقل کا اندھا ہے وہ اس کے آگے کوئی چیز نہیں دیکھتا۔اس کی نظر اسی تک پہنچتی ہے اور جو آنکھوں والا ہے اس کی نظر اس کے پار ہو جاتی ہے۔اور وہ جانتا ہے کہ رہنے کا گھر اس کے آگے ہے۔پس آنکھوں والا توشۂ آخرت تیار کرتا اور اندھا دنیا کے لیے سامان جمع کرتا ہے۔	9
315	وہ لوگ جن کے پاس خزانے جمع ہیں بلاشک تمہارے نزدیک قابل مذمت و نفرین ہیں یہ کم بخت دین کی ایسی پردہ دری کرتے ہیں جیسے کوئی شخص ہنڈیا کا ڈھکنا اٹھا دیتا ہے۔ٹڈی کی طرح اپنے گھروں میں پناہ لیتے اور پرندوں کی طرح شہروں میں گھومتے گھومتے عنقریب ہلاک ہو جائیں گے۔	9
316	اور آخرت بلاشک باہم مخالف دشمن اور دونوں متضاد راستے ہیں۔ناقص دنیا سے محبت اور دوستی پیدا کرتا ہے وہ آخرت کے ساتھ بغض اور رکھتا ہے۔یہ دونوں آپس میں اس قدر متضاد ہیں کہ گویا ایک مشرق دوسری مغرب میں اور آدمی ان دونوں کے درمیان چل رہا ہے پس ایک کے قریب ہوتا ہے تو دوسری سے دُور ہو جاتا ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے قریب ہیں۔	9
317	زمانہ یقیناً پسماندہ لوگوں کے ساتھ وہی چال چلتا ہے جو گزشتہ لوگوں کے ساتھ چلا۔زمانے کی جس چیز نے ایک دفعہ پیٹھ پھیر دی وہ واپس نہیں ہوتی۔اس کی جتنی چیزیں ہیں ان میں سے ایک بھی ہمیشہ کے لیے باقی نہیں رہتی اس کے پچھلے کام پہلوں کے موافق ہیں اس کے تمام امور فنا اور نیستی میں ایک دوسرے پر سبقت چاہتے ہیں۔سب پر زوال اور فنا کی علامات ظاہر ہیں اور اس کا مصاحب رنج و تکلیف،مار پیٹ،لوٹ کھسوٹ سے خالی نہیں۔ہمیشہ کسی نہ کسی بلا میں مبتلا رہتا ہے۔	9
318	زمانہ بلاشبہ اپنی کمان کسے ہوئے ہے۔اس کے تیر کبھی خطا نہیں کرتے۔اس کے زخموں کا کوئی علاج نہیں۔ تندرستوں پر بیماری ڈالتا ہے جنہیں نجات ملی ہے ان کو ہلاکت میں مبتلا کرتا ہے۔	9

9	دنیابلاشک آخرت سے دُور کرنے والی ہے دنیادار کو جب دنیا حاصل کرنے کا کوئی راستہ ملتا ہے تو اس کی حرص بڑھادیتی ہے اور وہ اس پر دیوانہ ہوجاتا ہے۔	319
9	دنیا کو بلاشبہہ اللہ تعالیٰ نے حصول آخرت کا ذریعہ بنایا اور اہل دنیا کو اس میں مبتلا فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اُن میں سے کون اچھا کام کرتا ہے ہم لوگ (محمد وآل محمد علیہم السلام) دنیا کے لیے پیدا نہیں کیے گئے اور نہ اس کے حاصل کرنے کے لیے ہمیں کوشش کرنے کا حکم ملا ہے۔ ہم کو دنیا میں صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ ہماری آزمائش ہو اور اس میں رہ کر توشۂ آخرت بنائیں	320
9	بلاشک دنیا ایک ایسا گھر ہے اس کا انجام بربادی و فنا، اس کے رہنے والوں کو جلاوطنی کی سزا ہے اس کا ظاہر شیریں اور سرسبز ہے سرِ دست اپنے طلبگاروں کو دی گئی ہے دیکھنے والوں کے دلوں کو اس نے فریفتہ کرلیا ہے۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہیئے کہ آخرت کے لیے بہترین توشہ تیار کرکے اس سے کوچ کرو۔ اور دنیا کا مال و دولت خدا تعالیٰ سے صرف اس لیے مانگو جو بقدر کفایت ہو اور گزر اوقات سے زیادہ ہرگز طالب نہ بنو۔	321
9	دنیا سے بلاشبہہ زہد کے بغیر سلامت رہنا ناممکن و محال ہے کتنے ہی آدمی اس کے فتنے میں مبتلا ہوئے پس انہوں نے جو کچھ اس کی بہبودی کے لیے جمع کیا وہ ان سے لے لیا گیا اور قیامت میں اس کی بابت حساب دینا پڑے گا جو کچھ اس سے آخرت کی بہتری کے لیے حاصل کیا وہ ان کی مہمانی میں پیش کیا جائے گا۔ اور ہمیشہ اس کے مزے اڑائیں گے اور بلاشک دنیا عقل مندوں کے نزدیک گویا ایک ڈھلتا سایہ ہے۔ اے اہل دنیا! تو اسے خوشگوار سمجھتا ہے مگر دیکھتے دیکھتے اس کا گلا گھٹ جاتا ہے اور تیرا خیال ہے کہ یہ بڑھ رہی ہے مگر لحہ بہ لحہ گھٹ جاتی ہے خداوند کریم نے تمہیں اس میں مشغول ہونے سے منع فرمایا اور تمہارا کوئی عذر باقی نہیں رکھا۔ اور اس کی خرابیوں سے تمہیں اچھی طرح ڈرایا، ہوشیار کیا اور اس میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔	322
9	دنیا بلاشبہہ تمہارے قیام کا گھر، تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں بنائی گئی یہ تو تمہارے لیے صرف ایک گزرگاہ بنائی ہے کہ اس سے ہمیشہ کے گھر کے لیے اعمال صالحہ کا توشہ تیار کرلو۔ پس تمہیں چاہیئے کہ تم اس میں سفر کی تیاری میں رہو اس کی موجودہ نعمات کے فریب میں نہ آنا اور کہیں اس کے فتنہ کے دھوکے میں نہ پھنس جانا۔	323
9	زہد بلاشک یہ ہے کہ انسان دنیا کی امیدیں کم کرے حرام کاموں سے پوری طرح بچے اور اگر تم یہ نہ کرسکو تو اتنا ضرور کرو کہ حرام چیزیں تمہارے صبر پر غالب نہ آئیں۔ اور نعمات کے شکر کو فراموش نہ کرو خدا تعالیٰ نے روشن اور واضح دلائل بتلا کر اور	324

	کھلم کھلا کتابیں بھیج کر تمہارے سب عُذر دُور کر دیئے۔	
325	جب تک تیری موت کا وقت نہیں آتا بلاشک اس سے بچنے کے لیے میرے پاس ایک مضبوط ڈھال ہے اور جب مرنے کا دن آئے گا تو وہ ڈھال تجھ سے الگ ہو جائے گی۔ اور تجھے موت کے حوالے کر دے گی اس وقت نہ تو کوئی تیر خطا کرے گا اور نہ زخم ہونے میں دیر لگے گی۔	9
326	ایک شخص ایک مرتبہ بیت المال سے کسی چیز کا خواستگار ہوا لیکن وہ مستحق نہ تھا۔ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے اس کے جواب میں فرمایا: بے شک یہ مال نہ تو میرا ہے اور نہ تیرا۔ یہ مجاہدین اسلام کا مال ہے انہوں نے اس کو تلواروں کے ذریعہ حاصل کیا ہے اگر تو مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک تھا اب اس مال میں شریک ہو سکتا ہے ورنہ مجاہدین کے ہاتھ کا پھل دوسروں کے منہ کے لیے نہیں ہو سکتا۔	9
327	خداوند کریم بلاشبہہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ جس طرح انسان کی نیت اس کی اطاعت میں مضبوط، قوی اور خالص ہو اسی طرح لوگوں کے حق میں بھی اچھی ہو۔	9
328	دین و دنیا کی عافیت بے شک عظیم ترین نعمت اور انتہائی اعلیٰ درجے کی بخشش ہے۔	9
329	لیل و نہار بلاشبہہ تجھے یہاں سے نکالنے کی فکر میں ہیں، پس ان میں کچھ کما لے اور یہ تیری زندگی کو تجھ سے لے رہے ہیں پس تو ان کا کچھ حصہ عمل کما لے۔	9

فصل 10

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکیمانہ پند و نصائح کا ترجمہ جو باب الہمزہ میں داخل ہیں اور لفظ "اِنْ" مخفّفہ (شرطیہ) سے شروع ہوتے ہیں	فصل
1	اگر خدا تعالیٰ تمہیں کوئی نعمت عطا فرمائے تو اس کا شکریہ ادا کرو۔	10
2	اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کسی مصیبت میں مبتلا کرے تو صبر کرو۔	10
3	اگر تم صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت کے بدلہ اجر نعمت عطا فرمائے گا۔	10
4	اگر تم اپنے مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرو گے تو وہ تمہیں بہت جلد اس کا عوض دے گا۔	10

5	اگر تو صبر کرے گا تو جو تقدیر الٰہی میں لکھا ہے وہی ہو گا مگر صبر پر تجھے اجر و ثواب ملے گا۔	10
6	اگر بے صبری کرے گا تو بھی نوشتہ تقدیر پورا ہو گا۔ لیکن اس پر تو گناہ گار ہو گا۔	10
7	اگر تو صبر کرے گا تو اس کی بدولت نیک لوگوں کے درجات پائے گا اور بے قراری تجھے عذاب دوزخ میں ڈال دے گی۔	10
8	اگر تو صبر کرے گا تو یہ شرفا کا شیوہ ہے اور اگر غافل و بے خبر رہے گا تو یہ نادانوں کا طریقہ ہے۔	10
9	اگر کلام میں فصاحت و بلاغت کی خوبی ہے تو خاموشی کی یہ فضیلت ہے کہ اس کی بدولت آدمی خطا سے محفوظ رہتا ہے۔	10
10	اگر غضب میں یہ لطف ہے کہ آدمی اپنا بدلہ لے کر دل ٹھنڈا کر لیتا ہے تو حلم و بُردباری میں یہ چاشنی ہے کہ اس سے نیکوکاروں کے برابر ثواب ملتا ہے۔	10
11	اگر تو اُن اشیاء پر بے قراری کرتا ہے جو تیرے ہاتھ سے چلی گئی ہیں تو تجھے ایسی چیزوں پر بھی ضرور بے قرار ہونا چاہیئے جو ابھی تک تجھے نہیں ملیں۔	10
12	اگر تو اس روزی کا حریص ہے جس کا خالق خود ضامن و کفیل ہے تو تجھے ادائیگی فرائض میں حریص ہونا چاہیئے جو تیرے ذمہ واجب الادا ہیں۔	10
13	اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تیرے اور خداوند عالم کے درمیان کسی دوسرے منعم کا وسیلہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر۔	10
14	اگر تو اپنے بھائی سے قطع تعلق کا ارادہ کرے تو بھی اتنا تعلق ضرور باقی رکھا کر اگر پھر کسی دن ملاپ کا خیال پیدا ہو تو محبت پیدا ہو سکے۔	10
15	اگر تو اپنے کسی دوست پر اعتماد کرے تو اپنے معاملات کے اظہار میں احتیاط کر اور اس کو اپنے تمام راز نہ بتا۔ تاکہ کسی وقت ندامت نہ اٹھانی پڑے۔	10
16	اگر تو چاہتا ہے کہ اپنے اعمال کی بدولت سب سے زیادہ سعادت مند ہو جائے تو نیک اعمال کرنے میں کوشش کر۔	10
17	اگر تو اپنے نفس کو پسندیدہ اشیاء سے اس خیال سے باز نہ رکھے گا کہ وہ خراب نہ ہو جائے تو خواہشات نفسانی تجھے بہت نقصان پہنچائیں گی۔	10

10	اگر تو نے اپنے ایمان کو قوی کر لیا ہے تو جو کچھ نوشتہ تقدیر ہے اس پر راضی رہ۔ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھ اور ہر وقت اس بات کا منتظر رہ کہ تقدیر الٰہی کیا کرتی ہے۔	18
10	اگر تو اور تیرے اعداء کے درمیان کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس کی وجہ سے تو اس کے ساتھ صلح کرے، اور اس سے کچھ عہد و پیمان ہو جائے تو اپنے اقرار کی وفاداری کا پاس رکھ اور اپنے عہد و پیمان کو امانت کے ساتھ پورا کر، اور جو کچھ تو نے قول و قرار کیا ہے اس کے ایفاء کے لیے اپنے آپ کو سینہ سپر رکھ۔	19
10	اگر تو اپنے نفس کی سلامتی اور اپنے عیوب کو مخفی رکھنا چاہتا ہے تو کم گوئی کو شعار بنا اور اگر خاموش رہ اس سے تیری عقل و خرد میں ترقی اور دل میں ضیاء پیدا ہو گی اور لوگ تیرے ہاتھ کے شر سے محفوظ رہیں گے۔	20
10	اگر فطرتاً تو حلیم اور بُردبار نہیں تو تکلیف اور بناوٹ سے اس کی عادت بنا، کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے اور وہ اُن میں شامل نہ ہو۔	21
10	اگر تو صبر اختیار کرے گا تو یہ شریف اور بزرگوں کی صفت ہے ورنہ آخر تجھے ایک دن جانوروں کی طرح اپنی مصیبت سے غافل اور بے خبر ہونا پڑے گا۔	22
10	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے ایک دفعہ (بندگانِ خاص کی) تعریف درج ذیل کلمات میں فرمائی۔ اگر وہ بات کرتے ہیں تو سچ کہتے ہیں۔ اگر خاموش رہتے ہیں تو اُن سے پہلے کوئی بات نہیں کرتا۔ اگر کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو عبرت حاصل کرتے ہیں۔ اگر آنکھ بند کرتے ہیں تو غفلت میں نہیں گزارتے۔ اگر کلام کرتے ہیں تو ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر خاموش رہتے ہیں تو عجائبات قدرت میں غور و فکر کرتے ہیں۔	23
10	ایک دفعہ کسی کی مذمّت میں فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو ترکِ عمل پر نادم نہیں ہوتا ہے۔ اگر تندرست ہو تو اپنی نادانی سے مطمئن اور بے فکر ہو جاتا ہے اور نیک عمل کرنے کو آئندہ پر ٹال دیتا ہے۔ اگر دنیا کی کھیتی کی طرف بلایا جائے تو اس کے لیے سعی و کوشش کرتا ہے اور اگر آخرت کے کھیت کی طرف پکارا جائے تو سُست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ اگر مالدار ہو تو اترانے لگتا اور فتنوں میں پڑ جاتا ہے۔ اگر محتاج ہو تو خدا تعالے کی رحمت سے ناامید اور شکستہ دل ہو جاتا ہے۔ اگر تو اس کے ساتھ احسان کرے تو اس کا انکار کر دیتا ہے۔ اگر وہ تیرے	24

10	ساتھ نیکی کرے تو جتلاتا رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت پیش آجائے تو توبہ پر بھروسہ کرنے میں لگ جاتا ہے۔ اگر توبہ کا خیال کرتا ہے تو آئندہ پر ٹال دیتا ہے۔ اگر اسے آرام و عافیت ملے تو سمجھتا ہے کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔ اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو خدا تعالیٰ سے بدگمان ہوتا اور شک میں پڑ جاتا ہے۔ اگر بیمار ہو تو خلوص سے بارگاہ احدیت میں ہوتا ہے۔ اگر تندرست ہو جائے تو اس کی عنایت کو بھول جاتا ہے پھر وہی کرنے لگتا اور بندگان خدا پر ظلم کرنے میں دلیر ہو جاتا ہے۔ اگر امن و امان جلت سے دنیا پر عاشق ہو جاتا ہے آخرت کو بھول جاتا اور قیامت سے غافل ہو جاتا ہے۔	25
10	اگر مجھ سے پہلے رعایا حکام کے ظلم سے شاکی تھی تو میں آج کے دن اپنی رعیت کے ظلم کا شاکی ہوں، ان کے ساتھ میری یہ حالت ہے کہ گویا میں محکوم ہوں اور وہ سردار ہیں میں سپاہی اور وہ سپہ سالار ہیں۔	26
10	اے انسان! اگر تو اپنی حالت کو سمجھتا اور اپنے نفس کو اچھی طرح پہچانتا ہے تو دنیا سے منہ موڑ لے اور اس کی رغبت چھوڑ دے کیونکہ یہ بدبختیوں کا گھر ہے اور سعادت مندوں کے رہنے کی جگہ نہیں اس کی خوبصورتی سراسر جھوٹی، اس کی زینت بالکل دھوکا اور فریب ہے، اس کے بادل کھل جانے والے، اس کے عطیات اور بخششیں واپس ہونے والی ہیں۔	27
10	اگر تو خدا تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے تو قیامت میں تجھے امن و امان ملے گا۔	28
10	اگر تو اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے گا تو یہ صحیح و سلامت رہے گا۔	29
10	اگر تم کو کسی چیز کی رغبت اور خواہش ہے تو اس جنت کی خواہش کرو جس کا عرض زمین اور آسمانوں کی وسعت کے برابر ہے۔	30
10	اگر تمہیں کچھ کام کرنا ہے تو ایسے کام کرو جن سے اس دن مدد ملے جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاؤ۔	31
10	اگر تم کسی بُری بات سے پاک و صاف رہنا چاہتے ہو تو دلوں کی آلودگی اور گناہوں سے بچو۔	32
10	اگر تمہیں کسی بات کا تعصب اور طرفداری منظور ہے تو حق کی مدد اور محتاجوں کی اعانت اور طرفداری کرو۔	33
10	اگر کسی بات میں تم آگے بڑھنا چاہتے ہو تو حدودِ خداوندی قائم کرنے اور امر بالمعروف میں آگے بڑھو۔	34
10	اگر تمہیں کسی بات کی حرص و رغبت ہے تو پسندیدہ خصال اور بزرگ صفات کی حرص کرو۔	35
10	اگر تم نجات چاہتے ہو تو غفلت اور لہو و لعب کو چھوڑ دو اور جِد و جُہد اور کوشش و سعی کو مضبوطی سے پکڑو۔	36

37	اگر تم میل کچیل سے پاکیزہ ہونا پسند کرتے ہو تو گناہوں اور عیوب کی کثافت سے صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جاؤ۔	10
38	اگر تمھیں زندہ اور باقی رہنے کی خواہش ہے تو عالم فنا کی رغبت چھوڑ دو۔	10
39	اگر تم نعمت کے طلب گار ہو تو اپنے نفوس کو بد بخت دنیا کے جھگڑوں سے آزاد کر لو۔	10
40	اگر تمھیں کامیابی اور آخرت کی عزت کی خواہش ہے تو دار فنا سے دار بقا کے لیے توشہ تیار کر لو۔	10
41	اگر تم کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو اپنے دل سے دُنیا کی محبت نکال دو۔	10
42	اگر وہ خوف میں مبتلا کیے بغیر اصلاح پذیر نہیں تو خداوند کریم بھی ان کی اصلاح فرمائے گا۔ پرہیز کر کیونکہ اس طرح مجرم قصور کرنے پر دلیر ہو جاتا اور عقاب کرنے سے کچھ وقعت نہیں رہتی۔	10
43	اگر تیری ہمت اس قدر عالی اور بلند ہو کہ وہ تجھے لوگوں کی اصلاح کی طرف متوجہ کرے تو سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کر کیوں کہ دوسروں کی اصلاح کا بیڑا اُٹھانا اور خود خراب رہنا بہت ہی معیوب ہے۔	10
44	اگر تو اپنے دین کو دنیا کا تابع بنائے گا تو دین و دنیا دونوں برباد کرے گا، اور آخرت میں نقصان اٹھانے والے گروہ میں شامل ہو گا۔	10
45	اگر دنیا کو دین کے تابع رکھے گا تو دین و دنیا دونوں محفوظ رہیں گے، اور آخرت میں کامیاب لوگوں کے زمرے میں شامل ہو گا۔	10
46	اگر تو اللہ تعالیٰ کا تقوے اختیار کرے گا تو وہ تجھے تمام آفات سے بچائے گا۔	10
47	اگر تو لالچ کے پیچھے پڑے گا تو چاہ ہلاکت میں گرے گا۔	10
48	اگر تو وقار سے رہے گا تو لوگ تیرے ساتھ تو عزت سے پیش آئیں گے۔	10
49	اگر تم اخلاص رکھو گے تو کامیابی قدم چومے گی۔ آپ نے فرمایا کہ: اہل کوفہ کی اصلاح تلوار کے بغیر ناممکن ہے۔	10
50	آپ نے فرمایا: اگر وہ خوف میں مبتلا کیے بغیر اصلاح پذیر نہیں تو خداوند کریم بھی انکی اصلاح فرمائے گا۔	10
51	اگر تم گناہوں سے بچو گے تو خداوند متعال تم سے محبت کرے گا۔	10

فصل 11

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن کلمات کا ترجمہ جو باب الہمزہ میں داخل ہیں ان کی ابتداء لفظ "اَنَا" صیغہ متکلم سے ہے	فصل
1	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) دوزخ کا تقسیم کرنے والا جنت کا خازن، حوض کوثر اور اعراف کا مالک ہوں۔ ہم اہلبیت علیہما السلام اپنے شیعوں، محبوں اور دوستوں کو جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ اے نبی آپ تو بس ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔	11
2	میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی، سابق الاسلام، بُت شکن، کفار سے جہاد اور دشمنوں (منافقین) کا قلع قمع کرنے والا ہوں۔	11
3	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) دنیا کو اوندھا گرانے والا، اس پر قادر اور اُسے اُلٹے پیر واپس کرنے والا ہوں۔	11
4	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) حوض کوثر پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں گا۔ اور میرا کنبہ (عِترت) میرے ساتھ ہو گا تمہیں چاہیئے کہ ہمارا (اہل بیت علیہم السلام) کہنا مانو اور ہماری پیروی کرو۔	11
5	ہم (آل محمد علیہم السلام) کوثر پر بڑے مزے سے پانی پی رہے ہوں گے۔ ہم اُس سے اپنے دشمنوں کو ہٹائیں گے اور اپنے شیعوں، محبّوں اور دوستوں کو پیالے بھر بھر پلائیں گے جو شخص اس کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہو گا۔	11
6	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) مومنین کا رئیس و نگہبان سردار ہوں اور مال بدکاروں کا سردار ہے۔	11
7	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) نے عرب کی جماعتوں کو پراگندہ کیا، اور انہیں سینے کے بل گرایا اور قبائل ربیعہ و مضر کے دانت کھٹے کر دیئے۔	11
8	میں اس شخص کے ساتھ جس سے میں نے پہلے احسان نہیں جس کے ساتھ احسان کر چکا ہوں اس کے ساتھ احسان کے پورا کرنے میں انہوں نے کیونکہ میں نے جب اپنے احسان کو درجہ کمال تک پہنچایا تو اُسے محفوظ کر لیا اور جب اُسے ناتمام چھوڑا تو گویا اُسے ضائع اور برباد کیا (کیا چشم پوشی اس سے بہتر نہیں ہے)	11
9	میں اس بات کے رد کرنے پر جسے ابھی نہیں کہا بہ نسبت اس کے جسے کہہ دیا جا چکا ہوں زیادہ قادر ہوں۔	11

حکمت		فصل
10	میں بروز قیامت تمہارا گواہ شاہد ہوں گا اور بارگاہ احدیت میں تم پر حجت ہوں۔	11
11	میں تمہیں اطاعت خداوندی کی طرف دعوت دیتا، فرائض دین سے آشنا کرتا، اور اُن امور کو طرف تمہاری طرف کرتا ہوں جو تمہاری نجات کا سبب ہیں۔	11
12	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) اور میرے اہل بیت علیہم السلام (حضرت امام حسنؑ تا قائم آل محمد علیہم السلام) روئے زمین پر عذاب الٰہی سے اسی طرح امان ہیں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں۔	11
13	میں (علی ابن ابی طالب علیہما السلام) تم میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے بعد خلیفہ بلا فصل، دین کی حدود قائم کرنے والا اور تمہیں جنت ماوی کی طرف بلانے والا ہوں۔	11
	فصل 12	
حکمت	**حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ارشاد لفظ "اِنّی" سے شروع ہوتے ہیں**	**فصل**
1	بلاشبہہ میں اپنے رب کی طرف سے دلیل وحجت ہوں، مجھے دین میں بصیرت اور اپنے معاملہ میں (حجت خدا ہونے اور امام ہونے کا) یقین حاصل ہے۔	12
2	بلاشک میں اپنے پروردگار کی طرف سے یقین محکم ہوں اور اپنے دین پر مجھے کسی قسم کا شک وشبہہ نہیں۔	12
3	میں بلاشبہہ اپنی امیدوں سے لڑنے والا اور اپنی موت کا منتظر ہوں۔	12
4	بلاشک میں اپنے رزق کو پورا کرنے والا، نفس کے ساتھ جہاد کرنے والا اور اپنی قسمت کو پہنچنے والا ہوں۔	12
5	بلاشبہہ میں حق کا سیدھا راستہ ہوں اور ہمارے مخالف باطل کے گڑھے ہیں۔	12
6	میں بلاشک دین خداوندی کے دلائل قائم کرنے پر بحث کرتا، اور اس کے دین کی نصرت واعانت کے لیے جہاد کرتا ہوں۔	12
7	میں بلاشک اس بات سے ارفع واعلیٰ ہوں کہ کوئی محتاج ایسی حاجت پیش کرے کہ میرا جود وکرم اس کو پورا نہ کرسکے۔ یا کوئی نادان ایسی جہالت سے پیش آئے کہ اس کے ساتھ بُردباری سے برتاؤ نہ کروں، یا کوئی شخص میرا قصور کرے اور میں اسے درگزر نہ کروں یا کوئی زمانہ میرے زمانے سے طویل ہو۔	12

12	بلاشبہ میری یہ حالت تھی میں جب کوئی چیز بارگاہِ رسالت سے طلب کرتا تو مجھے خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا فرماتے اور سوال کرنے سے خاموش رہتا تو بغیر مانگے مرحمت فرمادیتے تھے۔	8
12	بلاشک میں اس بات سے ارفع اور اعلیٰ ہوں اور میری شان سے یہ بات بعید ہے کہ میں لوگوں کو ایسے کام سے منع کروں جس سے میں خود باز نہیں رہتا، یا میں ان کو وہ کام کرنے کو کہوں جن کو پہلے میں خود نہیں کرتا یا ان کی ایسی بات سے میں خوش ہو جاؤں جس سے میرا پروردگار خوش نہیں ہوتا۔	9
12	بلاشبہ میں جس اطاعت کی طرف تمہیں رغبت دلاتا ہوں پہلے خود اسے ضرور کرتا، اور جس گناہ سے روکتا ہوں میں پہلے خود کام سے باز رہتا ہوں۔	10
12	یقیناً میں دنیا کو ایسے تین طلاق دیئے ہیں کہ جن میں رجوع نہیں ہو سکتا اور اس کی رسّی کے کندھے پر ڈال دی ہے۔	11
12	بلاشبہ مجھے تمہاری نسبت ایسے لوگوں کا اندیشہ ہے جن کی زبانیں عالم اور دل منافق ہیں، زبان سے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جو تمہیں پسند ہوں اور کام وہ کرتے ہیں جو تمہیں ناپسند ہوں۔	12
12	میں یقیناً تمہیں مطلع کرتا ہوں کہ آخرت کے لیے اچھی طرح تیاری کر لو اور اس کے واسطے بہت زیادہ سامان جمع کر لو جتنے نیک کام تم نے کیے وہ سب وہاں تمہارے سامنے رکھ دیئے جائیں گے (یعنی وہ وقتِ مصیبت تمہارے کام آئیں گے) اور جو مال تم نے دنیا میں چھوڑا ہے اس پر ندامت اٹھاؤ گے اور تم کو اپنے کیے کا بدلہ ملے گا۔	13
12	مجھے یقیناً جب کسی آدمی میں کوئی نیک خصلت مل جائے تو میں اس کی وجہ سے اس کی ناشائستہ حرکات برداشت کرتا، اور دوسرے نیک خصائل نہ ہونے پر اُسے کچھ ملامت نہیں کرتا، لیکن اگر اس میں عقل یا دین نہ ہو تو پھر میں اسے معاف نہیں کرتا، کیونکہ جو شخص بے دین ہے اس کے لیے امن نہیں اور جس کو امن نہیں اُسے زندگی بھر آرام نہیں، اور جس شخص میں عقل نہیں وہ زندہ ہی مُردوں میں داخل ہے اور مُردوں کے ساتھ بیٹھنے کو کوئی شخص پسند نہیں کرتا۔	14

فصل 13

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن پند و نصائع کا ترجمہ جو باب الھمزہ میں داخل ہیں اور لفظ "اِنَّکَ" خطاب مفرد سے شروع ہوتے ہیں	فصل
1	تو یقیناً اُن لوگوں کے راستے میں ہے جو تجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پس اپنی آخرت کے لیے کوشش کر اور دنیا کے کاموں کی ذرہ بھر پرواہ نہ رکھ۔	13
2	تیرا کوئی عمل اخلاص کے بغیر یقیناً کبھی مقبول نہیں ہو سکتا، اور قبولیت عمل کی شرط یہ ہے کہ اس میں خواہشِ نفس اور اسباب دنیا کی آمیزش نہ ہو۔	13
3	تو مرتے دم تک بلاشبہ کبھی اپنی آرزوں تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ موت کے مقررّہ وقت سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کر اور جائز حلال طریقوں سے رزق تلاش کر۔	13
4	تجھے یقیناً اپنی قسمت ضرور ملے گی تیری روزی کا خدا تعالیٰ خود کفیل و ذمہ دار ہے جو تیرے مقدر میں ہے وہ ضرور ملے گا۔ پس اپنے نفس کو حرص کی بد بختی اور طلب کی ذلت سے آرام دے۔ خدا تعالیٰ سے خائف رہ اور آرام سے روزی تلاش کر۔	13
5	تو بلاشبہ اپنی قسمت کے مقررہ وقت سے آگے بڑھنے والا نہیں اور نہ تجھے وہ چیز مل سکتی ہے جو تیرے مقسوم میں نہیں ہے۔ پس اے بد بخت تو اپنے نفس کو کس لیے مصیبت میں ڈالتا ہے۔	13
6	یہ بات یقینی ہے کہ اگر خواہشاتِ نفس تجھ پر غالب آ گئیں تو تیری آخرت تباہ و برباد کر دیں گی، اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دیں گی جس کی انتہا نہیں اور اس بد بختی کا شکار بنائیں گی جس کے ختم ہونے کا کوئی امکان نہیں۔	13
7	تو بلاشک اپنی پسندیدہ اشیاء بارگاہ احدیت سے کبھی نہیں پا سکتا جب تک اپنی خواہشاتِ نفسانیہ سے صبر نہ کرے۔	13
8	بے شک تو بہشت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنی گمراہی اور نافرمانیوں سے رُک نہ جائے۔	13
9	بے شک تو اگر اپنے رب اعلیٰ کے ساتھ صلح رکھے گا تو سلامت اور کامیاب رہے گا۔	13
10	بلاشبہ تو اگر اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرے گا تو تیرے ساتھ بھی ضرور لڑائی ہو گی اور تو ہلاک ہو گا۔	13
11	بلاشبہ اگر تو دنیا کی طرف متوجہ ہو گا تو وہ تجھ سے روگردانی کر کے بھاگ جائے گا۔	13

12	بلاشبہ اگر تو دنیا سے منہ پھیر کر بھاگے گا تو وہ تیری طرف متوجہ ہو گی۔	13
13	تو یقیناً اگر تواضع کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے بلند مرتبہ عطاء فرمائے گا۔	13
14	بے شک اگر تو تکبر کرے گا تو تجھے پستی میں گرائے گا۔	13
15	بے شک اگر تو اپنے نفس کے ساتھ انصاف کرے گا تو مقرب بار گاہ الٰہی ہو گا۔	13
16	بلاشبہ اگر تو گناہوں اور برائیوں سے بچا رہے گا تو بلند مراتب پائے گا۔	13
17	بلاشک اگر تو پرہیز گاری اختیار کرے گا تو بُرائیوں کی کثافت سے صاف رہے گا۔	13
18	بلاشبہ اگر تو اطاعت الٰہی بجالائے گا تو وہ تجھے عذاب سے نجات دے گا اور رہنے کے لیے بہترین جگہ دے گا۔	13
19	بلاشک تو اگر خواہش نفس کی پیروی کرے گا تو وہ تجھے بہرا اور اندھا بنا دے گا آخرت کو بگاڑ دے گی اور ہلاکت میں ڈالے گی۔	13
20	بے شک اگر تو لوگوں پر احسان اور نیکی کرے گا تو یوں سمجھ کہ تو نے اپنے نفس کے ساتھ احسان کیا اور اس کی امداد و اعانت کی	13
21	بلاشبہ اگر تو نے اپنے نفس کے ساتھ بُرائی کی تو اُس کے ساتھ دھوکا کیا۔	13
22	بلاشک تو آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے پس اسی کے لیے عمل کر۔	13
23	تو یقیناً دنیا کے لیے نہیں پیدا کیا گیا۔ پس اس کی رغبت چھوڑ دے اور اس سے روگردانی کر۔	13
24	یقیناً لوگ تیری عقل سے تیرا وزن کرتے ہیں پس تو اسے علم سے زیادہ کر۔	13
25	بلاشک لوگ تیرے ادب سے تیری قیمت کا اندازہ کرتے ہیں پس اُسے حلم سے مزین و آراستہ کر۔	13
26	بلاشبہ موت انتہائی تیزی کے ساتھ تیری تلاش میں ہے پس اس سے غافل نہ ہو۔	13
27	بے شک مرنے کے بعد اس نیک عمل کے سوا جس کو تو نے دنیا میں کمایا کوئی چیز کام نہ آئے گی پس اعمال حسنہ کا زادراہ تیار کر۔	13
28	بے شک اگر تو نیک کام اُخروی فائدہ کی غرض سے کرے گا تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گا۔	13
29	بلاشک اگر تو نیک کام دنیاوی فائدہ کے لیے کرے گا۔ تو تجھے اس تجارت میں بہت نقصان اٹھانا پڑے گا۔	13
30	یقیناً بار گاہ ایزدی میں پیش ہونے کے وقت محبت دنیا سے بڑھ کر کوئی چیز تیرے لیے زیادہ نقصان پہنچانے والی نہیں۔	13
31	بلاشبہ آخرت میں صبر، رضا، خوف اور رجا سے بڑھ کر کوئی عمل تیرے حق میں زیادہ نفع بخش نہ ہو گا۔	13

فصل 14

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن کلمات کا ترجمہ جو باب الہمزہ میں داخل ہیں اور لفظ "اِنَّ" مشدّدہ اور کم ضمیر مخاطب سے شروع ہوتے ہیں	حکمت
14	بے شک تمہیں اپنے اعمال صالحہ کا بدلہ ملے گا اور اعمال بد کے طفیل قید خانہ بھگتنا پڑے گا۔	1
14	بے شک تمہیں آخرت کی طرف لوٹنا اور بار گاہ ایزدی میں پیش ہونا ہے۔	2
14	یقیناً تم موت کی درانتی سے کاٹنے کا کھیت اور مرگ کا نشانہ ہو۔	3
14	بلاشبہہ تم مصائب کا تختہ مشق اور بیماروں کی آماجگاہ ہو۔	4
14	بلاشبہہ تمہیں (خیانت میں) اُن اعمال کی خبر ملے گی جو تم نے پہلے کیے تھے اور وہاں اپنے اعمال کا حساب و کتاب دینا ہو گا۔	5
14	بے شک تمہارے پیچھے وہ موت لگی ہوئی ہے کہ اگر تم ٹھہر جاؤ تو پکڑ لیتی اور اگر بھاگنے لگو تو پا لیتی ہے۔	6
14	یقیناً تمہیں نا معلوم باتوں کا علم حاصل کرنے کی نسبت معلوم شدہ چیزوں پر عمل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔	7
14	بلاشبہہ جمع کرنے کے لیے مال کمانے کی نسبت کمائے ہوئے مال کو خرچ کرنے کی سخت حاجت ہے۔	8
14	بلاشک تمہیں اپنے اقوال اور صحیح کلام کہنے کی نسبت اپنے اعمال درست کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔	9
14	بے شک مال حاصل کرنے سے اعمال صالحہ زیادہ کمانے کی تمہیں اشد ضرورت ہے۔	10
14	یقیناً تمہیں ان اشیاء کی نسبت جو دنیا میں تمہارا ساتھ دیں ان چیزوں کے اہتمام کی زیادہ ضرورت ہے جو آخرت میں تمہارے ساتھ ہوں۔	11
14	بے شک دنیاوی سامان فراہم کرنے کی نسبت تقوےٰ اور پرہیز گاری کا زادراہ تیار کرنے کی اشد ضرورت ہے۔	12
14	یقیناً تمہیں دنیا کی آبادی کی نسبت آخرت کی آبادی کی زیادہ ضرورت ہے۔	13
14	بلاشبہہ تمہیں اپنے عطیات کا بدلہ لینے کی ایسی سخت حاجت ہے کہ سائل کو انہیں لینے کی اتنی حاجت نہیں۔	14
14	بے شک سائل کی نسبت تم زیادہ قابلِ رشک ہو کیونکہ تم نے اُسے اپنا مال دیا اور اس نے تم سے لیا۔	15
14	بلاشک تمہیں سونا چاندی کمانے کی نسبت ادب حاصل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔	16

14	یقیناً تمہیں زیادتی رزق کے لیے حرص لالچ کی نسبت قناعت کی زیادہ احتیاج ہے۔	17
14	بلاشبہ اگر تو بُرائیوں سے بچا رہے گا تو بلند مراتب پائے گا۔	18
14	بے شک تمہیں ہر کام کا بدلہ ملے گا۔ پس نیک کاموں کے علاوہ کوئی کام نہ کرو۔	19
14	یقیناً تمہیں دلپذیر اقوال کی نسبت عمدہ افعال کی زیادہ حاجت ہے۔	20
14	بلاشبہ تمہیں مال و دولت جمع کرنے کی نسبت لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔	21
14	یقیناً تم لوگ مال و دولت پر مغرور ہو گے تو تمہیں جلدی سے موت ہلاک کر دے گی، اور نیک اعمال کرنے کا موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔	22
14	بلاشبہ اگر تم نے اعمال حسنہ کو غنیمت سمجھا تو سمجھ لو کہ تم نے آخرت کے اعلیٰ ترین مقصود کو پالیا۔	23
14	یقیناً تم صرف آخرت اور بقاء کے لیے پیدا کیے گئے ہو نہ کہ دنیا اور فنا کے لیے۔	24
14	بے شک اگر تم تقدیر الٰہی پر راضی ہو گئے تو تمہاری زندگی آسائش سے گزرے گی اور لوگوں سے بے نیازی حاصل ہو جائے گی	25
14	بے شک تم ہر مصیبت میں صابر، خوشحالی میں شاکر اور تقدیر الٰہی پر راضی رہو گے تو خدا تعالیٰ تم سے راضی رہے گا۔	26
14	بلاشک تم اگر دُنیا کی رغبت چھوڑ دو گے تو دُنیا کی خرابی سے بچو گے اور آخرت کی کامیابی سے ہم کنار ہو گے۔	27
14	بے شک اگر تم قناعت شعار بنو گے تو لوگوں سے مستغنی رہو گے اور دنیا کی تکالیف کم ہو جائیں گی۔	28
14	بے شک اگر تم نے دنیا کی طرف رغبت کی تو اپنی زندگیوں کو ایسی چیز سے برباد کرو گے، جس سے نہ تم باقی رہو گے اور نہ وہ تمہارے لیے باقی رہے گی۔	29
14	بلاشبہ اگر تم نے خواہشِ نفس کو اپنا حاکم بنایا تو وہ تم کو بہرہ، اندھا اور ہلاک کر دی گی۔	30
14	بے شک اگر تم نے اپنے نفس کی اطاعت کی تو وہ تم کو انتہائی بُری جگہ لے جائے گا۔	31
14	بلاشبہ اگر تم نے خواہشات نفسانی کو اپنے اوپر مسلط کیا تو وہ تمہیں تکبر اور گمراہی کی طرف لے جائے گی۔	32
14	بے شک اگر تم اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو گے تو بخت و اقبال تمہارا استقبال کرے گا۔ اور اگر اس سے رو گردانی کی تو عزت و ادبار تمہارا مددگار ہو گا۔	33

14	بلاشبہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف راغب رہو گے تو غنیمت و نجات ملے گی اگر خواہشِ دنیا کرو گے تو خسارہ وہلاکت پیش آئے گی	34
14	بلاشبہ اگر تم خدائے کریم کی رحمت کی امید رکھو گے تو تمام مقاصد پورے ہوں گے، اور اگر کسی دوسرے سے امید لگاؤ گے تو تمام تمنائیں اور آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی۔	35
14	بلاشبہ اگر تم غیض وغضب کے مطیع ہو گے تو وہ انتہائی ہلاکت میں مبتلا کرے گا۔	36
14	بے شک یقین کرو کہ تمہیں جہالت کے سبب نہ تو کبھی دنیا کا مقصد حاصل ہو گا اور نہ ہی اس کی بدولت کسی سبیل کو پہنچو گے، اور نہ اس کے واسطہ سے آخرت کا کوئی مطلب پاؤ گے۔	37
14	یقیناً تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں حق گو قلیل، عوام کی زبانیں سچائی سے کند، حق پر قائم رہنے والے ذلیل، اہل زمانہ عصیان کی طرف مائل اور دین میں سستی کرنے پر متفق ہیں، ان کے جوان طالبِ دنیا، بوڑھے گناہوں میں مبتلا، اُدھیڑ عمر منافق اور قاری دین کو خراب کرنے والے، چھوٹوں کو بڑوں کی تعظیم کا پاس نہیں اور دولت مندوں کو محتاجوں کی خبر گیری کا خیال نہیں۔	38
14	لاریب تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ تم مجھے بُرا بھلا کہنے اور مجھ سے بیزار ہونے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس ایسے آڑے وقت میں میری نسبت اگر کوئی ناشائستہ کلمہ زبان سے نکل جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر دل سے بیزار ہونا تمہارے ایمان کی تباہی کا سبب ہو گا اس سے بچتے رہنا۔	39
14	انہوں نے تمہاری طرف اس خونی نگاہوں سے دیکھا جس طرح نر بکرا قصاب کی چُھری کی طرف دیکھتا ہے۔	40
14	ان کی آنکھیں ٹھوڑیوں تک لٹکی ہوئی اس طرح معلوم ہوتی ہیں جس طرح کوئی ذلیل انسان، صاحب قدرت معزز ان کی طرف دیکھتا ہے۔	41
14	ان کے زندہ افراد اپنے مردوں کی ذلت وخواری کا باعث اور ان کے مردہ لوگ اپنے زندہ لوگوں کی رسوائی ہیں۔	42
14	روز قیامت یہ تمام لوگ جہنم میں ہوں گے جو فاسق وفاجر لوگوں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے۔	43
14	انہوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حید کرار کا دو دشمن کی طرح ذکر کیا۔ جب کہ رسول خدا کل بروز قیامت ان کے لیے سخت دشمن اور جبکہ علی علیہ السلام پیغمبر اکرمؐ کے بہترین مددگار اور وہ ان کے مددگار ہیں۔	44

فصل 15		
حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن کلمات کا ترجمہ جو باب الہمزہ میں داخل ہیں اور جس کی ابتدا لفظ "اِنَّمَا" کلمہ سے ہوتی ہے	فصل
1	بُردباری اسی کا نام ہے کہ انسان غصہ کو ضبط اور اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔	15
2	دُور اندیشی یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اپنے نفس سے بغاوت کرے۔	15
3	انسان کی صرف دو قسمیں ہیں ایک شریعت پر چلنے والا اور دوسرا بدعتوں پر جان دینے والا۔	15
4	تم صرف بقا کے لیے پیدا کیے گئے ہو نہ کہ فنا کے لیے، اور تم ایسے مقام میں ہو جہاں سے دوسری منزل میں جانا ہے، ایسے مکان میں ہو جس سے ایک نہ ایک دن بوریا بستر اٹھانا ہے۔	15
5	عقل مند وہی ہے جو تجربات سے عبرت حاصل کرے۔	15
6	نادان صرف وہی ہے جو اپنے مطلب کا غلام ہو۔	15
7	دنیا صرف ایک جال ہے۔ جس میں نادان لوگ پھنسے ہوتے ہیں۔	15
8	دنیا صرف حالات مختلفہ، عادات متعددہ، زبون اور نکمی چیز کا نام ہے۔	15
9	حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھ کر جو دوسرے کے لیے ایسے کام کی کوشش کر رہا ہے جس میں اس کا اپنا نقصان ہے ارشاد فرمایا: کہ بس تیری مثال ایسی ہے کہ اپنے آپ کو صرف اس لیے نیزہ مارے کہ اپنے دشمن کو مار ڈالے پس اس سے بڑھ کر کوئی نادان ہو سکتا ہے؟	15
10	دانا وہی ہے جو کینہ کو سینہ سے دُور رکھے۔	15
11	دنیا و آخرت کے سردار صرف وہی لوگ ہیں جو سخی ہیں۔	15
12	کرم و بخشش یہی ہے کہ آدمی بُرائیوں سے بے تعلق رہے۔	15
13	پرہیزگاری یہ ہے کہ انسان گناہوں سے پاک رہے۔	15
14	بزرگی بس یہی ہے کہ انسان ذلّت کی باتوں سے بیزار اور برکنار رہے۔	15

15	شرافت صرف عقل وادب سے ہے نہ کہ مال اور اعلیٰ نسب سے ہے۔	15
16	تمہاری زندگی صرف گنتی کے چند ایام ہے پس جب ایک دن گزر جاتا ہے تو تمہاری زندگی کا ایک حصہ چلا جاتا ہے۔ لہٰذا دنیا کی طلب میں زیادہ کوشش نہ کر اور جائز طریقوں سے رزق حاصل کرنے کو شعار بنا۔	15
17	تیرا سچا دوست صرف وہی ہے جو تیرے ساتھ چاپلوسی سے پیش نہ آئے، اور تیرا ثناخواں صرف وہی ہے جو تیری پیٹھ پیچھے تعریف کرے۔	15
18	دشمن کو عدو صرف اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تجھ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ پس جو شخص تیرے عیب دیکھ کر چشم پوشی کرے تو سمجھ لے کہ وہ تیرا سخت دشمن ہے اس نے تجھ پر بہت بڑا حملہ کیا ہے۔	15
19	دوست کو صدیق صرف اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ تیری جان اور تیرے عیوب کی نسبت سچ سچ کہہ دیتا ہے۔ جو شخص تیرے حق میں ایسا کرے گا اس سے محبت کر کہ وہی تیرا سچا دوست ہے۔	15
20	ہمراہی کو رفیق صرف اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ تیرے دین کی اصلاح میں تیرے حال پر مہربانی اور شفقت کرتا ہے۔ پس جو شخص اصلاح دین میں تیرا معاون انیس ہے وہ ضرور تیرا رفیق اور شفیق وہ یقیناً تیرا دوست ہے۔	15
21	نعمت کی قدر صرف اسی وقت ہوتی ہے جب مصیبت برداشت کرنا پڑے۔	15
22	عورت صرف کھیل اور دل بہلانے کی چیز ہے پس جو شخص کسی عورت سے نکاح کرلے اس کی الفت میں مبتلا نہ ہو۔	15
23	دنیا صرف ایک مردار ہے اور جو لوگ اس کی وجہ سے بھائی چارہ کرتے ہیں وہ کتوں کی مثل ہیں۔ پس اُن کا بھائی چارہ اس کے لالچ میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے مانع نہیں ہوتا۔	15
24	اہل دنیا تو بھونکنے والے کتے اور حملہ آور درندے ہی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے پر حملے کرتے، قوی ضعیف کو کھا جاتے۔ بڑے چھوٹوں کو پر غلبہ پاتے ہیں یا یوں کہا جائے کہ اہل دنیا جانوروں کی مثال ہیں۔ کہ ان میں کچھ رسیوں میں جھکڑے ہوئے اور کچھ کھلے ہوئے ہیں۔ دنیا نے ان کی عقلیں زائل کردی ہیں اور جو زیادہ احمق ہے اس کے کندھے پر سوار ہو گئی ہے۔	15
25	تمہارے درمیان میری مثال ایسی ہے جیسا تاریک گھر میں چراغ۔ جو بھی گھر کے اندر داخل ہوتا ہے وہ اس سے ضرور روشنی حاصل کرتا ہے۔	15

15	اسلاف کو اسی گردشِ لیل و نہار کی رفتار نے ہی ہلاک کر دیا۔	26
15	تمہاری مثال ایسی ہے جیسے بادشاہی سوار کسی کام کے لیے روکے گئے ہوں۔ پس تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تم کو کس وقت کوچ کا حکم ملتا ہے۔	27
15	بزرگی اسی کا نام ہے کہ جس نادار کو کوئی تاوان دینا پڑے اسے اپنا مال عطا کرے، اور جس سے کوئی قصور سرزد ہو جائے اُسے معاف کر دے۔	28
15	پرہیزگاری صرف یہی ہے کہ آدمی سوچ سمجھ کر روزی کمائے اور مطلب پوشی سے اجتناب کرے۔	29
15	کرم یہی ہے کہ انسان اپنی پسندیدہ چیزیں راہ خدا تعالیٰ میں خرچ کرے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔	30
15	دنیا صرف چند دنوں کا سامان ہے پھر جنگل کے سراب کی طرح زائل ہو جائے گی۔ یا اس طرح کھل جائے گی جیسے بادل چھٹ جاتا ہے اور پھر پتہ بھی نہیں ملتا۔	31
15	صاحب بصیرت صرف وہی ہے جو دوسروں کی بات سن کر اس میں فکر کرے۔ موجودات کائنات کو چشم بصیرت سے دیکھے اور واقعاتِ زمانہ سے عبرت اور اس سے فائدہ اٹھائے۔	32
15	بُردبار صرف وہی شخص تو ہے جس کو لوگ ایذاء اور تکلیف دیں تو صبر کرے اگر لوگ ظلم کریں تو معاف کر دے۔	33
15	ہر شخص کو اپنے اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا اور جو کچھ اس نے دنیا میں کمایا ہے وہ ضرور اُسے ملے گا۔	34
15	ہوشیار و دانا وہی شخص تو ہے جس سے بُرائی ہو جائے تو استغفار کرے اور اگر گناہ کر بیٹھے تو نادم و پشیمان ہو۔	35
15	لوگ طلبِ علم سے صرف اس وجہ سے بے رغبت ہو گئے ہیں کہ بہت سے ایسے عالم نظر آتے ہیں جو اپنے علم پر عمل کم کرتے ہیں۔	36
15	اتنی لمبی چوڑی زمین میں تمہارا صرف اس قدر حصہ ہے جس پر تمہارا قد، جب کہ تم رخسار کے بل زمین پر لیٹ جاؤ تو پورا آ جائے۔	37
15	دُور اندیش صرف وہی شخص ہے جس کے تمام مشاغل، اصلاح نفس کے لیے، تمام افکار درستی دین کی خاطر، اور تمام مساعی بہبودی آخرت کی غرض سے ہوں۔	38

15	دنیا تو صرف گزرنے کا مقام ہے اور آخرت رہنے کا گھر ہے پس گزر گاہ سے گھر کے لیے کچھ توشہ تیار کر لو، اور اس خدائے علیم کے سامنے اپنی پردہ دری نہ کرو جو تمہارے بھیدوں کو جانتا ہے۔	39
15	دنیا کو اختیار کرنے والوں کی مثال تو اُن خانہ بدوشوں کی طرح ہے جو ایک قحط زدہ مکان سے تنگ آئیں اور سرسبز زمین میں جانے کا ارادہ کریں راستے کی تکالیف کھانے پینے کی مشکلات کو اس لیے برداشت کرتے ہیں کہ اس سبزہ زار اور کشادہ جگہ اور امن و قرار کے مقام پر پہنچ جائیں اسی لیے اہل دنیا راستے یعنی دنیا کو منزل مقصود خیال کرتے اور طالب عقبیٰ راستے کی دقتوں کو اس لیے برداشت کرتے ہیں کہ ہمیشہ رہنے والے گھر میں پہنچ جائیں۔	40
15	جو لوگ گناہوں کی مصیبت سے محفوظ ہیں اور حق تعالیٰ نے ان پر یہ احسان کیا ہے کہ وہ صحیح اور سلامت ہیں تو اُن کے لیے یہی سزاوار ہے کہ وہ گناہوں اور قصوردار لوگوں کی حالت پر رحم کریں اور اپنی صحت و سلامتی پر شکریہ ادا کرتے رہیں تا کہ اسی طرح ان کی طبیعت غالب رہے اور بُرے کاموں سے رکاوٹ رہے۔	41
15	اہلِ بدعت کا دل خالی زمین کی مانند ہے کہ جو بھی اس میں ڈالیں قبول کر لیتی ہے۔	42
15	نیکوکار لوگوں کی طبیعتیں ایسی ہیں کہ وہ نیک کاموں کی عادی، اور ان کا بوجھ اٹھانے والی ہیں ان پر جس قدر نیک کاموں کا بوجھ ہو برداشت کر لیتی ہیں۔	43
15	دنیا میں لوگ ایسے نشانے کی طرح ہیں جس پر ہر طرف سے اموات کے تیر برستے ہیں، یا اس لوٹ کے مال کے موافق ہے جس کو مصائب حوادث کے ہاتھ جلدی جلدی پکڑنا چاہتے ہیں۔	44
15	تیرے مال میں تیرا حصہ تو صرف اس قدر ہے جسے تو نے آخرت کے لیے بھیج دیا ہے، اور جسے دنیا میں چھوڑ دیا وہ تیرے وارثوں کا مال ہے۔	45
15	کام کے صرف دو ہی قسم کے لوگ ہیں، ایک عالم دوسرے طالب علم ان کے سوا جتنے لوگ ہیں وہ سب مکھیاں (نکمے اور بیکار) ہیں۔	46
15	سعادت مند صرف وہ شخص ہے جو عذاب خدا سے ڈر کر اس میں اس کے ثواب کی امید رکھ کر نیک کام کرتا، جنت کا فریفتہ ہو کر راستہ میں شب بیداری کرتا ہے۔	47

15	خاموشی کانام اسی شخص پر زیبا ہے جو اپنے مطلب کی بات اچھی طرح کہنے پر قادر ہو اور پھر وہ خاموش رہے، اور جو شخص اپنا مطلب بھی بیان نہ کر سکے وہ عاجز اور کند زبان ہے۔	48
15	شریعت مقدسہ نے مشورہ لینے کی طرف صرف اس لیے رغبت دلائی ہے کہ مشورہ دینے والے کی رائے خالص اور مشورہ لینے والے کی رائے خواہشِ نفس سے آلودہ ہوتی ہے۔	49
15	شبہہ کو اس لیے شبہہ کہتے ہیں کہ وہ بظاہر حق کے مشابہ ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس میں یقین کی روشنی کام آتی اور سبیل ہدایت کی راہنمائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن اس میں بہک جاتے اور گمراہی ان کی رہنما بن جاتی ہے۔	50
15	عالِم وہی شخص ہے جس کا علم اُسے تقویٰ، پرہیز گاری، زہد دنیا اور عشق جنت الفردوس کی دعوت دے۔	51
15	آئمہ دین الٰہی میں اور میرے گیارہ فرزند آئمہ معصومین علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف اس کی مخلوق کے منتظم، اس کی مخلوق پر حاکم اور افسر ہیں۔ جنت میں وہی شخص جائے گا جو اُن کو پہچانتا ہو، اور وہ اُسے پہچانتے ہوں (ان کے شیعہ ہیں) اور دوزخ میں وہی گرے گا جو ان کی معرفت نہیں رکھتا اور وہ اس سے نا آشنا ہیں۔	52
15	حفاظت دین کرنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے دین کو قائم کیا۔ اس کی نصرت و اعانت میں حصہ لیا۔ اس کو ہر پہلو سے محفوظ رکھا اور حفاظت کر کے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تعلیم دی اور اس کی پوری نگہبانی کی۔	53
15	فضل و کمال کی قدر اہل فضل ہی جانتے ہیں۔	54
15	لوگوں کے سردار و رئیس وہی ہوتے ہیں جن کی عقلیں پسندیدہ اور ہمتیں بلند ہیں اور وہ بزرگوں کی سی شان رکھتے ہیں۔	55

فصل 16

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن اقوال کا ترجمہ جو باب الہمزہ میں داخل ہیں اور لفظ "آفۃ" سے شروع ہوتے ہیں	حکمت
16	آفتِ ایمان شرک ہے۔	1
16	آفتِ یقین شک ہے۔	2
16	آفتِ نعمات ناشکری ہے۔	3

4	اطاعت کی آفت تکبر و بڑائی ہے۔	16
5	شرافت کی آفت نافرمانی ہے۔	16
6	ذکاوت وزیر کی کی آفت مکر و فریب ہے۔	16
7	عبادت کی آفت خود نمائی وریا ہے۔	16
8	سخاوت کی آفت احسان جتلانا ہے۔	16
9	دین کی آفت بد گمانی ہے۔	16
10	عقل کی آفت خواہشِ نفس ہے۔	16
11	بزرگی کی آفت موانع قضا ہیں۔	16
12	نفس کی آفت محبت دنیا ہے۔	16
13	مشورہ لینے کی آفت یہ ہے کہ مشورہ دینے والوں کی رائیں باہم مخالف ومتناقض ہوں۔	16
14	بادشاہوں کی آفت رعیت سے بد سلوکی ہے۔	16
15	وزیروں کی آفت بُری سرشت ہے۔	16
16	علماء کی آفت ریاست و سرداری کی محبت ہے۔	16
17	امراء کی آفت سیاست میں کمی ہے۔	16
18	لشکر کی آفت افسران بالا کی مخالفت ہے۔	16
19	ریاضت کی آفت غلبہ عادت ہے۔	16
20	رعایا کی آفت حکام کی اطاعت کی مخالفت ہے۔	16
21	پرہیزگاری کی آفت ترک قناعت ہے۔	16
22	قاضیوں (ججوں) کی آفت لالچ ہے۔	16
23	عدل کی آفت ترکِ پیرہیزگاری ہے۔	16

16	بہادری کی آفت احتیاط و دُور اندیشی کو ضائع کرنا ہے۔	24
16	زور آوروں کی آفت دشمن کو کمزور خیال کرنا ہے۔	25
16	بُردباری کی آفت نازورسوائی ہے۔	26
16	عطاو بخشش کی آفت ٹال مٹول ہے۔	27
16	میانہ روی کی آفت بخل ہے۔	28
16	ہیبت کی آفت دل لگی اور مزاح ہے۔	29
16	طلب و جستجو کی آفت ناکامی اور فقدان حاجت ہے۔	30
16	ملک کی آفت ضعف حمایت ہے۔	31
16	عہد کی آفت ترک رعایت ہے۔	32
16	ریاست کی آفت فخر ہے۔	33
16	نقل کی آفت کذبِ روایت ہے۔	34
16	علم کی آفت ترک عمل ہے۔	35
16	عمل کی آفت ترکِ اخلاص ہے۔	36
16	سخاوت کی آفت تنگدستی و ناداری ہے۔	37
16	عوام الناس کی آفت یہ ہے کہ عالم بدکار ہو۔	38
16	انصاف کی آفت یہ ہے کہ حاکم بالا ظالم ہو۔	39
16	آبادی دنیا کی آفت پادشاہ کا ظلم ہے۔	40
16	قدرت کی آفت منع احسان ہے۔	41
16	عقل کی آفت تکبر و خود بینی ہے۔	42
16	کلام کی آفت دروغ گوئی ہے۔	43

16	امور کی مصیبت کام کرنے والوں کی عاجزی ہے۔	44
16	تمناؤں کی آفت موت کی حاضری ہے۔	45
16	وفاداری کی آفت عہد شکنی ہے۔	46
16	دُوراندیشی کی آفت کام کے موقع کا ضائع ہونا ہے۔	47
16	امانت کی آفت خیانت ہے۔	48
16	فقہا و اہل علم کی آفت عدم صیانت ہے۔	49
16	سخاوت کی آفت فضول خرچی ہے۔	50
16	معاش کی آفت بد تدبیری ہے۔	51
16	گفتگو کی آفت طوالتِ کلام ہے۔	52
16	کامیابی کی آفت سُستی و کاہلی ہے۔	53
16	دولت مندی کی آفت بخیلی و کنجوسی ہے۔	54
16	امیدوں کی آفت موت کی چڑھائی ہے۔	55
16	بھلائی کی آفت ساتھی کی بُرائی ہے۔	56
16	اقتدار کی آفت بغاوت و سرکشی ہے۔	57
	فصل 17	
فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن اقوال کا ترجمہ جو باب الہمزہ میں داخل ہیں اور الفظ ''اِذَا'' سے شروع ہو جاتے ہیں	حکمت
17	جب تو بات کرے تو سچ کہہ۔	1
17	جب تو کسی کا مالک بنے تو نرمی کر۔	2
17	جب تجھے کچھ ملے تو اس کا شکر کر۔	3

17	جب مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر اختیار کر۔	4
17	جب کسی کو سزا دے تو نرمی سے برتاؤ کر۔	5
17	جب کسی کو مارے تو کچھ حصہ عتاب باقی رکھ۔	6
17	جب کسی سے محبت کرے تو حد سے زیادہ پیار نہ کر۔	7
17	جب کسی سے دشمنی کرے تو اس سے قطعی طور پر ملاقات ترک نہ کر۔	8
17	جب تو کسی پر احسان کرے تو اُسے مخفی رکھ۔	9
17	جب تجھ پر کوئی احسان کرے تو اسے ظاہر کر۔	10
17	جب تو کسی کی تعریف کرے تو مختصر سی کر۔	11
17	جب تو کسی کی مذمت کرے تو بھی زیادہ نہ کر۔	12
17	جب تو وعدہ کرے تو پورا کر۔	13
17	جب کسی کو عطا کرے تو اسے کم سمجھ۔	14
17	جب تو کام کرنے کا ارادہ کرے تو دوستوں سے مشورہ کر۔	15
17	جب تو کوئی بات کرنے کا پختہ ارادہ اور رائے قائم کرے تو اپنے مالک سے استخارہ کر۔	16
17	جب تو کوئی بات کرے تو سچی سچی بیان کر۔	17
17	جب کسی غلام کا مالک ہو تو کوئی جان آزاد کر۔	18
17	جب تجھے رزق ملے تو اُسے راہ خدا میں اہل حقوق پر خرچ کر۔	19
17	جب تو کسی کا نقصان کرے تو معذرت خواہی کر۔	20
17	جب تیرا کوئی نقصان کرے تو اسے معاف کر دے۔	21
17	جب تو کسی سے عہد کرے تو اسے پورا کر۔	22
17	جب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو پختہ ارادہ سے کر۔	23

17	جب تجھے حکومت ملے تو عدل وانصاف کر۔	24
17	جب تو کسی کام کے متعلق دوست واحباب سے مشورہ کرے تو خدا کا نام لے کر اسے کر گزر۔	25
17	جب کوئی شخص تجھے امین بنائے تو ذرہ بھر بھی خیانت نہ کر۔	26
17	جب تو کسی کے پاس امانت رکھے تو اسے خیانت کرنے والا نہ سمجھ۔	27
17	جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اُسے ہمیشہ یاد رکھ۔	28
17	جب تجھے وسعت رزق ہو تو فراخدلی سے خرچ کر۔	29
17	جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اسے ہمیشہ یاد رکھ۔	30
17	جب تنگی رزق ہو تو قناعت کر۔	31
17	جب کسی کو کھانا کھلائے تو خوب سیر شکم کھلا۔	32
17	جب آپس میں بھائی بندی مضبوط ہو جائے تو ایک دوسرے کی تعریف آسانی سے ہو جاتی ہے۔	33
17	جب تو کسی سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس کے حقوق اچھی طرح ادا کر اور عزت و تعظیم سے پیش آ۔	34
17	جب موت آتی ہے تو امیدیں ذلیل ورسواء ہو جاتی ہیں۔	35
17	جب تم امیدیں باندھتے ہوئے دُور جا پہنچو تو موت کی ناگہانی آمد کو یاد کر۔	36
17	جب حاکم وقت کی نیت بدل جائے تو زمانہ خراب ہو جاتا ہے۔	37
17	جب بادشاہ غصہ میں آئے تو شیطان مسلّط ہو جاتا ہے۔	38
17	جب عقل کامل ہو جائے تو کلام قلیل ہو جاتا ہے۔	39
17	جب تو بخیل آدمیوں کا مہمان ہو تو روزے کا بہانہ کر۔	40
17	جب تو اپنی نعمت دوسروں کو بطور انعام دے تو بیشک تو نے شکریے کا حق پورا ادا کر دیا۔	41
17	جب تو مصیبت میں صبر کرے تو تو نے اس کی تیز دھار کو کُند کر دیا۔	42
17	جب نوافل، فرائض کی ادائیگی میں جارح ہوں تو اُن کو چھوڑ دو۔	43

17	جب نیک کام کے سر انجام دینے کا عہد کرو تو پورا کرو۔	44
17	جب صحبت زیادہ ہو جائے تو ایک دوسرے کی پاس عزت کا خیال مضبوط ہو جاتا ہے۔	45
17	جب انسان کو کسی چیز پر قدرت حاصل ہو جائے تو اس کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔	46
17	جب تنگدست ہو جاؤ تو جو کچھ پاس ہے اُسے راہ خدا میں صدقہ دے کر تجارت کرو۔	47
17	جب تم پر خواہشاتِ نفسانی غالب آجائیں گی تو وہ تمہیں ہلاکت کے گڑھے میں گرا دیں گے۔	48
17	جب نیت خراب ہو جائے تو مصیبت آجاتی ہے۔	49
17	جب موت آجائے تو تمنائیں ختم ہو جاتی ہیں۔	50
17	جب اچھا کام دیکھو تو اس کی پیروی کرو۔	51
17	جب بُرا کام دیکھو تو اسے نفرت کرو۔	52
17	جب کلام کم ہو جائے تو آدمی اکثر صحیح بات کہتا ہے۔	53
17	جب جوابات کی کثرت ہو تو صحت کلام سے دُور ہو جاتی ہے۔	54
17	جب تمہارے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو تو بھاگ کر اس کی بارگاہ میں پناہ لو۔	55
17	جب اطاعت کم ہو تو بُرائیاں زیادہ ہو جاتی ہیں۔	56
17	جب دُنیا میں گناہ کھلم کُھلا ہونے لگیں تو برکتیں اُٹھ جاتی ہیں۔	57
17	جب تقدیر پھر جائے تو تدبیر ہوشیاری بیکار ہو جاتی ہے۔	58
17	جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو اسے توفیق عطا فرماتا ہے کہ زمانہ کی عبرت انگیز واقعات سے درس عبرت حاصل کرے۔	59
17	جب کمینے لوگ حکومت کے مالک ہوں گے صاحب فضل و کمال تباہ و برباد ہو جائیں گے۔	60
17	جب کمینے سردار ہوں گے تو صاحبان امید کی امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔	61
17	جب کمینے لوگ غالب ہوں گے تو شریف لوگ مغلوب و رسوا ہو جائیں گے۔	62

17	جب زمانہ خراب ہو تو کمینے لوگ سردار ہو جائیں گے۔	63
17	جب تقدیر آجائے تو تمام تدبیریں بیکار ہو جاتی ہیں۔	64
17	جب آدمی کو قدرت نہ تو بہت سے عُذر بہانے کرتا ہے۔	65
17	جب تیرے سیاہ بال سفید ہو گئے تو زندگی کا لطف جاتا رہا۔	66
17	جب تجھے علم ہو کہ تیری طبیعت کو ذکر خدا تعالیٰ سے انس ہو گیا ہے تو سمجھ لے کہ وہ تجھے پسند کرتا ہے۔	67
17	جب تجھے یہ محسوس ہو کہ تیری طبیعت کو مخلوق سے اُنس اور ذکر خدا سے وحشت پیدا ہوتی ہے تو یاد رکھ کہ وہ تجھے دشمن رکھتا ہے	68
17	جب تو سلامتی کا طالب ہے تو جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ۔	69
17	جب عقول کم ہو جائیں تو فضولیات بڑھ جاتی ہیں۔	70
17	جب تو عالم کو دیکھ تو اس کا خدمت گار بن۔	71
17	جب تجھ سے گناہ سرزد ہو تو اس پر پشیمان ہو۔	72
17	جب تو یہ حالت دیکھے کہ خداوند کریم تجھے گناہوں کے باوجود متواتر نعمات عطا فرما رہا ہے تو سمجھ لے کہ یہ تیرے لیے استدراج ہے۔(یعنی مجرم کو گناہوں میں درجہ بدرجہ بڑھانا ترقی دینا کہ آخرت میں سب اکھٹا عذاب اس کے سر ڈالا جائے گا۔)	73
17	جب شریف آدمی عالم ہو جائے تو وہ تواضع اختیار کرتا ہے۔	74
17	جب کمینہ انسان صاحب علم ہو تو وہ بُرائی کرنے لگتا ہے اور سرکشی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔	75
17	جب کوئی تم میں سے نماز میں کھڑا ہو تو اس طرح نماز پڑھے وہ دنیا سے رخصت ہو گیا ہے۔	76
17	جب تو دیکھے کہ لوگ تیری بات مانتے ہیں تو اُن سے وہ بات کہہ کہ جسے وہ کر سکیں۔	77
17	جب انسان کا خُلق اچھا ہو تو کلام عمدہ ہو جاتا ہے۔	78
17	جب امانت مضبوط ہو تو سچائی بڑھ جاتی ہے۔	79
17	جب عقل کامل ہو تو خواہشات نفسانی کم ہو جاتی ہیں۔	80
17	جب مصیبت دُور ہو جائے تو اطمینان نزدیک ہو جاتا ہے۔	81

82	جب تو عزت چاہتا ہے تو اطاعت خدا تعالیٰ بجالا۔	17
83	جب تو ثروت و دولت مندی چاہتا ہے تو قناعت اختیار کر۔	17
84	جب وہ کام پورے نہ ہوں جنہیں تو چاہتا ہے تو ایسے کاموں کا ارادہ کر جو ہو سکیں۔	17
85	جب کسی آدمی سے کوئی شک کی بات ظاہر ہو تو اس کی نسبت عام طور پر بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے۔	17
86	جب تیرے ارادے پورے نہ ہوں تو اس بات کی پرواہ نہ کر کہ پہلے تیری کیا حالت تھی۔	17
87	جب تو کلام پر غالب آجائے تو کچھ حرج نہیں مگر سکوت پر غالب آجانے سے پرہیز رکھ۔	17
88	جب دوستوں کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو خوشی کم ہو جاتی ہے۔	17
89	جب آنکھیں نفس کی پسندیدہ چیزیں دیکھنے لگیں تو دل انجام بینی سے اندھا ہو جاتا ہے۔	17
90	جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو اس کو حُسنِ عبادت عطا فرماتا ہے۔	17
91	جب ارادہ کے ساتھ عزم صمیم مل جائے تو سعادت کامل ہو جاتی ہے۔	17
92	جب کسی کے احسان کا بدلہ دینے سے تیرے ہاتھ قاصر ہوں تو زبان سے شکریہ ادا کر۔	17
93	جب تجھے نعمت ملے تو شکر ادا کر کے اسے ثابت و برقرار رکھ۔	17
94	جب تو کسی مظلوم کو دیکھے تو ظالم کے خلاف اس کی مدد کر۔	17
95	جب نیک اخلاق کی خواہش رکھتا ہے تو حرام کاموں سے اجتناب کر۔	17
96	جب زندگانی دنیا کو بقا نہیں تو اس کی نعمتیں فانی اور زائل ہیں۔	17
97	جب تقدیر کو کوئی شخص ہٹا نہیں سکتا تو اس سے بچنا بیکار اور فضول ہے۔	17
98	جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو اپنے خالص بندوں میں داخل فرماتا ہے۔ تو اُسے دین داری عطا فرماتا ہے۔	17
99	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ امانت داری کو محبوب رکھتا ہے۔	17
100	جب تو اپنا قوت وزور دکھاتا ہے تو اسے اطاعت الٰہی میں دکھا۔	17
101	جب تو ضعیف اور کمزور بننا چاہتا ہے تو خدا کی نافرمانیوں سے کمزور رہ۔	17

102	جب تو عالم بننا چاہے تو علم فقہ حاصل کر۔	17
103	جب تو کسی کام سے بچنا چاہتا ہے تو حرام کاموں سے پرہیز کیا کر۔	17
104	جب زاہد! لوگوں سے بھاگ جائے تب تو اس کی تلاش کر۔	17
105	جب زاہد! لوگوں کو تلاش کرے تو اس سے بھاگ جا۔	17
106	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر مہربانی کرتا ہے تو اس کو اپنی محبت میں مشغول فرماتا ہے۔	17
107	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو برگزیدہ کرتا ہے تو اس کو اپنے خوف کی چادر پہنا دیتا ہے۔	17
108	جب تو دیکھے کہ پروردگار متواتر تجھے مصائب میں مبتلا کر رہا ہے تو اس کا شکریہ ادا کر۔	17
109	جب تو دیکھے کہ پروردگار تجھے متواتر نعمات بخشتا ہے تو اس کے عذاب سے بچ۔	17
110	جب تو کوئی بات زبان سے نکال چکے تو تو اس کا پابند ہے، اور جب تک تو اسے منہ میں بند رکھے اس وقت تک تو اس کا مالک ہے۔	17
111	جب تو نے اپنے نفس کو اطاعت خداوندی میں لگایا تب تو نے اس کی عزت افزائی کی، اور جب اس کی نافرمانی کر ڈالا تب اس کی ذلت ورسوائی کی۔	17
112	جب کسی کام میں تجھے اللہ تعالیٰ کی حکمت کا علم نہ ہو تو اس کی قدرت کا دھیان کر اپنے خیالات کو آگے نہ بڑھا۔ اگر تجھے اس کی ایسی حکمت معلوم نہ ہو جس سے تیرے دل کو اطمینان آجائے تو اس کی وہ قدرت جو تیری تسلی کے لیے کافی ہے موجود ہے۔	17
113	جب تو اپنے بھائی کی دوستی پر اعتماد کرے تو اس بات کی مطلق پرواہ نہ کر کہ تو اس سے کیا سلوک کرتا ہے، اور وہ تجھ سے کیا برتاؤ کرتا ہے۔ یعنی اس پر مکمل بھروسہ کر۔	17
114	جب تو کمینے کی جاہلانہ بات پر حلم کرے گا تو اس کو غم میں ڈالے گا۔ پس ایسے کم عقل کا یہی علاج ہے کہ اپنی بُردباری سے اس کا غم بڑھا۔	17
115	جب تو کسی کمینے کے ساتھ احسان کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ تیرے احسان کے سبب تیرا دشمن ہو جائے گا۔	17
116	جب تو عالم نہ ہو اور علمی مسائل بیان نہ کر سکے تو علماء کے کلام کو توجہ سے سن کر اُسے محفوظ رکھ۔	17

17	جب روح مومن آسمان کی طرف جاتی ہے تو ملائکہ تعجب سے اس طرح کہتے ہیں کہ اس شخص کی حالت پر انتہائی تعجب ہے کہ یہ اُس گھر میں سے جس میں ہمارے بہترین اور برگزیدہ لوگ بگڑ گئے کس طرح صحیح وسلامت بچ کر آ گیا ہے۔	117
17	جب تجھے خداوند کریم علم دین کی دولت عطا فرما کر بلند مرتبہ بخشے تو جاہل تجھ سے کم درجہ ہیں ان کی کچھ فکر نہ کر بلکہ ان علماء کی اقتداء کر جو تجھ سے عالی مرتبت ہیں۔	118
17	جب موت کی ناگہانی آمد سے کوئی بھی مطمئن اور بے فکر نہیں تو پھر یہ بڑی عاجزی اور کم ہمتی ہے کہ آدمی اس کے لیے تیاری نہ کرے۔	119
17	جب تو کسی کام کا پختہ ارادہ کرے تو سوچ بچار اور دوست واحباب سے مشورہ کرنے کے بعد اسے شروع کر۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑ اور روز کا کام ہر روز کر لیا کر۔	120
17	جب تو اپنے پر عمل کرے گا تو لوگ ایک دوسرے کو بتائیں گے کہ تو عادل اور انصاف کرنے والا ہے۔	121
17	جب تو چاہتا ہے کہ تیری خوبیوں کو لوگ دقعت کی نظر سے دیکھیں تو اُن کو اپنی نظر میں کوئی اہمیت نہ دے۔	122
17	جب کمینہ آدمی اپنی قدر سے بڑھ جاتا ہے تو اس کے حالات خراب ہو جاتے ہیں۔	123
17	جب تو کسی میں بُری عادتیں دیکھے تو اپنے آپ کو ایسی خصلتوں سے بچا۔	124
17	جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو زیور علم سے آراستہ فرماتا ہے۔	125
17	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اُسے سکون، وقار اور بُردباری سے مزین فرماتا ہے۔	126
17	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اُسے سچائی کا الہام فرماتا ہے۔	127
17	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی عزت کرتا ہے تو حق کے قائم کرنے پر اس کی اعانت فرماتا ہے۔	128
17	جب تو عقل مند پر اعتراض کی انگلی اٹھاتا ہے اسے انتہائی تکلیف پہنچاتا ہے۔	129
17	جب تو جاہل کی کسی حرکت پر حلم سے کام لیتا ہے تو یقیناً اسے کافی جواب دے دیتا ہے۔	130
17	جب تو کام کرنے سے پہلے سوچ لے گا تو ہر کام کا انجام بہترین ہو گا۔	131
17	جب تم پر خداوند کریم کی نعمتوں کی بارش ہو اس کی معمولی نعمتوں کو بھی ناشکری سے متنفر نہ کرو۔	132

	شکر کی کمی کے سبب اپنے سے دُور نہ ہونے دو۔	
133	جب تیرا نفس تیرے ساتھ سختی سے پیش آئے تو تجھے چاہیئے کہ تو بھی اس کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔ تاکہ وہ مطیع ہو جائے اور اس کے ساتھ دھوکہ بازی اور فریب دہی کی چال اختیار کرتا کہ فرمانبردار بن جائے۔	17
134	جب تجھے کسی کام کی دشواری کا خطرہ ہو تو اس کے لیے سخت اور مضبوط ہو جا اس طرح وہ کام آسان ہو جائے گا۔ اور زمانے کے حوادثات میں اس کے ساتھ مکر و فریب سے کام لے اس طریقہ سے وہ سہل ہو جائیں گے۔	17
135	جب تجھے تیرے قوت و طاقت لوگوں پر ظلم کرنے کی دعوت دے تو اس بات کو یاد رکھ کہ خداوند کریم تجھے سزا دینے، مظلوموں سے ان کی تکلیف دُور کرنے اور تجھے اس میں مبتلا رکھنے پر قادر ہے۔	17
136	جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے مال کا دشمن قرار دیتا اور اس کی تمناؤں کو کم کر دیتا ہے۔	17
137	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو اس کے دل میں حُبِ مال پیدا کرتا اور اس کی تمناؤں کو زیادہ کرتا ہے۔	17
138	جب خداوند عالم کسی سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے عقل سلیم اور عمل صالح عنایت فرماتا ہے۔	17
139	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اُسے قلب سلیم اور خلق عظیم عطا فرماتا ہے۔	17
140	جب خداوند کریم کسی بندے سے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے شکم کو حرام اشیاء اور اس کی شرمگاہ کو حرام کاری سے بچاتا ہے۔	17
141	اللہ تعالیٰ جب کسی سے نیکی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو قناعت کا الہام فرماتا اور نیک زوجہ عطا فرماتا اس کی زوجہ کو مطیع قرار دیتا ہے	17
142	جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی چاہتا ہے تو اُس کے پیٹ اور شرمگاہ کو حرام سے بچاتا ہے۔	17
143	جب خداوند کریم کسی کی اصلاح کرنا چاہتا ہے تو اُسے کم بولنے، کم کھانے، کم سونے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔	17
144	جب بادشاہت کی بنیاد انصاف کے قواعد پر ہو اور اس کی چھت کے ستون رکھے جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی حمایت کرنے والوں کی امداد فرماتا ہے اور اس کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔	17
145	جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کے انجام کو سوچ لے اگر اس کے انجام بُرے ہوں تو اس سے پرہیز کر۔	17
146	جب تجھے سیدھا راستہ دکھایا جائے تو اپنے پروردگار سے خوف کر۔	17
147	جب تو کمزوروں کو کچھ دے نہیں سکتا تو اتنا ضرور کر کہ اُن کے ساتھ مہربانی فرما۔	17

17	جب کہ نرمی بے وقوفی ہے تو بے وقوفی نرمی ہے۔(میانہ روی اختیار کر)	148
17	جبکہ تو دنیا سے جارہاہے اور موت تیری طرف بڑھ رہی ہے تو تمہاری ملاقات بہت جلد ہو جائے گی۔	149
17	جب فرصت کا موقع ملے تو اُسے غنیمت سمجھ کیونکہ فرصت کو ضائع کرنا انتہائی نقصان دہ ہے۔	150
17	جب خداوند قدوس کسی بندے سے کوئی نعمت دُور کرنا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس کی عقل کو بگاڑ تا ہے۔ اور یہ انسان کے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے۔	151
17	جب کسی انسان کی طرف دنیا متوجہ ہوتی ہے تو اُسے دوسروں کی خوبیاں دے دیتی ہیں، اور جب کسی سے پیٹھ پھیر لے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی چھین لیتی ہے۔	152
17	جب کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے اسے مل جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ لوگوں سے ناامید ہو جائے اور خداوند کریم کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھے۔	153
17	جب تو کسی امر کا خوف رکھتا ہے تو اس میں داخل ہو جا کیونکہ ہر وقت ان کا خوف اس میں داخل ہونے کی نسبت زیادہ سخت اور بُرا ہے۔	154
17	جب بادشاہ تیرا قُرب بڑھائے تو چاہیئے کہ اس کی عزت اور بزرگی زیادہ کر۔	155
17	جب کمینہ تیری عزت زیادہ کرے تو چاہیئے کہ تو اس کی ذلت کو بڑھائے۔	156
17	جب باہمی حسد کی بارش شروع ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ باہمی فساد کے پودے اُگنے لگیں گے۔	157
17	جب دوستی کا واسطہ قائم ہو جائے تو آپس میں ایک دوسرے کو مال و دولت دینا اور امداد کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔	158
17	جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے(دین میں فقیہ بناتا) اور اس کے دل کو یقین کی دولت مرحمت فرماتا ہے۔	159
17	جب دنیا کی کوئی چیز چلی جائے تو اس پر غم نہ کر اور جب کسی پر احسان کرے تو اُسے مت جتا۔	160
17	جب تو مال کو جمع کرے اور اس میں دوسروں کا وکیل بنا رہے تو انجام یہ ہو گا کہ ان کو اس کے سبب سعادت اور تجھے شقاوت حاصل ہو گی۔	161

17	جب تو اپنا مال آخرت کے لیے خرچ کر دے اور اپنے مرنے کے بعد اپنے پس ماندگان پر خدا رحیم کو کفیل بنائے تو اس مال کی بدولت تجھے سعادت مندی حاصل ہو گی تیرے پسماندگان کو خداوند کریم کی کفالت کافی ہو گی۔	162
17	جب خداوند کریم کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے قناعت الہام فرماتا ہے، پس وہ قوتِ لایموت پر کفایت کرتا ہے لوگوں سے سوال کرنے سے بچا رہتا ہے۔	163
17	جب خداوند کریم کسی انسان کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے اعتدال پسندی اور حُسنِ تدبیر الہام فرماتا ہے، اور بدتدبیری وفضول خرچی سے بچاتا ہے۔	164
17	جب مباح اشیاء سے شکم پُری کی جائے تو دل اندھا ہو جاتا ہے اس میں صلاحیت نہیں آتی۔	165
17	جب تو دنیا سے روگردانی کرکے آخرت کا عاشق جانی ہو جائے تو تیرا تیر نشانے پر لگا، تیرے لیے کامیابی کے دروازے کھل گئے اور تو ہر طرح کی خیر وفلاح کے ساتھ فتح مند ہوا۔	166
17	جب کوئی تیرا دوست یا قریبی تجھے اپنا بھائی بنائے تو لازم ہے کہ اس کا غلام بن جائے، اور سچی وفاداری اور حُسنِ صفائی کے ساتھ اُس سے پیش آئے۔	167
17	جب تجھے کسی شخص میں کوئی ٹیڑھی خصلت معلوم ہو تو اس بات کا انتظار کر کہ اس میں اس قسم کی اور عادت بھی موجود ہوں گی۔	168
17	جب تیرا دوست تجھے کسی اچھی عادت کی ہدایت کرے تو اپنے نفس کو ایسے خصائل کا عادی بنا۔	169
17	جب تجھے زمانہ کی مصیبتیں پیش آئیں تو اُن کی برداشت کے لیے صبر و تحمل سے بیٹھ جا کیونکہ ان میں ہونا ان کو اور بڑھاتا ہے۔	170
17	جب تو اچھی باتیں کرتا ہے تو کام بھی اچھے کر تاکہ زبان کی بزرگی اور احسان کی فضیلت دونوں جمع ہو جائیں۔	171
17	جب تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور محرمات سے بچا رہے تو وہ تجھے بہشت میں جگہ دے گا، اور جب تو اُسے راضی کرے تو وہ تجھے اپنی رضامندی کی چادر پہنائے گا۔	172
17	جب تو سوال کرے گا تو سمجھ کر سوال کر اور خواہ مخواہ اصرار و تکرار نہ کر، کیونکہ جاہل آدمی جو سیکھنے کا ارادہ رکھے وہ عالم کے مشابہ اور ضدی عالم جاہل کے برابر ہے۔	173

17	جب تو محرمات سے پرہیز، شبہات سے اجتناب، فرائض کی ادائیگی، اور نوافل کی بجا آوری کرے تو یقیناً تو نے دین کی تمام فضیلتوں کی تکمیل کی۔	174
17	جب خداوند کریم کسی امت پر عذاب نازل نہیں فرماتا تو اس قوم کو قیمتوں کی گرانی، زندگیوں کو کوتاہی، منافع میں کمی، پھلوں میں قلت، نہروں میں پانی کی کمی، بارشوں کی کمی میں مبتلا فرماتا ہے۔ اور ان پر شریر حاکم مسلط فرماتا ہے۔	175
17	جب لوگ کم فروشی رائج کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو قحط سالی میں مبتلا کرے گا اور لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو زمین اپنی برکتوں پھلوں اور معادن کو روک لے گی۔ جب حکم میں ظلم کریں گے تو ایک دوسرے کے ساتھ ظلم و زیادتی میں مدد کریں گے۔ جب وعدہ شکنی کریں گے تو اُن پر دشمن مسلط ہوں گے۔ جب قطع رحمی کریں گے تو اُن کا مال بدکار لوگوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ جب لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے تو لوگ میرے اہل بیتؑ کے عمدہ لوگوں کی پیروی نہ کریں گے۔	176
17	جب تجھے خداوند کریم کے دربار میں کوئی حاجت پیش آئے تو پہلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ پھر اپنی حاجت طلب کر کیونکہ خداوند رحیم کی شان سے یہ بعید ہے کہ تو اس سے دو چیزوں کو طلب کرے اور وہ ایک کو تو پورا فرمائے اور دوسری کو رد کر دے۔	177
17	جب زمانہ اور اہل زمانہ میں عموماً صلاحیت کے آثار ظاہر ہوں، اور پھر کوئی شخص کسی ایسے شخص پر بدگمانی کرے جس سے کوئی خرابی ظاہر نہیں ہوئی اور اس نے یقیناً ظلم و زیادتی کی۔	178
17	جب زمانہ اور اہلِ زمانہ میں عموماً خرابی پھیل جائے اور پھر کوئی شخص کسی ایسے آدمی کی نسبت حسنِ ظن رکھے جس سے کوئی نیکی وقوع پذیر نہیں ہوئی تو بے شک اس نے ظلم و ستم کیا۔	179
17	جب کوئی انسان کسی بھی بُرے کام کو دیکھے اور وہ اسے ہاتھ اور زبان سے نہ مٹا سکے لیکن دل سے اُسے بُرا سمجھے اور خداوند کریم بھی اسے اس میں سچا جانے تو اس بُرے کام کے منکرین میں شمار ہو گا۔	180
17	جب کسی خاص آدمی کی صفائی بیان کی جائے تو اُسے لوگوں کی تعریف سے ڈرنا اور اس طرح کہنا چاہیئے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں سے زیادہ اور میرا پروردگار میرے نفس کو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ مجھے اس بات پر مواخذہ نہ فرما جو لوگ میری نسبت کہتے ہیں اور میرے متعلق جو کچھ ان کا نیک گمان ہے اس سے بھی میری حالت بہتر بنا دے۔	181

17	جب تم اچھے کام کو دیکھ کر اس کی طرف جلدی، بُرے کام کو دیکھ کر اس سے دُور، اطاعت الٰہی پر کاربند، اور مکارم اخلاق کی طرف راغب رہو تو سمجھ لو کہ تم محسن اور کامیاب ہو۔	182
17	جب تجھے کوئی ایسا محتاج ملے جو تیرے زادراہ کو میدان قیامت کی طرف لے جائے جب تجھے زادراہ کی سخت ضرورت ہوگی ویسے کاویسا تیرے حوالے کر دے تو اسے غنیمت سمجھ اور اپنا بوجھ اسے اٹھوادے اور جہاں تک ممکن ہو اس کو بہت سازادراہ دے کیونکہ کسی کے پاس پہنچ کر اپنا تمام دیا ہوا سامان اس سے لینے کا حقدار ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ تو کسی وقت ایسے شخص کو تلاش کرے اور اُسے نہ پائے۔	183
17	جب تجھے اپنی رائے میں خرابی معلوم ہو تو کسی عقل مند کی رائے کی پیروی کر تب وہ خرابی دُور ہو جائے گی۔	184
17	جب تم کوئی علمی بات سنو تو اُسے کوشش سے حاصل کرو مذاق اور دل کے ساتھ اُسے مخلوط نہ کرو۔ ورنہ دلوں میں اثرانداز نہ ہوگی۔ اور وہ اُسے تھوک کی طرف پھینک دے گا۔	185
17	جب تم یہ چاہو کہ علم سے کچھ فائدہ حاصل ہو تو اس پر عمل کرو اور مضامین علمیہ میں خوب غور وفکر کرو تاکہ دل انہیں محفوظ رکھی	186
17	جب خواہشات نفسانی تجھ پر غالب آجائے تو اُن کے مغلوب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی آرزوئیں مختصر کر دے اور قدرِ ضرورت پر اکتفاء کر۔	187
17	جب غیظ وغضب تجھ پر غالب آجائے تو حلم وو قار سے اُسے مغلوب کر۔	188
17	جب تجھ پر اچانک کوئی مصیبت پڑ جائے تو صبر اور اعانت خدا کے قلعہ میں پناہ لے۔	189
17	جب کسی دوست سے بے وفائی ظاہر ہو جائے تو اس کو چھوڑ دینا آسان ہو جاتا ہے۔	190
17	جب کسی انسان کی اصل (خاندان) شریف ہو تو وہ حضور وغیبت میں کے کام اور بزرگانہ برتاؤ کرتا ہے۔	191
17	جب کوئی شخص ایسے مزاج کا ہو کہ اس کی عزت کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو تو عقل مندی ہے اور جب کسی شریر کو کوڑے لگانے سے کوئی اثر نہ ہو تو اس کے مادہ شریر کو تلوار ہی دُور کر سکتی ہے۔	192
17	جب تم جاہل ہو تو علم حاصل کرو جب تجھ سے کسی بات کا سوال کیا جائے اور تو نہیں جانتا تو اس کا جواب یہ زیادہ بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔	193

194	جب تو کوئی ایسی خلاف طبع بات سنے جس سے تجھے اذیت ہو تو اس کا زمانہ گردن جھکا دے۔ اس طرح وہ تجھ سے ٹل جائے گی اور اس کا کچھ نقصان ضرور ہو گا۔	17
195	جب تو کوئی مضمون لکھے تو ختم کرنے سے پہلے اسے دوبارہ دیکھ لے اختتام تمہاری سمجھ کے مطابق ہو گا۔	17
196	جب تجھے اپنی طاقت وقوت اور سلطنت وشوکت کا غرور زیادہ ہو جائے جس سے تیرے دل میں گھمنڈ اور تکبر پیدا ہو تو خداوند قہار وجبار کی عظیم الشان سلطنت اور اس کی بے پایاں قدرت کا خیال کر جس کے سامنے تیری قدرت کوئی شے نہیں اور نہ ہی تیری قدرت وقوت کو اس میں کچھ دخل ہے اس طریقہ سے تیرے بازو نرم ہو جائیں گے تیری طبیعت کی تیزی اور سختی دُور ہو جائے گی اور تیری گم شدہ عقل واپس آجائے گی۔	17
197	جب عقل مند انسان بوڑھا ہو جائے تو اسکی عقل جوان ہو جاتی ہے اور جب نادان بوڑھا ہو جائے تو اسکی نادانی پر شباب آجاتا ہے	17
198	جب صاحب فضل وکمال دنیا میں کم ہو جائیں گے تو اس کے ساتھ ہی اہل تجمل (صاحبان بخشش وجود) کا خاتمہ ہو جائے گا۔	17
199	جب تجھے اپنے نفس کی اصلاح منظور ہے تو میانہ روی اور قناعت اختیار کر۔	17
200	جب متکلم کا کلام نیت کے مطابق ہو تو سامع اُسے قبول کرتا ہے، اور جب اس کی نیت کے مخالف ہو تو سننے والے دل میں اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔	17
201	جب انسان کا علم بڑھ جائے تو ساتھ ہی اس کا ادب بھی بڑھ جاتا ہے اور خوفِ الٰہی کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔	17
202	جب کسی آدمی کی نیکیاں اس کے بُرائیوں سے زیادہ ہوں تو وہ صاحب کمال ہے جب نیکیاں اور بُرائیاں برابر ہوں تو بھی بچاؤ کی صورت ہے جب بُرائیاں نیکیوں سے زیادہ ہوں تو ایسے شخص کی ہلاکت اور تباہی ہے۔	17
203	جب تیرے عزیز واقربا کی خبر موت دینے والے تیرے پاس کثرت سے آنے لگیں تو آخر ایک دن تیری موت کی خبر لوگوں کو سنائیں گے۔	17
204	جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے ہدایت وراست روی الہام فرماتا ہے۔ اور اپنی اطاعت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔	17
205	جب کہیں بُردباری فساد کا باعث ہو تو ایسے مواقع پر درگزر کرنا عاجز اور کمزوری کا ذریعہ ہے۔	17

فصل 18

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن کلمات حکمتِ آمیز کا ترجمہ جو حرف الباء میں داخل ہیں اور ان کی ابتدا "بازائد" سے ہوتی ہے	فصل
1	شکر سے نعمات سدا باقی رہتی ہیں۔	18
2	تواضع سے بلندی حاصل ہوتی ہے۔	18
3	بندگانِ خدا پر احسان کرنے سے مرتبہ بڑھتا ہے۔	18
4	خاموشی سے عزت و وقار کی زیادتی ہوتی ہے۔	18
5	حُسنِ موافقت سے دوستی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔	18
6	باوقار رہنے سے ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔	18
7	علم کے ذریعہ دوست زیادہ ہوتے ہیں۔	18
8	راہِ راست پر چلنے سے عقل و بصیرت بڑھ جاتی ہے۔	18
9	ایثار سے آزاد لوگ غلام بن جاتے ہیں۔	18
10	احسان سے انسان تابعدار ہو جاتا ہے۔	18
11	مِنت رکھنے سے احسان مکدّر اور خراب ہو جاتا ہے۔	18
12	انصاف سے محبت ہمیشہ قائم رہتی ہے۔	18
13	وعظ و نصیحت سے غفلت دُور ہو جاتی ہے۔	18
14	حلم سے حکمت پیدا ہوتی ہے۔	18
15	تواضع سے رفعت و منزلت کو زینت حاصل ہوتی ہے۔	18
16	حُسنِ سلوک سے محبت پائیدار ہو جاتی ہے۔	18
17	کنجوسی کرنے سے عیب زیادہ ہو جاتے ہیں۔	18

18	توفیق ایزدی سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔	18
18	سخاوت سے سرداری حاصل ہوتی ہے۔	19
18	شکر گزاری نعمت میں زیادتی کا ذریعہ ہے۔	20
18	عبادت کا اطمینان خدا تعالیٰ پر یقین اور ایمان رکھنے کی وجہ سے ہے۔	21
18	حُسنِ معاشرت سے محبت ودوستی کو دوام حاصل ہوتا ہے۔	22
18	نرمی سے مروّت کامل ہو جاتی ہے۔	23
18	احسان جتلانا نیکی کو چھپاتا ہے۔	24
18	زیادہ بے قراری سے مصیبت بڑھ جاتی ہے۔	25
18	مصائب برداشت کرنے اور مکارم اخلاق سے جنت ملتی ہے۔	26
18	صبر سے محنت وتکلیف کم ہو جاتی ہے۔	27
18	ایمان سے نجات حاصل ہوتی ہے۔	28
18	صحت وتندرستی سے لذت زندگی حاصل ہوتی ہے۔	29
18	عقل سے اسرار دانائی معلوم ہوتی ہے۔	30
18	خداوند عالم کے ذکر سے اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔	31
18	ایمان نیکوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔	32
18	عدل وانصاف سے برکتیں دگنی ہو جاتی ہیں۔	33
18	انسان عقل سے نیکیوں کو حاصل کرتا ہے۔	34
18	انسان احسان کرنے سے آزاد لوگوں کے دل میں گھر کرلیتا ہے۔	35
18	لوگ نیکی کرنے سے ہمیشہ شکر گزار رہتے ہیں۔	36
18	عدل وانصاف سے رعیت کی اصلاح ہوتی ہے۔	37

38	غور و فکر سے انسان کی زندگی سنورتی ہے۔	18
39	علم، پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔	18
40	علم غصے کو پینے سے حاصل ہوتا ہے۔	18
41	علم سے زندگی ملتی ہے۔	18
42	سچائی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔	18
43	جھوٹ سے منافق لوگ زینت حاصل کرتے ہیں۔	18
44	لالچ سے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔	18
45	سچائی سے تکمیل مروّت ہوتی ہے۔	18
46	قربۃً الی اللہ بھائی چارہ کرنے سے مروّت کی تکمیل ہوتی ہے۔	18
47	قربۃً الی اللہ محبت کرنے سے بھائی بندی حاصل ہوتی ہے۔	18
48	نرمی اور ہمدردی سے کام آسان ہو جاتے ہیں۔	18
49	صبر کرنے سے پسندیدہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔	18
50	صحت سے لذّت مکمل ہوتی ہے۔	18
51	زہد سے حکمت کا پھل ملتا ہے۔	18
52	ظلم سے نعمتیں چھن جاتی ہیں۔	18
53	سرکشی خداوند عالم کے عذاب کا ذریعہ ہے۔	18
54	احسان کرنے سے آزاد لوگ غلام ہو جاتے ہیں۔	18
55	حُسنِ معاشرت سے ساتھی مانوس ہو جاتے ہیں۔	18
56	علم سے ٹیڑھے سیدھے ہو جاتے ہیں۔	18
57	حق کے ساتھ دلیل پیش کرنے والے غالب رہتے ہیں۔	18

18	مدارات سے مقاصد پورے ہو جاتے ہیں۔	58
18	تکالیف اٹھانے سے بہت سی تعریفیں حاصل ہوتی ہیں۔	59
18	پرہیزو پاک دامنی سے اعمال پاکیزہ وزیادہ ہوتے ہیں۔	60
18	صدقہ سے زندگیاں لمبی ہوتی ہیں۔	61
18	دُعا سے مصائب دُور ہوتے ہیں۔	62
18	حُسنِ کردار سے عمدہ تعریف حاصل ہوتی ہے۔	63
18	اخلاص سے اعمال بلند ہوتے ہیں۔	64
18	خداوند عالم کی اطاعت سے خوش قسمتی حاصل ہوتی ہے۔	65
18	قناعت سے عزّت ملتی ہے۔	66
18	اطاعت سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔	67
18	تکبّر سے ناراضگی خدا پیدا ہوتی ہے۔	68
18	کاہلی و سُستی سے موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔	69
18	اپنے آپ کو فنا کرنے سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے۔	70
18	تکالیف و مصائب لالچ سے ہیں۔	71
18	ناامیدی سے ہر طرح کی بے نیازی حاصل ہوتی ہے۔	72
18	گناہ سے بدبختی و شقاوت حاصل ہوتی ہے۔	73
18	آفات کے عوارضات پیش آنے سے نعمات مکدر و خراب ہو جاتی ہے۔	74
18	ایثار سے انسان کریم کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔	75
18	لذّت کی مقدار کے مطابق بے لذتی پیدا ہوتی ہے۔	76
18	خوشی کے مطابق غم ملتا ہے۔	77

18	مال جان کو خطرے میں ڈالنے سے حاصل ہوتے ہیں۔	78
18	اقوال سچائی سے زینت پاتے ہیں۔	79
18	سخاوت کردار کی زینت ہے۔	80
18	اخلاص نیک اعمال کی جان ہے۔	81
18	جودو بخشش سے سیادت ملتی ہے۔	82
18	لُطف ومدارت سے لوگوں کے نفوس مانوس ہوتے ہیں۔	83
18	اقبال سے نحوست اور بدبختی دُور ہو جاتی ہے۔	84
18	خوش قسمتی سے زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔	85
18	غصّہ کی زیادتی راہ حق سے ہٹاتی ہے۔	86
18	انصاف کی بات کہنے سے لوگ ضرور عزّت کرتے ہیں۔	87
18	حق سے روگردانی کرنے پر انسان ضرور گمراہ ہو جاتا ہے۔	88
18	اچھی عادات سے مخالف مغلوب ہوتے ہیں۔	89
18	فضائل حاصل کرنے سے دشمن ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔	90
18	ہمیشہ ذکر خدا کرنے سے غفلت دُور ہو جاتی ہے۔	91
18	حُسنِ معاشرت سے دوستی کو بقاء حاصل ہوتی ہے۔	92
18	متواتر غور وفکر کرنے سے شک دُور ہو جاتا ہے۔	93
18	دینی امور میں متواتر شک میں مبتلا رہنا شرک پیدا کرتا ہے۔	94
18	دانائی ودانشمندی سے علم کے مشکل مسائل حل ہوتے ہیں۔	95
18	کمال حق سے علم وبُردباری میں زیادتی ہوتی ہے۔	96
18	انسان عقل کے ذریعے علم کی چوٹی تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔	97

18	صبر سے بڑے بلند معاملات اور مطالب حاصل ہوتے ہیں۔	98
18	مصیبتیں ہمّت کے مطابق ہوتی ہیں۔	99
18	مصیبت پر بے قراری سے رنج و غم دوچند ہو جاتا ہے۔	100
18	پرہیز گاری سے تمام گناہوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔	101
18	ورع و تقویٰ سے انسان کمینہ خصائل سے محفوظ رہتا ہے۔	102
18	بہترین اخلاق سے رزق زیادہ ہو جاتا ہے۔	103
18	عمدہ صحبت سے ساتھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔	104
18	سچی پرہیز گاری سے دین محفوظ ہو جاتا ہے۔	105
18	تقدیر خدا پر راضی رہنے سے حُسنِ یقین کا پتہ چلتا ہے۔	106
18	نیک اعمال سے ایمان کا پتہ چلتا ہے۔	107
18	حُسن توکل سے صدق یقین کا نشان ملتا ہے۔	108
18	کثرت تواضع سے شرافت کمال تک پہنچتی ہے۔	109
18	زیادتی تکبر سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔	110
18	مزاج کی تندرستی سے کھانے کی لذت محسوس ہوتی ہے۔	111
18	درست رائے سے انسان کی دُوراندیشی کو تقویت پہنچتی ہے۔	112
18	بے ہودہ باتوں کے چھوڑنے سے عقل کامل ہوتی ہے۔	113
18	زیادہ بُردباری سے انسان کی فضیلت بڑھتی رہتی ہے۔	114
18	ایثار کرنے سے انسان لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔	115
18	رذیل کاموں سے اجتناب کرنے والا عیب لگانے والوں کی زبان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔	116
18	عمل سے ثواب و جزا ملتی ہے سُستی اور کاہلی سے نہیں۔	117

118	حُسنِ عمل سے علم کا پھل ملتا ہے نہ کہ اچھی باتوں سے۔	18
119	عمل سے جنت ملتی ہے نہ کہ تمنا کرنے سے۔	18
120	انسان اعمال صالحہ سے بلند مراتب پر فائز ہوتا ہے۔	18
121	انسان اپنی بُری عادات پر غالب آنے سے بلند مقامات پر پہنچتا ہے۔	18
122	احسان کرنے سے لوگوں کے دل جیتے جاتے ہیں۔	18
123	سخاوت سے عیب چھپ جاتے ہیں۔	18
124	لطف عاجزی سے تمام امور کا انتظام درست ہو جاتا ہے۔	18
125	مصائب کی وجہ سے خوشی خاک میں مل جاتی ہے۔	18
126	اطاعت سے جنت پرہیز گاروں کے قریب ہو جاتی ہے۔	18
127	نافرمانی سے گمراہ لوگوں کے لیے دوزخ تیار کی جاتی ہے۔	18
128	خداوند عالم کے نصیب اور تقسیم سے دنیا کا انتظام قائم اور اہل دنیا کے لیے دنیا کافی ہے۔	18
129	صداقت ووفاداری سے مروّت کمال کو پہنچتی ہے۔	18
130	نرمی سے مشکل امور آسان ہو جاتے ہیں۔	18
131	نرم روی سے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔	18
132	بُردباری اور تحمل سے لوگ تیرے معاون ومددگار ہو جائیں گے۔	18
133	عاجزوں کی مدد تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لیے پناہ اور قلعہ بن جائے گی۔	18
134	قاصد کی عقل اور ادب سے اس کے بھیجنے والے کی عقل کا اندازہ ہوتا ہے۔	18
135	کشادہ روی اور خندہ پیشانی سے احسان اور سخاوت ہونے پر سہاگہ ہے۔	18
136	دنیا کی محبت اختیار کرنے سے بدبختوں کا انجام بُرا ہوا۔	18
137	مراتب کی بلندی کے مطابق مصائب کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔	18

138	پاک دامنی کا دارومدار پرہیز گاری پر ہے۔	18
139	لوگوں کے گناہ معاف کرنے سے رحمت خداوندی نازل ہوتی ہے۔	18
140	عقل سے نفس مکمل ہے۔	18
141	مجاہدہ سے نفس کی اصلاح ہوتی ہے۔	18
142	عقل سے سب کاموں کی اصلاح ہوتی ہے۔	18
143	جہالت سے ہر قسم کی بُرائی پیدا ہوتی ہے۔	18
144	فکر سے تمام معاملات کی تاریکی دُور ہوتی ہے۔	18
145	ایمان سے انسان سعادت کی بلندی اور اعلیٰ درجے کی خوشی کو پہنچتا ہے۔	18
146	توبہ سے بُرائیاں دُور ہوتی ہیں۔	18
147	ایمان سے نیک اعمال کا پتہ چلتا ہے۔	18
148	اطاعت سے قسمت چمک جاتی ہے۔	18
149	پرہیز گاری سے نیک اعمال بڑھتے ہیں۔	18
150	سخاوت کرنے والے زیادہ سخاوت سے پہچانے جاتے ہیں۔	18
151	زیادہ بُردباری سے حلیم لوگوں کا تعارف ہوتا ہے۔	18
152	احسان سے شریف اور آزاد لوگ غلام ہو جاتے ہیں۔	18
153	حُسنِ وفا سے نیکیوں کا پتہ چلتا ہے۔	18
154	حُسنِ اطاعت سے برگزیدہ لوگ پہچانے جاتے ہیں۔	18
155	ادب سے عقلمندوں کی زیرکی بڑھتی ہے۔	18
156	پرہیز گاری وپارسائی سے مومن پاک وصاف ہو جاتے ہیں۔	18
157	جودوکرم سے بزرگی کی بنیاد قائم اور تعریف حاصل ہوتی ہے۔	18

18	احسان کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔	158
18	گناہ معاف کرنے سے بزرگی بڑھتی ہے۔	159
18	نرمی کرنے سے مقاصد حاصل ہوتی ہیں۔	160
18	مال خرچ کرنے سے لوگ بہت ہی تعریفیں کرتے ہیں۔	161
18	احسان کرنے سے انسان لوگوں کے دلوں پر حاکم بن جاتا ہے۔	162
18	بخشش وعطا کی زیادتی عیب چھپاتی ہے۔	163
18	مہربانی سے محبت مستحکم ہوتی ہے۔	164
18	نرمی ومہربانی سے دوستی پائیدار ہوتی ہے۔	165
18	لوگوں پر مہربانی رحمت خداوندی کو دوام بخشتی ہے۔	166
18	لوگوں پر انعام کرنا، انعام خداوندی کو دوام بخشتا ہے۔	167
18	سخت تکالیف برداشت کرنے سے بلند درجے ملتے اور ہمیشہ کی راحت نصیب ہوتی ہے۔	168
18	صلہ رحمی کرنے سے بہت سی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔	169
18	قطع رحمی کرنے سے طرح طرح کی تکلیفیں اور عذاب آتے ہیں۔	170
18	لگاتار غور وفکر سے انجام بخیر ہوتا ہے۔	171
18	نیک نیتی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔	172
18	انجام بینی سے انسان ہلاکت سے محفوظ رہتا ہے۔	173
18	کارخانہ قدرت میں غور وفکر سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔	174
18	حق پر قائم رہنے سے تائید خداوندی ملتی ہے۔	175
18	احسان کرنے سے لوگ غلام ہو جاتے ہیں۔	176
18	انسان خواہشات نفسانی پر قابو رکھنے سے محفوظ رہتا ہے۔	177

حکمت		فصل
178	خوف خداوندی کے سبب گریہ کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔	18
179	اپنے نفس پر خوش ہونے سے بُرائیاں اور عیب ظاہر ہوتے ہیں۔	18
180	توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔	18
181	دِلی مطالب پورا کرنے کے لیے خطرات میں کودنا ضروری ہے۔	18
182	لالچ سے اچھے بھلے انسان ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں۔	18

فصل 19

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن فرامین کا ترجمہ جو حرف باء میں داخل ہیں اور لفظ "بادر" یا "بادروا" سے شروع ہوتے ہیں	فصل
1	اطاعت خداوندی میں جلدی کر تا کہ تجھے سعادت نصیب ہو۔	19
2	عمل خیر میں جلدی کر تا کہ تجھے دو جہان کی خیر و برکات ملیں۔	19
3	اوقات فرصت میں تکلیف آنے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کر۔	19
4	نیک اعمال کرنے میں جلدی کر کیونکہ اچھے کاموں کی کبھی کبھار فرصت ملتی ہے۔	19
5	عمل خیر میں جلدی کر، لمبی امیدوں کو چھوٹا سمجھ، موت کا ہر وقت خیال رکھ۔	19
6	دلی امیدیں پورا ہونے کا انتظار نہ کر، ان کے حصول سے پہلے نیک عمل کو غنیمت سمجھ، موت کے اچانک آجانے سے ڈر تا کہ اعلیٰ درجے کی آرزوئیں پوری ہوں۔	19
7	اُلٹا دینے والی زندگی کے ختم ہونے سے پہلے عملِ خیر میں جلدی کرو۔	19
8	عمل خیر سے روکنے والی بیماری اور جھپٹ لے جانے والی موت سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔	19
9	یقینی موت کے آنے سے پہلے نیک کاموں میں سبقت کر۔	19
10	صاحب اقتدار اور غالب خداوند متعال کی گرفت سے پہلے عمدہ اعمال میں جلدی کرو۔	19
11	تنگی اور تکلیف آنے سے پہلے نیک کام میں جلدی کرو۔	19

19	رُوح کے نکلنے (موت) سے پہلے نیک کام میں جلدی کر۔	12
19	اس تھوڑی سی فرصت میں نیک عمل میں جلدی کر کیونکہ اس میں توبہ کی گنجائش اور گناہ سے بچنے کا امکان ہے۔	13
19	جبکہ تمہارے بدن تندرست، زبانیں کھلی، توبہ مسموع اور اعمال مقبول ہیں، تو ایسی حالت میں نیک اعمال بجالانے میں جلدی کرو۔	14
19	اپنی موت آنے سے پہلے نیک عمل میں جلدی کرو اور فانی دنیا کو بیچ کر اس کے بدلہ میں باقی رہنے والی آخرت خرید لو۔	15
19	موت سے پہلے اپنے مال نیک کاموں میں خرچ کرنے میں جلدی کرو تا کہ گناہوں سے پاک و پاکیزہ اور بارگاہ الٰہی میں مقرب بن جاؤ۔	16
19	موت اور تکلیف آنے سے قبل نیک اعمال میں سبقت کرو، اس کے کرنے سے پہلے اس کے لیے تیار ہو جاؤ، اس کے آنے سے پہلے اس کے واسطے سامان تیار کرو۔	17
19	جبکہ ایسے میں تمہاری طبیعت راست روی کی طرف مائل بدن تندرست، فرصت و مہلت موجود، مشیت و ارادہ قائم ہے، نیک کام کرنے میں سبقت کرو۔	18
19	نیک اعمال میں جلدی کرو اور موت آنے سے پیشتر نیک عمل کر لو، جو کچھ تم قیامت کے لیے بھیجو گے اس کا بدلہ پاؤ گے، اور جو کچھ اپنی آخرت کے لیے روانہ کرو گے اس کی خیر ملے گی اور جو پیچھے چھوڑ جاؤ گے اس کا مطالبہ اور حساب ہو گا۔	19
19	عمل خیر میں سبقت کرو اور اچانک موت آنے سے پہلے نیک عمل کر لو، کیونکہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ لوگوں کی امیدیں ختم ہو جائیں گی اور موت ان کو اپنی گرفت میں جکڑ لے گی۔	20
19	جبکہ تم بااختیار اور آزاد ہو عمل خیر میں سبقت کرو۔	21
19	بڑھاپے سے قبل جوانی کے زمانہ میں، بیماری سے پیشتر صحت، اور تندرستی کے وقت نیک عمل کرنے میں جلدی کرو۔	22
19	تنگ دستی اور ناداری سے پہلے مال داری کی حالت میں، موت سے قبل زندگی کے لمحات میں نیک کام کرنے میں جلدی کرو۔	23

فصل 20

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن کلمات کا ترجمہ جو باب الباء ثابتہ میں داخل ہیں اور لفظ "بِئْسَ" سے شروع ہوتے ہیں	حکمت
20	نادانی بُری بیماری ہے۔	1
20	بے وقوفی بُری عادت ہے۔	2
20	حرص بُرا ساتھی ہے۔	3
20	نقصان پر راضی ہونا بُری رائے ہے۔	4
20	چغل خوری بُری عادت ہے۔	5
20	لمبی آرزو بڑا لالچ ہے۔	6
20	مال حرام بُری خوراک ہے۔	7
20	بُری غذا یتیموں کا مال کھانا ہے۔	8
20	گناہوں کا پٹہ سب سے بُرا ہار ہے۔	9
20	بادشاہ بُرے ساتھی ہیں (یعنی ان کی سیرت میں وفا کا نام و نشان تک نہیں)	10
20	امانت میں خیانت بُری عادت ہے۔	11
20	یاوہ گوئی بُری عادت ہے۔	12
20	جہالت بدترین ساتھی ہے۔	13
20	بُرا چہرہ وہ ہے جس میں حیا نہ ہو۔	14
20	دُشمن بُرا ساتھی ہے۔	15
20	بُرا پڑوسی وہ ہے جو بدذات ہو۔	16
20	بُرا ساتھی وہ ہے جو حسد کرے۔	17

20	بُرا وہ ہے جو کینہ پرور ہو۔	18
20	نافرمانی خدا بُرا عمل ہے۔	19
20	بُرا شخص وہ ہے جو اپنے دین کو دوسرے کی دنیا کے بدلے فروخت کر دے۔	20
20	ظُلم بُری سیاست ہے۔	21
20	بدی کرنا بُرا ذخیرہ ہے۔	22
20	فرماں بردار کو ظُلم کا نشانہ بنانا بُرا ظُلم ہے۔	23
20	کسب حرام بُری کمائی ہے۔	24
20	پرہیز گاری و پارسائی کا بُرا ساتھی شکم پُری ہے۔	25
20	دین کا بُرا ساتھی لالچ ہے۔	26
20	جھوٹ بولنا بُرا کلام ہے۔	27
20	بُرا نسب بد اخلاقی ہے۔	28
20	بُری کوشش دوستوں میں جدائی ڈالنا ہے۔	29
20	بُرا بار قرض ہے۔	30
20	بُری آمادگی خود پسندی ہے۔	31
20	آخرت کے لیے بُرا توشہ بندگان خدا پر ظُلم کرنا ہے۔	32
20	بُرا قرض خواہ نیند ہے جو تھوڑی سی زندگی کو ختم اور بہت سے ثواب کو ضائع کر دیتی ہے۔	33
20	غصہ بُرا دوست ہے جو عیوب کو ظاہر، بُرائی کو نزدیک اور نیکی کو دُور کرتا ہے۔	34
20	بخل بُری عادت ہے۔	35
20	لمبی آرزوئیں رکھنا بُری صفت ہے جس سے زندگی فنا اور عمل ضائع ہو جاتا ہے۔	36
20	بُرا گھر دنیا ہے۔	37

38	بُری رائے یہ ہے کہ انسان باقی آخرت کے بدلے فانی دنیا کو اختیار کرے۔	20
فصل 21		
حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے وہ فرامین جو باب الباء میں داخل ہیں اور مطلقاً "با" سے شروع ہوتے ہیں	فصل
1	ہفتہ اور جمعرات کے دن صبح سویرے کسی کام کو جانا برکت کا سبب ہے۔	21
2	ماں باپ پر احسان کرنا اولاد کا انتہائی اہم فریضہ ہے۔	21
3	انسان کا پیٹ اس کا دشمن ہے۔	21
4	جوانمردی، کمینہ عادات سے دُور رہنے کا نام ہے۔	21
5	صدقہ و خیرات دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔	21
6	اپنے اقرباء سے نیکی کرنا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔	21
7	انسان کی مصیبت اس کی زبان میں ہے۔	21
8	انسان کا کلام اور گفتگو اس کے دل میں قوت کو ظاہر کرتا ہے۔	21
9	اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں علی الصبح مصروف ہو جاتا کہ سعادت دارین حاصل ہو۔	21
10	اعمال خیر میں سبقت کرتا کہ دو جہاں کی نیکی و برکت حاصل ہو۔	21
11	خوف الٰہی میں گریہ وزاری گناہوں کو دھو دیتی ہے۔	21
12	انسان کے دین و ایمان کے مطابق اُسے دنیا کے مصائب پیش آتے ہیں۔	21
13	اعمال خیر بجالانے سے زندگی میں برکت ہوتی ہے۔	21
14	انسان کو تمام مصائب لالچ اور دلی امیدوں کے پیچھے پڑنے سے پیش آتے ہیں۔	21
15	علم کو خرچ کرنا علم کی زکوٰۃ ہے۔	21
16	علم سے حلم کا مقام حاصل ہوتا ہے۔	21

21	عطاو بخشش نعمتوں کی زکوٰۃ ہے۔	17
21	جنگ سے بچے ہوئے حضرات کی اولاد اور تعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔	18
21	جاہ وحشت کو خرچ کرنا عزت وجاہ کی زکوٰۃ ہے۔	19
21	علی الصبح کام کو جاؤ کیونکہ صبح سویرے کام پر جانے میں برکت ہے، اور اپنے کاروبار میں دوست احباب سے مشورہ کیا کرو کہ اس طرح مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔	20
21	چاہے اس چیز کی طلب میں جو بہت اہم اور عظیم ہی کیوں نہ ہو کامیابی حاصل ہو جائے، پھر بھی اس کے لیے عزت وآبرو کی بازی لگانا بہت بڑی بات ہے۔	21
21	صد آفرین، ایسے عالم کے لیے ہے جس نے علم دین حاصل کیا، اپنے آپ کو بُرے کاموں سے روکا۔ خداوند قہار کے ناگہانی عذاب سے ڈرا، اپنی آخرت کی خاطر زادراہ تیار کیا اور اس کے لیے تیار ہو گیا۔ اگر اس سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو خندہ پیشانی سے جواب دیتا ہے اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو خاموش رہتا ہے۔ اس کا کلام درست اور صحیح ہے اس کی خاموشی اس لیے ہے کہ فضول باتوں سے باز رہنا چاہتا ہے نہ کہ وہ جواب دینے سے عاجز ہے۔	22
21	السلام علیکم کہنا یا ہدیہ تحفۃً دینا حُسنِ اخلاق اور نیک خصائل میں داخل ہے۔	23
21	لوگوں پر مال ودولت خرچ کرنا بہترین خصلت اور بہت اچھی صفت ہے۔	24
21	کمینوں کے سامنے اپنی بے عزتی کروانا بہت بدترین موت ہے۔	25
21	جب تو صبر کرے تو اپنے نفس کو کامیابی اور فتح کی بشارت دے۔	26
21	تم اپنے ماں باپ سے نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی۔	27
21	یتیموں کے ساتھ نیکی، فقرا کی غم خواری اور ضعیفوں سے نرمی کرو۔	28
21	وعظ ونصیحت اور تمہارے درمیان غفلت وغرور کا پردہ پڑا ہوا ہے۔	29
21	بے وقوف کی دُوری اس کی نزدیکی سے اور اس کی خاموشی اس کے کلام سے بہتر ہے۔	30
21	تیری خندہ پیشانی تیری اوّل درجے کی نیکی اور تیرا وعدہ تیرا بہترین عطیہ ہے۔	31

32	تیری کشادہ روی تیرے نفس کی شرافت کا پتہ دیتی اور تیری تواضع تیرے بلند ترین خلق کو ظاہر کرتی ہے۔	21
33	تمہاری زندگی کا انجام فنا اور تمہارے فنا ہو جانے کا نتیجہ حیاتِ دائمی ہے۔	21
34	فانی دنیا کو فروخت کر کے عالم جاودانی خرید کر، اور دنیا کی زائل ہونے والی اشیاء کے عوض آخرت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل کرو۔	21
35	لوگوں کو مال اور دولت عطا کرنے میں ہاتھ کشادہ رکھنا ثواب کو زیادہ کرتا اور اجر وجزا کو بڑھاتا ہے۔	21
36	حضرت رسالت مآبؐ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے اپنے خدائے برحق کے احکام کو لوگوں کے عذر بہانے دُور کرنے کے لیے پہنچا دیا۔ خدا نے تمہارے عذاب سے ڈرانے میں اپنی امت کی بھلائی فرمائی۔ اور جنت کی دائمی نعمات کی خوشخبری سُنا کر ان کو اس کی طرف بلایا۔	21
37	جہالت کی تاریکی میں ہمارے سبب تم نے راہِ ہدایت پائی اور عزت وبلندی کے کوہان پر سوار ہوئے، ہمارے طفیل تمہارے قوت وشجاعت کے سیلاب میدانوں میں بہنے لگے۔	21
38	اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کائنات کا ہماری ذات سے آغاز فرمایا اور ہم پر ہی اُسے ختم فرمائے گا ہماری بدولت جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، ہمارے ذریعہ سے سخت زمانے کو رفع فرماتا، اور ہماری برکت سے مینہ برساتا ہے پس چاہیئے کہ تم کو فانی دنیا خداوند عالم کی طرف سے دھوکہ اور فریب میں نہ ڈالے۔	21
39	صفات مومن بیان فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن کی خوشی اس کے چہرے میں، اس کا غم اس کے دل میں ہوتا ہے۔ اس کا سینہ نہایت وسیع، اس کا نفس انتہائی ذلیل ہوتا ہے۔ وہ اپنی بڑائی کرنا ناپسند کرتا اور اپنی شہرت کو دشمن سمجھتا ہے اس کا غم طویل اور اس کی ہمت رفیع وبلند ہوتی ہے وہ اکثر خاموش رہتا، اپنے اوقات کو دین یا دنیا کے کسی ضروری کام میں خرچ کرتا ہے کسی وقت بیکار نہیں رہتا، تنہائی میں صابر وشاکر ہوتا ہے۔ غور وفکر میں مشغول اور اپنی حاجت کو مخفی رکھتا ہے۔ وہ سہل خلق اور نرم خو ہوتا ہے اس کی جان پتھر سے زیادہ سخت ہوتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے انتہائی ذلیل غلام کی طرح گردن جھکاتا ہے۔	21

فصل 22

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان فرمودات کا ترجمہ جو باب التاء میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "تا" سے ہوتی ہے	فصل
1	اللہ سے تجارت کر فائدہ پائے گا۔	22
2	اپنی نجات کے لیے اس کی اطاعت کو وسیلہ بنا تا کہ کامیابی حاصل ہو۔	22
3	عمل درجہ کمال تک پہنچنے سے مکمل سمجھا جاتا ہے۔	22
4	اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے اجتناب کر تا کہ تو کامیاب ہو جائے۔	22
5	نیک فال لے بفضل خدا کامیابی ہو گی۔	22
6	خوشنودی خدا تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کر وہ تجھے بلند مرتبہ عطا فرمائے گا۔	22
7	اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو مضبوط پکڑ لے وہ تجھے اپنا مقرب بنا لے گا۔	22
8	نیکی کا انحصار جلدی کرنے پر ہے۔	22
9	بُرے شخص کے ساتھ نیکی کرنا گویا اُسے برباد کرنا ہے۔	22
10	کام میں دیر کرنا کاہلی کی علامت ہے۔	22
11	نیک کام کرنے کی نسبت اسے خالص اللہ تعالیٰ کے لیے بجالانا دشوار ہے۔	22
12	بادشاہ کا تاج اس کا عدل وانصاف ہے۔	22
13	انسان کی صفائی وپاکیزگی اس کی عقل ہے۔	22
14	تواضع انسان کو بلند مرتبہ بناتی ہے۔	22
15	تکبر وبڑائی انسان کو اس کے مرتبہ سے گرا دیتی ہے۔	22
16	خلوص نیت سے بندے کو بارگاہ خداوندی میں قرب ملتا ہے۔	22
17	علم حاصل کرو تا کہ عالم بن جاؤ۔	22

22	لوگوں کی عزت کرتا کہ وہ تیری عزت کریں۔	18
22	لوگوں کے ساتھ فضل واحسان کرتا کہ توسب کا مخدوم بن جائے۔	19
22	شرافت، تواضع سے مکمل ہوتی ہے۔	20
22	سرداری لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے سے کمال کو پہنچتی ہے۔	21
22	علم، عمل کرنے سے کامل ہوتا ہے۔	22
22	احسان، منت نہ رکھنے سے مکمل ہوتا ہے۔	23
22	ثواب اور جزا مصیبت کے مطابق ملتی ہے۔	24
22	خداوند تعالیٰ کی امداد واعانت، تکلیف کی مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔	25
22	عارفین خدا کے دل اس قدر صاف ہوتے ہیں کہ وہ پوشیدہ اسرار جاننے کی پوری استعداد رکھتے ہیں، اور بعض تو اسرار سے واقف بھی ہو جاتے ہیں۔	26
22	بُردباری کا پانی غصے کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔	27
22	سچائی کی کوشش اور جھوٹ سے اجتناب بہترین عادت اور عمدہ ترین ادب ہے۔	28
22	لوگوں کے عیوب کی جستجو بڑا عیب ہے۔	29
22	گناہ کو کم ترین وحقیر سمجھنا گناہ کرنے سے زیادہ بُرا ہے۔	30
22	چراغ کو وقت پر جلانا اور بجھانا کامیابی کی نشانی ہے۔	31
22	اپنی غلطی کے تدارک کے لیے جلدی کرنا اپنی اصلاح کی تدبیر ہے۔	32
22	قرآن مقدس کی آیات کو غور فکر کی نظر سے دیکھ اس سے عبرت کا سبق حاصل کرو، کیونکہ قرآن مقدس انتہائی عبرت کا کلام ہے۔	33
22	عالم جاودانی اور دنیا کے فانی میں امتیاز بہترین فکر اور عمدہ سوچ ہے۔	34
22	انسان کا تاج اس کی پاکدامنی اور اس کی زینت اس کا عدل وانصاف ہے۔	35

36	مومن کی پرہیز گاری اس کے دل میں اور اس کی توبہ زبان پر ظاہر ہوتی ہے۔	22
37	عقل مند کی غلطی کی طرف اشارہ کرنا اس کے لیے سخت عذاب ہے۔	22
38	احمق کی بات کا جواب نہ دینا اس کے لیے صحیح ترین جواب ہے۔	22
39	گناہوں سے اجتناب کرو اور اپنے نفسوں کو ان سے روکے رکھو کیونکہ وہ شخص بڑا بدبخت ہے جو گناہوں میں آزاد ہے۔	22
40	جہاں کہیں بولنے کا مقام ہو وہاں گفتگو کرو کیونکہ انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔ (اور کلام کرنے سے اس کے عیب و ثواب ظاہر ہوتے ہیں)	22
41	خوشنودی خدا تعالیٰ کو تلاش کر، اس کے غیظ و غضب سے بچ اور اس کے خوف سے اپنے دل کو پیوستہ رکھ۔	22
42	رضائے خداوندی تلاش کر، کیونکہ جس قدر اس کی رضامندی کرے گا اتنا ہی وہ تجھے خوش کرے گا۔	22
43	اللہ تعالیٰ نے جو نعمات اپنے محبوب بندوں کیلئے مقرر فرمار کھی ہیں ان کی خواہش کرو اور اس کی محبت کو اپنا دین و ایمان سمجھو۔	22
44	ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھ کیونکہ جو لوگ اسے اپنا کفیل قرار دیتے ہیں وہ اُن کا کفیل ہو جاتا ہے۔	22
45	اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کر کیونکہ جو لوگ اس کا قرب چاہتے ہیں وہ ان کو اپنا مقرب بنالیتا ہے۔	22
46	لوگوں کے ساتھ اس طرح محبت پیدا کر کہ ان کے ہاتھ میں جو کچھ مال و دولت ہے اس کی ہرگز پرواہ نہ کر اس طرح وہ سب تجھ سے پیار کریں گے۔	22
47	ان دوستوں سے محبت استوار کر جنہوں نے مصیبت میں تیرا ساتھ دیا ہے۔	22
48	صبر و یقین کی چادر پہن لے کیونکہ یہ سختی اور مصیبت کے وقت بہت کارآمد ہے۔	22
49	لوگوں کو اپنی جود و عطا کا امیدوار رکھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ تیرے عذاب سے ڈریں۔	22
50	سخاوت و پرہیز گاری سے آراستہ رہ کہ یہ ایمان والوں کا زیور اور انتہائی اچھی عادت ہے۔	22
51	جو شخص اپنے علم پر عمل نہ کرے اسے عمل کے ثواب کا یقین نہیں۔	22
52	جو شخص موت کے لیے تیاری نہ کرے اور مہلت کے اوقات کو غنیمت نہ سمجھے وہ موت کے آنے سے غافل اور بے خبر ہے۔	22
53	کوچ کرنے کی تیاری کرو کیونکہ تمہارے کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت کیلئے تیار ہو جاؤ کیونکہ وہ تمہارے سر پر سایہ فگن ہے۔	22

22	اپنا بوجھ ہلکا کرو کیونکہ منزل مقصود تمہارے آگے رہے، اور قیامت تمہارے پیچھے جو تمہیں اس کی طرف لے جا رہی ہے۔	54
22	تمام امور تقدیر الٰہی کے ماتحت ہیں۔ یہاں تک کہ انسان اپنی تدبیروں میں مصروف ہوتا ہے اور موت اسے دبوچ لیتی ہے۔	55
22	دنیا کی فانی زندگی سے آخرت کی باقی رہنے والی حیات کے لیے زادراہ تیار کرو، تم کو زادراہ تیار کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے یہاں سے کوچ کا حکم مل چکا اور جلدی کرنے کی ہدایت آچکی ہے۔	56
22	اپنے آخرت کے سفر کی آسانی کا سامان کر، اپنے بچاؤ اور نجات کی بجلی کو دیکھ کہ کہیں بچاؤ کی صورت ہے کوشش کی سواریوں کے پالان کَس کر اُن پر سوار ہو جاؤ۔	57
22	انسان کی بے وقوفی دو باتوں سے معلوم ہو جاتی ہے۔ ❶ نعمت اور خوشحالی میں مغرور ہونا ❷ سختی اور مصیبت میں حد سے زیادہ ذلیل ہو جانا۔	58
22	گناہ کو چھوڑنا سخت مشکل ہے۔ لیکن جنت کو چھوڑ دینا اس سے بھی زیادہ سخت اور ناگوار ہے۔	59
22	اپنے نفوس کو ادب سکھانے کی تدابیر کرو ان کو بُری اور ضرر رساں عادتوں سے بچاؤ۔	60
22	کمینے اور کم عمر لوگوں کا حاکم ہونا حکومت کی بدبختی اور اس کے ختم ہونے کی علامت ہے۔	61
22	ہمارے پاس کئی ایسی چیزیں آتی ہیں کہ اگر ان کو جمع کریں تو زیادہ معلوم ہوتی ہیں، اور جب انہیں تقسیم کریں تو تھوڑی سی نظر آتی ہیں۔	62
22	اپنے لیے کوئی ایسی تدابیر تلاش کرو جس سے تمہارا عذر قائم اور حجت ثابت ہو، اور تمہاری گم شدہ عقل واپس آجائے۔	63
22	فرائض جو تیرے نفس کے ذمہ ہیں تو ان کے ادا کرنے کا خود اُس سے تقاضا کرتا کہ دوسروں کے تقاضے سے محفوظ رہے۔	64
22	خواہشات نفسانی کو ترک کرنا اعلیٰ ترین عبادت اور بہترین عادت ہے۔	65
22	قدرت کے باوجود لوگوں کے گناہوں کو معاف کر، اور دولت ہوتے ہوئے ان کے ساتھ احسان کر اس طرح تجھے پورے طور پر سرداری مل جائے گی۔	66

22	علم حاصل کرو کیونکہ اس کے طفیل مشہور و معروف ہو جاؤ گے اور اس پر عمل کرو تا کہ اہل علم کے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔	67
22	اپنے دوست سے محبت رکھ وہ تجھ سے محبت رکھے گے۔ اس کی عزت کر وہ تیری عزت کرے گا، اور اس کی حاجت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھ وہ خود تجھے اپنی ذات اور اہل و عیال سے بہتر سمجھے گا۔	68
22	مصائب و آلام کے گھونٹ صبر و تحمل سے پینے چاہئیں، کیونکہ میں نے کوئی ایسا گھونٹ نہیں دیکھا جو انجام کار ان سے زیادہ شیریں اور میٹھا ہو اور آخر کار ان سے زیادہ لذیذ ہو۔	69
22	جو بھائی بندی صرف خوشنودی خدا تعالیٰ اور تقرب الی اللہ کے لیے ہو وہ درج ذیل صفات پر مبنی ہوتی ہے۔ 1 خدا تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنا۔ 2 اللہ کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے پر مال و دولت خرچ کرنا۔ 3 اس کی اطاعت میں ایک دوسرے کی امداد کرنا۔ 4 اس کی نافرمانی سے ایک دوسرے کو منع کرنا۔ 5 اس کی رضا جوئی کے لیے ایک دوسرے کی نصرت و اعانت کرنا۔ 6 محبت کو خالص رکھنا۔	70
22	نیت کو فساد اور خرابی سے پاک و صاف رکھنا عمل میں کوشش کرنے کی نسبت زیادہ سخت اور دشوار ہے۔	71
22	مندرجہ ذیل صفات سے اپنے آپ کو متصف اور آراستہ کرو۔ 1 لوگوں پر فضل و کرم کرنا۔ 2 بغاوت و سرکشی سے باز رہنا۔ 3 اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔ 4 اپنے نفس کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرنا۔ 5 فساد سے پرہیز کرنا۔ 6 آخرت کو سنوارنا۔	72

73	دُنیا سے اتنا زادراہ اور سامان تیار کر لو کہ کل قیامت کو اپنی جان بچا سکو۔ فنا ہونے والی دنیا سے باقی رہنے والی آخرت کے لیے کچھ حاصل کر سکو۔	22
74	حیا کا لباس، وفاداری کی ذرہ پہن لے۔ بھائی بندی کو محفوظ رکھ، عورتوں کے ساتھ کم کلام کر، تا کہ پوری تعریف کے لائق ہو جائے۔	22
75	خداوند کریم قادر مطلق کتنا حلیم و بُردبار ہے اور تو کمزور وضعیف ہو کر بھی اس کی نافرمانیوں پر کس قدر دلیر ہے۔	22
76	عظمت خداوندی کے سامنے مخلوق کے چہرے عاجزی ظاہر کرتے، اُن کے دل اس کے خوف سے بے قرار رہتے، اُن کے نفوس اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔	22
77	سانس بند ہونے سے پیشتر ذکر الٰہی کر لو اور موت کے ہانکنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے فرماں بردار ہو جاؤ۔	22
78	کنجوسی اور نفاق سے بچو۔ یہ دونوں بہت ہی بُری عادتیں ہیں۔	22
79	قرآن مقدس سیکھو۔ یہ دلوں کے لیے باعث زندگی ہے، اس کے نور سے شفا حاصل کرو، کیونکہ اس میں مومنوں کے سینوں کے لیے شفا ہے۔	22
80	انسا کی حماقت کا تین چیزوں سے پتہ چلتا ہے۔ ❶ فضول باتیں کرنا، ❷ جو بات نہ پوچھی جائے اس کا جواب دینا، ❸ ہر کام بغیر سوچے سمجھے شروع کرنا۔	22
81	جن سے علم سیکھو اور جن کو سکھاؤ ان سب کے ساتھ تواضع سے پیش، اور متکبّر عالم نہ بنو اور علم پڑھ کر جہالت کے کام نہ کرو۔	22
82	دلوں کے کینہ، سینوں کے بغض و دشمنی، نفوس کے تفافر، اور ہاتھوں کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد نہ کرنے سے بچو تمہارے سب کام درست ہو جائیں گے۔	22
83	کسی کام کے عزم صمیم سے پہلے سوچ بچار کر، اور اُسے شروع کرنے سے پہلے دوست احباب سے مشورہ کر، نقصان سے پہلے اس سے بچنے کی تدبیر کر۔	22
84	بُردباری کے ناخوشگوار پانی کو صبر و تحمل کے ساتھ پی جاؤ کہ یہ حکمت کا راز اور علم کا ثمرہ ہے۔	22

22	علم حاصل کر کیونکہ اگر تو دولت مند ہے تو تیرے لیے زینت کا باعث ہے، اور اگر تو محتاج ہے تو اس کے طفیل کوئی روزی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔	85
22	سچائی اور امانت داری کا خیال رکھ اور جو شخص تیرے سامنے جھوٹ بولے تو اس سے جھوٹ نہ بول، اور جو تیری خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر۔	86
22	علم حاصل کرو اور علم کے ساتھ سکون و وقار اور بُردباری کو اپنی عادت بناؤ، کیونکہ علم مومن کا دوست اور بُردباری اس کا وزیر ہے	87
22	حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کی مذمت فرمائی اور یہ کلمات فرمائے۔ اس شخص کا نفس ظنی باتوں میں اس پر غالب آجاتا ہے اور یہ شخص یقینی باتوں میں بھی اس پر غالب نہیں آتا۔ اس نے خواہش نفس کو اپنا حاکم بنالیا ہے اور تمام کاموں میں اس کی پیروی کرتا ہے۔	88
22	موسم سرما کے شروع میں سردی سے بچا کرو۔ اور موسم سرما کے آخر میں سردی میں بیٹھا، سویا کرو کیونکہ سردی آدمیوں کے بدن میں پر ویسا ہی اثر کرتی ہے جیسا کہ درختوں کی شاخوں پر شروع موسم سرما میں اُن کے پتے جلا دیتی ہے اور آخر میں نئے پتے نکال دیتی ہے۔	89
22	جناب امیر المومنین علیہ السلام نے اسلام کی توصیف میں فرمایا: یہ اُن افراد کے لیے جو عزم صمیم سے اس کے قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں کامل رہنما ہے اُن افراد کے لیے جو اسے امتحان کی نظر سے دیکھیں حق شناسی کی پوری علامت ہے جو عبرت کی نگاہ سے دیکھیں ان کے لیے سچی عبرت اور جو اس کی تصدیق کریں ان کے لیے وسیلہ نجات ہے۔	90
22	اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرو اور اس کے غضب و ناراضگی سے بچتے رہو۔ کیونکہ تم میں اس کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں نہ اس کی مغفرت سے تُو بے نیاز ہے۔ اور اس کی بارگاہ کے سوا اس کے عذاب سے بچنے کے لیے کوئی پناہ گاہ نہیں۔	91
22	اس ذات الٰہی کے غضب سے اجتناب کر کہ جس کے عذاب سے اس کی اطاعت کے سوا بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ اس کی نافرمانی موجب تباہی ہے۔ اور اس کی رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ اس کی بارگاہ میں التجا کرو اور اس پر اعتماد رکھو۔	92

22	جب دنیا کی کسی چیز کے حاصل کرنے کا خیال ہو اور وہ نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کر۔ اس کا خیال دل سے نکال دے اور جب مل جائے تو اس کے پاس رکھنے پر زیادہ توجہ نہ دے۔	93
22	پسندیدہ اخلاق، دانائی کی باتوں اور بڑے بڑے کام کرنے کی طمع رکھو، اور ان میں دوسروں کا مقابلہ کرو تا کہ تمہیں بڑے بڑے انعام اور بدلے ملیں۔	94
22	کریمانہ اخلاق کے حصول میں سبقت کرو اور جو خواب غفلت میں ہیں ان کی حاجت روائی میں کوشش کرو انشاء اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں بہترین بدلہ پاؤ گے اور خداوند کریم تم پر عظیم بخشش فرمائے گا۔	95
22	درج ذیل اچھی صفات کو طاقت کے ذریعے حاصل کرو ❶ حقوق ہمسایہ کی نگہداشت، ❷ عہد و پیمان کو پورا کرنا، ❸ نیکی کے کاموں کو بجالانا، ❹ غرور و تکبّر سے بچنا، ❺ اپنے آپ کو مکارم اخلاق سے آراستہ کرنا۔	96
22	قابل تعریف کام کی اور بہترین عادتیں ڈالنے میں جلدی کرو، سچی باتوں اور مال خرچ کرنے کی خواہش رکھو ان میں دوسروں کے ساتھ مقابلہ کرو یعنی آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔	97
22	خداوند عالم کی بارگاہ میں سربسجود ہونے، رکوع کرنے، اس کی عظمت و جلال کے حضور اپنے عجز و انکسار ظاہر کرنے سے اس کا تقرب حاصل کرو۔	98
22	بھوک کے سالن کا مزہ چکھ اور اپنے نفس کو قناعت اختیار کرنے سے ادب سکھا۔	99
22	سُستی قلب کا علاج ارادہ کی پختگی سے اور غفلت چشم کا علاج بیدار اور ہوشیار رہنے سے کر۔	100
22	قرآن عظیم کے تعلق کو مضبوطی سے قائم رکھ اور اس سے نصیحت حاصل کر، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھ، اس کے فرائض اور احکام پر عمل کر۔	101
22	اپنے نفس کی خاطر ہر قسم کے عمدہ بہتر اور کریمانہ اخلاق کو پسند کر، کیونکہ اچھا خلق نیک عادت ہے۔	102
22	ہر طرح کے بُرے اخلاق سے پرہیز کر اور ان سے بچنے میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کر۔ کیونکہ بُرے اخلاق لڑائی جھگڑا ہیں	103
22	لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کر، ان کی غلطیوں کو معاف کر اللہ تعالیٰ تجھے بلند درجات عطاء فرمائے گا۔	104
22	لوگوں کی خطاؤں کو دامنِ عفوو بخشش سے چھپالے خصوصاً صاحبانِ مروّت و عزت کے گناہ ضرور معاف کر۔	105

22	عمل خیر میں جلدی کرنا نیکی کو بڑھانا ہے۔	106
22	بُرائی میں دیر کرنا ایک طرح کی نیکی ہے۔	107
22	لوگوں کے عیوب سے بے خبر اور غافل رہ تمام لوگ تیری تعریف کریں گے۔	108
22	اپنے آپ کو ظاہری و باطنی خوبیوں سے سجا تیری عزت کو چار چاند لگ جائیں گے۔	109
22	اوائل زندگی میں جو لمحات ضائع کیے ہیں اُن کا آخر زندگی میں تدارک کرتا کہ انجام بخیر ہو۔	110
22	بُرے آدمیوں کی صفائی دینا عظیم ترین گناہ ہے۔	111
22	غور و خوض کرنے سے بصیرت اور عبرت حاصل ہوتی ہے۔	112
22	حکومت کے وقت تکبّر کرنے سے معزولی کے وقت ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔	113
22	دنیا کے ایسے مال کو جمع کرنا جو نہ تیرے لیے اور نہ تو اس کے لیے باقی رہے گا بڑی بے وقوفی اور جہالت ہے۔	114
22	کسی چیز سے جلدی ناامید ہونا ایک قسم کی کامیابی ہے۔	115
22	اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشائش کا امیدوار رہنا ایک طرح کی خوشی اور راحت ہے۔	116
22	جو افراد تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان سے علم حاصل کر، جو نادان ہیں ان کو تعلیم دے۔ جب تو ایسا کرے گا تو جو مسائل تجھے معلوم نہیں وہ جان لے گا اور اپنے علم سے تجھے نفع اور فائدہ حاصل ہوگا۔	117
22	لوگوں کے گناہوں کی تلاش میں رہنا عظیم ترین گناہ ہے۔	118
22	دوسروں کے عیوب کی جستجو میں رہنا بہت بُرا ہے۔	119
22	شریف آدمی جب تواضع کرتا ہے تو لوگ اس کی عزت کرتے ہیں۔	120
22	کمینہ جب تکبّر کرتا ہے تو لوگ اسے ذلیل سمجھتے ہیں۔	121
22	اپنے بھائیوں کی بُرائیوں کو بھول جاتا کہ محبت میں دوام رہے۔	122
22	لمبی امیدوں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی خوشی کو دُور کرتی، اور تمہاری نگاہ میں ان کو حقیر بنا دیتی ہیں اور تم اُن کی شکر گزاری نہیں کرتے۔	123

فصل 23

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکمت آمیز کلمات کا ترجمہ جو حرف "ثا" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "ثمرۃ" سے ہے	فصل
1	ثمرہ علم معرفت خداوندی ہے۔	23
2	ثمرہ ایمان اللہ کے نزدیک آخرت کی کامیابی ہے۔	23
3	ثمرہ وعظ بیداری ہے۔	23
4	نتیجہ عقل سلامتی واستقامت دین ہے۔	23
5	دُور اندیشی کا نتیجہ سلامتی وعافیت ہے۔	23
6	خوف کا نتیجہ امن وراحت ہے۔	23
7	مال جمع کرنے کا انجام غم وآلام ہیں۔	23
8	دین کا نتیجہ امانت ہے۔	23
9	پاک دامنی کا نتیجہ گناہوں سے حفاظت ہے۔	23
10	فساد کا نتیجہ ہلاکت وبربادی ہے۔	23
11	ناتوانی کا نتیجہ ہلاکت وبربادی ہے۔	23
12	لالچ کا ثمرہ رنج وغم ہیں۔	23
13	قناعت کا پھل بے نیازی وتونگری ہے۔	23
14	ثمرہ علم یقین وعبادت ہے۔	23
15	ثمرہ یقین زہد وریاضت ہے۔	23
16	ثمرہ عقل حق کو نہ چھوڑنا ہے۔	23
17	ثمرہ ادب حُسنِ اخلاق ہے۔	23

18	نیک کاموں میں کوتاہی کا پھل ملامت ہے۔	23
19	کارآمد چیز کے ضائع کرنے کا انجام شرمندگی ہے۔	23
20	غرور کا نتیجہ بغض وعداوت ہے۔	23
21	ریاکاری ولڑائی کا نتیجہ کینہ ومخالفت ہے۔	23
22	تقدیر خداوندی پر راضی ہونے کا انجام تونگری واستغنا ہے۔	23
23	لالچ کا نتیجہ شقاوت وبدبختی ہے۔	23
24	اطاعت الٰہی کا ثمرہ جنت ہے۔	23
25	دنیا پر مرنے کا نتیجہ بڑا رنج وعذاب ہے۔	23
26	شرموحیاء کا نتیجہ پاکدامنی ہے۔	23
27	تواضع کا پھل محبت ہے۔	23
28	ثمرہ تکبر عیب جوئی اور گالی گلوچ ہے۔	23
29	جلد بازی کا نتیجہ ٹھوکر کھانا ہے۔	23
30	نتیجہ عقل نیک لوگوں کی صحبت ہے۔	23
31	تجربہ کاری کا نتیجہ اچھے پہلو کو اختیار کرنا ہے۔	23
32	پرہیزگاری کا نتیجہ راحت ہے۔	23
33	شک کا نتیجہ حیرانی پریشانی ہے۔	23
34	شجاعت کا نتیجہ صلہ رحمی ہے۔	23
35	کرم کا نتیجہ صلہ رحمی ہے۔	23
36	شکرگزاری کا نتیجہ نعمات کی زیادتی ہے۔	23
37	لمبی زندگی کا نتیجہ بیماری اور بڑھاپا ہے۔	23

23	علم کا نتیجہ اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔	38
23	عمل کا نتیجہ اس کا اجر و ثواب پانا ہے۔	39
23	محبت خداوندی کا نتیجہ لوگوں سے علیحدگی اور نفرت ہے۔	40
23	عقل کا نتیجہ لوگوں کی خاطر تواضع ہے۔	41
23	ثمرہ حرص قسم قسم کی بُرائیوں میں پڑنا ہے۔	42
23	ثمرہ ذکر الٰہی دلوں کا منور اور روشن ہونا ہے۔	43
23	حسد کا نتیجہ دنیا و آخرت کی سختی و بد بختی ہے۔	44
23	پرہیز گاری کا نتیجہ دنیا و آخرت کی خوش بختی ہے۔	45
23	نتیجہ برادری ایک دوسرے کی غائبانہ حفاظت اور عیب کا تحفہ پیش کرنا ہے۔	46
23	قناعت کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان رزق حلال کماتا اور اُسے ناجائز طریقوں سے طلب کرنے سے روگردانی کرتا ہے۔	47
23	نتیجہ دین قوت یقین ہے۔	48
23	نتیجہ پارسائی اصلاح و درستی امور نفس و دین ہے۔	49
23	پاک دامنی کا نتیجہ قناعت ہے۔	50
23	نتیجہ پرہیز گاری گناہوں سے پاک و صاف رہنا ہے۔	51
23	لالچ کا نتیجہ دنیا و آخرت کی ذلت و خواری ہے۔	52
23	جھوٹ کا نتیجہ دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب ہے۔	53
23	نتیجہ آرزو! فساد عمل و افعال ہے۔	54
23	نتیجہ علم! اخلاص اعمال ہے۔	55
23	نتیجہ عقل و خرد مندی! صدق و راست گفتاری ہے۔	56
23	نتیجہ قناعت عزت ہے۔	57

58	نتیجہ حکمت کامیابی ہے۔	23
59	نتیجہ حلم وبُردباری! نرمی ومدارات ہے۔	23
60	نتیجہ رغبت وہوس دنیا رنج وزحمت ہے۔	23
61	نتیجہ حرص سختی ومحنت ہے۔	23
62	نتیجہ عمل خیر اچھائی ہے۔	23
63	معرفت الٰہی کا نتیجہ دنیا سے کنارہ کشی ہے۔	23
64	نتیجہ ایمان! داربقا کی طرف راغب ہونا ہے۔	23
65	نتیجہ حکمت! دنیا سے علیحدگی اور جنت کا عاشق ہونا ہے۔	23
66	نتیجہ عقل دنیا سے ناراضگی اور خواہشاتِ نفسانی کو دل سے نکال دینا ہے۔	23
67	نتیجہ مجاہدہ وریاضت! نفس پر غالب آنا ہے۔	23
68	محاسبہ کا نتیجہ اصلاحِ نفس ہے۔	23
69	توبہ کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان سے جو غلطیاں اور خطائیں ہوئی ہیں ان کا تدارک کرے۔	23

فصل 24

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان فرامین کا ترجمہ جو حرف "ثاء" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "ثلاث" اور "ثلاثہ" سے ہے	فصل
1	تین چیزیں جس میں عقل، علم اور حلم ہیں وہ کامل الایمان ہے۔	24
2	تین خصلیں ایسی ہیں جن سے اچھی کوئی خصلت نہیں حُسنِ ادب، تہمت اور شک کی باتوں سے پرہیز، حرام کاموں سے اجتناب۔	24
3	تین صفات میں مروّت پائی جاتی ہے۔ نگاہ حرام سے بچنا، آہستہ بولنا، میانہ روی۔	24
4	تین صفات نجات کا ذریعہ ہیں۔ لزوم حق، باطل سے پرہیز، اعمال خیر کوشش کرنا۔	24

5	تین افراد کو راز نہ بتانا چاہیئے۔ عورت، چغل خور، بے وقوف	24
6	تین عادات ایسی ہیں کہ ان کا مالک زندگی کا لطف حاصل نہیں کر سکتا۔ کمینہ، حسد، بد خلقی۔	24
7	تین چیزوں مال، حکومت اور مصیبت سے انسان کی عقل کا امتحان ہوتا ہے۔	24
8	تین قسم کی اطاعت سرمایہ ہلاکت ہے۔ عورت کی اطاعت، غصہ کی حالت میں پیروی، شہوت پرستی۔	24
9	تین امور میں کبھی شرم نہیں کرنی چاہیئے مہمان کی خدمت، باپ اور استاد کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا اور حق کی تلاش کرنے میں۔	24
10	تین صفات بنیاد مروّت ہیں بغیر سوال کے عطا، بغیر عہد وپیمان وفا اور تنگدستی کی حالت میں سخاوت۔	24
11	تین صفات کا حامل کامل الایمان ہے۔ خوشی میں آکر بُرا کام نہ کرنا، ناخوشی وناراضگی کے سبب حق سے تجاوز نہ کرنا، قدرت حاصل ہونے پر کسی سے بھی ایسی چیز نہ لینا جس کے وہ مالک نہیں۔	24
12	تین خصائل! تنگدستی میں سخاوت، ذلت کے بغیر تحمل وبُردباری، سوال سے پرہیز مروّت ہیں۔	24
13	جس میں تین صفات ہوں وہ دنیا وآخرت کی بہتری کا مالک ہے۔ تقدیر خدا پر راضی ہونا، مصیبت میں صابر ہونا، نعمت وخوشحالی میں شاکر رہنا۔	24
14	تین صفات سے متصف ضرور کامل الایمان ہے۔ غصّہ وخوشی میں انصاف کرنے والا، فقر وغنا میں میانہ روی اختیار کرنے والا، خدا تعالیٰ کے عذاب کا خوف اور اس کی امید دونوں برابر رکھنا۔	24
15	تین چیزوں کا خزانہ ایمان ہے۔ مصیبت، صدقہ اور مرض چھپانا۔	24
16	تین چیزیں انتہائی مصیبت ہیں۔ کثرت عیال، قرض کی زیادتی اور دائمی بیماری۔	24
17	تین آدمی تین آدمیوں سے کبھی انصاف نہیں پاسکتے۔ عقل مند احمق سے، نیکوکار بدکار سے، سخی بخیل سے۔	24
18	تین چیزیں تمام نیکیوں کا سرمایہ ہیں۔ نعمتوں پر شکر گزاری، عہد کی وفاداری، صلہ رحمی وحفاظت قرابتداری۔	24
19	تین چیزیں مومن کی زینت ہیں۔ تقویٰ خدا اور پرہیز گاری، راست گفتاری، امانت داری۔	24
20	تین چیزیں دین کے لیے باعثِ ننگ وعار ہیں۔ بدکاری، عہد شکنی، خیانت۔	24
21	تین چیزیں محبت کا سبب ہیں۔ دینداری، انکساری، سخاوت۔	24

22	تین چیزیں دین کی بنیاد ہیں۔ پاک دامنی، پارسائی، حیا۔	24
23	تین چیزیں انسان کے لیے باعث ہلاکت ہیں۔ بادشاہوں کے حضور جرات و دلیری کرنا، خائن آدمی کو امین بنانا، تجربہ اور آزمائش کے لیے زہر پینا۔	24
24	تین چیزیں اپنے بھیجنے والے کی عقل کا پتہ دیتی ہیں۔ قاصد، خط، تحفہ اور ہدیہ۔	24
25	تین چیزیں آدمی کو جلانے اور ہلاک کرنے والی ہیں۔ دولت مندی کے بعد فقر و تنگدستی، عزت کے بعد ذلت، عزیز و اقارب کی فوتیدگی۔	24
26	تین چیزیں طاقتور آدمی کو کمزور کر دیتی ہے۔ عزیز و اقارب کی موت، سفر میں خالی ہاتھ اور محتاج ہونا، ہمیشہ مصائب کا شکار رہنا۔	24
27	تین اشیاء انسان کو لوگوں کے دلوں میں محبوب بنا دیتی ہیں۔ حُسنِ خُلق، نرمی طبع، تواضع و انکساری۔	24
28	تین چیزیں کمال دین کی علامت ہیں۔ اخلاص، یقین، قناعت۔	24
	فصل 25	
حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ کلمات کا ترجمہ جو مطلقاً لفظ "ثنا" سے شروع ہوتے ہیں اور کسی خاص لفظ کی قید نہیں	**فصل**
1	تقویٰ بہترین لباس ہے۔	25
2	تیرے علم کا ثواب تیرے عمل سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔	25
3	عافیت کا لباس انتہائی مبارک پوشاک ہے۔	25
4	جب تم اپنا کپڑا کسی حاجت مند کو دے دو تو جتنا عرصہ تمہارے بدن پر رہتا اس سے زیادہ تمہارے لیے کارآمد ہو گا۔	25
5	عمل خیر کا ثواب اس کی مشقت کے برابر ملتا ہے۔	25
6	صبر کا ثواب مصیبت کی تنگی و تکلیف کو دُور کرتا ہے۔	25
7	آخرت کا ثواب دنیا کی مشقت کو بھلا دیتا ہے۔	25
8	مصیبت کا ثواب اس پر صبر کرنے کی مقدار کے مطابق ملتا ہے۔	25

25	صبر کا ثواب اعلیٰ درجے کا ثواب ہے۔	9
25	جہاد کا ثواب عظیم ترین ثواب ہے۔	10
25	اللہ تعالیٰ کا ثواب اس کی اطاعت گزاروں کے لیے اور اس کا عذاب گناہگاروں کے لیے ہے۔	11
25	غفلت سے باز آؤ، نیند سے بیدار ہو جاؤ، سفر کی تیاری کرو اور کوچ کے لیے سامان مہیا کر لو۔	12
25	جنت کی قیمت نیک اعمال ہیں۔	13
25	میزان اعمال کے پلڑے کو بہترین اعمال سے بھاری کرو۔	14
25	جنت کی قیمت دنیا سے بے رغبت ہونا ہے۔	15
25	علم کا ثواب تجھے حیات جاودانی عطا کرتا ہے اور کبھی پُرانا نہیں ہوتا ہمیشہ زندہ رکھتا ہے اور کبھی فنا نہیں ہونا۔	16
25	دین کا استحکام قوت یقین سے حاصل ہوتا ہے۔	17
25	مومنین اور متقین کے ضروریات اور مصالح پورا کرنے میں ہمیشہ سرگرم رہو۔	18
25	اعمال کے ترازو کو صدقہ و خیرات سے بھاری کرو۔	19
25	دنیا کی دولت وثروت مندی آخرت کی محتاجی اور فقیری ہے۔	20
25	علم کی دولت نجات دیتی اور باقی رہتی ہے۔	21
25	مال کی ثروت سرکش بناتی، ہلاک کرتی اور فنا ہو جاتی ہے۔	22
25	خردمند کی دولت علم و عمل سے ہے۔	23
25	جاہل کی ثروت مال اور لمبی امید ہے۔	24
25	اپنے نیک اعمال کو غنیمت سمجھو اور ان کو ہمیشہ کرتے رہو جن کا ثواب کبھی ختم نہ ہو گا۔	25
25	ایسے اعمال ہمیشہ کرتے رہو جن کا سبب جہنم کی آگ سے نجات اور جنت جانے میں کامیابی ہو۔	26
25	نیک اعمال کا ذخیرہ کرنے کی کوشش کرو، اور محتاج لوگوں کے بوجھ اٹھانے کے لیے ہمت بڑھاؤ تاکہ تمھیں آخرت کی غنیمتیں حاصل ہوں۔	27

28	اطاعتوں کے بجالانے پر ہمیشگی اختیار کرو اور نیکیوں کی طرف جلدی کرو، برائیوں سے اجتناب رکھو نیک امور میں تیزی سے سبقت کرو اور حرام امور سے بچے رہو۔	25
29	عمل کا ثواب اس کا نتیجہ اور پھل ہے۔	25
30	سلطنتوں کی بقاء اور استحکام عدل وانصاف کے قوانین کی پابندی پر موقوف ہے۔	25

فصل 26

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان پُر حکمت نصائح کا ترجمہ جن کی ابتدا حرف "جیم" سے ہوتی ہے	فصل
1	جو کچھ تیرے پاس ہے اس میں جود وسخاوت کر تا کہ لوگ تیری تعریف کریں۔	26
2	علماء کی مجلس میں بیٹھ تا کہ سعادت دارین حاصل ہو۔	26
3	انسان کا جمال وزیبائی اس کا علم و بُردباری ہے۔	26
4	نعمت اچھا ساتھی ہے۔	26
5	بُردبار لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے سے دانائی بڑھتی ہے۔	26
6	علماء کی خدمت میں بیٹھ تا کہ تیرا علم زیادہ ہو۔	26
7	فقراء کی صحبت میں بیٹھ تا کہ نعمات خداوندی کی قدر معلوم ہو اور اس کی شکر گزاری میں ترقی ہو۔	26
8	جود وسخاوت اختیار کر تا کہ سرداری پائے اور مصائب میں صبر کر تا کہ کامیابی ہاتھ آئے۔	26
9	جو مال مسلمان فوج کو غنیمت میں ہاتھ آئے اس میں سے حکام کی سخاوت ظلم وفریب ہے۔	26
10	محتاج وفقیر کی سخاوت افضل ترین سخاوت ہے۔	26
11	جو کچھ موجود ہو اس میں سخاوت کر، وعدوں کو پورا کر اور عہد کی وفا کر۔	26
12	انسان کی سخاوت اس کی دشمنوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کرتی اور بخل خود اپنی اولاد کو دشمن بنا دیتا ہے۔	26
13	فقیر کی سخاوت اسے جلیل القدر بناتی اور مال دار کا بخل اسے ذلیل وخوار کرتا ہے۔	26

26	اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے والے امن میں ہیں اور اس کے دشمن ڈرے ہوئے ہیں۔	14
26	اپنے نفس کو اطاعت خداوندی میں اس طرح آزماؤ کہ وہ ادائے فرائض پر صبر کرے، اور نوافل و دیگر وظائف (اخلاقی و سلامتی قوانین) کو اپنی عادت بنالے۔	15
26	فانی دنیا کے مال سے سخاوت کرو کیونکہ اس کے عوض آخرت کی باقی رہنے والی نعمتیں ملیں گی۔	16
26	اللہ تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کرو اور اس کی اطاعت بجالانے میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرو، تاکہ قیامت میں اچھی جزاء عمدہ اور بہتر عطیات حاصل ہوں۔	17
26	بُرا پڑوسی بہت بُری بیماری اور سخت مصیبت ہے۔	18
26	تمام نیکیوں کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان باقی رہنے والی آخرت کے لیے کوشش و سعی کرے اور دنیا فانی کو حقیر و ذلیل سمجھے۔	19
26	بارگاہ خداوندی میں ان لوگوں کو باریابی حاصل ہوتی ہے جو اس کے احکام بجالاتے اور اس کی مخالفت سے پرہیز کرتے ہیں۔	20
26	ایسے آدمی کے پڑوس میں رہ جس کی شرارت کا تجھے کوئی کھٹکا نہ ہو اور وہ تیرے ساتھ نیکی کرنے میں دریغ نہ کرے۔	21
26	جو شخص دنیا کی پناہ چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک دن لڑائی ہونے والی ہے، اور جس کو کثرت کے ساتھ دنیا کی دولت ملی ہے وہ مصیبت میں مبتلا ہے۔	22
26	دنیا کا جود و کرم فنا، اس کی راحت تکلیف، اس کی سلامتی ہلاکت ہے اور اس کے عطیات عنقریب چھن جائیں گے۔	23
26	جھوٹ سے پرہیز رکھو، کیونکہ وہ ایمان سے دُور ہے۔	24
26	عہد شکنی سے بچو کیونکہ یہ قرآن کے خلاف ہے۔	25
26	خیانت سے بچو کیونکہ وہ اسلام کی دشمن ہے۔	26
26	ایک دوسرے کی رعانت ترک کرنے، باہمی مخالفت اور قطع رحمی سے پرہیز کرو۔	27
26	انسان کو خوبصورتی سنجیدگی و وقار ہے۔	28
26	شریف کا جمال بُرائیوں سے علیٰحدگی ہے۔	29
26	شریروں سے دُوری اور نیکوں کی صحبت اختیار کرو۔	30

26	مومن کا جمال پرہیز گاری ہے۔	31
26	غلام کا جمال آقا کی اطاعت و فرمانبر داری ہے۔	32
26	حُسنِ زندگی قناعت شعاری ہے۔	33
26	قرآن کا جمال سورہ بقرۃ اور آل عمران ہے۔	34
26	احسان کا جمال ترک امتنان ہے۔	35
26	نیکی کا جمال اس کو پورا اور کامل کرنا ہے۔	36
26	عالم کا جمال اپنے علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔	37
26	جمال علم اس کو پھیلانا اور اشاعت کرنا ہے علم کا ثمرہ اس کے مطابق عمل کرنا ہے، اور اس کی حفاظت یہ ہے کہ ایسے کو بتایا جائے جو اس کے لائق اور اہل ہوں۔	38
26	نفس سے جہاد کرنا جنت کا حق مہر ہے۔	39
26	خواہش نفس کی مخالفت جنت کی قیمت ہے۔	40
26	اپنے نفس سے جہاد بہترین جہاد ہے۔	41
26	اچھے افعال کی بجا آوری اصل و نسل کی طہارت اور پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے۔	42
26	اپنے نفس سے جہاد کر، گناہوں سے جلدی توبہ کر، تاکہ اپنے پرورد گار کی اطاعت اور فرماں برداری میں کامیاب ہو جائے۔	43
26	خواہشات نفسانی کے ساتھ مقابلہ کر غضب و غصے کو مغلوب رکھ بُری باتوں کے خلاف کر، تاکہ تیرا نفس پاک اور عقل کامل ہو جائے اور بارگاہ الٰہی میں پورا ثواب مل سکے۔	44
26	اطاعت رحمٰن میں اپنے نفس کے ساتھ اس طرح مقابلہ کر جس طرح دشمن اپنے دشمن سے لڑتا ہے، اور اس پر اس طریقہ سے غالب آ جس طرح ایک مخالف پر غالب آتا ہے۔ کیونکہ لوگوں میں سے سب طاقت اور قوی وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر غالب ہو۔	45

26	اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر اور اسکے ساتھ اس طرح حساب کر جس طرح ایک حصہ دار اپنے دوسرے حصہ دار سے کرتا ہے، اور خدا تعالیٰ کے حقوق کا اُس سے اس طرح مطالبہ کر جس طرح ایک دشمن دوسرے دشمن سے کرتا ہے، کیونکہ سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے حساب لینے کے لیے ڈٹا رہے۔	46
26	نفس سے جہاد کی قیمت جنت ہے پس جس شخص نے اپنے نفس سے جہاد کیا وہ جنت کا مالک ہو گیا، اور جن لوگوں کو جنت کی قدر معلوم ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بہترین بدلہ ہے۔	47
26	خداوند کریم نے تمہارے کان اس لیے بنائے ہیں کہ وہ اچھی باتیں یاد رکھیں، اور آنکھیں اس لیے پیدا کی ہیں کہ جو چیز سامنے آئے اُسے عبرت کی نگاہ سے دیکھیں۔	48
26	مالدار کی جہالت اس کو پست رکھتی اور فقیر کا علم اُسے بلند مرتبہ بنا دیتا ہے۔	49
26	نیک نیتی مقاصد میں کامیابی کا سبب ہے۔	50
26	مشورہ دینے والے کی جہالت مشورہ لینے والے کی ہلاکت کا باعث ہے۔	51
26	جوان کی جہالت قابل عذر اور اس کا علم حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔	52
26	تمام خوبیاں اس بات میں ہیں کہ انسان اپنے غور طلب معاملات میں دوست واحباب سے مشورہ کرے، اور اپنے بہی خواہوں کی بات پر کاربند رہے۔	53
26	یہ صفات دین کی بنیاد اور اصل ہیں۔ ❶ اخلاص عمل ❷ امیدوں کا اختصار ❸ لوگوں سے نیکی اور احسان کرنا ❹ بُرے کاموں سے اجتناب کرنا۔	54
26	تمام خرابیاں اس بات میں ہیں کہ انسان فرصت اور مہلت ملنے پر مغرور ہو جائے اور لمبی چوڑی امیدوں پر بھروسہ کرے۔	55
26	علم کے ساتھ نفس سے جہاد کرنا عقل مندی کی نشانی ہے۔	56
26	بُردباری کے ساتھ غصے کا مقابلہ کرنا بزرگی کی دلیل ہے۔	57
26	تمام برائیاں اس میں ہیں کہ آدمی کا ساتھی خراب اور بُرا ہو۔	58
26	تمام خرابیاں اس میں ہیں کہ انسان اپنے دشمن پر بھروسہ کرے اور اس کے داؤں سے غافل ہو جائے۔	59

60	عمدہ بات کمالِ عقل کی نشانی ہے۔	26
61	عمدہ افعال اور نیک کردار پاک اصل کی علامت ہے۔	26
62	اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر فرمایا ہے اور ہر اندازے کے لیے ایک مدت معیّن ہے۔	26
63	اللہ تعالیٰ نے ہر نیک عمل کے لیے ثواب، ہر ایک چیز کے لیے حساب اور ہر ایک کی زندگی کے لیے ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔	26
64	اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کو اپنے حقوق کے لیے گویا تمہید قرار دیا ہے، پس جو شخص بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ بالآخر اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے گا۔	26
65	دین کی تمام خوبیاں درج ذیل باتوں میں ہیں۔ ❶ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرنا ❷ خدا تعالیٰ کے لیے کسی سے دشمنی رکھنا ❸ کسی سے بغض ہو تو اللہ کے لیے ❹ کسی سے محبت ہو تو اللہ کے لیے۔	26
66	حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی کسی شخص نے مذمت بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ: اس شخص نے بندوں کے خوف کو نقد اور اپنے خالق کے عذاب کے خوف کو وعدہ اور اُدھار سمجھا ہے۔	26
67	پرہیز گاروں اور دانشمندوں کی صحبت اختیار کر اور ان سے اکثر پوچھتا رہ، اگر تو جاہل ہے تو علم حاصل ہو جائے گا اور اگر عالم ہے تو علم میں زیادتی ہو گی۔	26
68	حضرت علی علیہ السلام نے ابلیس کے متعلق فرمایا کہ: اس نے اولادِ آدم علیہ السلام کو اپنے تیر کا نشانہ، پائمال کرنے کی جگہ اور ہاتھ سے پکڑنے کی چیز بنا رکھا ہے۔	26
69	مروّت کی بنیاد یہ ہے کہ تو لوگوں سے چھپ کر بھی ایسا کام نہ کرے جس کے ظاہری طور پر کرنے سے تو شرماتا ہے۔	26
70	علماء کی صحبت اختیار کر کیونکہ اس سے تیرا علم زیادہ عادات و اطوار نیک اور نفس پاکیزہ ہو جائے گا۔	26
71	دانش مندوں کی مجلس میں بیٹھ کیونکہ اس سے تیری عقل کامل، نفس شریف اور جہالت دُور ہو جائے گی۔	26
72	اگر کوئی شخص تیرے ساتھ نیکی کرے تو اس کے بدلہ میں اس کے ساتھ نیکی کر، اور اگر کوئی بدی کرے تو جب تک اس سے دین میں کوئی رخنہ نہ پڑے اور سلطنت اسلام کمزور نہ ہو در گزر کر۔	26

26	خداوند کریم عدل وانصاف کو زندگی کا ذریعہ، ظلموں اور گناہوں کو دُور کرنے، اور اُن سے پاک وصاف کرنے کا سبب اور اسلام کی بلندی کے لیے وسیلہ بنایا ہے۔	73
26	دین کا حُسن وجمال پارسائی وپرہیز گاری ہے۔	74
26	لالچ شر اور بُرائی کی زینت ہے۔	75
26	حکمرانی وسیاست کا جمال یہ ہے کہ حاکم حکومت میں انصاف کرے اور باوجود قدرت لوگوں کے قصور معاف کرے۔	76
26	بھائی چارہ کا جمال یہ ہے کہ اپنے بھائی بندوں سے اچھا برتاؤ کرے، اور تنگدستی کی حالت میں بھی ان کی مدد اور غم خواری کرتا رہے۔	77
26	مکمل دانائی دو چیزیں ہیں۔ 1 لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا 2 ان کی خوب خاطر داری کرنا۔	78
26	تمام بُرائیوں کی جڑ یہ ہے کہ انسان ہر ایک سے جھگڑے اور بہت سے جھگڑے گلے میں ڈال رکھے۔	79
26	تمام خوبیوں اور نیکیوں کا نچوڑ یہ ہے کہ انسان نیک کام کرے۔	80
26	فضیلت کی بنیاد یہ ہے کہ انسان شرفاء کے ساتھ نیکی کرے، اور جو لوگ احسان کے لائق ہوں ان کے ساتھ احسان کرنے میں نہ ہچکچائے۔	81
26	احسان کا انکار احسان جتلانے کی بُرائی کی وجہ سے ہے۔	82
26	محسن کی نیکی کا منکر ہونا محرومی کا باعث ہے۔	83
26	قبور کی زیارت کر تاکہ عبرت حاصل ہو۔	84
26	علماء کی صحبت میں بیٹھ تاکہ بصیرت حاصل ہو۔	85
26	حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بنی امیہ اور بعض دیگر لوگوں کی مذمت میں فرمایا کہ ان کو شیطان نے اپنے کام کا مالک اور خُدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ پس وہ ان کے سینوں میں داخل ہو گیا اور ان کی گودیوں میں جا بیٹھا ان کی آنکھوں سے دیکھتا اور ان کی زبانوں سے بولتا ہے ان کو لغزش اور غلطی میں ڈالتا بے ہودہ اور بُرے کام ان کی نظر میں مزین کرنا اور اُن سے اس شخص کی طرح کام کراتا ہے جس طرح اس کا قابو ہو اور ان کی زبان سے لغو اور بے ہودہ باتیں کراتا ہے۔	86

فصل 27		
حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان پُر حکمت نصائح کا ترجمہ جو حرف "حا" مہملہ میں داخل ہیں اور ان کی ابتدا لفظ "حُسن" سے ہوتی ہے	فصل
1	حُسنِ صورت! پہلی سعادت ہے۔	27
2	حُسنِ شکر! فراوانی نعمت کا سبب ہے۔	27
3	خُوب روئی! انسان کا ظاہری جمال ہے۔	27
4	خوش نیتی! انسان کا باطنی جمال ہے۔	27
5	حُسنِ عقل! ظاہری و باطنی جمال ہے۔	27
6	حُسنِ خلق! نفس کے لیے اور حُسنِ خلقت بدن کے لیے ہے۔	27
7	حُسنِ خُلق! افضل ترین دین ہے۔	27
8	اچھی خواہشات بہترین پناہ گاہ قدرت ہیں۔	27
9	حُسنِ معاشرت! (خوش رفتاری) محبت کو پائیداری اور ہمیشگی بخشتی ہے۔	27
10	نیک صحبت دلوں میں محبت کو زیادہ کرتی ہے۔	27
11	حُسنِ ادب! نسب کی بُرائیوں کو چھپاتا ہے۔	27
12	خوبی دین قوت یقین (سے اس سے احکام پر عمل کرنا) ہے۔	27
13	حُسنِ ادب! بہترین مدد گار اور افضل ترین ساتھی ہے۔	27
14	اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن دل کا سکون اور دین کی سلامتی ہے۔	27
15	خدا کے بندوں سے نیک نیتی صفائی و سلامتی باطن ہے۔	27
16	حُسنِ سیاست! حکومت کی ہمیشگی کا سبب ہے۔	27
17	حُسنِ تدبیر اور فضول خرچی سے اجتناب حُسنِ سیاست کا ذریعہ ہے۔	27

18	حُسنِ سیاست کا ستون رعیت ہے۔	27
19	خوبی عدالت سے معاملات انسانی منظم ہوتے ہیں۔	27
20	بُردباری کی خوبی زیادتی علم کی دلیل ہے۔	27
21	اللہ تعالیٰ پر (حُسن ظن) بھروسہ رکھنے سے غم والم کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور انسان گناہوں کی پیروی سے چھوٹ جاتا ہے	27
22	حُسنِ ظن بہترین عادت اور افضل ترین بخشش ہے۔	27
23	حُسنِ توفیق! بہترین پیشوا ہے۔	27
24	حُسنِ عقل! بہترین راہنما ہے۔	27
25	خندہ پیشانی سے ملاقات بھائی چارہ کو مستحکم اجر و ثواب کو دوچند اور تعریف کو زیبائش عطا کرتی ہے۔	27
26	عفت و پاکدامنی بزرگوں کو عادات سے ہے۔	27
27	تھوڑے مال کو سوچ سمجھ کر خرچ کرنا کثرت مال اور فضول خرچی سے بہتر ہے۔	27
28	خداوند کریم کے ساتھ بندے کا حُسنِ توکل اتنا ہی ہوتا ہے جتنا اُسے اس کی ذات پر اعتماد ہو۔	27
29	خداوند عالم پر بندے کا حُسن توکل اتنا ہی ہوتا ہے جتنا اُسے اس کی ذات پر اعتماد ہو۔	27
30	حُسنِ تدبیر تھوڑے مال کو بڑھاتی ہے۔ بد تدبیری بہت سے مال کو فنا اور ختم کر دیتی ہے۔	27
31	حُسنِ ظن بہترین خصلت اور خداوند کریم کا بہترین عطیہ ہے۔	27
32	کشادہ روئی سے پیش آنا پہلا عطیہ اور انتہائی آسان سخاوت ہے۔	27
33	خداوند کریم سے حُسن ظن کا یہ مقصد ہے کہ اخلاص کے ساتھ نیک عمل کرے، اور اس کی بارگاہ سے اس بات کا امیدوار ہو کہ جو غلطی و خطا سرزد ہوئی ہے وہ اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے گا۔	27
34	حُسنِ تدبیر شریفوں کے ساتھ نیکی کرنا اور تکلیف و مصائب کے وقت دوست احباب سے مدد لینا اقبال کی علامت ہے۔	27
35	پاک دامنی کے راستہ پر چلنا اور تھوڑے مال پر قناعت کرنا ایمان کا ستون ہے۔	27
36	حُسنِ زہد ایمان کی بہترین خصلت ہے اور دنیا کی خواہش دین و ایمان کو بگاڑ دیتی ہے۔	27

27	حُسنِ خلق بہترین ساتھی اور غرور و تکبّر چھپا ہوا روگ ہے۔	37
27	حُسن توفیق بہت عمدہ مددگار اور حُسنِ عمل بہترین ساتھی ہے۔	38
27	حُسنِ خلق بہترین حصہ اور انتہائی اچھی خصلت ہے۔	39
27	حُسنِ ظن گناہوں کی گرفتاری سے نجات بخشتا ہے۔	40
27	حُسنِ قناعت پارسائی ہے۔	41
27	حُسنِ عفت و پاکدامنی شریفوں کا شیوہ ہے۔	42
27	حُسنِ سیرت پاک باطنی کا عنوان ہے۔	43
27	حُسنِ سیرت قدرت کی زینت اور حکومت کا قلعہ ہے۔	44
27	انسان کے چہرہ کا حُسن اللہ تعالیٰ کی عمدہ عنایت ہے۔	45
27	خندہ روئی (حاجت مند کے لیے) خوشخبری ہے۔	46
27	عمدہ طریقہ سے ملاقات کامیابی کی دلیل ہے۔	47
27	حُسنِ خلق ایک طرح کی بخشش سخاوت ہے۔	48
27	کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینا ایک قسم کی راحت ہے۔	49
27	حُسنِ ادب بہترین نسب اور بزرگ ترین شرافت و حسب ہے۔	50
27	کسی چیز سے ناامید ہو جانا اس کی طلب میں ذلت اُٹھانے سے بہتر ہے۔	51
27	حُسنِ اخلاق بزرگ اصل ہونے کی علامت و دلیل ہے۔	52
27	حُسن، اخلاق کثرت رزق کا سبب اور دوست واحباب کی انس و محبت کا باعث ہے۔	53
27	حُسنِ خلق تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔	54
27	کشادہ روئی ہر شریف آدمی کی راہ ورسم ہے۔	55
27	صبر کامیابی کی تمہید ہے۔	56

27	ہر کام پر مدد گار ہوتا ہے۔	57
27	دلی توبہ گناہوں کو مٹاتی ہے۔	58
27	حُسنِ استغفار! برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔	59
27	حُسنِ صبر! ہر کام کی بنیاد ہے۔	60
27	حُسنِ خلق! محبت پیدا کرتا، دوستی کو بڑھاتا اور اُسے مضبوط کرتا ہے۔	61
27	حُسنِ عمل! بہترین ذخیرہ اور بہت عمدہ سامان ہے۔	62
27	خندہ پیشانی ظفریابی کی علامت ہے۔	63
27	اپنی غلطیوں کا بخیر وخوبی تدارک کرنا صلاحیت اور نیکوئی کی نشانی ہے۔	64

فصل 28

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے وہ حکیمانہ کلمات جو حرف "حا" میں داخل ہیں اور مطلقاً لفظ "حا" سے شروع ہوتی ہے	حکمت
28	محبت دنیا! تمام گناہوں کی اصل ہے۔	1
28	جاہ طلبی وشہرت کی محبت تمام مصائب کی جڑ ہے۔	2
28	محبت دنیا تمام فسادات کی بنیاد اور جملہ مصائب کی اصل ہے۔	3
28	دُنیا کی محبت ہر قسم کے فتنوں کا سبب ہے۔	4
28	حکومت وریاست کی محبت ہر طرح کے غم والم کی جڑ ہے۔	5
28	دنیا کی محبت لالچ کا سبب ہے۔	6
28	فقر وفاقہ کی محبت پرہیز گاری کا سبب ہے۔	7
28	مال کی محبت آخرت کو تباہ کرتا ہے۔	8
28	مال کی محبت امید ونکو قوی کو مضبوط کرتی اور اعمال کو بگاڑتی ہے۔	9

28	مال کی محبت دین کو سُست اور یقین کو فاسد کر دیتی ہے۔	10
28	خوشامد اور تعریف کی محبت شیطان کی مضبوط ترین شکار گاہ ہے۔	11
28	دنیا کی محبت عقل کو تباہ، دل کو حکمت کی باتیں سننے سے بہرہ کرتی اور آخرت کے دردناک عذاب کا سبب ہے۔	12
28	علم کی محبت اور حُسنِ علم لگاتار نیک کام کرنا، عقل مندوں اور داناؤں کے عمدہ فضائل میں سے ہیں۔	13
28	آخرت کی نعمتوں کی لذت و مٹھاس دنیا کے رنج و غم کو دُور کر دے گی۔	14
28	دنیا کی نعمات کی شیرینی آخرت کی تلخی اور عاقبت کی بُرائی کا باعث ہے۔	15
28	کامیابی کی لذت صبر کی تلخی کو ختم کر دیتی ہے۔	16
28	امن کی مٹھاس کو خوف اور ڈر کی تلخی خراب کر دیتی ہے۔	17
28	گناہ کی شیرینی کو عذاب کی تکلیف بگاڑ دیتی ہے۔	18
28	شہوت کی لذت کو ذلت ورسوائی بیکار کر دیتی ہے۔	19
28	دنیا کی میٹھی چیزیں ایلوے کی طرح کڑوی اس کے کھانے سراسر زہر اور اس کے تمام اسباب بیکار و بوسیدہ ہیں۔	20
28	دنیا میں جو لوگ زندہ وہ موت کا شکار اور جو تندرست ہیں وہ پہلے بیماریوں اور پھر موت کا نشانہ ہیں۔	21
28	وفاداری ایسی بہترین خصلت ہے کہ بہت سے صفات پر حاوی ہے۔	22
28	اپنے عہد و پیمان کو وفاداری کے ساتھ نبھا کہ اس کے عوض بہت اچھا بدلہ ملے گا۔	23
28	انسان کی عزت مال سے اور بزرگی دین سے ہے۔	24
28	آدمی کی شرافت عقل سے اور مروّت حُسنِ خلق سے ہے۔	25
28	انسان کی شرافت، نسبی شرافت سے بہتر ہے۔	26
28	ادب کی شرافت، نسبی شرافت سے بہتر ہے۔	27
28	اپنے نفوس کے ساتھ حساب کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے محفوظ ہو جاؤ۔	28
28	تیرے لیے اس قدر توکل کافی ہے کہ خداوند کریم کے سوا کسی کو اپنا روزی دینے والا نہ سمجھے۔	29

30	قناعت اس قدر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ قسمت میں لکھ دیا اس پر خوش رہے۔	28
31	نیزے کی دھار جوڑوں کو کاٹتی اور زبان کی دھار عمر کو قطع کرتی ہے۔	28
32	زبان کی دھار نیزے کی دھار سے زیادہ کاٹنے والی ہے۔	28
33	زبان کی حفاظت اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا انسان کے عمدہ ترین عادتوں میں سے ہے۔	28
34	حکمت و دانائی اسی کا نام ہے کہ انسان دنیائے فانی سے منہ پھیر کر آخرت پر فریفتہ ہو جائے۔	28
35	عقل و خرد یہی ہے کہ انسان انجام کار میں غور و فکر کرے اور تقدیر خدا پر راضی ہو۔	28
36	جو عقلیں شہوت پرستی کے مرض میں مبتلا ہیں ان کی حکمت سے فائدہ اٹھانا حرام ہے۔	28
37	دین کو محفوظ رکھنا علم و معرفت کا پھل اور حکمت و دانائی کی جڑ ہے۔	28
38	جو دل دنیا کے عاشق و شیدائی ہیں ان پر تقویٰ و پرہیز گاری حرام ہے۔	28
39	عقل مندی کی تعریف یہ ہے کہ انسان دنیائے فانی سے جدائی آخرت باقی سے وصال کرے۔	28
40	اپنے اموال کی حفاظت زکوٰۃ کی ادائیگی سے کرو۔	28
41	اپنے مال کو خرچ کر کے عزت و آبرُو کی حفاظت کرو۔	28
42	حُسنِ کردار حُسنِ گفتار کا مصداق ہے۔	28
43	دنیا خرچ کر کے دین کی حفاظت کرو۔ ایسا نہ کرو کہ دنیا کی حفاظت دین سے کرو۔	28
44	دنیا چھوڑ کر آخرت حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ دین چھوڑ کر دنیا حاصل کرو۔	28
45	بے ہودہ تمناؤں کا انجام افسوس و ندامت ہے۔	28
46	گناہوں کا حاصل تباہی و ہلاکت ہے۔	28
47	تواضع کا ثمرہ بزرگی و شرافت ہے۔	28
48	حق و باطل دونوں موجود ہیں اور ہر ایک کے خواہش مند و مددگار ہیں۔	28
49	تجربات کو یاد رکھنا عقل مندی کی جڑ ہے۔	28

28	چاہے حق سے نقصان ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ ظاہری خوشی دینے والے باطل سے کہیں بہتر ہے۔	50
28	دولت مندی کی حالت میں خداوند کریم کا تم پر یہ حق ہے کہ لوگوں سے نیکی کرو، اس کی نعمات کے شکر گزار ہو، تنگی و سختی کی حالت میں خداوند کریم کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کی تقدیر پر راضی رہو سختی اور مصیبت پر صبر کرو۔	51
28	حُسنِ صبر تمام نیک اعمال کی بنیاد ہے۔	52
28	عقل مند پر فرض ہے کہ اپنی رائے کے ساتھ اہل علم کی رائے ملائے، اور اپنے علم کے ساتھ دوسرے دانشمندوں کے علوم کو ملائے اپنے علم کو زیادہ کرے۔	53
28	عقل کی حفاظت خواہشات نفسانی کی مخالفت اور دنیا سے علیحدگی اختیار کر کے ہو سکتی ہے۔	54
28	برتن کی حفاظت کرنا ہو تو اس کے منہ کو مضبوطی سے باندھے رکھو۔	55
28	عقل مند کا یہ فرض ہے کہ اپنے غور طلب معاملات میں ہمیشہ دوست واحباب سے مشورہ لیتا ہے، اور ایسے معاملات میں خودرائی کو چھوڑ دے۔	56
28	عقل مند پر فرض ہے کہ اپنی آخرت کے لیے نیک اعمال کرے، اور اس طویل سفر کے لیے کثیر زادراہ تیار کرے۔	57
28	اپنے ہاتھ میں موجود چیز کی حفاظت کرنا دوسروں کے ہاتھ کی چیز طلب کرنے سے بہتر ہے۔	58
28	تو اپنے نفس کا حساب رکھ کیونکہ دوسروں کے نفوس کے لیے وہ خود محاسب ہے۔	59
28	علم و حکمت کمینے آدمی کو بلند مرتبہ بناتی اور جہالت و بے علمی شریف کو پست درجہ کر دیتی ہے۔	60
28	دوست کا حسد کرنا دوستی کی کمزوری اور بیماری کی علامت ہے۔	61
28	صلہ رحمی سے نعمتیں محفوظ رہتی ہیں۔	62
28	قطع رحمی سے عذاب و تکالیف پیش آتی ہیں۔	63
28	اطاعت الٰہی کے لیے اپنے دلوں سے جنگ کرو کیونکہ یہ بہت جلدی حملہ کرنے لگتے ہیں۔	64
28	اہل دنیا پر دو چیزوں کا حکم ہو چکا ہے۔ 1 بدبختی و شقاوت 2 فنا و ہلاکت۔	65

28	اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے اپنے نفوس کا حساب کرو، اور قبل اس کے کہ اعمال کی جانچ پڑتال کی جائے ان کی جانچ پڑتال کرو۔	66
28	اپنے نفوس کے اعمال کا حساب کرو اور ان کے ادا کرنے اور دنیائے فانی سے آخرت باقی کے لیے جو چیزیں قرض ہیں ان کے لیے توشہ تیار کرنے کا ان سے مطالبہ کرو اور قبور سے اٹھنے سے پہلے وہاں کے لیے کچھ زادرہ تیار کرلو اور اس سفر کیلئے تیار ہو جاؤ۔	67
28	دنیا شہوات سے مالامال، موجودہ زندگی کے سبب محبوب، غرور و فریب کے ساتھ مزین اور فضول امیدوں سے آراستہ ہے۔	68
28	دنیا کمانے میں اپنے نفسوس کے ساتھ لڑائی کرو اور ان کو مار پیٹ کر اس مردار سے دُور کرو، کیونکہ یہ جلدی زائل ہونے والی بہت سے فتنوں اور مصیبتوں کا گھر اور عنقریب انتقال کرنے والی ہے۔	69
28	ہر ایک مجلس کی بات اس کے فرش کے ساتھ لپیٹ دی جاتی ہے۔(ختم ہو جاتی ہے)	70
28	اہل دنیا میں جو لوگ زیادہ مال دار ہیں ان کی نسبت حکم ہے کہ یہ آخرت میں فاقہ کشی کریں گے، اور جو لوگ اس کی پرواہ نہیں رکھتے ان کو وہاں آرام و آسائش حاصل ہو گی۔	71
28	عقل مند کا فرض ہے کہ اپنے دشمن (شیطان) پر غالب آنے سے پہلے اپنی نفسانی خوہشات پر غالب آجائے۔	72
28	بادشاہ کا فرض ہے کہ اپنے لشکر کی اصلاح سے پیشتر اپنی اور درستی کرے۔	73
28	عذاب کے خوف سے دل میں غم کھانا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔	74
28	حُسنِ توبہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔	75
28	جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے منافقین کی حالت کے متعلق فرمایا کہ یہ بدبخت مسلمانوں کی خوشحالی سے جلتے، ان کی مصیبت کو پختہ اور مضبوط کرتے، ان کو کامیابی کی امید سے مایوس کرتے، ہر ایک راستے میں ان کے مردے پڑے ہیں وہ اپنی بہتری کے لیے ہر ایک سے سفارش کراتے اور ہر ایک کے غم میں جھوٹے آنسو بہاتے ہیں۔	76
28	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے کسی شخص نے جماع کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: بووقت جماع حیا دُور، مرد و عورت کی شرمگاہ اکھٹی ہو جاتی ہیں اگر اس حالت کو جنون سے تشبیہ دی جائے تو کچھ بعید نہیں زیادہ جماع کرنے سے انسان جلد بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں کمی کرنے پر نادم ہوتا ہے۔ طریقہ حلال پر جماع کرنے کا ثمرہ	77

	اولاد ہے۔(تعجب خیز بات یہ ہے) کہ اگر اولاد زندہ رہے تو انسان اس کی محبت کے سبب فتنوں میں مبتلا ہوتا ہے اور اگر مر جائے تو اس کے غم میں گھلنے لگتا ہے۔	
78	اپنے نفس سے حیا کرنا ثمرہ ایمان ہے۔	28
79	حُسنِ خلق میراث محبت اور زیادتی پناگاہ ہے۔	28
80	حُسنِ عمل بہترین ذخیرہ اور عمدہ ترین پناہ گاہ ہے۔	28
81	فضول تمناؤں کا نتیجہ غم و آلام اور ان کا ثمرہ ہلاکت و بربادی ہے۔	28
82	اپنے نفس کو عفت و پاکدامنی سے آراستہ کرو اور نامناسب اور بے اندازہ دینے اور خرچ کرنے سے پرہیز کرو۔	28

فصل 29

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان اقوال کا ترجمہ جو صرف "خا" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "خیر" سے ہوتی ہے	فصل
1	عقل بہترین بخشش خدا ہے۔	29
2	عدل وانصاف بہترین سیاست ہے۔	29
3	بہترین دولت مندی نفس کا غنی ہونا ہے۔	29
4	نفس کے ساتھ لڑائی بہترین جہاد ہے۔	29
5	بہترین علم وہ ہے جو نفع دے۔	29
6	اچھی نصیحت وہ ہے جس کے سبب انسان بُرے کاموں کو چھوڑ دے۔	29
7	مکارم اخلاق میں بہترین خلق ایثار ہے۔	29
8	نیک لوگوں کی صحبت بہترین بزرگی ہے۔	29
9	عمدہ نیکی وہ ہے جو شریف لوگوں کے حق میں کی جائے۔	29
10	بہترین تعریف وہ ہے جو نیک لوگوں کی زبان پر جاری ہو۔	29

29	تیرا بہترین عمل وہ ہے جس سے تیرا فرض ادا ہو۔	11
29	تیرا بہترین مال وہ ہے جس سے لوگ غلام کی حفاظت کی جائے۔	12
29	بہترین عمل وہ ہے جس سے لوگ تیرے شکر گزار ہوں۔	13
29	بہترین مال وہ ہے جسے لوگ غلام اور فرمانبردار ہوں۔	14
29	تیرا عمدہ تجربہ وہ ہے جس سے تجھے نصیحت ہو۔	15
29	بہترین اعمال وہ ہیں جن سے تیری اصلاح ہو۔	16
29	دنیا کی بہترین چیز وہ ہے حسرت اور اس کی بدترین چیز پچتانے کا سبب ہے۔	17
29	بہترین ہنسی مسکرانا ہے۔	18
29	بہترین حلم مخلوق کا بوجھ اٹھانا (ہمدردی) کرنا ہے۔	19
29	بہترین عمل وہ ہے جس سے دین کی اصلاح ہو۔	20
29	اچھا کام وہ ہے جس میں یقین ہو۔	21
29	بہترین علم وہ ہے جس کے ساتھ عمل ہو۔	22
29	بہترین کلام وہ ہے جس کے سننے والے کو ملال اور گرانی نہ ہو۔	23
29	بہترین کام وہ ہے جس سے انسان کی نجات ہو۔	24
29	اچھا عمل وہ ہے جس میں صدق واخلاص ہو۔	25
29	دین کا بہترین مددگار تقویٰ وپرہیزگاری ہے۔	26
29	عمدہ کام لالچ سے بیزاری ہے۔	27
29	بہترین نیکی وہ ہے جو محتاج کے ساتھ ہو۔	28
29	عمدہ خلق وہ ہے جو جھگڑے سے دُور اور بے لاگ ہو۔	29
29	بہترین صدقہ وہ ہے جو مخفی ہو۔	30

29	بہترین وعمدہ ہمت وہ ہے جو بلند اور عالی ہو۔	31
29	سب سے بہتر بھائی وہ ہے جو خیر خواہی کرنے میں فریب نہ دے۔	32
29	بہترین سخاوت وہ ہے جو محتاج کے ساتھ ہو۔	33
29	بہترین نفس وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو۔	34
29	اچھی خصلت وہ ہے جسے لوگ پسند کریں۔	35
29	بہترین رائے یہ ہے کہ انسان نیک لوگوں کی دوستی اور محبت اختیار کرے۔	36
29	عمدہ ترین نیکی وہ ہے جو نیک لوگوں کے حق میں ہو۔	37
29	بہترین سخاوت وہ ہے جس میں بدلہ لینے کا خیال نہ ہو۔	38
29	اچھا بھائی وہ ہے جو اپنے بھائیوں کو دوسروں کا محتاج نہ ہونے دے۔	39
29	تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لیے تجھ پر سختی کرے۔	40
29	کامیابی کا بہترین ذریعہ یاد خدا ہے۔	41
29	تیرا سب سے بہترین بھائی وہ ہے جو تیری غم خواری کرے اور اس سے بھی اچھا وہ ہے جو تجھے تمام مصائب سے بچائے، اور ہر کام میں مدد کرے اور تیری ضرورت کے وقت حاجت روائی کرے اور اگر اُسے کوئی حاجت ہو تو تجھے تکلیف نہ دے۔	42
29	تیرے بہترین ساتھی وہ ہیں جو صاحبان علم و حلم ہیں۔	43
29	عمدہ ترین مشیر وہ ہیں جو دانشمند، اہل علم، تجربہ کار اور ہوشیار ہوں۔	44
29	عمدہ ترین کام وہ ہے جو حق ظاہر کرے۔	45
29	بہترین عمل وہ ہے جو خوش اخلاقی اور نرمی سے آراستہ ہو۔	46
29	بہترین مال وہ ہے جس سے ضروریات پوری ہوں۔	47
29	اچھا عمل وہ ہے جو بڑے مقصد میں معاون و مددگار ہوں۔	48
29	بہترین بزرگی نرمی ہے۔	49

50	بہترین کلام راست گفتاری ہے۔	29
51	سب سے بہترین بھائی وہ ہے جو اپنے بھائیوں کو نقصان نہ پہنچائے۔	29
52	بہترین حاکم وہ ہے جو اپنے نفس پر حکمران ہو۔	29
53	بہترین نیکی وہ ہے جس میں ٹال مٹول اور منت واحسان نہ ہو۔	29
54	بہترین شخص وہ ہے کہ اگر اُسے غصہ آئے تو بُردباری کرے اگر اس پر کوئی ظلم کرے تو معاف کرے، اور اگر کوئی بُرائی کرے تو اس کے ساتھ نیکی کرے۔	29
55	بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔	29
56	بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے بوجھ اپنے سر پر اُٹھائے دوسروں کی تکلیف برداشت کرے۔	29
57	عورتوں کی بہترین صفات مردوں کے لیے بدترین ہیں۔	29
58	سب سے عمدہ عادت یہ ہے کہ انسان سچ بولے اور نیک کام کرے۔	29
59	بہترین بادشاہ وہ ہے جو ظلم و ستم کو ختم کرے اور عدل وانصاف کو زندہ کرے۔	29
60	دنیا نیکی سے بیزار اور بدی کے لیے تیار ہے۔	29
61	عمدہ شکر گزاری وہ ہے جو کثرت نعمات کی نہ ضامن ہو۔	29
62	بہترین کوشش وہ ہے جس کے ساتھ توفیق الٰہی بھی شامل ہو۔	29
63	تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تجھے حق قبول کرنے کے لیے ناراض کرتا ہے۔	29
64	بہترین تیاری اور کوشش وہ ہے جس سے آخرت سنور جائے۔	29
65	عمدہ ترین رائے وہ ہے جو خواہشات نفسانی سے دُور اور سیدھے راستہ سے قریب ہو۔	29
66	بہترین ساتھی وہ ہے جو تجھ سے کسی خود غرضی کی بنا پر جھگڑا نہ کرے اور حکام کی عدالت میں نہ لے جائے۔	29
67	تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو اپنے مال سے تیری اعانت کرے اور اس سے بہتر وہ ہے جو دوسروں سے تجھے بے نیاز کرے۔	29
68	سب سے اچھا بھائی وہ ہے جو ہر قیمت تیری بھلائی چاہے اور بدترین وہ ہے جو دھوکہ باز اور فریبی ہو۔	29

69	سب سے اچھا بھائی وہ ہے جس کے مرنے کے بعد تیرا جینا محال ہو۔	29
70	لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو متقی و پرہیز گار ہو بدترین شخص وہ ہے جو فاجر و بدکار ہو۔	29
71	سب سے اچھا شخص وہ ہے جو نیکی کر کے خوش و خرم اور بُرا کام کرنے پر شرمندہ ہو۔	29
72	سب سے اچھا شخص وہ ہے جو نعمت ملنے پر شاکر اور مصیبت میں صابر اور اگر کوئی اس پر ظلم کرے تو در گزر کرنے والا ہو۔	29
73	تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو خود نیک کام کرنے میں جلدی کرے، اور تجھے بھی ان کی طرف کھینچے نیز تجھے نیکی کا حکم دے اور اس میں تیری مدد کرے۔	29
74	سب سے اچھا تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے اپنی گفتگو سے سچائی کی طرف بلائے، اور اپنے حُسنِ اعمال کے سبب تجھے نیک اعمال کی طرف کھینچ لے۔	29
75	بہترین علم وہ ہے جس سے تیری اصلاح ہو اور بدترین علم وہ ہے جس سے تیری آخرت برباد ہو۔	29
76	تیرا بہترین علم وہ ہے جس سے تیری زندگی سنور جائے اور تیرا بدترین علم وہ جس سے تیری قوم اور برادری تباہ ہو جائے۔	29
77	سب سے عمدہ انسان وہ ہے جو حرص دُنیا کو دل سے نکال دے، اور اپنے خالق کی اطاعت کے لیے خواہشات نفسانی کی مخالفت کرے۔	29
78	بہترین انسان وہ ہے جس کا دل شہوات سے پاکیزہ ہو غصہ میں قلب سلیم رکھتا، اور رضائے پروردگار حاصل کرنے کی تڑپ رکھتا ہو۔	29
79	عمدہ انسان وہ ہے جو زمانہ دولت میں سخی اور شاکر ہو۔	29
80	بہترین انسان وہ ہے جو تنگدستی کی حالت میں ایثار اور صبر اختیار کرے۔ (اس کائنات میں بزرگ ترین افراد کے لیے یہ آیت ویوثرون علی انفسھم ہے جو شان اہل بیت میں اس مضی پر دال ہے)	29
81	تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو تیری ہدایت کی طرف رہنمائی پرہیز گاری پر آمادہ اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے روکے۔	29
82	تیرا بہترین ساتھی وہ ہے جو تجھے آخرت کا فریضہ اور دنیا سے دل برداشتہ کرے اور مولا کی اطاعت میں تیری مدد کرے۔	29
83	عمدہ شخص وہ ہے جس کا نفس دنیا سے متنفر، دل اس کی رغبت سے خالی، خواہشات نفسانی مردہ، ایمان خالص اور یقین صادق ہو	29

84	بہترین کلام وہ ہے جس کی ابتداء صحیح، خاتمہ نیک اور انجام قابل تعریف ہو۔	29
85	بہترین کام وہ ہے جس کا فائدہ زور ترین اور انجام پسندیدہ ہو۔	29
86	بہترین مال وہ ہے جو بوقت ضرورت تیرے کام آئے۔	29
87	بہترین بھائی وہ ہے جو تیری اعانت و غم خواری کو اپنا شعار بنائے۔	29
88	سب سے بہترین چیز جو باپ اپنی اولاد کو وراثت میں دیتے ہیں وہ ادب ہے۔	29
89	سب سے بہترین عطیہ وہ ہے جو مانگے اور طلب کے بغیر ملے۔	29

فصل 30

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان اقوال کا ترجمہ جو حرف "خا" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء مطلقاً لفظ "خا" سے ہوتی ہے	فصل
1	اپنے دشمن کے ساتھ فضل احسان کر کے اُسے گرفتار محبت رکھ کیونکہ یہ بھی ایک کامیابی ہے۔	30
2	عدل وانصاف پر کاربند رہ اور جو مال حاجت سے زائد ہے وہ لوگوں کو عطا کر اس سے تجھے دو فضیلتیں حاصل ہوں گی۔ (ایک عدالت دوسری سخاوت)	30
3	اپنے کام اس طرح کر جس سے تیرا عذر قائم اور محبت ثابت ہو۔	30
4	دنیائے فانی سے آخرت کے لیے کچھ حاصل کرے جو ہمیشہ باقی رہے گی اور کبھی تجھ سے جدا نہ ہو گی۔	30
5	تمام امور میں میانہ روی اختیار کر۔ جو میانہ روی کے اصول کا پابند ہوتا ہے اس پر موت آسان ہو جاتی ہے۔	30
6	دانائی کی بات جہاں کہیں بھی ہو حاصل کر کیونکہ دانائی و حکمت مومن کی گمشدہ چیز ہے۔	30
7	دنیا کے مال و متاع سے اتنی تھوڑی مقدار لے جو تیری ضرورت کے لیے کافی ہو، اس کے زیادہ کو حاصل کرنے کا خیال چھوڑ دے کیونکہ یہ سرکشی و خرابی کا باعث ہے۔	30
8	احتیاط کا پابند رہ اور علم کو ساتھی بنا انجام بخیر ہو گا اور لوگ تیری تعریف بھی کریں گے۔	30

30	اپنے نفس سے اپنے لیے کچھ حاصل کر لے اپنے آج کے دن سے کل کے لیے زادِ راہ تیار کرے۔ زمانے کی صلح کو غنیمت سمجھ اور فرصت کے لمحات کو ہاتھ سے ضائع نہ کر۔	9
30	بادشاہ کی سُستی رعیت کے حق میں اس کے ظلم سے زیادہ بُری ہے۔	10
30	حکمت و دانائی جس سے بھی ملے حاصل کر اس میں غور و فکر کر کہ کیا کہا ہے یہ نہ دیکھ کر کس نے کہا ہے۔	11
30	اپنے عمدہ ترین مال کو راہ خدا میں خرچ کر تا کہ تمہارا پروردگار تمہارے اعمال کو بلند فرمائے۔	12
30	دنیا کی جو چیز بغیر طلب مل جائے اُسے اختیار کر اور جو نہ ملے اس کا پیچھا نہ کر، اور ایسا ممکن نہ ہو تو اس قدر ضرور کر کہ جائز طریقہ سے اُسے طلب کر۔	13
30	عام انسانوں سے اس طرح میل جول رکھو کہ جو باتیں وہ جانتے ہیں وہی ان سے کہو اور جن باتوں سے وہ ناواقف ہیں ان کے سامنے پیش نہ کرو اُن کو اپنے یا ہمارے اوپر قیاس نہ کرو کیونکہ ہمارا معاملہ سخت اور دشوار ہے۔ کیونکہ نفس پاکیزہ اور ایماندار افراد ہی ہماری ولایت کو قبول کر سکتے ہیں۔	14
30	اپنے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر اور اس کی رحمت کا امیدوار رہ وہ تجھے دردناک عذاب سے بچائے گا، اور تیری تمناؤں کو پورا فرمائے گا۔	15
30	خداوند عالم کا علم پردوں میں پوشیدہ اشیاء پر حاوی اور قلوب کے مخفی رازوں پر محیط ہے۔	16
30	عذاب الٰہی کا خوف رکھ تاکہ امن نصیب ہو اور بے خوف نہ ہو اور نہ خطرات میں پڑ جائے گا۔	17
30	بہترین عمل خوفِ عذاب اور امید رحمت کا اعتدال ہے۔	18
30	عذاب الٰہی سے اتنا خوف رکھ کہ اس کے سبب اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو جائے، اور اس کی رحمت کی امید ایسی رکھ کہ اس کے باعث عذاب کا ڈر نہ بھولے۔	19
30	جو شخص حق کا مخالف ہو اس سے دشمنی رکھ اُس کو اس خیال میں چھوڑ دے اور اپنا واسطہ و تعلق کسی دوسرے سے پیدا کر۔	20
30	خداوند متعال کے عذاب کا خوف اس شخص کی طرح رکھ جس کا دل خدا کے ڈر سے بھرپور ہو۔ کیونکہ دنیا میں خوف رکھنے سے آخرت کے امن کی امید ہو سکتی ہے اور نیز خوف عذاب الٰہی نفس کو گناہوں سے باز رکھتا ہے۔	21

22	بہترین روش میانہ روی ہے کہ اس سے آگے بڑھنے والے بھی تھک کر اس میں شامل ہو جاتے ہیں، اور پیچھے رہنے والے بھی اس سے جا ملتے ہیں۔	30
23	دنیاداروں سے میل جول تمام مصائب کی جڑ اور تقویٰ و پرہیز گاری کا دشمن ہے۔	30
24	خواہشات نفسانی کی مخالفت کر تا کہ سلامت رہے اور دنیا سے علیٰحدگی اختیار کر تا کہ آخرت کی غنیمت پا سکے۔	30
25	فرصت کے لمحات کو غنیمت سمجھ۔ اسلام کے دُور دراز ملکوں کی حفاظت کرو اور اچانک موت آجانے سے پہلے نیک اعمال کر لو۔	30
26	گذشتہ لوگوں کے آثار تمہارے سامنے اس لیے ہیں کہ تم اُن سے عبرت کا درس حاصل کرو۔	30
27	عبادت کے لیے نفس سے حیلہ و تدبیر سے کام لے، رفق و نرمی سے اس کے ساتھ برتاؤ کر، جب تک خوشی و نشاط میں ہو اُسے عبادت مشغول رکھ اگر ادائیگی فرائض میں سُستی کرے تو اُسے مجبور کر کیونکہ ان کی ادائیگی انتہائی ضروری ہے۔	30
28	اپنے اجسام کو تکالیف میں مبتلا کر کے اپنے نفوس پر جود و کرم اور ان کے ساتھ احسان کرو، اور اس سے پہلے کہ تمہاری گردنیں (گناہوں کے بدلہ میں) پکڑلی جائیں ان کے چھوڑانے کی فکر کرو۔	30
29	حق جہاں کہیں سے میسر ہو اُسے حاصل کرنا چاہیئے کتنے ہی مصائب و آلام کا شکار ہونا پڑے۔	30
30	کسی بات کی نسبت لوگوں کا چرچا کرنا گویا آئندہ ہونے والی بات کا پیش خیمہ ہے۔	30
31	عام لوگوں کے اخلاق کے مطابق اُن سے میل جول رکھو مگر افعال میں ان سے اجتناب کرو۔	30
32	دو بدترین صفات بد اخلاقی اور کنجوسی مومن میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔	30
33	لوگوں کے ساتھ ایسا ملاپ رکھو کہ تم مر جاؤ تو تم پر گریہ وزاری کریں اور اگر زندہ رہو تو تمہارے عاشق و شیدائی رہیں۔	30
34	عام لوگوں کے ساتھ اپنی زبانوں اور جسم سے میل جول رکھو مگر دل اور افعال سے اُن سے علیٰحدگی رکھو۔	30
35	دنیاداروں سے میل ملاپ رکھنا دین کو داغدار اور یقین کو ضعیف و کمزور بناتا ہے۔	30
36	آہستہ کلام، نیچی نگاہ، میانہ روی علامت ایمان اور حُسنِ دین کی دلیل ہے۔	30
37	خطرات دنیا بے شمار، اس کا انجام حقیر و خراب، اس کی تازگی دھوکہ و خواب، اس کی بخشش سراسر فریب و سراب ہیں۔	30
38	صلح جو اور طالب مشورہ کے ساتھ خیانت کرنا بدترین، بُرائی اور عذاب دوزخ کا سبب ہے۔	30

39	جناب امیر علیہ السلام نے ایک قوم کی مذمت میں فرمایا(یہ لوگ اہل بصرہ تھے جن سے بعد جنگ جمل میں بھی خطاب فرمایا: کہ تمہاری عقلیں خفیف، آرا ناقص اور ضعیف ہو گئیں۔ پس تم لوگ ہمارا نشانہ بلکہ کھانے والے کا کھانا اور شکاری کا شکار ہو۔ (یعنی تم ایک عورت کے سپاہی بدخواونٹ کے پیروکار ہو تمہارے پیمان سُست بنش فاسد، جھگڑاو فساد تمہاری سرشت اور آب شور و بے مزہ تمہارا نصیب ہے جسے پستی منظور ہو وہ تمہارے شہر کا رُخ کرے۔	30
40	اسی قسم کے دوسرے لوگوں (عبداللہ بن عمر، ابو موسیٰ اشعری عبداللہ بن سعد بن نفیقل ازدی وغیرہ) جنہوں نے جنگ جمل میں نہ تو حضرت علی علیہ السلام کا ساتھ دیا۔ اور نہ ہی فریق مخالف میں شریک ہوئے اور کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اور فتنہ سے اجتناب بہتر ہے) کی مذمت میں فرمایا: ان لوگوں نے حق کو چھوڑ اور باطل کی امداد بھی نہ کر سکے۔	30
41	دل کا تقویٰ و پرہیز گاری سے خالی ہونا گویا دنیا کے فتنوں سے بھرپور ہونا ہے۔	30
42	پانچ آدمی اس قابل ہیں کہ وہ ذلیل ہوں۔ 1 وہ شخص جو دو آدمیوں میں داخل انداز ہو جنہوں نے اسے اپنے کام میں شامل نہ کیا ہو۔ 2 وہ شخص جو کسی کے گھر جا کر اس پر حکومت کرے اور اپنی بڑائی جتلائے۔ 3 وہ شخص جو کسی ضیافت میں بلائے بغیر چلا جائے۔ 4 وہ شخص جو ایسے لوگوں میں باتیں کرے جو اس کی بات میں دھیان نہ دیں۔ 5 وہ شخص جو ایسی مجلسوں میں جا کر بیٹھے جس وہ اہل نہ ہو۔	30
43	پانچ صفات پانچ افراد میں بہت ہی بُری ہیں۔ 1 علماء میں بدکاری 2 حکماء میں حرص 3 دولت مندوں میں بخل 4 عورتوں میں بے شرمی 5 بوڑھوں میں زنا کی عادت۔	30
44	دو صفات مروّت وجواں مردی کو جامع اور حاوی ہیں۔ 1 بُری باتوں سے پرہیز کرنا 2 ایسے امور بجالانا جن سے زیب وزینت اور عزت وفضیلت حاصل ہو۔	30
45	علم کی جو بات اچھی لگے اس پر عمل کرو۔ کہ شہد کی مکھی اچھے اچھے پھولوں کا رس چوستی ہے۔ پھر اس سے دو نفیس چیزیں پیدا ہوتی ہیں ایک شہد جو بہت سے امراض کی دوا ہے دوسری موم جس سے اندھیرے میں اجالا ہو جاتا ہے۔	30

30	سینے کا حسد اور کینہ سے پاک ہونا عابدوں کے لیے بڑی سعادت اور کامیابی ہے۔	46
30	دوستی کا خالص ہونا، عہد کو پورا کرنا۔ عہد و پیمان کو خوبی میں داخل ہے۔	47
30	جناب امیر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر میں فرمایا آپ دنیا سے اس حالت میں رخصت ہوئے کہ ایک دن بھی نانِ جویں سیر ہو کر نہ کھایا۔ اور عالم آخرت کی طرف دنیا کی تمام آلائشوں سے پاک وصاف تشریف لے گئے۔ آخری دم تک اس طرح زندگی بسر کی کہ فاقہ کشی سے پیٹ پر پتھر باندھے اور اپنے اختیار سے اسی حالت میں اپنے پروردگار کے داعی اجل کو لبیک کہا۔	48
30	اس شخص کی تمنائیں اور مطالب ادھورے اور ناتمام ہیں جو دنیا کا طالب اور اس کے حصول میں فضول امیدیں رکھتا ہے، اور دنیا پرستی کے سوا اس کا کوئی مطلب نہیں۔	49
30	لوگوں کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگزر کر اور کسی کو تکلیف نہ پہنچا۔	50
30	انسان کا دوست اس کی عقل کی علامت اور اس کی گفتگو اور کمال اس کے فضل و کمال کی نشانی ہے۔	51
30	تمام اشیاء سے نئی چیز اچھی ہوتی ہے۔ مگر بھائی بند اور دوست پرانا اچھا ہوتا ہے۔	52
30	اپنے نفس کی مخالفت کر تاکہ تیری حالت دُرست ہو اور علماء سے میل جول رکھ تاکہ علم حاصل ہو۔	53
30	خوفِ خداوندی ایمان کے لیے شہ پر ہے۔	54
30	خوفِ خدا سے امن وامان کا لباس ملتا ہے۔	55
30	خوفِ خدا رکھ کر وہ تجھے امن عطا فرمائے گا اور اس کے عذاب سے بے خوف مت ہو ورنہ سخت عذاب کا مزہ چکھے گا۔	56
30	اس دنیا سے جو تیرے لیے باقی نہ رہے گی اور نہ تو اس کے لیے اس آخرت کے لیے زادِ راہ اختیار کر جس سے تو کبھی جدا نہ ہو گا اور نہ وہ تجھ سے جدا ہو گی۔	57
30	سب سے بہتر بھائی وہ ہے جو نیک کام میں مدد کرے اور اپنے بھائی کے ساتھ نیکی اور احسان سے پیش آئے۔	58
30	عمل صالح کے لیے کوشاں رہ اور خدا تعالیٰ کے کسی نیک بندے کے ساتھ محبت اور دوستی پیدا کر کیونکہ آخرت میں عمل صالح کے سوا کوئی چیز کام آنے والی نہیں وہ اسی کے ساتھ ہو گا جس سے دنیا میں محبت رکھتا تھا۔	59

60	بدن کی خدمت گزاری یہ ہے کہ جن پسندیدہ اور لذیذ اشیاء کی خواہش کرے وہ اس کو مہیّا کی جائیں، اگرچہ ان سے بدن توموٹا ہو جاتا ہے۔ مگر نفس ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔	30
61	نفس کی خدمت گزاری یہ ہے کہ تو اس کو لذیذ و پسندیدہ اشیاء سے دُور رکھ کر علوم و حکمتیں حاصل کرنے کے لیے محنت وجفاکش کا عادی بن اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں جدوجہد کے ساتھ اس سے کام لے اگرچہ اس سے بدن لاغر اور ضعیف ہو جاتا ہے مگر نفس کو نجات حاصل ہوتی ہے۔	30

فصل 31

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ اقوال کا ترجمہ جن کی ابتداء لفظ "دال" میں ہوتی ہے	فصل
1	آدمی کی عقل کا نشان اس کے اقوال ہیں۔	31
2	انسان کی اصل کی علامت اس کے افعال ہیں۔	31
3	انسان کی دینداری کی علامت اس کی پرہیز گاری ہے۔	31
4	غیرت انسان کی علامت اس کی عفت و پاکدامنی ہے۔	31
5	انسان کی پرہیز گاری کی علامت (گناہوں سے) پاکیزگی وصفائی ہے۔	31
6	شریف کی دولت مندی اس کی خوبیاں اور فضائل ظاہر کرتی ہے۔	31
7	کمینے کی مال داری اور ثروت اس کی بُرائیاں اور عیوب بتاتی ہے۔	31
8	نادان وجاہل کی دولت مندی ہی ایک مسافر کی مثل ہے جو سفر کی تیاری کر رہا ہے۔	31
9	عقل مند کی دولت اس کے ہم نسب بھائی کی طرح ہے جو اس کی ملاقات شیدائی ومشتاق ہے۔	31
10	عادل شخص کے ہاتھ دولت آنا ضروری اور واجب ہے۔	31
11	ظالم کے ہاتھ میں دولت کا جانا صرف جائز اور ممکن ہے۔	31
12	شرفاء کی دولت وسلطنت بہترین غنیمت ہے۔	31

13	کمینے افراد کی حکومت وسلطنت شریفوں کے لیے محنت ومصیبت ہے۔	31
14	شریروں کی دولت وسلطنت شریفوں کے لیے محنت ومصیبت ہے۔	31
15	بدکاروں کی دولت وحکومت نیکوکاروں کے لیے ذلت ورسوائی ہے۔	31
16	کمینوں کی حکومت وسلطنت مصائب زمانہ سے ہے۔	31
17	دارالافا(وفاداری کا گھر)شرفا سے خالی نہیں اور کمینے لوگ اس سے ٹھہر نہیں سکتے۔	31
18	بداصل افراد کی دولت وسلطنت ظلم وفساد پر مبنی ہوتی ہے۔	31
19	سرکشی اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی چال چھوڑ دو اس کی اطاعت، اور فرماں برداری کے راستے پر چلو تاکہ آخرت میں سعادت اور کامیابی نصیب ہو۔	31
20	فائدہ دینے والا ایک درہم اس اشرفی سے کئی گنا بہتر ہے جو منہ کے بل گرائے۔	31
21	پرہیز گاری کی عمدگی کی یہ دلیل ہے کہ نفس انسانی لالچ کی رسوائی سے متنفر اور کشادہ کش رہے۔	31
22	فقیر کا ایک درہم اللہ کے نزدیک دولت مند کی ایک اشرفی سے زیادہ پسندیدہ ہے۔	31
23	ایک دعوت دینے (پکارنے والے) والے نے تم کو بلایا اور ایک نگہبان نے تمہاری نگہبانی کی، پس تمہیں چاہئیے کہ بلانے والے کی بات سنو اور نگہبانی کی پیروی کرو۔	31
24	دنیا ایک ایسا گھر ہے جس مصائب وآلام سے گھرا ہوا اور عہد شکنی وبے وفائی اس کے حالات کو دوام نہیں، اور اس میں اترنے والوں کے لیے سلامتی وقیام نہیں۔	31
25	دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور بے قدر گھر ہے، اس کی حلال چیزیں حرام کے ساتھ، خیر شر کے ساتھ اور شیریں تلخ کے ساتھ ملا ہوا ہے۔	31
26	دارالبقاء(جنت)صدیقین کا مقام اور صالحین ونیکوکاروں کے رہنے کی جگہ ہے۔	31
27	دارالغنا(دنیا)نافرمانوں کے قیلولہ کی جگہ، بدبختوں اور ظالموں کے اترنے کا مقام ہے۔	31

28	اللہ تعالیٰ نے تم کو (جنت) طرح طرح کی نعمتیں رکھنے والے گھر، اور نبیوں اور نیک لوگوں کے پڑوس میں رہنے کی دعوت دی مگر تم نے قبول نہ کی بلکہ منہ موڑ لیا۔	31
29	دنیا نے تمہیں شقاوت، فنا اور گونا گوں رنج و آلام کے مقام کی طرف پکارا مگر بایں ہمہ تم نے اس کی اطاعت کی اور اُس کے حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور تیزی سے کام لیا۔	31

فصل 32

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان کلمات کا ترجمہ جو حرف "ذال" سے شروع ہوتے ہیں	فصل
1	ذکر الٰہی کرنے والا اس کا ہم نشین ہے۔	32
2	اللہ کو یاد کرنے والا اس کا مونس ہے۔	32
3	اللہ کو یاد کرنا ایمان کو جلا بخشتا ہے۔	32
4	ذکر الٰہی شیطان کو دُوری کا سبب ہے۔	32
5	ذکر الٰہی متقیوں اور پرہیز گاروں کی عادت ہے۔	32
6	اللہ کا ذکر کرنے والا کامیاب گروہ میں ہے۔	32
7	ذکر الٰہی سینے کا زنگ اُتارنے والا اور دل کو تسلی دینے والا ہے۔	32
8	ذکر الٰہی نفوس کی قوت و غذا، خدا تعالیٰ کی ہم نشینی ہے۔	32
9	ذکر الٰہی چشم بصیرت کو روشن اور دلوں کو مانوس کرتا ہے۔	32
10	ذکر الٰہی سے تمام مشکلات حل، سب کام آسان، سینے منور اور روشن ہو جاتے ہیں۔	32
11	یاد خدا تعالیٰ امراض نفس کا علاج ہے۔	32
12	ذکر خداوند عالم بیماریوں اور مصائب کو دُور کرتا ہے۔	32
13	یاد الٰہی ہر مومن کا اصل سرمایہ ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان شیطان کے ہتھکنڈوں سے سلامت رہتا ہے۔	32

14	یادِ خدا! ایمان کا ستون اور شیطان سے بچاؤ کا سبب ہے۔	32
15	ذکر الٰہی ہر محسن کی خصلت اور ہر مومن کی صفت ہے۔	32
16	ذکر خداوندی ہر متقی کے لیے خوشی وانبساط اور ہر کامل یقین کے حق میں لذت وراحت ہے۔	32
17	یاد آخرت امراض نفس کی دوا اور اُن کے لیے نسخہ شفا ہے۔	32
18	دنیا کی یاد ایک انتہائی لاعلاج مرض ہے۔	32
19	ذکر موت! اسباب دنیا کو انسان کی نظر میں حقیر و ذلیل بنا دیتا ہے۔	32
20	انسان کی رسوائی اپنے مقاصد و تمناؤں میں ناکام رہنے سے وابستہ ہے۔	32
21	صاحب عقل کا تین باتوں سے پتہ چلتا ہے۔ 1 تحمل وبُردباری 2 نیکی وپرہیز گاری 3 لوگوں کے ساتھ فضل واحسان اور ان کی اعانت کرنا۔	32
22	آنکھوں کی بینائی کا چلا جانا چشم بصیرت کے اندھا ہونے سے بہتر ہے۔	32
23	نظر کا جاتے رہنا اس چیز کی طرف دیکھنے سے بہتر ہے جو فتنے کا سبب ہو۔	32
24	حرص اور لالچ کو چھوڑ دے۔ عفت وپرہیز گاری کو اپنا شعار بنا۔	32
25	دنیا کے قلیل مال کو آخرت کی نعمات کثیر کی خاطر اور یہاں کے تنگ مکانات کو آخرت کے وسیع محلات کی خاطر چھوڑ دے۔	32
26	اسراف اور فضول خرچی کو چھوڑ کر اور میانہ روی اختیار کر آج کے دن کل کے دن (قیامت) کو یاد کر۔	32
27	اپنے دل کو یقین کے ساتھ مطیع بنا، موت اور فنا کا خیال اس میں مضبوطی سے پیدا کر اور حوادثات دنیا سے اسے عبرت لے۔	32
28	فضول خرچی کو چھوڑ دے۔ کیونکہ فضول خرچ کی سخاوت پر کوئی اسکی تعریف نہیں کرتا اور اسکے فقر پر کوئی رحم نہیں کھاتا۔	32
29	جلد بازی کو چھوڑ دے۔ کیونکہ کام میں جلدی کرنے والا اپنے مطلب کو نہیں پاتا اور اس کے کام کی کوئی تعریف نہیں کرتا۔	32
30	اعلیٰ درجے کے مقاصد کو مہذب اور جن کش لوگوں کے سوا دوسرا کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا۔	32
31	جو کچھ میں زبان سے کہتا ہوں میرا ذمہ اس کے ساتھ مرہون اور میں اس کا ضامن ہوں۔ جس کے سامنے عبرت کے کھلے نظارے اور موجود ہوں اس کی آنکھوں کے سامنے لوگ سزا بھگت چکے ہیں بے شک اس کو تقویٰ اور پرہیز گاری شبہات میں	32

	پڑنے سے باز رکھتی ہے۔	
32	اپنے نفس کو ذلیل، دین کو عزیز اور آخرت کو محفوظ رکھ۔ احکام دین کی حفاظت کے لیے مال دنیا کے خرچ کرنے میں دریغ نہ کر	32
33	مسلمانوں کی سرحد کی اور اپنے دین وامانت کی حفاظت کر، اپنے نفس کے ساتھ انصاف کر رعیت میں عدل کے اصول پر کاربند رہ۔	32
34	جو شخص لوگوں کے ساتھ فضل واحسان کرتا ہے لوگ اس کی سرداری کے شکر گزار ہوتے ہیں، اور جو اُن کے ساتھ نیکی کرتا ہے سب اس کی سخاوت کے گُن گاتے ہیں۔	32
35	کریم کی خصلتیں نیک ہوتی ہیں۔ وہ لوگوں کو اپنی نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے۔	32
36	شریف آدمی کتنا بڑا مرتبہ پائے وہ کبھی متکبر نہیں ہوتا جیسا کہ پہاڑ کو زور کی ہوائیں نہیں ہلا سکتیں، اور کمینہ آدمی کم مرتبہ پاکر بھی اترانے لگتا ہے جیسا کہ گھاس ہوا کے ہلکے سے جھونکے سے بھی ہلنے لگتی ہے۔	32
37	جو لوگ خود عیب دار ہوتے ہیں وہ لوگوں کے عیب ظاہر کرنا پسند کرتے ہیں، تاکہ اپنے عیوب کی نسبت عذر کرنے کی گنجائش پیدا ہو جائے۔	32
38	اپنے نفوس کو ترک عادت سے مطیع کرو۔ ان کو بہترین اطاعتوں کی طرف کھینچ لے جاؤ۔ لوگوں کے بوجھ اور تاوان ان پر لاد و بہترین اور نیک امور کے زیور سے ان کو آراستہ کرو اور گناہوں کی ثکافت سے بچاؤ۔	32
39	اپنی عقل کو ادب سے پاکیزہ وباوقار بنا۔ ادب سے عقل اس طرح تیز ہوتی ہے جس طرح آگ ایندھن سے۔	32
40	اپنے نفس کو اطاعت الٰہی میں لگانے سے فرمانبردار بنا اور اُسے قناعت کے زیور سے آراستہ کر، دنیا کے لیے زیادہ کوشش نہ کر اور اُسے جائز طریق سے اُسے حاصل کر۔	32
41	آدمیوں کی ذلت طمع اور لالچ سے وابستہ ہے اور ان کی زندگیاں تمناؤں کے دھوکے میں ختم ہو جاتی ہیں۔	32
42	حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کی تعریف فرمایا: اس کی صلح نفع بخشتی ہے۔ اور اس سے ظلم کا کوئی خطرہ نہیں جب زبان سے کوئی بات کہتا ہے تو اس کے مطابق عمل کرتا اور جب مسند حکومت پر ہو تو عدل وانصاف کا خیال رکھتا ہے۔	32

فصل 33

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان اقوال کا ترجمہ جو باب "الرّاء" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "رَحِمَ اللہُ" سے ہوتی ہیں	فصل
1	خدا اس پر رحم فرمائے جس نے اپنے مرتبہ کو پہچانا اور اپنی حالت سے آگے نہ بڑھا۔	33
2	خداوند کریم اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے گناہوں کا خیال کرتا اور اپنے رب سے ڈرتا ہے۔	33
3	خداوند کریم اس آدمی پر رحم فرمائے جو آثار قدرت میں متفکر، اور اس سے عبرت لیتا اور سلسلہ کائنات کو دیدۂ عبرت سے دیکھتا اور اس سے بصیرت حاصل کرتا ہے۔	33
4	خداوند کریم اس شخص پر رحم فرمائے جس نے نصیحت حاصل کی، گناہ سے باز رہا اور عبرت سے فائدہ اٹھایا۔	33
5	اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زندگی کے لیے صبر کو سواری اور تقویٰ کو اپنی موت کا ذخیرہ قرار دیا ہو۔	33
6	اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے موت سے پیش دستی کی، اور ہمیشہ رہنے والے گھر اور مقام عزت کے لیے نیک اعمال کیے۔	33
7	خداوند کریم ایسے شخص پر رحم فرمائے جس نے تمناؤں کو کم موت کی طرف پیش قدمی اور نیک اعمال سے ذخیرۂ آخرت جمع کیا	33
8	خداوند کریم اس شخص پر رحم کرے جس نے مہلت کے لمحات کو غنیمت سمجھا نیک اعمال بجالانے میں سبقت کی، اور خوف خدا کی وجہ سے مسافروں کی طرح تھوڑا سا سامان رکھا۔	33
9	خداوند کریم اس شخص پر رحم فرمائے جو خواہشات نفسانی پر غالب آجائے اور دنیا کے پھندوں سے بھاگ کھڑا ہوا۔	33
10	اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو حق کو زندہ کرے باطل کو مٹائے۔ ظلم کا قلع قمع کرے اور عدل وانصاف قائم کرے۔	33
11	خداوند عالم اس شخص پر رحم فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو سنے اور یاد رکھے۔ جب ہدایت کی دعوت دی جائے تو قریب ہو جائے اور ہادی کا دامن مضبوطی سے تھام کر تمام آفات سے نجات پائے۔	33
12	خداوند کریم اس پر رحم فرمائے جس نے اس بات کا یقین کر لیا کہ اس کی جان موت کی طرف پیش رفت کر رہی ہے، پھر اس نے نیک اعمال کی ادائیگی میں جلدی کی اور اپنی آرزوں کو قلیل کر دیا۔	33

13	خداوند کریم اس انسان پر رحم فرمائے جس نے حق کو دیکھ کر اس کی تائید اور ظلم کو دیکھ کر اس کی تردید کی، اور ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد میں انتہائی کوشش کی۔	33
14	خداوند کریم اس شخص پر رحم فرمائے جو نیک اعمال کرنے میں موت کی طرف بڑھے، تمناؤں کو جھوٹا سمجھے، اور صرف خوشنودی خدا اور رضائے الٰہی کے لیے عمل خالص بجالائے۔	33
15	خداوند عالم اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے نفس کو لگام دے کر اُسے خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچائے، اور اس کی بھاگ اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچ لے جائے۔	33
16	خداوند کریم اس مرد پر رحم فرمائے جس نے نفس کی خواہشات کی کھینچاتانی کو ملیامیٹ کر دیا۔ اور اس کو اس خرابی میں پڑنے سے بچالیا پھر اس کو لگام دے کر اطاعتِ خدا کی طرف کھینچ لیا۔	33
17	خداوند کریم اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زندگی سے موت کے لیے فنا سے بقا کے لیے، اور دنیا فانی سے آخرت کے واسطے کچھ نہ کچھ کمالیا۔	33
18	خداوند کریم اس انسان پر رحم فرمائے جو حرام کاموں سے پرہیز کرے لوگوں کا بوجھ اور تاوان سر پر اٹھائے، اور نیک اعمال کی غنیمت حاصل کرنے میں جلد بازی کرے اور اس پر شیفتہ و حریص ہو۔	33
19	خداوند کریم اس پر رحم فرمائے جس نے خدا سے لَو لگائے رکھی۔ گناہوں سے اجتناب کیا۔ خواہشات نفسانی کا قلع قمع کیا۔ اپنے نفس کی مذمت کرتے ہوئے تمناؤں کو جھوٹا سمجھا اور اس کو خوف خدا کی وجہ سے تقویٰ و پرہیز گاری کی لگام دی۔	33
20	خداوند کریم اس بیٹے پر رحم فرمائے جو اپنے باپ کی نیکی میں اس کی مدد کرے اس باپ پر رحم فرمائے جو اپنے بیٹے کی نیکی میں اس کی مدد کرے اس پڑوسی پر رحم فرمائے جو اپنے پڑوسی کی نیکی میں اس کی مددگار ہو اس دوست اور ساتھی پر رحم فرمائے جو اپنے دوست اور ساتھی کی نیکی میں اس سے تعاون کرے۔ اس کی مطابقت اس حدیث سے ہے کہ: اَنَا وَ عَلِیٌّ اَبَوَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ گویا سرور کائنات کی یہ مراد ہے ہم باپ کی حیثیت سے امت کے ساتھ نیکی کرتے ہیں اور ان کو حکم دینے میں ان کا بھی یہ حق ہے کہ وہ اصلاح احوال اور تقویٰ کے ذریعے ہماری مدد کرے۔ آخری دو کلمات حدیث ۱۹، ۲۰ غرر الحکم میں نہیں بلکہ روضہ کافی سے لیے ہیں اور سب سے آخری والی حدیث رسول خدا سے منقول ہے جو صرف مطابقت کے لیے درج ہے۔	33

فصل 34

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ اقوال کا ترجمہ جو باب "الرّاء" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "راس" سے ہوتی ہیں	فصل
1	ایمان کی اصل صدق وسچائی ہے۔	34
2	حکمت کی بنیاد حق کی رفاقت وہمراہی ہے۔	34
3	علم کی اصل رفق ونرمی ہے۔	34
4	جہالت کا سِرا بے وقوفی ہے۔	34
5	اسلام کی اصل امانت ہے۔	34
6	نفاق کی اصل خیانت ہے۔	34
7	دین کی بنیاد صدق یقین ہے۔	34
8	احسان کی اصل احسانِ مومنین ہے۔	34
9	تمام عیوب کی اصل حرص ولالچ ہے۔	34
10	تمام بُرائیوں کا سر بے حیائی ہے۔	34
11	بصیرت حاصل کرنے کا سر غور وفکر ہے۔	34
12	علم کی اصل حلم وبُردباری ہے۔	34
13	بُردباری کی بنیاد غصے کو مٹانا ہے۔	34
14	تمام فضائل کا سر چشمہ علم ہے۔	34
15	پرہیز گاری کی سر ترک شہوات ہے۔	34
16	تمام فضائل کا سر چشمہ غصے کو قابو میں رکھنا اور شہوات کو مار ڈالنا ہے۔	34
17	جہالت کا سر ظلم ہے۔	34

34	ایمان کا سر صبر ہے۔	18
34	کم عقلی کی اصل تند خوئی ہے۔	19
34	پرہیز گاری کی بنیاد نگاہیں نیچی رکھنا ہے۔	20
34	تمام بدترین خصائل کی اصل حسد ہے۔	21
34	تمام عیوب کا سرچشمہ بغض وکینہ ہے۔	22
34	تمام آفات کا سرچشمہ لذات دنیا پر فریفتہ وشیدائی ہونا ہے۔	23
34	دین کی اصل نیکیاں کمانا ہے۔	24
34	عقل مندی کی اصل لوگوں سے محبت رکھنا ہے۔	25
34	جہالت کا سرچشمہ لوگوں سے دشمنی کرنا ہے۔	26
34	دانائی کی اصل دھوکہ بازی سے بچنا ہے۔	27
34	پرہیز گاری کا سرچشمہ لالچ کو چھوڑنا ہے۔	28
34	سخاوت کی اصل جلدی عطا کرنا ہے۔	29
34	راستگاری کی اصل ترک دنیا ہے۔	30
34	ایمان کی اصل لوگوں پر احسان کرنا ہے۔	31
34	تمام فضائل کا سرمایہ نیک علماء پر احسان کرنا ہے۔	32
34	تمام بُرے خصائل کا اصل سرمایہ کمینوں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔	33
34	اطاعت کی اصل رضائے الٰہی ہے۔	34
34	دین کا سرچشمہ خواہشات نفسانی کی مخالفت ہے۔	35
34	حکمت کی اصل حق کی پابندی حق دار کی اطاعت ہے۔	36
34	ایمان کا سرمایہ حُسنِ خُلق اور سچائی کے زیور سے مزین ہوتا ہے۔	37

34	کفر کی اصل خیانت ہے۔	38
34	ایمان کی اصل امانت ہے۔	39
34	اصل قناعت رضائے الٰہی ہے۔	40
34	تمام آفات سے مصائب کی اصل دنیا سے محبت ہے۔	41
34	اصل اسلام صداقت وسچائی ہے۔	42
34	سیاست کی اصل نرمی کو استعمال کرنا ہے۔	43
34	علم کی اصل اخلاق میں امتیاز کرنا اور اچھے اخلاق کو ظاہر اور بُرے اخلاق کو مٹانا ہے۔	44
	فصل 35	
فصل	**حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے ان حکیمانہ اقوال کا ترجمہ جو باب "الرّاء" میں داخل ہیں اور ان کی ابتداء لفظ "رُبَّ" سے ہوتی ہیں**	**حکمت**
35	اکثر لوگ جو اپنے کاروبار میں دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں آخر شرمندہ ہوتے ہیں۔	1
35	اکثر باامن لوگ آخر کار ڈرنے والے ہوتے ہیں۔	2
35	اکثر کوشش کرنے والے آخر کار تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔	3
35	اکثر جاگنے والے بھی کبھی نہ کبھی سو جاتے ہیں۔	4
35	اکثر کلام غمگین کرنے والے ہوتے ہیں۔	5
35	بہت سی باتیں تلوار کی طرح بے نیام ہوتی ہیں۔	6
35	بہت سے عادل (حقیقت میں) ظالم ہوتے ہیں۔	7
35	بہت سے (دنیا سے) فائدہ اٹھانے والے نقصان پاتے ہیں۔	8
35	اکثر تکلیف اُٹھانے والے وقت کو ضائع کر دیتے ہیں۔	9
35	بہت سے دوستی ظاہر کرنے والے بناوٹ کرتے ہیں۔	10

35	اکثر سلامتی کے بعد ہلاک ہوتے ہیں۔	11
35	بہت سے شرمندگی کے بعد سلامت رہ جاتے ہیں۔	12
35	طلب مقاصد میں اکثر ہلاکتیں پیش آتی ہیں۔	13
35	بہت سی خوشیاں آخر کار لڑائی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔	14
35	اکثر ایسے کلمات زبان سے نکلتے ہیں جو نعمت کو سلب کر دیتے ہیں۔	15
35	بہت سی خوشیاں آخر کار رنج والم بن جاتی ہیں۔	16
35	اکثر مال دار بھیڑ کے بچے سے زیادہ ذلیل ہوتے ہیں۔	17
35	بہت سے محتاج شیر سے زیادہ قوی وباعزت ہوتے ہیں۔	18
35	بہت سے کلمات موت کا سبب بنتے ہیں۔	19
35	بہت سے امن آخر کار خوف میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔	20
35	بہت سے کوشش کرنے والے ایسے امور میں کوشش کرتے ہیں جو ان کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔	21
35	بہت سے تکالیف اٹھانے والے ایسے لوگوں کی خاطر تکلیفیں اٹھاتے ہیں جو ان کے شکر گزار نہیں ہوتے ہیں۔	22
35	بہت سے بے ہودہ کام ایسے ہیں جو بُرائی اور جنگ پر آمادہ کرتے ہیں۔	23
35	بہت سی دل لگی کی باتیں ایسی ہیں جن سے شریف متنفر ہو جاتے ہیں۔	24
35	بہت سی کوششیں شوخی ومزاح پیدا کرتی ہیں۔	25
35	بہت سے بے ہودہ کلام حملے سے سخت اور کڑے ہو جاتے ہیں۔	26
35	بہت سے فتنے باتوں سے پیدا ہو جاتے ہیں۔	27
35	بہت سی تمنائیں موت کے آنے سے دب جاتی ہیں۔	28
35	بہت سے اعمال کو بدنیتی خراب کر دیتی ہے۔	29
35	اکثر افراد کو موت ان کی امیدوں کے نیچے چھپی ہوئی ہے۔	30

35	بہت سی نیتیں عمل سے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہیں۔	31
35	بہت سی بے ہودگیاں ہلاکت کا سبب ہوتی ہیں۔	32
35	بہت سے لوگ پچھلوں میں شمار ہوتے ہیں۔	33
35	بہت سے ایسے عالم ہیں جو علم کے سبب ہلاک ہو جاتے ہیں۔	34
35	بہت سے عالم ایسے ہیں جو جہالت کے ذریعہ نجات پا جاتے ہیں۔	35
35	بہت سے جاہل ایسے ہیں جو جہالت کے ذریعہ نجات پا جاتے ہیں۔	36
35	اکثر لالچی افراد ایسے ہیں کہ لالچ نے انہیں مار ڈالا ہے۔	37
35	بہت سے کلام ایسے ہیں جن کا جواب خاموشی ہے۔	38
35	بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اُن سے خاموش رہنا بہتر ہے۔	39
35	بہت سی دوائیں بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔	40
35	بہت سی بیماریاں دوا ہوتی ہیں۔	41
35	بہت سی تمنائیں ایسی ہیں جو انجام کار محرومی کو پہنچاتی ہیں۔	42
35	بہت سے فائدے آخر کار نقصان بن جاتے ہیں۔	43
35	بہت سی زبانیں ایسی ہیں کہ انسان کی جان کھو دیتی ہیں۔	44
35	اکثر خوف ایسے ہیں کہ آخر میں امن بن جاتے ہیں۔	45
35	اکثر جھوٹے لالچ موہوم تمناؤں پر مبنی ہوتے ہیں۔	46
35	بہت سی امیدیں جھوٹ کے سبب ناکام رہتی ہیں۔	47
35	اکثر لڑائیاں ایک لفظ سے پیدا ہو جاتی ہیں۔	48
35	بہت سی حفاظتیں ایک نظر سے حاصل ہوئے جاتی ہیں۔	49
35	اکثر لوگ ایسے ہیں کہ افراد ان کی کامیابی پر شک کرتے ہیں۔	50

51	اکثر لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان کے مصائب ان کا علاج جاتے ہیں۔	35
52	بہت سے مبتلا ایسے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان کو مصیبت میں گرفتار کر کے ان کو آزماتا ہے۔	35
53	بہت سے صاحبان نعمت ایسے ہیں کہ یہ نعمتیں ان کی سرکشی کو بڑھاتی ہیں۔	35
54	بہت سی جہالتیں عقل مندی و بُردباری سے زیادہ مفید ہیں۔	35
55	اکثر لڑائیاں صلح سے زیادہ فائدہ مند ہیں۔	35
56	اکثر سکوت کلام سے زیادہ پُر اثر ہیں۔	35
57	بہت سے کلام تیر سے تیز تر ہیں۔	35
58	بہت سی لذتیں ایسی ہیں جن میں موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔	35
59	بہت سے مال دار فقرا سے زیادہ محتاج ہیں۔	35
60	بہت سے فقیر ایسے ہیں جن سے ہمیشہ کی دولت مندی (نجات جنت) حاصل ہوتی ہے۔	35
61	بہت سے مال دار ایسے ہیں جن سے دائمی فقیری لاحق ہوتی ہے۔	35
62	بہت خوفناک ایسے ہیں جن سے تو ذرہ برابر بھی خوف نہ کر۔	35
63	بہت سے افراد ایسے ہیں جو اپنی خوشی کے اسباب کے حصول میں سُستی کرتے ہیں۔	35
64	بہت سے ایسے افراد ہیں جو ان لوگوں کے لیے مال جمع کرتے ہیں جو اُن کے شکر گزار نہیں ہوتے۔	35
65	اکثر قریبی رشتہ دار ایسے ہیں جو بیگانوں سے زیادہ دُور ہیں۔	35
66	بہت سے دوست ایسے ہیں جو دل میں حسد رکھتے ہیں۔	35
67	بہت سے بیگانے ایسے ہیں جو قریبی رشتہ داروں سے زیادہ نزدیک ہیں۔	35
68	بہت سے ایسے قریبی رشتہ دار ہیں جو نامہربان ہوتے ہیں۔	35
69	اکثر حیلہ گر ایسے ہوتے ہیں جو اپنے لیے حفاظتی تدابیر کرتے ہیں مگر وہی حیلہ و تدبیر انہیں ہلاک کر دیتا ہے۔	35
70	اکثر افراد ایسے ہوتے ہیں جو ہمیشہ ایک چیز سے بچتے ہیں مگر وہی چیز ان کی جان کے لیے مصیبت بن جاتی ہے۔	35

35	بہت سے ایسے دوست ہیں کہ انسان نادانی کے سبب ان کو مار ڈالتا ہے حالانکہ اُن کے مارنے کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔	71
35	اکثر افراد ایسے ہیں کہ لوگ ان کو بُرا بھلا کہتے ہیں حالانکہ ان کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔	72
35	بہت سے (ریاکار) زاہد و پارسا ایسے ہیں جن کے دین و ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔	73
35	بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ جن کی سزا صرف اتنی ہی کافی ہے کہ گناہ گار کو اس سے آگاہ کیا جائے۔	74
35	بہت سے ایسے گناہ ہیں کہ ان کا اقرار ہی معافی ہے۔	75
35	صلہ رحمی کی اکثر صورتیں ایسی ہیں کہ اُن سے قطع رحمی بہتر ہے۔	76
35	بہت سے عطیات ایسے ہیں کہ ان کی نسبت ایذاء و تکلیف پہنچانا بہتر ہے۔	77
35	بہت سے ایسے گناہ ہوتے ہیں جو حقیقتاً عظیم ہوتے ہیں مگر تو انہیں معمولی سمجھتا ہے۔	78
35	بہت سے عمل ایسے ہیں جو دراصل چھوٹے ہوتے ہیں مگر تو ان کو بڑا خیال کرتا ہے۔	79
35	اکثر تھوڑی چیزیں ایسی ہیں جو کثیر التعداد اشیاء سے زیادہ فائدہ مند ہیں۔	80
35	بہت سے چھوٹے ایسے ہیں جو بڑوں سے زیادہ ہوشیار ہو جاتے ہیں۔	81
35	بہت سے علم ایسے ہیں جو گمراہی کا ذریعہ ہیں۔	82
35	بہت سے ملاپ ایسے ہیں جن سے ملاپ کرنے والے پر بوجھ پڑتا ہے۔	83
35	تیرے بہت سے ایسے بھائی ہیں جو تیری ماں کے بطن سے پیدا نہیں ہوئے۔	84
35	اکثر علوم ایسے ہیں جو تیری گمراہی کا سبب ہیں۔	85
35	اکثر غلام ایسے باکمال ہوتے ہیں کہ انسان ان کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔	86
35	بہت سی فوت شدہ چیزیں ایسی ہیں جن کا پانا دشوار اور ناممکن ہے۔	87
35	اکثر افراد ایسے ہیں جو علم کے دعویدار ہیں اور در حقیقت وہ عالم نہیں۔	88
35	بہت سے ایسے افراد ہیں جو علم کے دعویدار ہیں اور در حقیقت وہ عالم نہیں۔	89
35	اکثر افراد ایسے ہیں جو تیرے نزدیک دنیا کی خبروں میں سچے مگر وہ دراصل جھوٹے ہیں۔	90

35	اکثر افراد ایسے ہیں جو تیرے خیال میں دنیا سے کنارہ کش ہیں مگر در حقیقت وہ طالب ثواب نہیں۔	91
35	اکثر نیک کام کا حکم دینے والے خود اس پر عمل پیرا نہیں۔	92
35	بہت سے بُرے کاموں سے روکنے والے خود اُن سے باز نہیں آتے۔	93
35	اکثر ناصح ایسے ہیں جو خود بُرے کاموں سے نہیں رکتے۔	94
35	بہت سے عالم ایسے ہیں جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔	95
35	بہت سے مال ایسے ہیں جو تیرے پاس ایسی جگہ سے آتے ہیں جہاں کا مجھے وہم و گمان نہیں ہوتا۔	96
35	بہت سے شیر ایسی جگہ سے تیرے سر پر اچانک آپڑتے ہیں جدھر تیرا خیال بھی نہیں جاتا۔	97
35	بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نصیحت کرنے والے در حقیقت ناصح نہیں ہوتے۔	98
35	بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اپنے خیر خواہ بھی دھوکہ دے دیتے ہیں۔	99
35	بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اندھا انسان اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔	100
35	کبھی کبھار آنکھوں والا بھی راستہ بھول جاتا ہے۔	101
35	کبھی دوا بیماری بن جاتی ہے۔	102
35	کبھی بیماری ہی شفا ہو جاتی ہے۔	103
35	بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان خداوند کریم سے کچھ مانگتا ہے مگر وہ نہیں ملتی مگر اُس سے اچھی عطا فرما دیتا ہے۔	104
35	کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیر اب ہونے سے پہلے اُچھو لگ جاتا ہے۔	105
35	اکثر اوقات صواب اور یقین کے ذریعہ ظن (گمان) کیا جاتا ہے۔	106
35	اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مقصد مطلب اور روزی کا حصول دشوار ہو جاتا ہے۔	107
35	بسا اوقات عاجز شخص اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔	108
35	اکثر ایسا ہوتا ہے کہ فصیح و بلیغ شخص اپنی دلیل پیش کرنے سے گونگا ہو جاتا ہے۔	109
35	بسا اوقات عقل مند انسان راہ راست سے اندھا ہو جاتا ہے۔	110

35	کبھی فصیح شخص سے جواب نہیں بن پڑتا۔	111
35	بسا اوقات معاملات پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔	112
35	اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رنگ میں بھنگ پڑ جاتی ہے۔	113
35	بسا اوقات تو اپنی جان پر اپنے ہاتھوں مصیبت ڈالتا ہے۔	114

فصل 36

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے وہ حکیمانہ اقوال جو مطلقاً حرف "را" سے شروع ہوتے ہیں	حکمت
36	ایسے شخص کی طرف تیرا رغبت کرنا جو تیری طرف رغبت نہیں کرتا سراسر ذلت وخواری ہے۔	1
36	محال چیزوں کی طرف میلان جہالت ونادانی ہے۔	2
36	گناہ کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے۔	3
36	ظالم کا انجام ہلاکت وتباہی ہے۔	4
36	فرماں بردار اور مطیع انسان کا مقام جنت ہے۔	5
36	جلد باز انسان منہ کے بل گرنے کے قریب ہوتا ہے۔	6
36	جھگڑالو مصیبت میں پھنسنے کو تیار ہوتا ہے۔	7
36	خواہشات نفسانی کو روکنا حقیقتاً اس کی خواہشات کو اچھی طرح پورا کرنا ہے، اور اس کی خواہشات کو پورا کرنا در حقیقت اسے مصیبت میں ڈالنا ہے۔	8
36	ظالم کو اس کا ظلم منہ کے بل گراتا ہے۔	9
36	تند خو کو لوگوں سے مطلب نکالنا مشکل ہوتا ہے۔	10
36	نفس کو خواہشات سے روکنا جہاد اکبر ہے۔	11
36	جہاں سے پتھر تیری طرف آئے اس کو اسی طرف لوٹا دے کیونکہ بُرائی کا دفاع بُرائی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔	12
36	نفس کو خواہشات سے روکنا بہترین جہاد ہے۔	13

14	حرص کو روکنا طمع اور لالچ خاک میں ملانا ہے۔	36
15	بزرگانہ اخلاق وعادات حاصل کرنے کے لیے خوشی کرو، اور جو لوگ خواب غفلت میں قدم بڑھاؤ ہیں صبح سویرے اٹھ کر ان کی حاجت روائی کرو۔	36
16	نفس کو دنیاوی آرائش وزمائش سے روکنا عقلمندی کا پھل ہے۔	36
17	نفس کو خواہشات کے فریب سے بچانا بزرگی کا نتیجہ ہے۔	36
18	کام کرنے سے پہلے غور و فکر کر تاکہ غلطی سے محفوظ رہے۔	36
19	خواہشات نفس سے کنارہ کشی عقل مندوں کی عادت ہے۔	36
20	شہوت وغضب کو ختم کرنا بڑے بڑے بزرگ لوگوں کا جہاد ہے۔	36
21	غصہ میں جلد بازی کو بُردباری سے مٹاؤ۔	36
22	علم کے ذریعہ اپنی جہالت کو چھپاؤ۔	36
23	اپنے نفس کو جوش شہوت کے وقت اس (شہوت) سے دُور رکھ اور شبہات میں اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر قائم رکھ۔	36
24	خواہشاتِ نفس کو روکنا اور اسے مقابلہ کرنا درجات ومراتب کو بلند کرتا اور نیکیاں بڑھاتا ہے۔	36
25	سرکش وگناہ گار کو راضی کرنا انتہائی دشوار ہے۔	36
26	خوشنودی خدا تعالےٰ حاصل کرنا آسان ترین ہے۔	36
27	خوشنودی خدا تعالیٰ اس کی اطاعت اور فرماں برداری سے وابستہ ہے۔	36
28	تیرا رزق ہر وقت تیری تلاش میں رہتا ہے پس تو اس کی تلاش میں رنج وتکلیف نہ اٹھا۔	36
29	اپنے نفس سے راضی ہونا بے قوتی اور دانائی کی علامت ہے۔	36
30	دنیا پر راضی ہونا تیرا بُرا خیال ہے جو بد قسمتی ہے نشانی ہے۔	36
31	اپنی تکلیف دوسروں پر ظاہر کرنا ذلت ورسوائی پر راضی ہونا ہے۔	36
32	ضعیف وناتواں پر رحم کرنا رحمتِ خداوندی کے نازل ہونے کا سبب ہے۔	36

33	کمینے لوگوں سے رزق کا طلب گار محرومی پر راضی ہوتا ہے۔	36
34	بوڑھے آدمی کی رائے میرے نزدیک جوان کی قوت سے زیادہ تیزی اور چالاکی پسندیدہ ہے۔	36
35	خطرات میں پڑنا حصول مال کا سبب ہے۔	36
36	انسان لالچ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی گردن کٹوادیتا ہے۔	36
37	عقل مند دانائی کی طرف رغبت کرتا ہے اور جاہل کی ہمت بیوقوفی ہے۔	36
38	تباہ کرنے والی چیزوں کا تعاقب بیوقوفی کی علامت ہے۔	36
39	انسان کی رائے اس کی عقل کی ترازو ہے۔	36
40	ہر انسان کا رزق اس کی موت کی طرح مقرر ہے۔	36
41	عقل مند کی رائے نجات دیتی ہے۔	36
42	جاہل کی رائے ہلاک کرتی ہے۔	36
43	ہر انسان کی رائے اس کے تجربہ کے مطابق ہوتی ہے۔	36
44	ہر انسان کا رزق اس کی نیت کے مطابق ہوتا ہے۔	36
45	دوبارہ نیکی کرنا پہلی دفعہ نیکی کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔	36
46	طبیعت کی نرمی اور سخاوت انسان کو دشمنوں کے دلوں میں محبوب بنادیتی ہے۔	36
47	بے رحم پر رحم کرنا رحمتِ الٰہی کو روکتا ہے اور نامہربان پر مہربانی کرنا امت کی ہلاکت ہے۔	36
48	انسان کا قاصد اس کی عقل کا ترجمان ہے اور اس کی تحریر اس کے کلام سے زیادہ مؤثر ہے۔	36
49	ذرا انتظار کرو تاکہ غفلت کی تاریکی دُور ہو جائے اور تو سمجھے کہ کوچ کا وقت بہت قریب آگیا ہے، جو بھی نیک اعمال میں جلدی کرے گا وہ پہلے لوگوں سے مل جائے گا۔	36
50	اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم الصلوۃ والسلام نمائندہ گانِ حق اور خالق مخلوق کے درمیان سفیر ہیں۔	36
51	علم کا مرتبہ انتہائی اعلیٰ مرتبہ ہے۔	36

52	انجام امور پر غور و فکر کیا کر تا کہ ہلاکت سے محفوظ رہے۔	36
53	تیرا قاصد تیری عقل کا ترجمان اور لوگوں کی زیادتی کو برداشت کرنا تیرے حلم کی علامت ہے۔	36
54	تیرا قاصد تیری بزرگی کا ترازو اور تیرا قلم تیری گفتگو سے زیادہ ہے۔	36
55	آسودہ زندگی امن و امان میں ہے۔	36
56	انسان کی عقل عمدگی کا امتحان خوشی اور غم کے وقت ہو سکتا ہے۔	36
57	انسان کا اپنے نفس پر راضی ہونا ناراضگی خدا تعالیٰ سے متعلق ہے۔	36
58	انسان کا اپنے آپ پر خوش ہونا اس کی کم عقلی کی دلیل ہے۔	36
59	کام کرنے سے پہلے سوچ لیا کر تا کہ کوئی شخص تمہارے عیب نہ نکالے۔	36
60	آرام سے کام کرنے والی کی غور و فکر جلد باز کی تیزی سے بدرجہا بہتر ہے۔	36

فصل 37

حکمت	مولائے متقین حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن پُر حکمت اور نصیحت آموز اقوال کا ترجمہ جو حرف "زا معجمہ" سے شروع ہوتے ہیں	فصل
1	علم زکوٰۃ! اس کی نشر و اشاعت ہے۔	37
2	عزت و جاہ! کی زکوٰۃ تواضع اور اسے خرچ کرنا (ماتحتوں کی بگڑی بنانا) ہے۔	37
3	مال کی زکوٰۃ! لوگوں کی امداد کرنا ہے۔	37
4	قدرت کی زکوٰۃ! پاکدامنی ہے۔	37
5	جمال کی زکوٰۃ! پاکدامنی ہے۔	37
6	کامیابی کی زکوٰۃ! احسان کرنا ہے۔	37
7	لغزش زبان زخم نیزہ سے زیادہ تکلیف پہنچانے والی ہے۔	37
8	بدن کی زکوٰۃ! جہاد اور روزہ ہے۔	37

37	دولت مندی کی زکوٰۃ! اطاعتِ خداوندی میں کوشش صلہ رحمی کرنا ہے۔	9
37	صحت کی زکوٰۃ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔	10
37	شجاعت کی زکوٰۃ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔	11
37	بادشاہ کی زکوٰۃ! مظلوم و محتاج کی فریادرسی ہے۔	12
37	نعمتوں کی زکوٰۃ! بندگانِ خدا تعالیٰ سے نیکی کرنا ہے۔	13
37	علم کی زکوٰۃ! مستحق اور اہل لوگوں کو تعلیم دینا اور جہاد نفس پر عمل کرنا ہے۔	14
37	کردار کا گفتار سے زیادہ ہونا فضیلت اور گفتار کا کردار سے زیادہ ہونا بُری عادت اور کمینگی ہے۔	15
37	لمبی لمبی امیدیں نہ کر کیونکہ وہ تجھ پر آنے والی مصیبتوں کی زیادتی میں کمی نہ کریں گی۔ اور تیری آج کی تندرستی اور سلامتی کو دھوکہ دیں گی۔ کیونکہ زندگی کی مدت بہت کم ہے اور تندرستی ختم ہونے والی ہے۔	16
37	دوستی کی زینت! ایک دوسرے کی بات کو برداشت کرنا ہے۔	17
37	ریاست کی زینت! لوگوں کو عطا کرنا اور ماتحتوں سے نیکی کرنا ہے۔	18
37	علم کی زینت! بُردباری اور حلم ہے۔	19
37	نعمتوں کی زینت! صلہ رحمی ہے۔	20
37	نیک خصائل کی زینت! حقوق کی رعایت اور وفاداری ہے۔	21
37	دین کی زینت! عقل مندی ہے۔	22
37	ملک کی زینت! انصاف اور عدالت ہے۔	23
37	ایمان کی زینت! دنیا سے کنارہ کشی ہے۔	24
37	عبادت کی زینت! خوفِ خدا تعالیٰ وانکساری ہے۔	25
37	حکمت کی زینت! دنیا سے کنارہ کشی ہے۔	26
37	دین کی زینت! مصائب میں صبر اور تقدیر پر راضی رہنا ہے۔	27

28	عالم کی لغزش! جہانوں کی تباہی ہے۔	37
29	خانہ کعبہ کی زیارت! عذاب جہنم سے نجات دلاتی ہے۔	37
30	عالم کی لغزش کی مثال کشتی کے ٹوٹنے کی طرح ہے کہ وہ خود بھی ڈوبتی ہے اور اپنے ساتھ دوسری چیزوں کو بھی ڈبو دیتی ہے۔	37
31	نعمتیں حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اور شکر خداوندی نہ کرنے سے زائل ہو جاتی ہیں۔	37
32	رائے کی غلطی سے ملک وسلطنت تباہ ہو جاتی ہے اور انسان مصیبت پر ہلاکت میں پڑ جاتا ہے۔	37
33	دنیا سے بے رغبتی اور زہد تجھے نجات دیتا اور اس کی رغبت تجھے ہلاک کرتی ہے۔	37
34	زبان کی لغزش انسان کے لیے جان لیوا ہوتی ہے۔	37
35	لغزشِ زبان زخم نیزہ وسنان سے زیادہ اذیت رساں ہے۔	37
36	عقل مند کی لغزش خطرناک ہے۔	37
37	جاہل کی غلطی میں اسے معذور سمجھو۔	37
38	عقل مند کی لغزش! انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے۔	37
39	عالم دین کی لغزش! انتہائی جرم وگناہ ہے۔	37
40	عقل کی زیادتی! نجات دیتی ہے۔	37
41	جہالت کی زیادتی! ہلاکت خیز ہے۔	37
42	گھٹیا لوگوں سے نیکی کرنے سے دولت اور سلطنت تباہ وبرباد ہو جاتی ہے۔	37
43	شکر کی زیادتی اور صلہ رحمی نعماتِ خداوندی کو زیادہ اور انسان کی زندگی بڑھا دیتی ہے۔	37
44	انسان دنیائے فانی سے اتنا ہی روگردان اور دل برداشتہ ہوتا ہے جتنا اس کو آخرت پر یقین ہوتا ہے۔	37
45	مومن کے لیے توشۂ آخرت تقویٰ پرہیزگاری ہے۔	37
46	دنیا کی زیادتی سے آخرت خراب وبرباد ہوتی ہے۔	37
47	نیک بندوں کی زیارت وملاقات خوشنودی خدا کے لیے کر اور دواولیاء اللہ سے ہدایت حاصل کر۔	37

37	زیارت وملاقات خوشنودی خدا کے لیے کرو۔ کسی کو عطا کرو تو رضا خداوندی کے لیے، اور اگر کسی کو محروم رکھو تو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر۔	48
37	دشمنانِ خدا سے علیحدگی اختیار کرو اور اولیاء اللہ سے رابطہ رکھو۔	49
37	آرائش دنیا کا سامان کمزور عقلوں کو بگاڑ دیتا ہے۔	50
37	عادل بادشاہ کا زمانہ بہترین ہوتا ہے۔	51
37	ظالم بادشاہ کا زمانہ بدترین ہوتا ہے۔	52
37	حضرت علی علیہ السلام نے ایمان کی صفات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ: ایمان آخرت کے امیدواروں کے لیے قربِ الٰہی، متوکلین کے لیے اعتماد، اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے والوں کے لیے راحت اور صابروں کے لیے ڈھال ہے۔	53
37	مخلوق خدا سے خوب نیکی کر اور ان سے احسان کرنے میں زیادتی کر، کیونکہ یہ انتہائی دیرپا ذخیرہ ہے اور اس سے ہمیشہ انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔	54
37	محتاط آدمی کی لغزش انتہائی سخت غلطی ہے اور بخل بدترین بیماری ہے۔	55
37	بُرائی کی زیادتی! کمینگی اور ذلت ہے۔	56
37	دلوں کی زینت! ایمان کا پاک وخالص ہونا ہے۔	57
37	اسلام کی زینت! نیک اعمال ہیں۔	58
37	باطن کی زینت ظاہر کی زینت سے زیادہ خوبصورت ہے۔	59
37	زبان کی لغزش انتہائی ہلاکت ہے۔	60
37	زیادتی شہوت مروت ومردانگی کو داغدار کرتی ہے۔	61
37	بخل کی زیادتی جوانمردی پر دھبہ لگاتی اور بھائی چارے کو برباد کرتی ہے۔	62
37	پاؤں کی لغزش کا علاج عقل کی غلطی کی نسبت بہت آسان ہے۔	63
37	ایمان کی زینت باطن کی پاکیزگی اور ظاہری اچھا کردار ہے۔	64

37	اپنے اعمال کے موازنہ سے پہلے اپنے نفسوں کا وزن کرو۔ اپنے حساب سے پہلے اپنے نفسوں کا حساب لو۔ میدان محشر کی طرف روانگی کی تکلیف سے پہلے گلا گھٹنے کی تنگی سے سانس لے لو۔	65

فصل 38

فصل	سید الفصحا، امام البلغاء حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکمت آمیز کلمات کا ترجمہ جو لفظ "سین" اور حرف "سبب" سے شروع ہوتے ہیں	حکمت
38	سخاوت محبت کا ذریعہ ہے۔	1
38	وفاداری آپس میں الفت کا ذریعہ ہے۔	2
38	پرہیز گاری دین کی درستی کا سبب ہے۔	3
38	یقین کے بگڑنے کا سبب لالچ ہے۔	4
38	ایمان کی اصلاح کا ذریعہ تقویٰ ہے۔	5
38	عقل کے فساد کا ذریعہ خواہشاتِ نفسانی ہیں۔	6
38	بدبختی کا ذریعہ دنیا سے محبت ہے۔	7
38	زوال نعمت کا سبب لوگوں سے نیکی نہ کرنا ہے۔	8
38	محبت کا سبب لوگوں سے نیکی کرنا ہے۔	9
38	ہلاکت کا ذریعہ اطاعتِ غضب ہے۔	10
38	حُسنِ ادب پاکیزگی اخلاق کا سبب ہے۔	11
38	حسد باعث رنج و غم ہے۔	12
38	کینہ فتنوں اور بغض کا سبب ہے۔	13
38	سخاوت سرداری کا باعث ہے۔	14
38	کینہ کا سبب خودستائی کی کثرت ہے۔	15

38	فتنوں کا باعث عاجزی ہے۔	16
38	زوال نعمت کا سبب محتاج کو نہ دینا ہے۔	17
38	پاکدامنی کا سبب حیا ہے۔	18
38	اصلاح نفس سب دنیا سے علیحدگی ہے۔	19
38	ناداری کا سبب فضول خرچی ہے۔	20
38	جدائی کا سبب آپس میں اختلاف ہے۔	21
38	قناعت کا باعث پاکدامنی ہے۔	22
38	غلبہ شہوت وخواہش زیادہ لالچ کا سبب ہے۔	23
38	بدکاری کا سبب تنہائی ہے۔	24
38	سنجیدگی اور وقار کا باعث حلم وبُردباری ہے۔	25
38	خوفِ الٰہی کا باعث علم ہے۔	26
38	خاموشی باعث سلامتی ہے۔	27
38	نابودی یعنی چیزوں کا نہ ہونا موت کا باعث ہے۔	28
38	یقین وقوت اخلاص کا ذریعہ ہے۔	29
38	پختگی دین اور قوت نفس کا باعث پرہیز گاری ہے۔	30
38	حیرت کا سبب شک ہے۔	31
38	خواہش پرستی دین کی تباہی کا باعث۔	32
38	محبت دنیا عقل کے فساد کا سبب ہے۔	33
38	زیادتی نعمت کا سبب شکر وسپاس گزاری ہے۔	34
38	زوال نعمت کا باعث کفر وناشکری ہے۔	35

38	کشادہ روئی باعث محبت ہے۔	36
38	پرہیز گاری اصلاح نفس کا ذریعہ ہے۔	37
38	طمع کے فساد کا سبب پرہیز گاری ہے۔	38
38	ہلاکت کا باعث بد تدبیری ہے۔	39

فصل 39

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکمت اور نصیحت آموز کلمات کا ترجمہ جن کی ابتدا مطلقاً لفظ "سین" سے ہوتی ہے	حکمت
39	متواتر انعام شرفاء کی عادت ہے۔	1
39	بُرا کلام کمینہ اور گھٹیا آدمیوں کی عادت ہے۔	2
39	کم عقلی سناہت وجہالت کا ہتھیار ہے۔	3
39	حرص کا نتیجہ محتاجی ہے۔	4
39	حسد نالائقی ہے۔	5
39	کینہ بُرائی کا ہتھیار ہے۔	6
39	وعدہ وفائی شریفوں کا سبب ہے۔	7
39	کمینوں کی عادت لڑائی جھگڑا ہے۔	8
39	سخاوت و بخشش نیک آدمی کا شعار ہے۔	9
39	دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔	10
39	یقین صادق رکھنے والے کا اسلحہ مصیبت میں صبر اور نعمت میں شکر ہے۔	11
39	قناعت اور خدا کی خوشنودی انسان کی نیک بختی ہے۔	12
39	استغفار مومن کا اوزار ہے۔	13

39	دُور اندیش کا اسلحہ (دوسروں سے مدد لینا) ہے۔	14
39	حق کو دل و جان سے تسلیم کرنا نیکوں کی عادت ہے۔	15
39	نیک لوگوں کی عادت نرم کلامی اور اشاعت اسلام ہے۔	16
39	اپنے محسن سے بداخلاقی بدترین عادت ہے۔	17
39	بُرا اخلاق بدترین ساتھی ہے۔	18
39	بدنیتی ایک پوشیدہ بیماری ہے۔	19
39	بُرا کردار بدنیتی کی علامت ہے۔	20
39	دنیا کا غلبہ حقیقتاً ذلت اور اس کی بلندی اصل میں پستی ہے۔	21
39	بُری تدبیری فقر و محتاجی کی کنجی ہے۔	22
39	بدتدبیری ہلاکت کا باعث ہے۔	23
39	اپنے محسن سے بدگمانی سخت گناہ اور بدترین ظلم ہے۔	24
39	جو شخص خیانت نہ کرتا ہو اس سے بدگمانی کمینگی ہے۔	25
39	بدگمانی تمام معاملات کو بگاڑ دیتی اور مختلف قسم کے شر اور فتنے اُبھارتی ہے۔	26
39	دنیا کی شادمانی اور خوشی صرف دھوکا ہے اور اس کا سامان ہلاکت و غم واندوہ ہے۔	27
39	عقل مند بادشاہ خوبیاں پھیلاتا ہے۔	28
39	بے وقوف بادشاہ ظاہر بظاہر بُرائیاں کرتا ہے۔	29
39	ذکر خدا سننے والا ذکر کرنے والوں میں شامل ہے۔	30
39	ذلت کی ایک ساعت تمام زندگی کی عزت کو برباد کر دیتی ہے۔	31
39	بُری بات سننے والا بُری بات کہنے والے کا ساتھی ہے۔	32
39	اپنے بھائی کی ہر حالت میں مدد کر اور ہر حال میں اس کا ساتھ دے۔	33

39	غیبت سننے والا، غیبت کرنے والے کے ساتھ شامل ہے۔	34
39	اہلِ جنت کے سردار پرہیز گار اور متقی ہوں گے۔	35
39	تیری موت عنقریب آنے والی ہے پس دنیا طلبی میں بہترین طریقہ اختیار کر۔	36
39	تیرا مقدر بہت جلد تجھے مل جائے گا پس اس کے پیچھے نہ پڑ۔	37
39	اپنا ایمان صدقہ اور خیرات سے دُرست کر۔	38
39	اپنے نفوس کی پرہیز گاری اور تقویٰ کے ساتھ اصلاح کرو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ کے ذریعہ کرو۔	39
39	اپنے نفس کی سیاست و حکومت بہترین سیاست اور علم کی حکومت و سیاست شریف ترین سیاست ہے۔	40
39	دین کی سیاست حسن یقین اور پرہیز گاری سے ہے۔	41
39	اہلِ جنت کے سردار مخلص اور نیکوکار ہوں گے۔	42
39	عدل وانصاف کے ساتھ سیاست و حکومت تین صفات سے حاصل ہوتی ہے۔ 1 احتیاط کے ذریعہ نرمی 2 عدل وانصاف میں انتہائی کوشش 3 میانہ روی کے اصولوں کا خیال رکھنا۔	43
39	بداخلاقی قریبی رشتہ داروں کو حیران پریشان کر بیگانوں کو متنفر کر دیتی ہے۔	44
39	مومن کی خوشحالی اطاعت خداوندی سے اور اس کا غم اپنے گناہوں سے ہوتا ہے۔	45
39	جن چیزوں پر عمل کرنا تیرے لیے ضروری ہے انہیں پوچھ اور جن کی لاعلمی کا عذر قابل قبول نہیں ان کو ضرور حاصل کر۔	46
39	سفر سے پہلے اپنے ساتھی کا حال چال معلوم کرلے۔	47
39	اللہ تعالیٰ سے معافی، عافیت و آسائش اور حُسنِ توفیق مانگ۔	48
39	مکان بنانے یا خریدنے سے پہلے پڑوسی کے متعلق دریافت کرلو۔	49
39	اہلِ جنت کے سردار نیک اور متقی ہوں گے۔	50
39	عقل انسانی کا امتحان چھ چیزوں سے ہے۔ 1 دوستی و ہمنشینی 2 لوگوں سے لین دین و معاملات 3 اطاعت گزاری 4 علیحدگی 5 دولت مندی 6 ناداری	51

39	بارگاہ خداوندی میں ہوا و ہوس کے مکر و فریب اور دنیا کے فتنوں سے محفوظ رہنے کی دُعا کر۔	52
39	دنیامیں لوگوں کے سردار سخی اور آخرت میں انسانوں کے سردار متقی و پرہیز گار لوگ ہیں۔	53
39	اللہ تعالیٰ سے صلح و سلامتی رکھ تاکہ تیری آخرت کے لیے نیک عمل کو غنیمت سمجھو، لوگوں سے صلح و سلامتی رکھ تاکہ تیری دنیا محفوظ رہے۔	54
39	لوگوں سے صلح و سلامتی رکھ تاکہ تیری دنیا محفوظ رہے۔	55
39	اللہ تعالیٰ سے صلح رکھ تاکہ تو سلامت رہے اور آخرت کے لیے نیک عمل کو غنیمت سمجھ۔	56
39	اللہ تعالیٰ اور اس کے ولی امر کے حکم کی اطاعت کر کیونکہ تم اس کی بدولت کبھی گمراہ نہ ہوگے۔	57
39	زندگی کا لطف اور سلامتی لوگوں سے صلح و مدارت میں ہے۔	58
39	عقل انسانی کی جانچ اور پرکھ چھ موقوں پر ہوتی ہے۔ 1 غصہ کے وقت بُردباری 2 رغبت کے وقت میانہ روی 3 ہر حال میں تقوٰے اختیار کرنا 4 خوف کے وقت صبر کرنا 5 لوگوں سے صلح کرنا 6 لوگوں سے لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔	59
39	شب بیداری پرہیز گاروں کی روش اور عاشقوں کی عادت ہے۔	60
39	یادِ خدا میں بیداری عارفوں کی پسندیدہ اور مقربین کے لیے خداوند عالم کی معرفت کا زینہ ہے۔	61
39	عبادت خدا تعالیٰ میں شب بیداری کرنا اس کے محبوب بندوں کے لیے غنیمت اور پرہیز گاری کی عادت ہے۔	62
39	ذکر خدا تعالیٰ میں شب بیداری کرنا اس کے محبوب بندوں کے لیے غنیمت اور پرہیز گاروں کی عادت ہے۔	63
39	وہ گناہ جو تیرے ضمیر کو بُرا لگے اس نیکی سے بہتر ہے جسے کر کے تو مغرور ہو جائے۔	64
39	اپنے راز کو تو اگر پوشیدہ رکھے تو تیری خوشی کا سبب ہے اور اگر تو اسے ظاہر کرے تو باعث ہلاکت ہے۔	65
39	غیبت سننے والا، غیبت کرنے والے کا ساتھی ہے۔	66
39	دل کی غفلت کے ساتھ کانوں کا سننا بیکار محض ہے۔	67
39	تواضع اور سخاوت شرافت کا زینہ ہے۔	68

69	تیزی سے کوشش کرنے والا نجات پاتا اور سست رو اکثر (نجات) کی امید میں رہتا ہے۔	39
70	بدکلامی انسان کے وقار اور مروّت کو داغدار کرتی ہے۔	39
71	بدکلامی عزت کو عیب لگاتی اور بھائی بندی کو بگاڑتی ہے۔	39
72	زمانہ کی سواری جب تک تیری مطیع ہے تو بھی زمانے کے کام آسانی سے کر۔ زمانے سے موافقت سے بڑھ کر اور کسی چیز کی امید نہ رکھ۔	39
73	انسان کی سعادت مندی اپنے دین کی حفاظت اور آخرت کے لیے عمل کرنے ہی میں ہے۔	39
74	بدگمانی اپنے ساتھی (بدگمانی کرنے والے) کو ہلاک کرتی اور جو اس سے دُور رہتا ہے وہ نجات پاتا ہے۔	39
75	خونخوار درندہ ظالم و ستم گار حاکم سے کہیں بہتر ہے۔	39
76	بدخلقی بدبختی اور اپنے محسن سے بُرائی کمینگی ہے۔	39
77	ہمسایہ کی بدخواہی اور نیک لوگوں سے بُرائی انتہائی کمینہ عادت ہے۔	39
78	ناحق خون بہانا عذاب نازل ہونے اور زوال نعمت کا سبب ہے۔	39
79	ایسے شخص سے مانگو جو احسان کر کے بھول جائے اور نیکی ایسے شخص سے کرو جو یاد رکھتا ہو۔	39
80	تیرا راز تیرا اسیر ہے اور اگر تو نے اسے اظہار کیا تو پھر سمجھ لو کہ تم اس کے اسیر ہو جاؤ گے۔	39
81	چھ امور سے آدمی کے اخلاق کا امتحان ہوتا ہے۔ ❶رضا ❷غصہ ❸امن ❹ڈر ❺محبت ❻رغبت	39
82	چھ چیزوں سے انسان کے دین کا امتحان ہوتا ہے۔ ❶قوت دین ❷صدق یقین ❸شدّتِ تقوٰے ❹خواہشات نفس پر غالب آنا ❺دنیاوی اشیاء میں کم رغبت ❻طلبِ روزی ومال دنیا میں عمدہ واحسن طریقہ اختیار کرنا۔	39
83	دین کا بلند ترین درجہ صبر، یقین اور خواہشات نفسانی سے مقابلہ کرنا ہے۔	39
84	چھ اشخاص سے جھگڑا نہیں کرنا چاہئیے ❶فقیہہ ❷سردار ❸کمینہ ❹بے شرم (بدزمان) ❺عورت ❻بچہ	39

85	اس سے پہلے کہ میں تمہارے درمیان سے اٹھ جاؤں جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، کیونکہ جس طرح تم زمین کے راستوں سے باخبر ہو میں اس سے زیادہ آسمان کے راستوں کو پہچانتا ہوں۔	39
86	طاعاتِ خداوندی کو بجالانے میں جلدی کرو اور نیک اعمال میں سب سے سبقت لے جاؤ، اور خاص کر ادائیگی فرائض میں کوتاہی نہ کرو۔	39
87	اس سے پہلے کہ تم مجھے نہ پاؤ جو چاہو مجھ سے پوچھو خدا کی قسم قرآن مقدس کی ہر آیت کی نسبت مجھے علم ہے کہ وہ کس شخص کے حق میں، کس مقام پر، اور کہاں کے میدان میں، یا پہاڑ میں نازل ہوئی۔ یقیناً میرے رب نے مجھے سمجھنے والا دل اور بولنے والی زبان عطاء فرمائی ہے۔	39
88	چھ چیزیں دین اسلام کی بنیاد ہیں۔ 1 خالص یقین 2 مسلمانوں کی خیر خواہی 3 نماز کا قیام 4 زکوۃ کی ادائیگی 5 حج بیت اللہ کرنا 6 دنیا سے بے رغبتی۔	39
89	بُرا اخلاق انسان کی زندگی کو خراب کرتا اور جان کے لیے عذاب ہے۔	39
90	بد خلقی نفس کو وحشت میں ڈالتی اور اُنس و محبت کو مٹا دیتی ہے۔	39
91	دوستی اور محبت کا سوال دلوں سے پوچھو کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو رشوت قبول نہیں کرتے۔	39
92	ذکر خدا تعالیٰ میں شب بیداری سعادت مندوں کے لیے غنیمت اور دوستان خداوند تعالیٰ کے لیے راحت ہے۔	39
93	موت آنے سے پہلے اچھے اعمال کر لو۔ کیونکہ عنقریب امید و رجاء کے رشتے لوگوں سے منقطع ہو جائیں گے، اور موت اچانک تمہیں دبوچ لے گی۔	39
94	موت آنے سے پہلے اعمال صالحہ بجالاؤ تاکہ مہلت کے وقت سے فائدہ حاصل کر کے سعادت مندی اختیار کرو۔	39
95	اپنے سے بلند تر کے ساتھ نادانی سے پیش آنا ہلاکت ہے۔	39
96	اپنے ہم مرتبہ کے ساتھ سفاہت و نادانی ایسی ہی ہے جیسے دو مرغوں کا ایک دوسرے کی چونچیں مارنا یا دو کتوں کا ایک دوسرے کو اس وقت چھوڑتے ہیں جب دونوں زخمی ہو جاتے ہیں۔ یا نصیحت حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ دانا اور عقل مندوں کا کام نہیں۔ ممکن ہے تیرا ہم مرتبہ تجھ سے حلم اختیار کر لے اسطرح تجھ سے زیادہ سنجیدہ اور شریف ثابت ہو گا اور تو انتہائی حقیر اور کمینہ سمجھا جائے گا۔	39

39	اپنے سے کمتر کے ساتھ تیری نادانی اور بھی تکلیف دہ ہے۔	97
39	حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ کا طریقہ میانہ روی، آپؐ کا کام ہدایت، آپؐ کے اقوال حق وباطل کو جدا کرنے والے، آپؐ کے احکام سراپا عدالت، آپؐ کا کلام انتہائی واضح، آپؐ کی خاموشی انتہائی فصیح و بلیغ زبان تھی۔	98
39	اللہ تعالیٰ سے ایمان کا سوال کرو اور قرآن مقدس کے مطابق عمل کرو۔	99
39	دنیا سے نفس کو مطمئن کرنا انتہائی دھوکہ ہے۔	100
39	غیبت و غرور کی مستی نشہ شراب سے زیادہ خطرناک ہے۔	101
39	سزا کی سختی اور خرابی دنیا کی کامیابی وظفر مندی کا نتیجہ ہے۔	102

فصل 40

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکمت سے بھرے ناصحانہ کلمات کا ترجمہ جو باب "شین" میں داخل ہیں اور لفظ شکر سے شروع ہوتے ہیں حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:	حکمت
40	اپنے خدا تعالیٰ کا شکر کر جس کی وجہ سے تیری تعریف عبادت دائمی ہے۔	1
40	اس ہستی کا شکر کر جو تجھ سے بلند وبالا ہے حقیقت میں اس کا دم بھرنا (اطاعت) ہے۔	2
40	اپنے ہمسروں کا شکر حُسن اخوت ہے۔	3
40	اپنے سے کمتر کا شکر بخشش وعطا ہے۔	4
40	نعماتِ خداوندی کا شکر عذابِ الٰہی کی ڈھال ہے۔	5
40	شکر خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر کرنا اپنے پر اس کے انعامات کی بارش کرنا ہے۔	6
40	نعمت کا شکر اس کی زیادتی تجدید کا باعث ہے۔	7
40	شکر نعمت زوالِ نعمت سے محفوظ رکھتا اور اس کی ہمیشگی کا ضامن ہوتا ہے۔	8

40	مومن کا شکر اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔	9
40	گزشتہ نعمت کا شکر آئندہ نعمت کے لیے سبب ہے۔	10
40	شکر نعمت !اس کے اضافہ وزیادتی کا سبب ہے۔	11
40	نعماتِ خداوندی کا شکر ان کی زیادتی کا باعث اور ان کی ناشکری انکار کی دلیل ہے۔	12
40	نعمت الٰہی کا شکر عذاب سے بچاتا ہے۔	13
40	عالم کا شکر اپنے عمل سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے علم پر عمل کرے اور علم کے اہل کو تعلیم دے۔	14
40	جو شخص تجھ سے راضی ہو اس کی سپاس گزاری کرنے سے اس کی رضامندی اور وفاداری میں اضافہ ہوتا ہے۔	15
40	جو شخص تجھ سے ناراض ہو اس کی شکر گزاری سے تیری بات اس کے دل میں نیک خیال اور تجھ پر مہربانی و شفقت پیدا کرتی ہے	16
40	حضرت علی علیہ السلام نے ایک آدمی کو اس کے ہاں لڑکا پیدا ہونے پر مبارک بادی میں فرمایا کہ: یہ بچہ عطا فرمانے والے کا شکر ادا کر، یہ بچہ تیرے حق میں مبارک ہو، یہ اپنی جوانی کو پہنچے اور خدا کرے تیرے حق میں نیک ہو	17
40	جس نے محسن کی تعریف کی اور نعمت عطا کرنے والے کا اچھا ذکر کیا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا۔	18

فصل 41

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکمت آمیز کلمات کا ترجمہ جو حرف "شین" اور لفظ "شر" سے شروع ہوتے ہیں	حکمت
41	بدترین عمل وہ ہے جو گناہوں پر اُبھارے۔	1
41	بدترین مال وہ ہے جس سے مذمت حاصل ہو۔	2
41	بدترین رائے وہ ہے جو شریعت کے خلاف ہو۔	3
41	بدترین کام وہ جس سے نیکی اور پہلی اچھائیاں ختم ہوں۔	4
41	بدترین شخص وہ ہے جو لوگوں پر ظلم و ستم کرے۔	5
41	بدترین انسان وہ شخص ہے جو لوگوں سے دھوکا کرے۔	6

41	بدترین ساتھی حسد ہے۔	7
41	بدترین چیز ان تمام اشیاء سے جو دل میں ہوتی ہے کینہ ہے۔	8
41	بدترین مصیبت جہالت ہے۔	9
41	بدترین مال وہ ہے جو اپنے مالک کے کام نہ آئے۔	10
41	بدترین بادشاہ وہ ہے جو عدل وانصاف کے خلاف چلے۔	11
41	بدترین مال وہ ہے جو راہِ خدا میں خرچ نہ ہو اس سے زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہے۔	12
41	بدترین شہر وہ ہے جس میں امن وسلامتی اور امر زانی وخوشحالی نہ ہو۔	13
41	بدترین شخص وہ ہے جو عذر کو قبول نہ کرے اور گناہ کو معاف نہ کرے۔	14
41	بدترین عورت وہ ہے جو شوہر کے ساتھ موافق نہ ہو۔	15
41	بدترین حاکم وہ ہے جس سے رعایا خائف ہے۔	16
41	بدترین اولاد عاق ہے۔	17
41	بدترین اخلاق جھوٹ اور نفاق ہے۔	18
41	بدترین بھائی وہ ہے جو غلط اور بے ہودہ کام سے تجھے خوش کرے۔	19
41	بدترین ساتھی جاہل ونادان ہے۔	20
41	بدترین وزیر وہ ہے جو بُرے لوگوں کا مدد گار ہو۔	21
41	بدترین حاکم وہ ہے جس پر خواہشاتِ نفسانی غالب ہوں۔	22
41	بدترین علم وہ ہے جو تجھے راہ حق سے ہٹائے۔	23
41	بدترین عمل وہ ہے جو تیری آخرت کو بگاڑے۔	24
41	بدترین چیز جو دل میں پیدا ہوتی ہے کینہ اور مکاری ہے۔	25
41	بدترین مشغلہ فضول کام اور بیکاری ہے۔	26

27	بدترین تعریف وہ ہے جو بُرے لوگوں کی زبان پر ہو۔	41
28	تیرا بدترین بھائی وہ ہے جو تجھے اتنا محتاج کر دے کہ تو اس سے معافی مانگنے پر مجبور ہو۔	41
29	ناپائیدار بُرائی! ناپائیدار نیکی سے بہتر ہے۔	41
30	بدترین شخص وہ ہے جو اپنے آپ کو اچھا سمجھے۔	41
31	بدترین شخص وہ ہے جو یہ پرواہ نہ کرے کہ لوگ اسے بُرا کہیں گے۔	41
32	بدترین بات وہ ہے جس کے اجزا ایک دوسرے کی ضد ہوں۔	41
33	بدترین بھائی وہ ہے جو تیرے بُرے دن چاہے۔	41
34	بدترین انسان وہ ہے جس کی وجہ سے تو مصیبت میں پڑ جائے۔	41
35	بدترین انسان وہ ہے جو نعمت کی شکر گزاری اور عزت کی پاسداری نہ کرے۔	41
36	بدترین علم وہ ہے جس پر عمل نہ ہو۔	41
37	بدترین بھائی وہ ہے جو تجھے ذلیل کرے۔	41
38	بدترین ساتھی جاہل و نادان ہے۔	41
39	بدترین مال وہ ہے جس سے حقوق اللہ ادا نہ کیے گئے ہوں۔	41
40	بدترین وطن وہ ہے جس کے رہنے والے امن اطمینان میں نہ ہوں۔	41
41	بدترین آدمی وہ ہے جو اپنے بھائی کی چغلی کھائے اور احسان فراموش ہو۔	41
42	بدترین بھائی وہ ہے جو خوشحالی میں میل جول بڑھائے اور مصیبت میں چھوڑ جائے۔	41
43	بدترین بھائی وہ ہے جو تجھے خواہشاتِ نفسانی پر اُبھارے اور دنیائے فانی کی طرف بلائے۔	41
44	بدترین قاضی وہ ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرے۔	41
45	بدترین حاکم وہ ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرے۔	41
46	بدترین کام وہ ہے جس میں شک زیادہ ہو۔	41

41	بد ترین روایت وہ ہے جس میں زیادہ جھوٹ ہو۔	47
41	بد ترین محتاجی فضول تمنائیں ہیں۔	48
41	بد ترین مصیبت محبت دنیا ہے۔	49
41	بد ترین محتاجی! محتاجی نفس ہے۔	50
41	بد ترین کام رضائے نفس ہے۔	51
41	بد ترین ایمان وہ ہے جس میں شک ہو۔	52
41	تیرا بد ترین بھائی وہ ہے جو بُرے کاموں میں ساتھ دے اور تیرے عیوب کو چھپائے۔	53
41	بد ترین عادت تکبر و بڑائی ہے۔	54
41	بد ترین شخص وہ ہے جو بُرائی پر خوش ہو۔	55
41	بد ترین عادت جھوٹ ہے۔	56
41	بد ترین چیز تیری زندگی کو ضائع کرنے کے لیے کھیل کود ہے۔	57
41	بد ترین بھائی وہ ہے جو دھوکہ پر دھوکہ دے بظاہر اچھی طرح پیش آئے۔	58
41	بد ترین عطیہ وہ ہے جس کی ابتدا ٹال مٹول اور انجام احسان کا وبال ہو۔	59
41	بد ترین شخص وہ ہے جس سے بھلائی کی کوئی امید نہ ہو اور اس کی بُرائی سے نہ بچنے کا کوئی راستہ نہ ہو۔	60
41	بد ترین بھائی وہ ہے جو خود بھی نیکی سے دُور رہے اور تجھے بھی اپنے ساتھ رکھے۔	61
41	بد ترین شخص وہ ہے جو امانت کی حفاظت نہ کرے اور خیانت سے پرہیز۔	62
41	بد ترین شخص وہ ہے جو لوگوں کی غلطیاں معاف نہ کرے اور ان کے عیب نہ چھپائے۔	63
41	بد ترین شخص وہ جو مظلوم کے خلاف ظالم کی مدد کرے۔	64
41	بد ترین شخص وہ ہے جو دنیا سمیٹنے کی طرف بلائے اور آخرت سے غافل بنائے۔	65
41	بد ترین شخص وہ ہے جس نے بخل کا لباس پہنا ہو اور ظالموں کا ساتھی ہو۔	66

41	بدترین شخص وہ ہے جو لوگوں کے عیوب کا متلاشی اور اپنے عیوب سے اندھا ہو۔	67
41	بدترین شخص وہ ہے جو اطاعت پروردگار میں لوگوں سے ڈرے اور لوگوں کی پیروی میں خدا سے نہ ڈرے۔	68
41	بدترین انسان وہ شخص ہے جو لوگوں کے حوادث میں مبتلا ہونے کا متمنی ہو۔	69
41	بدترین ساتھی وہ ہے جو جلدی بدل جائے۔	70
41	بدترین ہمسر متلون مزاج ہے۔	71
41	بدترین دل وہ ہے جو ایمان میں شک کرے۔	72
41	بدترین محسن وہ ہے جو احسان جتلائے۔	73
41	بدترین کام خدا کے حکم کو بُرا سمجھنا ہے۔	74
41	بدترین فتنہ محبت دنیا ہے۔	75
41	بدترین شخص وہ ہے جو اپنی بدگمانی کے سبب کسی پر بھروسہ نہ کرے۔	76
41	بدترین شخص وہ ہے کہ لوگ اس کے شر کے مارے اس سے پرہیز کریں۔	77
41	بدترین انسان وہ ہے جو نیکی کے بدلے بُرئی کرے اور بہترین انسان وہ ہے جو بُرائی کی بجائے نیکی کرے۔	78
41	بدترین انسان وہ ہے جس کی آرزوئیں لمبی اور عمل بُرا ہے۔	79
41	بدترین آفت تکبر ہے۔	80
41	نفس کی بُرائیوں میں سے بدترین ظلم وزیادتی ہے۔	81

فصل 42

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن فصیح وبلیغ معانی وحکمت لبریز کلمات کا ترجمہ جن کی ابتدا میں مطلقاً حرف "شین" آیا ہے	حکمت
42	کسی کام کا پکا ارادہ کرنے سے پہلے اس کے متعلق مشورہ اور غور وفکر کر لیا کر۔	1
42	عقل مند حضرات سے اپنے قابل مشورہ امور میں صلاح لیا کر۔ تا کہ غلطی وندامت سے محفوظ رہو۔	2

42	خوفِ خدا رکھنے والے اشخاص سے اپنے معاملات میں مشورہ کرتا کہ ہدایت پاؤ۔	3
42	کینہ وعداوت اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے جتنا کسی سے حسد زیادہ ہو۔	4
42	شرافت انسانی عیوب سے پاک رہنا اور انسان کا حسن وجمال جواں مردی ومروت ہے۔	5
42	شرافت مومن اس کا ایمان اور اس کی عزت اطاعت خداوند عالم ہے۔	6
42	مجرم کی سفارش کرنے والا عذر پیش کرتے ہیں عاجزی کرتا ہے۔	7
42	دوانسانوں کا عمل مختلف ہے ایک وہ عمل ہے جس کی لذت ختم ہو جاتی ہے اور سزا باقی رہتی ہے۔ ایک کام وہ ہے جس کی تکلیف دُور ہو جاتی ہے اور اس کا ثواب ہمیشہ باقی رہتا ہے۔	8
42	شجاعت انسانی وبہادری اس کی ہمت کے مطابق اور اس کی غیرت اس کی حمیت کے مطابق ہوتی ہے۔	9
42	دو چیزیں ایسی ہیں جن کی قدر وہی جانتا ہے جس سے یہ چھین گئی ہوں 1 طاقت 2 دولت مندی۔	10
42	دو چیزیں ایسی ہیں جن کی فضیلت وہی سمجھتا ہے جس سے وہ گم وہ گئی ہوں۔ 1 جوانی 2 تندرستی وعافیت۔	11
42	دو چیزوں سے ناک بھول نہیں چڑھائی جاسکتی 1 بیماری 2 بھوکے اور محتاج رشتہ دار	12
42	دو چیزیں ایسی ہیں جن کا انجام بہتر نہیں۔ 1 ظلم 2 بُرائی	13
42	دو چیزیں ایسی ہیں جن کی انتہا تک پہنچنا مشکل ہے۔ 1 علم 2 عقل	14
42	دو چیزوں کے ثواب کا اندازہ مشکل ہے 1 درگزر 2 عدل۔	15
42	دین کی بنیاد دو چیزیں ہیں 1 صداقت 2 یقین	16
42	دو چیزوں کا موازنہ کسی عمل سے نہیں ہو سکتا 1 پرہیز گاری 2 اہل ایمان پر احسان کرنا۔	17
42	حرص کی زیادتی لالچ کے غلبہ اور دین کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے۔	18
42	بُزدلی کا غلبہ اپنی ناتوانی اور یقین کی کمزوری سے ہوتا ہے۔	19
42	انسان جنت سے غافل دوسرے کاموں میں مشغول ہے جبکہ جہنم اس کے آگے ہے۔	20
42	وہ شخص کتنے اچھے مشغلہ میں ہے جس کا مقصد خدا کی رضا اور عذابِ الٰہی سے نجات ہے۔	21

22	عقل مندوں کی عادت ہے کہ وہ اپنی شہوت اور غفلت کو کم کرتے رہتے ہیں۔	42
23	پرہیز گاروں کی عادت مہلت کو غنیمت سمجھنا اور زادِ آخرت کی تیاری ہے۔	42
24	فتنوں کی موجوں کو نجات کی کشتیوں (محمد و آل محمدؑ) سے پاش پاش کر ڈالو۔	42
25	اپنے نفوس کو نعمات جنت کا مشتاق بناؤ موت کو پسندیدہ اور زندگی کو دشمن سمجھو۔	42
26	اسلام کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقرر فرمایا ہے اور اسی دین اسلام کے احکام آسان بنائے، اور اس کے حامی وناصر لوگوں کو اسلام کے دشمنوں پر عزت عطا فرمائی ہے۔	42
27	بدترین دشمن وہ شخص ہے جو دُور اندیش ہو۔ اور اس کے مکر و فریب انتہائی مخفی ہوں۔	42
28	بدترین الفت وہ ہے جس میں دوسرے کو رنج و تکلیف میں ڈالا جائے۔	42
29	شرط محبت یہ ہے کہ آپس میں اختلاف رائے نہ ہو۔	42
30	علم کا عیب اپنی مدح و تحسین کرنا ہے۔	42
31	سخاوت کا عیب اسراف اور فضول خرچی ہے۔	42
32	ہمارے شیعہ کی مثال شہد کی مکھیوں کی سی ہے، اگر لوگ پہچان لیں کہ ان کے پیٹ میں کون سی نعمتیں بھری ہیں تو لوگ ان کو ہڑپ کر جائیں۔	42
33	ہمارے شیعوں کی مثال اس نارنگی کی سی ہے کہ جس کی خوشبو نہایت عمدہ پاکیزہ اور اس کا ظاہر و باطن بہت ہی خوش نما ہے۔	42
34	حضرت علی علیہ السلام نے قرآن مقدس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مقدس اپنے پڑھنے والوں کے لیے ایسا سفارشی ہے جس کی شفاعت بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہے اور اپنے متعلق غفلت و کوتاہی کرنے والے کے بارے میں ایسا بولنے والا ہے جس کی تصدیق کی گئی ہے۔	42
35	مخلوق خدا کا سفارشی عمل حق اور سچائی کو اختیار کرنا ہے۔	42
36	عقل مند اور داناؤں کی عادت ہے کہ وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتے، دنیا سے روگردان اور جنت کے عاشق ہوتے ہیں۔	42

فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکیمانہ اقوال کا ترجمہ جو باب "صاد" میں داخل ہیں اور ان کی لفظ "صلاح" سے ہوتی ہے	حکمت
	فصل 43	
43	درستی عمل نیت کی درستی سے ہے۔	1
43	بدن کی تندرستی پرہیز سے ہے۔	2
43	زندگی کی درستی حُسن تدبیر سے ہے۔	3
43	رائے کی درستی مشیر کی خیر خواہی سے ہوتی ہے۔	4
43	دین کی درستی تقویٰ پرہیز گاری سے ہے۔	5
43	نفس کی درستی طمع کی کمی سے ہے۔	6
43	ایمان کی درستی تقویٰ پرہیز گاری اور اس کی خرابی لالچ و طمع سے ہے۔	7
43	عقل کی درستی حُسنِ ادب سے ہے۔	8
43	تقویٰ کی درستگی شک وشبہات سے بچنا ہے۔	9
43	آخرت کی درستگی حُسن عمل سے ہے۔	10
43	عبادت کی درستگی توکل سے ہے۔	11
43	مخلوق کی درستگی عقل سے ہے۔	12
43	رعایا کی درستی عدل وانصاف سے ہے۔	13
43	نفس کی درستی ہوا وہوس کے مقابلہ سے ہے۔	14
43	آخرت کی اصلاح ترک دنیا سے ہے۔	15
43	اصلاح باطن بصیرت و دلائل سے ہے۔	16
43	اصلاح ظاہر باطن کی درستی کا عنوان ہے۔	17

43	اصلاح انسان خوش گفتاری اور لوگوں سے نیکی واحسان سے ہے۔	18
43	اصلاح دین حُسن یقین سے ہے۔	19
43	دو آدمیوں میں صلح کرانا ایک سال کے نماز وروزہ سے افضل ہیں۔	20
	فصل 44	
فصل	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن حکیمانہ فصائح اور پر حکمت کلمات کا ترجمہ جو باب "صاد" میں داخل ہیں اور صرف لفظ "صاد" سے شروع ہوتے ہے	**حکمت**
44	دنیا کی صحت دِنیا! بیماریاں ہی بیماریاں اور اس کی لذتیں بالکل دردو آلام ہیں۔	1
44	صحت ِبدن انتہائی بابرکت ہے۔	2
44	صحت ِضمیر بہترین ذخیرہ ہے۔	3
44	ایمان کی سچائی لوگوں سے نیکی واحسان اور آخرت کا بہترین ذخیرہ ہے۔	4
44	صحیح محبت عہد کی پاسداری ہے۔	5
44	صحت امانت حُسنِ اعتقاد کا عنوان ہے۔	6
44	صحیح رائے لغزش سے بچاتی ہے۔	7
44	صحیح فعل انسان کی زیب وزینت بڑھاتا ہے۔	8
44	بعض لوگوں کا خیال ہے کہ درستی رائے مال ودولت سے حاصل ہوتی ہے۔مال کے ختم ہونے سے چلی جاتی ہے۔	9
44	عورت کی پاکدامنی اس کی حالت کو بہتر بناتی اور اس کے حُسن وجمال کو دوام بخشتی ہے۔	10
44	جاہل کا صحیح کام عقل مند کی غلطی کا سا ہوتا ہے۔	11
44	اپنے ایمان کو شک سے محفوظ رکھو کیونکہ وہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح نمک شک کو خراب کر دیتا ہے۔	12
44	درست رائے غور وفکر سے حاصل ہوتی ہے۔	13
44	بُرا انسان جہنم کا ٹکڑا ہے۔	14

44	نیک انسان ٹھوکر نہیں کھاتا اور اگر کبھی ٹھوکر کھائے تو کوئی نہ کوئی اسے سہارا مل جاتا ہے۔	15
44	اچھے لوگوں کی صحبت سے خیر و برکت ہاتھ آتی ہے۔ جس طرح جب ہوا خوشبودار چیزوں کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ بھی خوشبودار ہو جاتی ہے۔	16
44	بادشاہ کے ہم نشین کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو شیر پر سوار ہو کہ لوگ اس کی حالت پر رشک کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنی جگہ کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔	17
44	مصیبت پر صبر کرنے سے تکلیف میں رہتا ہے۔	18
44	متعول آدمی ہمیشہ تکلیف و رنج اٹھاتا اور بُرائی کے ذریعہ غالب آنے والا آخر کار مغلوب ہو جاتا ہے۔	19
44	دین کی چاردیواری تیری دولت کا قلعہ اور شکر تیری نعمت کا بچاؤ دیئے پس جس دولت کا محافظ دین ہو وہ کبھی مغلوب نہیں، اور جس نعمت کا بچاؤ شکر ہو وہ کبھی چھینی نہیں جاسکتی۔	20
44	جاہل کا دوست ہمیشہ مصیبت و تکلیف میں رہتا ہے۔	21
44	بھائیوں کے ساتھ بھائی چارہ نیکی اور احسان سے کر اور ان کے گناہوں پر معافی کا پردہ ڈال دے۔	22
44	نیک کام کرنا انسان کے فضائل میں سے ہے۔	23
44	لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا ذلت و خواری سے بچاتا ہے۔	24
44	عقل مندوں کا ساتھی بن تا کہ تجھے دین و دنیا کی نعمت حاصل ہو اور دنیا سے کنارہ کشی کر تا کہ محفوظ رہے۔	25
44	صلہ رحمی نعمات کو بڑھاتی اور عذابِ الٰہی کو ہٹاتی ہے۔	26
44	عقل مندوں کی صحبت اختیار کر علماء کی مجلس میں بیٹھ خواہشاتِ نفسانی پر غلبہ اختیار کر تا کہ ملاءِ اعلیٰ کی دوستی نصیب ہو۔	27
44	داناؤں کی صحبت اختیار بُردبار لوگوں کے پاس بیٹھ۔ دنیا سے پہلو تہی کر تا کہ بہشت بریں میں سکونت پائے۔	28
44	بُروں کی صحبت سے بُرائی حاصل ہوتی ہے جس طرح ہوا گندی اور بدبودار چیزوں کے پاس سے بدبودار ہو جاتی ہے۔	29
44	لوگوں سے نیکی اور احسان کرنا نعمتوں کو بڑھاتا اور مصائب کو دُور کرتا ہے۔	30
44	بیوقوف کی دوستی روح کے لیے عذاب ہے۔	31

44	عقل مند دوست کی ہمنشینی روح کی زندگی اور بقا ہے۔	32
44	صلہ رحمی بہت اچھی عادت ہے۔	33
44	صلہ رحمی انسان کی ترقی اور نعمتوں کی زیادتی کا باعث ہے۔	34
44	صلہ رحمی دشمنوں کو بدحال کرتی اور انسان کو بُرائیوں سے بچاتی ہے۔	35
44	اس واسطہ و تعلق کو جو بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہے اسے مضبوط رکھو تا کہ سعادت ابدی نصیب ہو۔	36
44	صلہ رحمی مال کو بڑھاتی اور زندگی کو زیادہ کرتی ہے۔	37
44	پوشیدہ طریقہ سے صدقہ گناہوں کو مٹاتا اور ظاہراً صدقہ مال کو بڑھاتا ہے۔	38
44	جلدبازی کے ساتھ آہستگی کو غلبے اور قوت کے ساتھ نرمی کر، بُرائی کے ساتھ نیکی کر، اور خواہش نفس کے خلاف عقل کی مدد کرتا کہ عقلمندی پر قابو حاصل ہو۔	39
44	گزشتہ سچے واقعات کی تصدیق کر، دنیا کے گزشتہ حالات سے درس عبرت حاصل کر، اس کے بعض حالات بعض سے مشابہہ اور اس کا آخر اول سے ملا ہوا ہے۔	40
44	اعلانیہ صدقہ بُری موت کو دُور کرتا ہے۔	41
44	صلہ رحمی حصولِ محبت کا باعث اور دشمنوں کی ذلت کا سبب ہے۔	42
44	مال جمع کرنے والا مال کے بعد تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔	43
44	عقل انسان کی دوست اور جہالت اس کی دشمن ہے۔	44
44	بیوقوف آدمی کا دوست ہمیشہ رنج و مصیبت میں ہوتا ہے۔	45
44	احمق آدمی کا دوست ہمیشہ ہلاکت کا نشانہ ہے۔	46
44	تیرا دوست وہ ہے جو تجھے بُرے کاموں سے روکے اور دشمن وہ ہے جو بُرے کاموں پر اکسائے۔	47
44	دین کو زندگی کی ڈھال اور پرہیز گاری کو تو اپنی آخرت کے لیے زادراہ بنا۔	48
44	انسان کی سچائی اس کی مروت کے مطابق ہوتی ہے۔	49

50	انسان کی خودداری اس کی دیانت کے موافق ہوتی ہے۔	44
51	اپنے دین کی حفاظت دنیا سے کر، تاکہ دونوں جہانوں میں فائدہ ہوگا، اور اپنی دنیا کی حفاظت دین سے نہ کرورنہ دونوں جہانوں میں نقصان اٹھائے گا۔	44
52	تعجب ہے لوگوں پر کہ فسق وفجور کو اعلیٰ نسب کی علامت سمجھتے ہیں، اور پاکدامنی پر حیران ہوتے ہیں گویا انہوں نے اسلام کے لباس کو الٹا پہن لیا ہے۔	44
53	دنیا کے ذریعہ دین کی حفاظت کر تاکہ تجھے نجات ملے۔ اور دین کے ذریعہ دنیا کی حفاظت نہ کرورنہ تجھے نقصان دے گا۔	44
54	بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان جو تعلق ہے اس سے وابستہ رہ تاکہ انجام بخیر ہو۔	44
55	خاموشی جس کا انجام سلامتی ہو اس گفتار سے بہتر ہے جو تیرے لیے موجب عار ہو۔	44
56	خاموشی جو تیرے لیے عزت کا ذریعہ ہو اس گفتار سے بہتر ہے جو باعث ندامت ہو۔	44
57	خاموشی جو باعثِ وقار ہے اس گفتار سے بہتر ہے جو تیرے لیے موجب عار ہو۔	44
58	بُروں کی صحبت سے نیک لوگوں کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔	44
59	خاموشی جس کا انجام قابلِ تعریف ہو اس کلام سے بہتر ہے جس کا انجام نفرت وحقارت ہو۔	44
60	انسان اخلاق کے صدق کی بدولت بزرگی پاتا ہے اور اس سے ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔	44
61	اس قدر خاموش رہنا کہ لوگ تجھے بلانے کی خواہش کریں، اس بولنے سے بہتر ہے لوگ تنگ آکر تجھے خاموش کریں۔	44
62	ہر ماہ ایام بیض! یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنا درجات کو بلند کرتا اور ثواب بڑھاتا ہے۔	44
63	گناہوں کی فکر میں دل کا روزہ رکھنا پیٹ کے روزے سے کہیں بہتر ہے۔	44
64	لذاتِ دنیا سے نفس کو روکنا بہت مفید روزہ ہے۔	44
65	عقل مند کا سینہ اس کے رازوں کا خزانہ ہے۔	44
66	جاہل کی خاموشی اس کے عیبوں کا پردہ ہے۔	44
67	موت کی سچائی امیدوں کے جھوٹ کو رسوا کر دیتی ہے۔	44

68	صلہ رحمی زندگی کو زیادہ کرتی اور مال بڑھاتی ہے۔	44
69	صلہ رحمی مال کو زیادہ کرتی اور موت کو ہٹاتی ہے۔	44
70	دشمنوں کے مقابلے کے ارادہ سے ڈٹے رہو اس کا انجام یہ ہو گا کہ ستونِ حق تمہیں نظر آجائے گا، اور تم ان پر غالب ہو جاؤ گے۔ خداوند کریم تمہارا مددگار ہو گا اور تمہارے اعمال سے کوئی چیز ضائع نہ ہو گی۔	44
71	شیطان کا مقابلہ مجاہدہ نفس کے ذریعہ کرو اور اس کی مخالفت کے ذریعہ اس پر غالب آجاؤ، اس طرح تمہارے نفس پاک اور خداوند قدوس کے ہاں درجات بلند ہوں گے۔	44
72	صلہ رحمی شریفوں کی افضل ترین عادت ہے۔	44
73	صلہ رحمی نعمتوں کو بڑھانے والی مصیبتوں کو دُور بھگانے والی ہے۔	44
74	صلہ رحمی دوستوں کو بڑھاتی اور سرداری کا ذریعہ ہے۔	44
75	حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے عالم علوی کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا: عالم علوی کی چیزیں صورتیں ہیں جو مواد سے خامی اور طاقت واقدار سے عامی ہیں خدائے بزرگ کی تجلی روشن اور اسکے نور سے منور ان کی ذات پر اس کا پرتو ظاہر اور ان کے ذریعہ اس کے انفال صادر ہیں خداوند عالم نے انسان کے لیے ایک نفس ناطقہ ایک ایسا جوہر خلق فرمایا ہے کہ اگر اس کو علم اور نیک عمل حاصل کر کے پاس کرے تو عالم علوی کے جواہر عالیہ کے مشابہ ہو جاتا ہے جب اس کا مزاج اعتدال پر آجائے تو اپنے دشمنوں سے الگ ہو جائے تو سات آسمانوں میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔	44
76	مصائب کے برداشت کرنے سے فرصت اطمینان اور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔	44
77	دو صفات ایسی ہیں جن کے بغیر اللہ تعالیٰ اعمال قبول نہیں فرماتا ❶ تقویٰ ❷ اخلاص	44
78	جسم کا روزہ ارادے اور اختیار کے ساتھ عذاب کے ڈر اور ثواب واجر کی امید پر کھانے پینے کی اشیاء سے باز رہنا ہے۔	44
79	نفس کا روزہ یہ ہے کہ حواس خمسہ کو تمام گناہوں سے روکا جائے اور دل کو ہر طرح کی بُرائی سے پاک رکھے۔	44
80	دل کا روزہ زبان کے روزہ سے بہتر اور زبان کا روزہ پیٹ کے روزے سے اعلیٰ وارفع ہے۔	44
81	اطاعتِ خداوندی میں اپنے نفسوں کو صابر بناؤ اور گناہوں کی آلودگی سے پاک رکھو تا کہ ایمان کی شرینی سے حاصل کرو۔	44

فصل 45

حکمت	حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام کے اُن پُر حکمت کلمات اور نصائح کا ترجمہ جو باب "ضاد معجمہ" میں داخل ہیں	فصل
1	حالات و ضروریات لوگوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔	45
2	حالات کی مجبوری انسان کو خطرات کی سواری پر سوار کر دیتی ہے۔	45
3	فقر و احتیاج انسان کو ناجائز کاموں پر اُبھارتی ہے۔	45
4	قہر و غضب کا مقابلہ تحمل و بُردباری سے کرو تاکہ تعریف کی تکمیل پر تمہاری تعریف کی جائے۔	45
5	دانائی عقل مند کا گم شدہ سرمایہ ہے پس جہاں کہیں بھی ہو وہ اس کا طلب گار ہے۔	45
6	حکمت و دانائی حکیم و دانا کا گم شدہ مال ہے جہاں کہیں سے بھی ہو وہ اس کا طلب گار ہے۔	45
7	معدوم چیزیں جاہل کی گم شدہ اشیاء ہیں۔	45
8	آتش شہوت محبت کے زوال کا سبب ہے۔	45
9	قائد کی گمراہی راستہ پوچھنے والے کی ہلاکت ہے۔	45
10	فضول اشیاء کی جستجو میں عقلیں ضائع ہو جاتی ہیں۔	45
11	رائے کی غلطی سے تمام کام بگڑ جاتے ہیں۔	45
12	عقل کی خرابی راہِ حق سے دُور کرتی اور آخرت کو برباد کرتی ہے۔	45
13	محتاجی کا نقصان دولت مندی کے اثر سے بہتر ہے۔	45
14	فضول آرزوئیں زندگیاں تباہ کر دیتی ہیں۔	45
15	ہدایت خداوندی کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ سے ہدایت طلب کرنا گمراہی ہے۔	45
16	اللہ تعالیٰ کی طلب کے سوا جس کا کوئی اور مقصد ہو وہ ہلاک ہو جائے گا۔	45
17	انواع و قسام کی کہاوتیں اور مثالیں عقل مندوں کے لیے بیان کی جاتی ہیں۔	45

45	غصہ کی آگ کا بھڑک اٹھنا ہلاکت کی سواری پر سوار ہونا ہے۔	18
45	نفس کی گمراہی اسباب غضب اور شہوت کی اطاعت ہیں۔	19
45	غصہ کا مقابلہ بُردباری سے کرو۔	20
45	جہالت کا مقابلہ علم سے کرو۔	21
45	بے صبری کا مقابلہ صبر سے کرو۔	22
45	بُرائی کا مقابلہ پاکدانی سے کرو۔	23
45	قوت کا مقابلہ نرمی سے کرو۔	24
45	ہوائے نفس کا مقابلہ عقل سے کرو۔	25
45	فکر و مصیبت کا مقابلہ ایمان سے کرو۔	26
45	بُرائی کا مقابلہ نیکی سے کرو۔	27
45	شہوت کا مقابلہ نیکی سے کرو۔	28
45	لالچ کا مقابلہ پرہیز گاری سے کرو۔	29
45	بُرائی کا مقابلہ احسان کے ساتھ کرو۔	30
45	غفلت کا مقابلہ بیداری کے ساتھ کرو۔	31
45	کند ذہنی کا مقابلہ عقل مندی وہوشیاری سے کرو۔	32
45	کوتاہی کا مقابلہ عزم وارادہ سے کرو۔	33
45	ٹال مٹول کا مقابلہ ہوشیاری و محکم کاری سے کرو۔	34
45	زبان بند کرنے سے وہ قابو میں رہتی ہے ورنہ ہلاکت میں پڑتا ہے۔	35
45	اپنے نفس کو لذات سے روکنے والا اس کا مالک اور اسے بے لگام و بے سہارا چھوڑنے والا ہلاکت میں ہے۔	36
45	غصہ کے وقت نفس کو قابو رکھنا ہلاکت سے بچاتا ہے۔	37

45	رغبت اور خوف کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا بہترین ادب ہے۔	38
45	حفاظت دین کے لیے تلواریں چلاؤ۔ تلواروں کو نیزوں سے ملاؤ۔ خداوند کریم سے مدد طلب کرو۔ خدائے تعالیٰ نے چاہا تو کامیابی و کامرانی اور مظفر و منصور ہو گے۔	39
45	خواہشاتِ نفسانی سے اس طرح مقابلہ کرو جس طرح ایک ضد دوسری ضد سے مقابلہ کرتی ہے، اور جس طرح ایک دشمن دوسرے دشمن سے جنگ کرتا ہے۔	40
45	گمراہی عقل! بدترین گمراہی اور جہالت کی ذلت بدترین ذلت و خواری ہے۔	41